[illegible] بالخص شیعہ لوگون کے لیے ہی اور سب لوگ [illegible]

[illegible] فضل سے یہ رسالہ جسکا نام نامی و اسم گرامی

محاربہ صفدری

ترجمہ

حملہ حیدری

بتاریخ [illegible] ماہ ربیع الاول [illegible] مبارک سنہ [illegible] ھ و [illegible] ء

مطبع مظہر العجائب مین باہتمام سید عباد علی کے چھپا

ضربة علی یوم الخندق افضل من عبادة الثقلین

سنہ ۱۳۰۲ ہجری

بعون اللہ المستعان در زمان بہجت توامان حسب اصرار برخوردار نور الابصار بہادر مرزا خان ابن جناب مستطاب جناب نواب حیدر مرزا خان صاحب کے ہین خان صاحب موصوف نے ترجمہ حملہ حیدری فرمایا ہے مسمّی بہ



محاربۂ صفین

واسطے فرحت خواطر مومنین اور سرور ناظرین بجد کمترین سید عابد علی حفظ اللہ العلی الولی نے بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج باہتمام تمام اور تصحیح مالا کلام کے بیچ تاریخ چھبیسوین ۲۶ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۸۵ء

مطبع مظہر العجائب مین بحسن اہتمام عابد علی عبیدی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بیقیاس واسطے خدا کی نسیبا ہی کہ جسنے انسان ضعیف البیانکو ساتھ خلعت عقل اور دانش بمضمون انی جاعل فی الارض خلیفہ کی سائر مخلوقات سے اشرف و ممتاز فرمایا بیت

بنام خداوند بسیار بخش | خرد بخش و دین بخش و دینار بخش

اور نعت خجستہ صفات سید اولاد آدم حضرت رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روا ہی کہ جنکی ثنا مین فرمان لولاک لما خلقت الافلاک جانب یزد منا سے آیا ہی لمولفہ

خرد گشتہ در ذات یک کس تمام | کہ باشد محمد علیہ السلام

اور درود نا محدود اوپر آل اوس رسول مقبول کی پڑھنا چاہیئے کہ چادر تطہیر کا سایہ جنکے سر پر خدا نے ڈالا انسان ضعیف البیانکو کہان یارا کہ زبان بیچ مدحت سرائی ایسے سروران دین کی کھولے اور خوبی بیان سے ثنائی فصیحان فصیح البیان انا افصح العرب والعجم کی بولے الا انتظر ثوابکی جانکی اوپاس ایمان بچانکے حسب اصرار اور فرمایش اکثر احبا علی الخصوص سید فرزند علی صاحب کہ دوست حقیر اور شیعہ ولی اسد اللہ

لغالب علی ابن ابیطالب ؑ کے ہین بخواہش تمام ترجمہ حملۂ حیدریہ یکو شکل شمشیر جانے
کہ ترجمہ شاہنامہ کا ہے بغیر عبارت آرای اور دقت الفاظ کی صاف صاف زبان اردو مین
احقر سے چاہا تاکہ فائدہ عام اور نفع تام تمام خلائق عوام الناس کو حاصل ہو اور اصل
مطلب ذکر محاربات سے فروگذاشت نہوئی پس موافق فرمایش احباب ہیچمدان ناشستہ
زبان حیدر مرزا خان ذکہ نادان ترین احفاد نواب تفضل حسین خان صاحب بہادر
مرحوم کہ مشہور بحرالعلامہ و بیچ علوم ادبیہ کے بالخصوص عن ریاضی مین یکتائی زمانہ تہے
سمند ہمت کو اس وادی لق و دق بیابان مین دوڑایا اور تگاپوی تمام سے حملات حیدری
حیدر صفدر مین حصول مدعا کو موافق نام اپنے کے پایا لہذا عنان کمیت قلم کو میدان
بیان فارس سے طرف عرصہ گاہ ہند کے پھیرا امیدوار ناظرین ذہین اور پیروان
دین مبین ختم المرسلین سے ہے کہ جو صاحب سہو یا خطا طرز کلام مین دیکھین تو اغماض
نظر اور عیب پوشی فرمائین اور راہ عفو عطای کریمانہ سے اصلاح بنائین
العذر عند کرام الناس مقبول اور نام رسالۂ ہذا کا محاربۂ صفدری رکہا گیا باللہ
التوفیق والیہ المآب آغاز داستان سید الانس و جان کی قبل معبث کے

اکثر رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ دولت سرای باہر تشریف لیجاکر کوہ حرا پر نہان چشم
مردمان سے ایک غار مین پوشیدہ نظر اغیار سے بیٹھ کر صبح و شام قدرت خداوند کریم کو
غور و تامل سے عظیم جانکر فکر کرتے تھے اور ثنائی صانع قدیم مین تمام روز مشغول رہتے
تھے جب شام ہوتی تھی پھر گھر تشریف لاتے تھے اسی صورت مین زمانہ نبوت کا جو
نزدیک آیا تنہائی نے مضمون عجیب سنایا جس سنگ او درخت کو دیکھا سلام علیک
کہتا پایا پھر یہ سب حال شبکو جناب خدیجہ کبری سے فرمایا کہ مجھکو خیال ہوتا ہے کہ
شاید آواز نبی جانکے میری کانمین آتی ہے اور مجھے خوف معلوم ہوتا ہی بانوئے سے

محترم نے کہا کہ مقام خوف کا نہین ہے کسواسطے کہ مینے راہبوسنے یہ خبر سنی ہے کہ آدم سے تا مسیح ہر پیغمبر کے وقت مین خبر ہوتی چلی آئی ہے کہ زمین بطحی مین ضرور ایک رسول مبعوث ہوگا بحکم خداوند کریم اور حملہ اوپان و اہل کو مٹاویگا شعر لصاحبہ

بود حکم و دینش روان تا ابد	بر آن شخص ختم رسالت شود
تو باشی و شکی نباشد در آن	بود این علامات و آثار آن

کیفیت نازل ہونے روح الامین کی الغرض جب عمر شریف چالیس برس کے ہوئی تو ایک دن اوسی غار مین رونق افروز تھے کہ ایک مرد خوش کلام فرخندہ فرجام سامنے سی آیا اور ہنسکر کہا کہ ای محمد اوٹھو اور ہمراہ میری چلو رسول مختار نے جب گفتار اوس نیک رفتار کی سنی ہمراہ چلے جب قریب حرم کے پہونچے تو دیکھا کہ وہی شخص مرکت اور صورت مین اسطرح کا ہوگیا ہے کہ دو بازو مرد کے رکھتا ہے اور بزرگی جسم اور قامت سی شرق اور غرب کو گھیر لیا ہے اور ایک طوق یاقوت کا گلے مین ہے پیر زمین مین اور سر آسمان پر ہے حضرت یہ ماجرا دیکھکر گھبرائے اور زبان پر یہ سخن لائے کہ مینے آج تک جہان مین ایسا عظیم الجثہ انسان نہین دیکھا ہے اوس پیکر نورانی سے آواز آئی کہ مین جبرئیل ہون جو آدم سے تا عیسی علیہ السلام ہر پیغمبر کے پاس آتا رہا ہون اب بحکم خدا سے تمہارے پاس آیا ہون تم احکام الٰہی خلقت کو پڑھ کر سناؤ حضرت نے فرمایا کہ مین خوانندہ نہین ہون جبرئیل نے یہ سنکر دونو بازو دن مین ایسا دبایا کہ حضرت بیہوش ہوگئے پھر دوبارہ روح الامین نے سورۂ اقرا سے ایک آیہ پڑھ کر سنایا اور کہا پڑھو وہی جواب اول پایا پھر اسیطرح دبایا پھر حضرت بیہوش ہوگئے مرتبہ سیوم مین جو حضرت کو ہوش آیا تو اپنے تئین عقل و کمال مین بے مثال پایا

اوسوقت جبرئیل نے پیر زمین پر مارا ایک چشمہ نمودار ہوا دونو صاحبون نے
وضو فرمایا اور جبرئیل کھڑی ہوئی اور حضرت نے اقتدا کیا اور دو رکعت نماز ادا کیے
بعد اوسکے روح الامین نظر سے غایب ہوگئے اظہار کرنا سید انبیا کا صورت
حال کو خدیجۂ کبریٰ سے اور کہنا خدیجہ کا ورقہ بھائی اپنے سے اور
خوش خبری پانا جب حضرت دولت سرا مین تشریف لای اور یہ حال بانوی محترم
سے بیان کیا حضرت خدیجہ کبرائی نے خوش ہوکے فرمایا کہ مین اس احوال کی خبر اپنے
چچازاد بھائی ورقہ نامی سے کہ وہ صاحب علم انجیل اور شناسائی درجات جبرئیل
مین بیان کرونگی پس بانوی محترم نے ورقہ سے سب حال کہا اونھون نے کہا کہ تم میرے
پاس محمد علیہ السلام کو بھیجو جب حضرت تشریف لیگئے تو زبان مبارک سے سب
حال سنا اور پیشانی مبارک پر بوسے دیا اور کہا کہ تو نے شک باطل کرنے والا او
موسائیون اور عیسائیون کا ہے لیکن جس وقت اظہار کرنے اسلام کی اہل دنیا سے
محنت و رنج بیشمار دل بافگار پر دیکھیگا اور افسوس ہم اوس زمانہ مین نہونگے
بعد تھوڑی دنونکے حضرت مبعوث ہوئی او ندا جانب خدا سے آئی کہ پوشیدہ
اظہار اسلام اور دعوت خلق کرو اول خدیجہ کبرائی ایمان لائین بعد اونکے
علی ولی سات برس تک پوشیدہ اسلام مین رہے یہان تک کہ ایکدن ابوطالب
واسطے کسی کام کے گھر سے نکلے اور طرف کھاٹی پہاڑ حرم کے چڑھ گئے دیکھا کہ حضرت
خیر البشر نماز پڑھاتے ہین اور علی پیچھے اونکے نماز پڑھتے ہین اور جعفر بڑے
بیٹے ابوطالب کے ہمراہ اونکے تھے حضرت ابوطالب نے جعفر سے ارشاد کیا کہ تم بھی
شامل بھائی کے نماز پڑھو بعد فراغ نماز کے جناب رسالتمآب نے جعفر کو دعا دی

کہ خداوند عالم تمکو دو پر عنایت کریگا کہ تم بہشت مین طیران رہوگے بعد مدت کے
زید پسر خواندہ حضرت مسلمان ہوی بعد اونکے ابو بکر کہ اسنے کاہنونسے خبر پائی
تہی حضرت اسیطرح پر دعوت فرماتے رہے چند سال تک پہونچا حکم خداوند
ذوالجلال کا اور اظہار دعوت ساتہہ اہل ضلال کی ابیات حملہ

بدعوت چو مامور شد مصطفیٰ	بتر سید از اہل جور و جفا
کمر بست بر حکم پروردگار	بیک تن برآمد بجنگ دین ہزار
ولے سوی ہر کس کہ آورد رو	نگرداند روی خود آنکس ازو
نکردند قومش ہدایت قبول	زجان جملہ گشتند خصم رسولؐ

پس حضرت نے بلا اخفا حکم محکم ہر ایک بت پرست کو سنایا اول سب سے جو عدو
جانی دعوت مسلمانی مین رسول مقبولؐ کا ہوا وہ ابو لہب تہا چچا حضرت کا کہ
تبت یدا جسپر گواہ ہے جب کلمات پند اور نصیحت بر ملا مشرکین سے فرمانے لگے
تب اہل کین نزدیک ابو طالب کی شکایت لائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہمکو نہایت
حیران اور پریشان کیا ہے آپ فہمایش کیجیئے ورنہین تو ہم ایذا دینگے جناب
ابو طالب نے حضرت کو بلایا اور استفسار کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے چچا جان
مین بجز اظہار ایمان کے اور کچہہ نہین کہتا ہون شکایت کرنا قریش کا پاس
جناب ابو طالبؑ کے حضرت سرور انبیا سے اور جواب سننا

بگفتند ای سید نامدار	محمد ز ما برده صبر و قرار
بجز طعن او تا دو اصنام ما	بجز لعن آبا و اجداد ما
نگوید دگر ہیچ حرف و کلام	بود حرمتت مانع انتقام

کنون جملہ پیشت بداو آمدیم	هم از بهر رفع فساد آمدیم

یہ بیانِ کفار سنکے جب حضرت ابو طالب علیہ السلام نے جناب رسولؐ خدا کو طلب کرکے فہمائش کی تو حضرت رسالت مآب نے جواب مین فرمایا اشعار

بجز طعن اصنام و وصف آلہہ	بجز لعن آبائی گم کردہ راہ
ز من قوم حرف دگر نشنوند	اگر نیک دانند و گر بد برند

جب سب قوم نے باعلان یہ سنا رنجیدہ ہوکر اوس صحبت سے اوٹھہ کھڑی ہوئے اور کہا کہ ہم دینِ آبائی سے باہر نہین آئین گے اور آپس مین قرار دیا کہ اب ایذا اور رنج انکو دینا چاہیئے لیکن چونکہ قدم جناب ابوطالبؑ نامور کا درمیان مین تھا کوئی اوس سرور کو ایذا نہ دے سکتا تھا جب طغیانی جور و جفا سے نوبت قتل ہونے پر عمار کی پہونچی تو البتہ دل مصفائی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ کا رنج و کدورت سے مکدر و غبار آلودہ ہوا بھیجا جناب رسولخداؐ کا اصحاب کو طرف حبش اور زنگبار کے تب چند اصحاب اخیار کو طرف زنگبار کے واسطے دعوت اسلام کے بھیجا اور خود بنفس نفیس اکثر آیات قرآنی کو تلاوت کرکے کفارِ روزگار کو سناتے تھے ایک روز شیطان نے کانین کفار کے یہ بات پہونچائی کہ رسولؐ تعریف بتونکی کرتے ہین جب حضرت نے بعد تلاوت کے سجدہ کیا اونہوں نے خوش ہوکر کہا ہمکو کوئی شکایت نہین ہے شعر

کہ مارا توقع ہمین بود ازو	کہ اصنام مارا ثنا شد عدو

جب حضرت کو اس امر کی اطلاع ہوئی رنج ملال چہرۂ مبارک پر پیدا ہوا کہ جبرئیلؑ نے جانب رب جلیل سے آکر کہا کہ آگے تمسے بھی ابلیس لعین نے ایسا ہی کہا ہے تم رنجیدہ نہو مگر یہ خبر مشہور ہوگی وہ اصحاب جو حبش اور زنگبار کو گئے تھے بغیر حصول مقصود کے پھر آئے

دوبارا بھیجا جناب رسول مختارؐ کا اصحاب انکو ہمراہ جعفر طیارؑ کے
پہر جانب دیار نجاشی بادشاہ زنگبار کے بھیجا یہان مشرکین نے متفق ہو کر اجماع کیا
اور مشورہ مین قرار دیا کہ ایک جماعت کو واسطے بہکانے نجاشی بادشاہ کے طرف زنگبار
کے بھیجین پس اوس جماعت نے پہونچکر انہوں کہا اسطور پہ کہ گروہ مسلمان ہم مین سے
ہین جو کہ دین نیا بنایا ہے اور ہمکو برا کہتے ہین نجاشی نے مسلمانونکو طلب کیا
حضرت جعفر طیارؑ نے از روی توریت کی مناظرہ کیا اور غالب آئے نجاشی اور
راہبون نے جو اوسوقت موجود تہے اقرار کیا کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے بیانسے ملتا ہے نجاشی نے حق جانکر کفار کو اپنے محفل سے نکالدیا اور
مسلمانونسے کہا کہ تم خوش اور خورم جہان چاہو مقیم ہو کیفیت ایمان
لانے حضرت کی چچا جناب امیر حمزہ علیہ السلام کے

دوین بار کرد آن رسول شفیق	فریق دگر ہم باثبات رفیق
ازآن جملہ بد جعفرِ نام ور	ازآنش فرستاد خیر البشر

حضرت امیر حمزہ بیٹے عبد المطلب اور چچا جناب رسول خدا کے ہین جب ابوجہل ملعون
نے اندر شکار کے رسول مختارؐ کو دیکھا تو کلمات نالائق اور بیہودہ کہے انکا اور
نہایت عتاب سے خطاب کیا حضرت نے خوشی سے کچھ جواب نہ دیا اتفاقاً ایک کنیز
خاندان قریش سے یہ ظلم و تعدی اوس ملعون کی دیکھتی تہی اور [illegible] وقت
حضرت امیر حمزہ بہی شکار پر سے تشریف لا کر سوے حرم جاتے تہے اثنای راہ مین
کنیز نے سب ماجرا کہا غیرت سے جوش آیا اور دلمین طیش کہایا اور بھتیجے کو بلایا
حال پوچھا جواب مین جناب رسول خدا نے فرمایا کہ کیا خبر اوسکی پوچھتے ہو [illegible]

اور رحم مددگار نہ کہتا ہو حضرت امیر حمزہؓ نے فرمایا اے ابن عم غم نہ کہا کہ میں آب
بغیر انتقام لیئے آب و طعام نہ کہاؤنگا پس ابوجہل کے پاس گئے دیکھا کہ شتر آدمی
ایک جا بیٹہے ہین حضرت نے برملا اظہار اسلام کیا اور ابوجہل سے فرمایا کہ او نا پاک
تو اپنی زندگی سے سیر ہوا ہے کہ ایسے کلمہ بیہودہ رسول خدا کو کہتا ہے اور اذیت
دیتا ہے چاہا اوسنے کہ جواب دے حضرت نے مثل شیر غضبناک جہپٹ کر کمان
ابوجہل کے سر نا پاک پر ماری کہ سر اوسکا سات جگہہ سے شق ہو گیا اور باقی
مشرک فرار کر گئے اوس روز سے اسلام کو بڑی قوت ہوئی کیفیت ایمان لانے عمر بن خطابؓ کی

عمر بعد از ان از پس چند گاہ
در آمد بدین رسول آلہ

ایک دن ابوجہل نے اپنی صحبت مین کہا کہ ہزار اونٹ اوس شخص کو دونگا جو
رسول خدا کا سر لادے اور بہت سا زر علاوہ اوسکے دونگا عمر بن خطاب کو طمع
دامنگیر ہوئی ابوجہل سے کہنے لگا کہ تو اول قسم کہا کہ مین کسی سے اس بات کو
نہ کہونگا تو مین جا کر سر مصطفےٰ کو لاتا ہون کہ ایک شخص نے عمر سے کہا کہ ہمشیرہ تیری
معہ اپنے شوہر کے دین محمدی سے مشرف ہوئی اسبات کو سنتے ہی اپنی بہن کے
پاس آیا اور دیکھا کہ وہ معہ اپنے شوہر تلاوت قران مین مصروف ہین اوسنے فقط
اوسکے شوہر کو مارنا شروع کیا تب اوسکی بہن نے آکر اپنے شوہر کو بچایا اور کہا کہ
تو کیا کہتا ہے ہمنے بیشک دین محمدی کو اختیار کیا ہے اب اگر جان بہی جاتی رہیگی
تو ہم ایمان سے منحرف نہونگے اوسوقت اسنے اونسے پوچھا کہ تم کیا پڑہتے تہے عمر کے
ہمشیر نے جواب دیا کہ آیات قرآنی کو ہم پڑہتے ہین جو رسول کو خدا نے بہیجی ہین
اسنے پوچھا کہ کس سے تمنے یہ سیکھا ہے بہن نے اوسکے جواب دیا کہ اگر تو اوسکو

ایذا اندہی تو مین اپنے اوستاد کو بلالاؤن جب اونسے قسم کہائی تب وہ حباب نامی اپنے اوستاد کو سامنے لائی عمر نے آیات قرآنی کو سنا تو اوسنی موافق خبر کاہن کے اسلام کو اختیار کیا اور دولت سرای جناب رسولخدا پر حاضر ہوا دروازہ کو بند پایا آواز دیکر کہلوایا جہانکے ایک اصحاب نی دروازے سے دیکھا اور خدمت بابرکت مین جاکر عرض کیا کہ عمر بن خطاب دست بہ شمشیر دروازہ پہ کہڑا ہے چچا نے حضرت کے ارشاد فرمایا کہ کچھ مقام تردد کا نہین ہے دروازہ کہول دو اگر نیک اعتقاد سے آتا ہے بہتر ورنہ اوسکی تلوار سے سر اوسکا جدا کرونگا بس دروازہ کہولا گیا اور یہ سامنے حضرت کی صدائی تہنیت اور دعا دیتا ہوا آیا اور اسلام سے مشرف ہوا

آنا حضرت رسول مختار کا معہ اصحاب اخیار کے حرم محترم مین واسطے نماز پڑہنے کے اور قریش کا جمع ہوکر آنا خدمت مین جناب حضرت ابی طالب علیہ السلام کے از رد ئی قہر اور غضب کے

بیا ساقیی رشک خلد برین	بساط نشاط نگیتی بچین
ز خم بادہ بے فکر و اندیشہ بین	سبو بر سبو شیشہ بر شیشہ زین

اب بیان سے جانا عمر اور جملہ اصحاب کا ہمراہ رکاب جناب سید المرسلین کی طرف بیت الحرام کے اور کفار نے بھی مجمع کیا تو ایک اونمین سے پاس عمر کے آیا اور کہا کہ تو نے یہ کیا کیا کس اقرار پہ گیا تہا اور کیا تجہسے ظہور مین آیا تب عمر نے اظہار اسلام کیا اور کہا اگر تم مین سے کوئی پاؤن آگے بڑہائے گا تو سر اوسکا اوڑا دیا جاویگا یہ بات سنکر کفار آمادہ پیکار ہوئے اور سب مومنین دست بقبضہ ہوئی جب کفار نے یہ دیکہا تو ہاتہ اٹہا کے ہٹ گئے اور دلیران دین

مسجد ادا ہوئی جب حضرت رسالت پناہؐ نے تکبیر کہی یعنے اللہ اکبر کو ادا کیا تب
قدرتِ خدا سے بت ایک دوسری پر گر پڑے اور نماز معہ جماعت اصحابکے
ادا کی تمام مشرک جمع ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ خیر اب محمدؐ نے کام یہانتک
تو پہونچایا ہے اب بہتر ہے کہ جناب ابو طالب سی اونکو طلب کرنا چاہئے یہ صلاح
کرکے خدمت ابو طالب مین حاضر ہوئی اور عرض کی کہ سات برس سے رنج اور
صدمات رسول اور ہمراہیان اونکے سے برابر ہمکو پہونچتے ہین اب برملا برا کہنا
بتونکا اور ہمکو مشرک کہنا قرار دیا ہے فقط آپکی وجہ سے طرح دیجاتی اور ہم درگذر
کرتے ہین مگر اب آپ تین باتون مین ایک باتکو اختیار کیجئے اول یہ فہمایش ہو سے
کہ ان باتون سے باز رہین دوسری یہ کہ جو نہ باز آوین تو ہماری حوالہ کیجیے اونکو
تاکہ ہم اپنے طور پر اونکو تنبیہ کرین تیسری یہ کہ اگر اسمین تامل اور تردد ہو تو آمادہ
کارزار ہو جئے اور اسکے جواب سے ہمکو سرفراز فرمایئے یہ کہکر خدمت حضرت ابو طالب
سی اوٹھ گئے اور حضرت انتظار جواب مین تہے ابو طالب نے جناب رسولخدا کو
بلایا اور یہ حال سنایا اور فرمایا کہ قریش مثل مور و ملخ کے جمعیت رکھتے ہین
اور قسمیہ ہوئی ہین میری اور تمہاری قتل پہ تو ہماری نزدیک مصلحت وقت
یہی ہے کہ چندی خدا پرستی کو پوشیدہ رکھو اسپر جناب رسولخداؐ نے فرمایا کہ اے
عم نامدار اب حکم چہپانے ایمانکا مجکو نہین ہے اور مین حکم خدا مین اب تامل نہین
کر سکتا ہون اگر آپکو اسمین کچھہ خوف ہے تو علیحدہ ہو جائیے اور مجکو خدا پر چہوڑ دیجیے
حضرت ابو طالبؑ نے ہنس کر فرمایا کہ شاباش مردانگی اور حق پرستی اسیکو کہتے ہین
اور مین ہمراہ تمہاری سر دینیکو موجود ہون اب یہانسے طلب کرنا

بنی ہاشم اور اولاد عبد المطلب کو اور مشورہ کرنا نگہبانی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ میں اور جانا گھاٹی پہاڑ میں

ابو طالب آگہہ دراندیشہ شد	بتدبیر کار آنحضرت پیشہ شد
برخویش کرداز قبائل طلب	بنی ہاشم و ہم بنی مطلب
برفتند در دم بعزمان او	طلب کردگان سوی ایوان او

حسب طلب ابو طالب بزرگان قوم اور سر گروہان عرب حاضر ہوئے تو حضرت ابو طالب نے کہا کہ اے بھائیو اگر میں مصطفےٰ کو ندونگا تو آخر کار نوبت جنگ اور قتال کی ہوگی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ مجھکو فرزند ونسے اپنے زیادہ عزیز ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ کفار سے حفاظت انکی کرد ن سبھوں نے عرض کیا کہ ہم سب فرمان بردار اور تابعدار آپکے ہیں الا تدبیر کار ضرور ہے کہ دشمن بے شمار ہیں ابو طالب نے فرمایا کہ میرا مکان ایک شعب کوہ میں بطور قلعہ کے بہت مستحکم کہ اسکے چار طرف پہاڑ اور ایک جانب راہ مقابلہ کفار کے لئے خوب ہے سبکو یہ رائے پسند آئی اوسوقت حضرت ابو طالب نے فرمایا کہ یہ راز جو قریش پر ظاہر ہوگا تو تدبیر پر مشکل ہو جاوے گی مصلحت یہ ہے کہ جلد سامان آب و طعام اور آلات جنگ سے مہیا کرکے چلو سب نے بموجب ارشاد کے اپنا اپنا سامان درست کیا اور ہمراہ جناب ابو طالب نامدار کے معہ سید ابرار جانب پہاڑ کے روانہ ہوئے روز و شب حفاظت جناب رسول مختار میں مشغول رہتے تھے آگاہ ہونا قریش کا تدبیر حضرت ابو طالب علیہ السلام سے اور عہد کرنا باہم ایذا دینے میں جناب سید ابرار کے

نشستند یکجا ہمہ مشرکین	بفکر مکافات با اہل دین

نشوندند باهم بدین سان قرار		که بر مسلمین تنگ گیرند کار	

تمام قریش نے اتفاق کیا کہ کوئی شخص قوم اسلام کے ہاتھ آب و طعام یا قسم کپڑے وغیرہ ضروریات سے کسیطرحکی شئے نہ بیچے اور نہ معاملہ کرے چالیس آدمیون نے جو سردار قوم تھے آپس مین عہدنامہ لکھکر مہرین کین اور وہ کاغذ مکہ معظمہ مین لٹکادیا جب ایک مدت گذری دانہ پانی اور ضروریات زندگانی سے اہل اسلام عاجز ہوئی شعب

نه پوشیدنی ماند و نے خوردنی		بلی گشت حال فقیر و غنے	
نه یک جو ببازار و کاشانه ماند		نه در خانهٔ مور یک دانه ماند	

تب آل بوی سے زبیر نامی ایک شخص نے کفار سے کہا کہ بنی ہاشم نوبت ہلاکت کے رکھتے ہین تمکو غیرت اور مروت باقی نہین ہے ابوجہل بولا کہ تجکو کیا دخل جو تو عہد اور پیمان بزرگان زمان مین بولتا ہے اوسوقت بعض کفار ای زبیر پر کا بند ہوکر آپس مین فکر کرنے لگے اور مفسد اور مصلح ایک جا باہم فکر مین تھے کہ نامہ کعبہ شریف سے کیونکر باہر لائین اور کس حیلہ سے اوتار لاوین

صلح کرنا قریش کا جناب حضرت ابو طالب علیہ السلام سے

بصبحی چو در قوم جمع آمدند		چه مصلح چه مفسد بیکجا شدند	

اس اثنا مین ابو طالب نامور مسجد مین تشریف لائی سب تعظیم کو اوٹھے اور کہنے لگے کہ یہ نامدار عاجز ہوکر چلا آیا ہے اب محمدؐ کو ہمین دیدیجیے گا اور صلح ہو جانی گی حضرت ابو طالب نے فرمایا کہ ای سرکشان قریش مین ایک خبر کہتا ہون جسے خدائی جہان آفرین نے بواسطہ جناب روح الامین خاتم المرسلین کو آگاہ کیا ہے اگر وہ سچ ہے تو تم اقرار کرد کہ وہ نامہ پھاڑ ڈالین گے اور صلح کرین گے اور

جھوٹ ہوگا تو مین نبیؐ کو تمہاری حوالہ کردونگا سب راضی ہوئی اور کہا کہ ہمکو
منظور ہے اوسوقت ابو طالبؑ نے فرمایا کہ وہ کاغذ جو تمنے آویزان کیا ہے اوسمین
سوای نام اللہ کے اور کچھہ نام اصنام سے باقی نہین ہے سب متعجب ہوئی اور
جاکر نامہ سقف کعبہ شریف سی کھولا دیکھا تو قول ابو طالبؑ کا سچا ہے نہایت
منفعل و شرمندہ ہوی اور کہنے لگے کہ آپ تشریف لائی زبیر اور قوم اوسکی
ہمراہ ابو طالبؑ کے ہوئی لیکن ابوجہل ملعون اور چند ہمراہی اوسکے عہد اپنے پر مستحکم
رہو زبیر نے کہا کہ مین شرط اقرار کو بجا لاؤنگا اور عدول قول رسول سی نکرونگا
یہ کہکر وہ نامہ پھاڑ ڈالا ابوجہل کا رنگ زرد ہوگیا اور خاموش رہا تمام قوم
زبیر کی ہمراہ جناب ابو طالبؑ کی خدمت باسعادت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
والہ مین حاضر ہو کے عذر خواہ ہوئے اور حضرت کو شعب جبل سے باہر لائی رحلت کرنا
حضرت ابو طالبؑ کا دنیای ناپای دار سے تھوڑے زمانہ کی بعد
حضرت ابو طالبؑ کو تب شدید ظاہر ہوئی اور حکیم علاج سے عاجز ہوی حضرت نے
سب کو اپنے قبائل سے بلایا اور فرمایا کہ کوئی دنیا مین نہین رہا اور نہین رہیگا
بس تم لوگ فساد اور بے رحمی کو ترک کرو اور محمدؐ کو نبی اپنا جانو مجکو یقین ہی کہ
عرب سی عجم تک دین خدا اور حکم رسولؐ جاری ہوگا بعد اوسکے سبکو رخصت کیا
جناب رسول خداؐ بالین پر اونکے بیٹھے تھے کہ وقت آثار مرگ کا دیکھائی دیا اور
احتضار شروع ہوا بعد انتقال رسول مقبولؐ نے تلقین پڑھی اور بعد اوسکے
جناب امیر علیہ السلام کو تجہیز و تکفین کا حکم فرمایا حسب ارشاد حیدر کرار مستعد کار
ہوی اور سدرہ کافور سے اوپر آمین اسلام کے غسل دیکر تابوت مین رکھا

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ آگے آگے جنازہ کے تشریف لیگئے اور دفن کیا

رحلت کرنا حضرت خدیجہ کبریٰ کا دنیای فانی سے اور حزن اندوہ خیر البشر کا

بعد انتقال حضرت ابوطالب کے ایک مہینہ گذرا تہا کہ بانوی محترم حضرت خدیجہ کبریٰ
مادر گرامی جناب خیر النسا علیل ہوئین حضرت رسول خدا کو غم والم اس حال پر ملال
سے زیادہ ہوا اور قریب مرگ اون معظمہ کو بشارت دی کہ خدا بہشت مین حورئین کو
تمہاری عنایت کریگا فوراً چہری پر بشاشی آگئی اور روح انور اون مخدومہ کی
طرف عالم جاودانی کے پرواز کرگئی لکہا ہے کہ دسوان برس تہا جو یہ سانحے
پے در پے ہوئے اور حضرت بسبب حزن اور ملال اور اندوہ کے دولت سرا سے
باہر تشریف نہ لاتے تہے اسواسطے اوس سال کا نام عام الحزن رکہا تہا کوچ

کرنا جناب سید ابرار کا شدت حزن اور اندوہ اور کثرت جور و جفا گروہ کفا سے حرم محترم سے بجانب قبائل کے اور ایمان لانا ایک جماعت جنو کا ساتہ مخبر صادق کے انہ مردمان

کفار عداوت سے حضرتکو ڈہیلے مارتے تہے یہانتک کہ سر مبارک حضرتکا زخمی
ہوا اور پای مبارک مین بہی زخم پہونچا قبائل سے بہی کوچ کرکے طرف حرم کے
چلے اثنای راہ مین ایک باغ دیکہا اور نیچے ایک درخت کے بیٹہے اور ہاتہ دعا کا
درگاہ رب جلیل مین اوٹہایا اور عرض کی کہ مین عبد ذلیل تیرا ہون اور تیرے
سوا کس سے مدد طلب کرون تو فیروزی دینے والا ہے اور بعد اوسکے تہوڑے
راہ طے کی اور بطن نخلہ مین پہونچے اوس جگہہ سے کعبہ شریف ایک روز کی راہ باقی تہا
کہ شب ہو گئی حضرت مشغول طاعت رب ہوئے ناگاہ ایک گروہ جنو کا اوس مکان پر

جمع ہوا اور نبیؐ سے کلام الٰہی کو سنکر کہا کہ ایسا کلام تحت کلیم سے آج تک آفاقین نہیں سنا شعر

کلام بدین سان منزہ زعیب		کلام الٰہی ست بی شک و ریب

یہ سب اس گفتگو مین تھے کہ حضرت نماز سے فارغ ہوئی اور وہ سب اسنی حضرت کے نمودار ہوئی اور سوالات کرنے لگی اور جوابات پانے لگی جب یقین رسالت جناب سید المرسلینؐ کا حاصل ہوا سبھون نے اسلام قبول کیا اور وداع رسول مقبولؐ کو کیا اور حضرت رخصت ہوی جب صبح ہوئی حضرت حرم مین داخل ہوئی اور بعد بوسہ دینے حجر اسود کی دولت سرا مین تشریف لای سب اہل وفا شادکام اور خوش دل جمع ہوئی بیان عروج فرمانیکا طرف آسمانکی واسطی ملاقات خالق انس و جانکی شعر

ولی اکثری کاین گہر سفتہ اند		عروجش بسال دہم گفتہ اند

بعد دس برس کے ایک شب ام ہانی کے گھر مین فرش خواب مین تھے کہ جبرئیل امین حکم رب العالمین سے آئی اور کہا کہ باہر تشریف لائی اور براق پر سوار ہوجئی ملائکہ فوج بفوج بیت المعمور پر آئی ہین اور ارواح انبیا پیشوائی کو جمع ہین جب حضرت سوار ہوئے پہلے بیت المقدس پر تشریف لیگئے ارواح پیغمبران سلف نے سلام کیا حضرت نے جواب دیا اور سب صفین باندکر کھڑی ہوئی اور حضرت کو پیشوا کیا اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی بعد فراغ نماز کے ہمراہ جبرئیلؑ کے طرف سنگ صخرہ کے کہ کلیم اللہ کیواسطے آیا تھا اوپر ٹھہر گئے دیکھا کہ آسمان تک ایک زینہ بنا ہے براق اوس زینہ سے آسمان اول پر گیا دروازہ بند پائی جبرئیلؑ نے فرشتہ کو آواز دی کہ دروازہ آسمانکو واسطے رسول اللہؐ کی کہولدی بعد دروازہ کہولنے کی دیکھا کہ ایک شخص نورانی سامنے آیا جبرئیلؑ نے کہا کہ ملاقات کیجئے حضرت آدم علیہ السلام ہین پس جناب آدم نے

او سیدہم پیشانی مبارک کا بوسہ لیا اور وہانسے ساتوین آسمان تک ہر ایک انبیا سے
ملاقات کرتے ہوئی گئی جب سدرۃ المنتہی کی پاس پہونچے تب ہمراہی سی جبرئیل رہ گیئی بقول سعدی شعر

فروغ تجلی بسوزد پرم	اگر یک سر موئی برتر پرم

جب آگے بڑہے تو براق کے دست و پا سست ہوی اور سواری کیواسطے رف رف آیا پہر حضرت
رف رف پر سوار ہوئی اور وہ تیز پروازی کرکے تہوڑی عرصہ مین سب حجاب طی کر گیا او
کرسی اعلی تک جا پہونچی وہان میکائیل آگے آئی مبارکباد کہتے ہوئی عرش معظم پہ لیگئی اور وہانسے
علو نگاہ قاب قوسین مین پہونچکر سخن سنج ہوئی اور راز وسی شبکو احکام بین جانب رب العالمین سے
مثل روزہ اور نماز او حج او خمس اور زکوۃ امت ختم المرسلین پر مقرر ہوئی اور قدرت خدا سے
یہ ماجرا جناب امیر گویا اپنے صحن مکان سے ملاحظہ کرتے تہے یعنی کوئی حجاب درمیان مین نہ تہا

ذکر مراجعت آنحضرت اور بیان فرمانا حقائق عالم کو شعر

چو آمد چنان بسترش گرم بود	زبس شاہ دین رفت و برگشت زود

اول جناب امیر نے تصدیق اس امر کی اسطرح کی کہ گویا ہمراہ تہے اور جہال عرب یہ بات
سنکے مرتد ہوئی اور زبان امتحان کی کہولی اور کہا کہ راہ شام سے بخوبی آگاہ ہین ہم
پہلے یہ ارشاد فرمائی کہ بیت المقدس مین محراب و منبر اور دیوار اور در کئی ہین اور کیسے
ہین پروردگار نے چشم مبارک کے سامنے سے پردہائی حجاب کو درمیان سے
اوٹہا دیا تہا کہ بطور مشاہدہ کے بیان کرین پس کفار ہر چیز کو پوچہتے جاتے تہی اور حضرت
بیان فرماتے تہے یہان تک دریافت کیا کہ نبی نے خبر دی کہ کاروان فلان جا پر ہے اور
کل وقت طلوع آفتاب یہان آئی گا سب نے کہا کہ اس سے بہتر کوئی خبر نہین ہے کہ
کل صبح کو سر راہ چل کے بیٹہو اور دیکہو کہ وہ قافلہ آتا ہے یا نہین پس جب کہ آفتاب

طلوع ہوا تو ایک نے آواز دی کہ دیکھو آفتاب نکلا دوسری نے چلا کے کہا
وہ قافلہ بھی آتا ہے پھر سبکے رنگ زرد ہوگئے ذکر پیدا ہونے اعوانکا شعر

بیا ساقیا تردماغم بکن ؎ مئی روشنی درایاغم بکن ؎

جب بعثت کو دس برس پورے ہوچکے تو قبل ظہور جناب رسول خدا کے ایک
بادشاہ تھا تبع نام کہ وہ کعبہ شریف مین حج کو آیا تہا اور وزیر ہوشیار دانا ہی زیرکا
اوسکے ہمراہ تہا اوسنے خبر دی کہ ای بادشاہ مجکو گردش کواکب سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ زمین بطحیٰ مین ایک نامدار ہوگا کہ وہ ہجرت کرکے یثرب پر قرار لے گا اور رسول
مقبول خدا ہوگا اور مین وقت مراجعت کی یثرب کو جاؤنگا اور وہین رہونگا تاکہ
اوسکی امت مین شمار کیا جاؤن بادشاہ نے کہا کہ میری جانب سے بھی ایک نامہ
اس مضمونکا لکھہ کہ بعد میری اولاد بھی جب وہ زمانہ آوے تو پیروی رسولکی
کرین بس وزیرون اور ارکین سلطنت ذی اوربادشاہ نے اوس عہدنامہ پر
مہرین کین اور وزیر کو رخصت کیا اوسنے یثرب کو اپنا وطن قرار دیا دعوت کرنا
جناب سید ابرار کا ساکنان یثرب کی اور قبول کرنا اوس قوم کا اسلام
روایت ہی کہ دسوین برس بعد اظہار اسلام جو لوگ کہ بیت الحرام مین آئی ہوائے
عادت کی شاہ دین نے طلب اسلام کیا لیکن اونہونے جانکے کچہہ نمانا جب حضرت ایک
جماعت پر پہونچی تو پوچہا کہ تم کہانکے لوگ ہو اونہونے کہا کہ یثرب سی آئی ہین حج واسطے
طواف کعبہ کی حضرت نے فرمایا کہ اپنے ہاتھہ سے بتونکو تراشنا اور انکو خدا تصور کرنا
عقل سے بعید ہی اس سے تو ایک پہاڑ کو پوجنا چاہیے کہ وہ صورت مین اور جسم مین
اور بہتر ہی پھر خبر آسمانی اور اعجاز پیغمبران گذشتہ کو بیان کیا تمام اہل یثرب کا

بعجز تمام سنکر اور موافق اپنی کتاب اور عہدنامہ کے سوال کرتے تھے اور جواب
باصواب پاتے تھے بس صدق یقین سے اون چھ ادمیون نے کہ اوس سے جانب اوس
بہی تھے سبنے اسلام قبول کیا اور یہ بیان کیا کہ قوم جمع مین جنگ کے ہی اب ہم اوس
قوم کو خبر دینگی چنانچہ اون شخصون نے جاکر قبیلہ خزرج اور بنی اوس سے اخلاق
اور اشفاق رسول کے بیان کیے اکثر اوسی قبیلہ کے لوگ آمادہ ہوئی کہ موسم آیندہ
مین جو بیت الحرام چلین گے تو دین خیر الانام کو اختیار کرین گے **ذکر احوال سال**
دوم کا اور آنا انصار کا یثرب مین اور ہمراہ فرمانا جناب سید ابرار
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصعب کو واسطے تعلیم دین کے شعر

ز یثرب بہ بستند آن قوم رخت	سوی کعبۃ اللہ ز امداد بخت
یکی بود سعد عبادہ از ان	دوم اسعد بن زرارہ بدان

جب یثرب سی بارہ آدمی طرف کعبہ شریف کو آئی تو ایک اونمین سے سعد عبادہ تھے
دوسری اسعد بن زرارہ اور دس رفیق بزرگان اوس قوم سے شاہ دین کے
پاس حاضر ہوئی حضرت نے احکام دین کو تعلیم فرمایا اور مصعب کو کہ کلام خدا خوب یاد
تہا ہمراہ اونکے کیا تا کلام خدا سنا دین اور درباب حفاظت مصعب کی سبنے جناب رسالت
مقبول سے اقرار کیا اور اپنے ہمراہ لے گئے **دعوت کرنا مصعب کا اور**
ایمان لانا سعد اور معاذ اور جماعت کثیر کا جب سعد و معاذ کا گذر بنی اشہل
پہ ہوا کہ وہ سردار قوم خزرج اور حسب و نسب مین ایک تہی اور خالہ زاد بہائی سعد کا اسعد
نامی نامدار تہا اوسنے سنا تو پاس مصعب کے آیا اور آئین دریافت کیا سعد اپنی قوم سمیت
ایمان لایا ایک شخص نے اوسے قبیلہ اسعد سی کہا کہ مینے سنا ہی کہ تو بہی دین

آبائی سے پھر کر دین نومین آیا ہے یہ گفتار سعد سنکر غضبناک ہوا اور ایک دلیر سید
نامی کہ پہلوان اور شیر اوس سے عاجز تھے اوسکو پاس اسعد کے بھیجا اور کہا کہ رشتہ
داری اور پاس خاندان نہوتا تو خون تیرا بہاتا وہ کون مفتری کہ ہمراہ تیری حجاز سے
آیا ہے اور اغوا کرتا ہے اگر اوسکو اپنے پاس سے نکالدی تو بہتر والا آمادہ کارزار ہو
اسعد نے جواب دیا کہ تو پہلے حال مصعب سے سن لے پھر جو تجھے خوش آوی وہ کرنا
مصعب نے عزت وجلال اور وحدانیت خدا کو بیان کیا اور آیات قران کو تلاوت
کیا اسید کے چہرہ پر نور ایمان ظاہر ہوا اور پوچھا کہ کسطرح سے
ایمان لانا چاہیے ہے اور دل محبت بتو نسے دھونا چاہیے مصعب نے کہا شعر

بصدق ویقین کرد باید قبول	کہ اللہ آلہ است واحمد رسول	

یہ بات اسید نے پسند کی اور ایمان لایا پھر دو رکعت نماز ادا کی اور پاس سعد کے
آیا اور یہ کہا کہ اسعد پر عجب مشکل پڑی ہے کہ قوم بنی حارثہ نے بدنیتی سی عہد کو توڑا
اور خون ریزی اسعد پر کمر باندھی ہے تجکو چاہیے کہ کمک اوسکی کر اوسنے کہا کہ
باتین کیون بناتا ہے شمشیر مجکو دی یہ کام میرا ہے یہ کہکر طرف اسعد کے روانہ ہوا
جب سامنی اسعد کے پہونچا تو اسعد نے کہا کہ یہ بزرگ قوم بنی اشہل کا ہے اگر یہ
اسلام لایا تو پھر کوئی اسس قوم مین گمراہ نرہے گا پس سعد نی اسعد کیطرف
غضبناک ہوکر دیکھا اور غصہ سے کہا تو دین آبائی سے پھر گیا ہی اوسنی جوابدیا شعر

بدو گفت اسعد کہ چندین مجوش	بکن حرف ما اندکی نیز گوش	
وزان پس کنم انچہ گوئے بما	مکن اینقدر تندخوئی بما	

یہ سنکر دل سعد کا موم سی بھی نرم ہو گیا اور مسکرا کر باتین کرنے لگا پھر مصعب نے

آیات قرآنی سنائی اور وہ شخص اُسید کے ایمان لائی اور اپنی قوم مین جاکر آواز
بلند پکارا کہ ای مرد و زن سب اپنی اپنے مکانون سے باہر آؤ کہ مجکو کار ضروری تمسے
درپیش ہے بموجب اونکی حکم کے سب جمع ہوئی سعد نے کہا کہ مین تمہاری نزدیک
خیر خواہ تمہارا ہون یا نہین سب نے متفق رای اور ایک زبان ہوکر کہا کہ تو ہمارا سردار
اور نگہبان ہے اور ہم سب تیری حکم سے باہر نہین ہین تب سعد نے کہا سب کہ
مینے راہِ دین اختیار کی ہے تمہاری سبکی کیا رای ہے سب نے کہا جو تیری رای ہے
وہ بہت بہتر ہے اور اب ہم سب آپس مین راضی ہین چنانچہ سعد نے سبکو کلمۂ طیبہ

پڑھایا اور سب یقین دلسے ایمان لائی

ذکر واقعہ تیسری سال کا اور آنا انصار کا واسطے زیارت قدم مبارک جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ

در ین سال ہفتاد مرد سترگ	ز اعیان ان ہر دو قوم بزرگ

اگلے سال ستر آدمی یثرب سے طرف کعبہ شریف کے آئی جب سرحد بطحے مین پہونچے
تو ایک شخص نے اونمین سے جناب رسولخدا کی خدمت مین عرض کیا کہ ہم سب واسطے
بیعت کے حاضر ہین جسطرح پر حکم ہو بجا لاوین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بعد طواف
کعبہ معظمہ کی دوسری شبکو شعب عقبہ مین جمع ہو تو مین شرائط بیعت کے لونگا پس
جناب رسولخدا معہ جناب عباس چچا اپنے کے اون لوگونکے پاس گئے اونہون نے
پیشوائی کی اور اپنے صحبت مین با اکرام بٹھایا جناب عباس نے کہا کہ ای نامداران یثرب
مین رسولخدا کو جانسے زیادہ عزیز رکھتا ہون اور آج تک مشرکین سے بڑی حفاظت
مین رکھا ہے اب خدا نے تمکو ہدایت کی ہے اور تم یہ چاہتے ہو کہ رسول اللہ کو طرف اپنے

ملک کے لیجاؤ اور وہان یہودی بہت ہین مبادا کوئی رنج نہ پہونچا ہی اس عہد پر تم
قسم کہاؤ کہ ہم حفاظت انکی جان و مال سے کرینگے تو مین انکو ہمراہ تمہاری کرتا ہون +

ذکر گفتگو اسعد بن ذرارہ کا ساتھ عم سید کائنات کے

اسعد غصہ مین آکر کھڑا ہوا اور کہا کہ جب تمنے رسول کو برحق جانا اور دین آبائی سے
پہری اور ایسی مشکل کو اپنے اوپر اختیار کیا کہ اپنے عزیزون سے لڑائی پر آمادہ ہوئے
اگر اسیطرح اہل حرم اور عزیز رسول کے حق گذاری کرتے تو ہمکو یہ کار دشوار نہوتا پہر
اسکے بعد جناب عباس سے کہا کہ ای سید نامدار کیا تم ہمسے عہد و پیمان چاہتے ہو اگر
سب قوم اور یگانے یاری اور نصرت پر ہوتے تو ہم بیگانون تک کاہیکو نوبت آتی +

ذکر بیعت کرنے انصار دین کا جناب سید المرسلین سے اور تاکید کرنا حضرت کا راہ دین مین واسطے جہاد کرنے کے

حضرت نے فرمایا کہ ای مردان دین تم احکام الٰہی پر ثابت قدم رہنا سبھون نے اقرار
کیا یہی لیے دست بلند کیا ہر ایک بیعت کرتا تہا اثنائی بیعت مین جناب عباس نے
کہا کہ غرض اس سے یہی وقت کارزار کے سر اپنے دین نبی پر فدا کرنا اور ان سب
شرطون مین خلاف نکرنا ایک شخص نے اونہین سے کہا کہ ہماری اور یہودیونکے
صلح کا اقرار نامہ تہا جب یہ خبر یہودی بے ہنر سنینگے اور آپ پہر یثرب سے بطحی
کو قدم رنجہ فرمائینگے تب ہماری واسطے بہت دشوار ہوگا حضرت نے فرمایا کہ دشمن
تمہارا عین دشمن میرا ہے اور مجہسے بیوفائی نہوگی کہ تمکو ہلاکت مین چہوڑ دون

آنا ابلیس کا بالائے کوہ بعد بیعت کے اور آواز دینا طرف قریش کی اور طیش مین آنا ان سب کا

ابلیس نے قوم قریش مین یہ ندا دی کہ اہلِ یثرب نے نیا دین اختیار کیا ہے اور جناب
رسولخدا نے انصار کو خبر دی کہ شیطان نے اس امر کو افشا کیا ہے اون سب نے عرض کی
کہ کچھ مقام خوف کا نہین ہے ہمکو حکم ہو تو ہم سب آمادہ کارزار ہون حضرت نے فرمایا
کہ ابہی نہین چندی صبر کرو حکم خدای تعالے نہین ہے اور اپنے اپنے مکانو نپر جاؤ
اور حضرت بہی اپنی دولت سرای پر تشریف لای جب وہ لوگ یثرب پہونچی تو اقران
عرب نے اونپر نفرین کی اور کہا کہ تمہاری عقل پر عجب ہی کہ دین رسول کو اختیار کیا
جو کہ بزرگان یثرب اس واقعہ سے آگاہ نتہی اونہونے قسم کہا کر کہا کہ کوئی مفسد ہمارے
اور تمہاری درمیانین فساد ڈالتا ہے جب اونہونے یہ سنا تو وہ لوگ خوش و خورم
پہر گئی بعد تہوڑی زمانہ کے اعدای دین کو اسلام لانے اوس قوم کا یقین حاصل
ہوا تب انواع انواع طرحکے رنج و صدمات پہونچانے لگے جب جناب حبیب خدا نے
یہ ستم دیکہا تو اصحاب ہجرت کو پوشیدہ واسطے کمک اونکی کے بہیجا فقط تین صاحب
ایک جناب امیر علیہ السلام اور دوسری ابوبکر اور تیسری حضرت رہ گئی

مصلحت کرنا کفار حرم کا واسطے قتل حضرت شفیع امم کے

بیا ساقی ای عیسوی دم طبیب	که رنج غریبی مراشد نصیب
می وصل اندر ایاغم بکن	غریبم علاج دماغم بکن
چنان بادہ ریز در جام من	که جوشد می معنی از کام من

جب اعدای دین کو سفر کرنا اہل یقین کا معلوم ہوا تو ایک مکان تہا کہ نام اوسکا ندوہ تہا
سب آکر اوسمین جمع ہوئی اور آپس مین کہا کہ ہمنے بہت درگذر کیا مگر محمد اپنے کردار سے
باز نہ آئی سبکو تو یثرب کو روانہ کیا ہے اب آپ بہی جانے والے ہین قوم خزرج

اونکے مددگاری کرین گے انصار بہت اونکے جمع ہوجاتے ہین بیگے **شعر**

بناشد بجز رزم افسانہ	بجز خانۂ زین دگر خانۂ
مدام از دم تیغ نوشیم آب	بود خون دل بزم مارا شراب

اس گفتگو مین شیطان بصورت انسان مرد پیر بشکلے اوس مکان مین نمودار ہوا سب نے کہا کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین اہل نجد سے ہون اے رہبل ولات کا دل وجانسے بندہ ہون مینے خبر سنے ہی کہ تم سب مشورہ کے سئے جمع ہوئین ہے کار خیر سمجہ کر شرکت چاہتا ہون اور مجہسے زیادہ کوئی دشمن محمدؐ کا نہین ہے سبہون نے کہا کہ ہماری رائی یہ ہی کہ ایک حجرہ مین محمدؐ کو قید کرین تازیست رہائی نہ دین شیطان نے کہا کہ یہ رای درست نہین ہے بنی ہاشم تاب اس بات کی نہ لائین گے بعضون نے کہا کہ شہر سے نکالدینا بہتر ہی تب اوس پیر نے کہا کہ یہ صلاح بھی اچہی نہین ہے ابوجہل نے کہا کہ اے شیخ میری رای یہ ہی کہ ہر خاندان سے ایک نامور کرا و سپر قتل محمدؐ کے باندہے تا کہ قاتل اوسکا پہچانا نجائی یہ بات سنکر اوس پیر نے آفرین کی اور یہ رای پسند کی

آگاہ کرنا جبرئیلؑ کا جناب سیدالمرسلینؐ کو ارادہ مشرکین سے اور ہجرت کرنا حضرتکا اور فرش خواب پر سونا جناب امیرؑ کا حکم خدا سے

جبرئیل امینؑ جناب رسولخداؐ کے پاس جانب رب العالمین سے آئے اور حکم سنایا کہ تم یثرب کیطرف ہجرت کرو اور اپنے فرش خواب پر علیؑ کو سلاؤ پس بموجب حکم رب جلیل جناب امیرؑ بستر پر سوئی اور جناب رسولخداؐ بموجب کہنے جبرئیلؑ کے وہانسے ایک مٹہی خاک لیکر روانہ ہوئی جب قریب کفار کے پہونچے تو اوس خاک کو اونکی طرف اوڑا دیا اور وہ خاک جسکے جسکے سر پر پڑی وہ سرکش جنگ بدر مین مارا گیا پس حضرتؐ وہانسے

اونکے سامنے روانہ ہوئی اورکسی نے ندیکہا پروردگار نے یہ جانفشانی دیکہکر
علی مرتضی علیہ السلام کی جبرئیل ومیکائیل سے خطاب فرمایا کہ کوئی بہائی اپنی جان
اوپر بہائیکی اسطرح فدا نہین کرتا اب تم جاکر علی مرتضی کی پاسبانی کرو پس فوراً میکائیل سر
کیطرف اور جبرئیل پائنتی کی جانب آکہڑے ہوے

تشریف لیجانا حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ کا طرف یثرب کے اور آگاہ ہونا کفارون کا داخل ہوتے حضرت سے

چنین گفت راوی کہ ابلیس بود	دگربارہ نمودار بدو نا نمود

لکہاہے کہ ابلیس نے جماعت مین کفار کی کہاکہ کیون تم سب جمع ہوا ونہون نے
کہاہم منتظر ہین کہ صبح ہووے تو رسول خدا کے اوپر تاخت لائین اورخون زمین پر
گرائین شیطان نے ہنسکر کہاکہ وہ تو آنکو گئے اور تمہارے سرونپہ خاک ڈال گئے
اونہون نے تعجب سے سرکو جہاڑا تو خاک کو سر نپہ پایا ایک اونمین سے دوڑا گیا
اور جاکر خبر لایا کہ وہ اپنے بستر پر چادر اوڑہے ہوئی آرام فرماتے ہین اپنی قوم کو
یہ خبردی جب صبح ہوئی تلوارین کہینچے ہوی دولت سرا مین در آئے تو بستر پرسے
علی مرتضیٰ تلوار لیکر کہڑے ہوگئے کفار نے جو رسولؐ کو نپایا علی سے کہاکہ بتاؤ
نبی کہان ہین نہین تمکو قتل کرینگے بعضون نے کہا انکو سزا دو تا نبیؐ کو بتائین ابوجہل
نے کہاکہ ان باتون سے کیا فائدہ ہے اگر انکے اعضا ریزہ ریزہ کروگے تو بہی سراغ محمدؐ کا
نہین بتائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ جلدی تعاقب کرو اور منادی کرادو کہ جو
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو پکڑیگا وہ سو اونٹ انعام پائیگا

چہپنا جناب رسول خدا کا غار مین نظر اغیار سے اور حفاظت

کرنا جناب ایزد جبار کا آسیب اشرار سے

راوی کہتا ہے کہ جب سالار دین حفاظت جہان آفرین سے مکان ابو بکر تک
پہونچے اور اس بات کی خبر پہلے سے اوسکو دیچکے تھے وہ فوراً گھر سے باہر نکل آیا اور
ہمراہ ہوا حضرت نے نعلین پای مبارک سی اوتار ڈالین اور چلے جب پای مبارک
کا تلوہ زخمی ہو گیا تو شاید کہ ابو بکر نے اپنے دوش پر سوار کیا اور تہوڑے سے
راہ طے کی پھر جای امن اور پناہ کا تجسس کرنے لگے دیکھا کہ ایک غار ہی جسکو عرب
غار ثور کہتے تھے اول ابو بکر اوسمین گیا دیکھا کہ اندرون غار سوراغ متعدد ہین
قبا اپنی پھاڑ کر روزن بند کرتا تھا کیسی روشنی چشم اوس شوخ چشم مین تھی شعر

بغار اندرون شب تیرہ فام	چنان دید سوراغ ہا را تمام

کہ شب تیرہ مین جو تاریکی غار کی روزن دیکھائی دیے پھر ہاتھ جناب رسول خدا کا
پکڑ کر اوتارا کناری غار کے ایک درخت خار دار تھا حکم خدا سے اوس درخت نے
موہنہ غار کا ڈہانک لیا اور مکڑی نے موہنہ پر غار کے جالا لگایا ایسا کہ سارا موہنہ
اوسکا چھپ گیا اور ایک جوڑا کبوتر کا قدرت خدا سے فوراً آیا اور اوسی جگہہ
انڈی دیے اب سنیے جس سوراغ پر ابو بکر پاؤن رکہے تھا اوسمین ایک سانپ تھا
اوسنی اسکے پیر مین کاٹا تب یہ شور و غوغا کرنے لگا ہر چند جناب رسول مقبول
فہمایش کرتے تھے مگر یہ نمانتا تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اسکا زہر اثر نکریگا خاطر جمع رکھ
تاثیر کلام سے اسکو تسکین ہوئی اور چپ ہوا کہ فوراً اعدای دین قریب غار کے آپہونچے
چیخ پکارا کہ یا حضرت اعدا پاس آگئے حضرت نے فرمایا کہ خاموش ہو خدا نگہبان ہمارا ہے
ابلیس جو کہ صورت مرد پیر ہمراہ اوس گروہ شریر کے ہو گیا تھا اوسنی دانائی سے

طرف غار کے اشارہ کیا کفار نے کہا کہ یہ شخص بسبب پیری کے بدحواس ہے کوئی باور
کریگا کہ آئین ابہی کوئی آدمی گیا ہے کسواسطے کہ کبوتر ابہی ہماری پیر کی آہٹ سی اوڑگئے
ہین اور جالا مکڑی کا بدستور موجود ہے ابوبکر یہ سخنان اعدا سنکر کانپنے لگا اور پہر
چلایا کہ یا حضرت کفار غار کے کنارہ آپہونچی حضرت نے کہا کہ غم نکہا اللہ ہمارا
نگہبان ہے اتنے مین وہ لوگ سب دامن کوہ کو چلے گئے جب شب ہوئی تو خراب و خستہ
ہوکر اپنے اپنے مکانونکو گیے دوسری دن پہر واسطے تلاش کے نکلے اور کوہ اور
بیابان مین حیران و سرگردان پہر کر اپنے گہرونین واپس آی اسیطرح تین روز
اوس غار مین حضرت نے بسر کی اور بیٹا ابوبکر کا رات کو آب و طعام اوس مقام پر
چہپکر پہونچاتا تہا اور خبر کفار کی بہی مفصل کہتا تہا دوسری ایک چرواہا عامر نامی
کہ وہ بہی مشرف اسلام سے ہو چکا تہا رات کو ایک کاسہ شیر کا پاس اوس بشیر و نذیر
کے حاضر کیا کرتا تہا حضرت نے ابوبکر کے بیٹے سے فرمایا کہ دو ناقہ تیز رفتار حملہ دار
سے کہو وہ دین دار دوست ہمارا ہے لاکر صبح کو حاضر کرنا موافق فرمان رسول زمان
وہ باایمان حملہ دار کے پاس گیا اور حال کہا اوسنے ناقہ حاضر کیئی یہ حسب وعدہ صبح کو
معہ دونو ناقونکی حاضر خدمت مین ہوا کفار کو تین دنکی تلاش مین یقین حاصل ہوا کہ
ابتک حرم سے رسول اللہ باہر نہین گئے ہین اونہون نے اطراف بطحی کو محاصرہ
کیا اور ہر ایک رئیس اور شریف قوم کو پیام دیا کہ اگر رسول اللہ کو گرفتار نکرو گے
تو نام بتونکا اور بت پرستونکا صفحہ روزگار سے مٹ جائیگا اور دین آبائی باقی
نرہیگا آیندہ سبکو اختیار ہے

ذکر باہر آنے کا غار سے اور روانہ ہونا حضرت کا جانب

یثرب کی اوریچھا کرنا کفار کا اورظاہر ہونا معجزون کا راہ مین ؛

جبکہ کفار بعد سرگردانی بے انتہا کے اپنے شہراور دیار مین سکونت پذیر ہوئی روز
چہارم جناب رسول خدا برآمد غار سے ہوئی اور ایک اونٹ پہ آپ سوار ہوکر ہمراہ
ابوبکر کو لیا اور دوسرے اونٹ پر جلیہ دار اور عامر کو سوار کیا اور روانہ طرف یثرب کی ہوئی
درمیان راہ کی سایہ مین ایک سنگ کے اوترے اور قدرے راحت فرمائی ابوبکر بتلاش آب
طعام مین گیا اور بڑی کوشش سے ایک جام دودہ کا لایا حضرت کو اوسوقت آرام مین پایا
جب چشم مبارک کہولی وہ شیر موجود تہا نوش فرمایا اور روانہ ہوئی جب قریب قبائل عرب
کے پہونچے تو ایک بزرگ قوم سراقہ نامہ کے پاس آیک آدمی ناتونکو دیکہ دوڑا گیا
اور کہا کہ دو شتر سوار کنارے پر دریا کی آج آئی ہین مین یقین کرتا ہون محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ تشریف لائی ہین سراقہ یہ سنتے ہی نہایت خوش ہوا اور تیغ وسنان ہاتہہ مین
لیکر اپنے گہوڑے پر سوار ہوا اور باد پا اپنا دوڑاتا ہوا خدمت جناب رسول مقبول
مین پہونچا ابوبکر دیکہ کر رونے لگا اور کہا کہ یا حضرت دشمن سامنے آپہونچا جناب رسالت
آب نے فرمایا کہ غم نہ کہا قدرت قادر قدیر کو یاد کر اور دیکہہ کہ کیا ہوتا ہے اوس
وقت اوسکو تسلی ہوئی اور سراقہ کے گہوڑے کے پیر زمین مین زانو تک دہس گئے
ہر چند مہمیز کیا گہوڑے نے ایک قدم جنبش نکی سراقہ نہایت پشیمان ہوا اور خوف
کہا کر عرض کرنے لگا کہ مجکو اس بلا سے نجات دیجئی مین اپنے قبائل کی جانب جا کر
جو شخص ادہر آنے کا ارادہ کریگا مین پہیر دونگا اور کہونگا کہ رسول اسطرف نہین گئے
ہین اور آنے نہ دونگا حضرت نے دعا کی کہ الہی خداوند کریم اگر یہ سچ کہتا ہے تو اسکو
نجات دی جو کہ سچہ اعتقاد رکہتا تہا گہوڑے کی دست و پا زمین نے چہوڑدئی ابیات

چو در صدق نیت بودش قصور	برآمد زجا دست و پای ستور
ثنای نبی گفت و سوی حشم	روان گشت سراقہ محتشم

اور وہ پھر گیا اور رہ گذر مین کھڑا ہوا جو اسطرف سے آتا تھا کہتا تھا کہ ادھر محمد نہین گئے ہین پھر وہانسے حضرت کا دوسری قبیلہ پر گذر ہوا دیکھا کہ ایک دروازہ پر پیر زن شیر دل ام معبد نامے بیٹھی ہے حضرت نے فرمایا کہ ای عورت اگر تجھے کچھ آب و طعام بہم ہو تو لادے اور قیمت ہمسے لے اوسنے عرض کیا کہ ایکسال قحط ایسا ہوا ہے کہ بیان سے باہر ہے جنس غلہ کہین ڈہونڈہی نہین ملتی ہے بلبیت

شدا سال قحطے چنان در دیار	کہ برگ نخورد و کشت زار

ورنہ مہمان سے طعام عزیز نکرتی جناب پیغمبر خدا نے دیکھا اوسکے گھر مین ایک بھیڑ بندہی ہے آپنے فرمایا کہ دودہ دہو لا اوس عورت نے کہا کہ بسبب قحط اور نہ ملنے غذا کے خون تک سکا خشک ہوگیا ہے دودہ کہان سے ہو حضرت نے فرمایا تو اگر اجازت دے تو مین دہون اوسنے کہا کہ بہتر ہے حضرت نے بسم اللہ کہہ کر ہاتھ لگایا جیسا کی ہے شیر کی ایک نہر سی جاری ہوئی پہلے جناب رسالت مآب نے اوس عورتکو سیر کیا اور اوسکے برتنونکو بھر دیا خوب بعد اوسکے ہمراہیونکو اپنے سیر کیا آخر کو سبکے آپنے نوش فرمایا اور سوار ہوکر روانہ ہوئی ام معبد حیران رہی جب آگے بڑہے حضرت تو ایک نادان بلعا سے کہ چوپان آیکا پہرا کرتا تھا ہمراہ ستر آدمیونکے اثنای راہ مین ملاقی ہوا اور حضرت کو دیکھہ کر نہ پہچانا اور نبی کا احوال پوچھا جناب سید الانام نے اوسکا حال دریافت کیا تو بولا کہ خادم کا نام بریدہ ہے پھر پوچھا کس قبیلہ اور حشم سے ہے کہا اوسنے مین بنی اسلم سے ہون پھر کہا حضرت نے کسکے اولاد مین ہے کہا اوس سکے

کہ بنی سہم حضرت نے ہنسکر فرمایا کہ آگے آگے تو دوست ہمارا ہے بریدہ نے الطاف اور
مہربانی رسولخدا پر نظر کرکے پائے مبارک کا بوسہ لیا اور کہا کہ اسم مبارک آپکا کیا ہے
حضرت نے فرمایا محمد میرا نام ہے بریدہ نے کہا کہ مین جان اور مال سے فدا ہون اور دلسے مین
ایمان آپکا اقرار کرتا ہون اور ہمراہ جناب رسالت مآب کے ہوا اور کہا کہ علم دین مجکو عنایت کیجیے
آپنے فرمایا ابھی مصلحت نہین ہے تب اوسنے ایک نیزہ مین پگڑی اپنی باندھکر آگے روانہ ہوا

ذکر داخل ہونے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ کا مدینہ منورہ مین اور استقبال کرنا انصار کا ساتھ خوشی بے شمار کے

بدہ ساقی آن روح پرور ایاغ	من خشک لب را بکن تر دماغ
دماغم بفکر سخن سوختست	لبم را تفکر بہم دوختست

جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ جفای اہل جور سے رسولخدا شب کو مکے سے باہر آئے
ہین عنقریب ہی کہ داخل اس دیار مین ہوئی ہون تمامی ساکنان یثرب اس مژدہ کو
سنکر بیرون شہر گئے اور دن بھر منتظر رہے اسیطرح دوسری دن بھر بافرحت ونشاط
انتظار کرتے تھے کہ ایک شخص نے ندا دی کہ جنکا انتظار ہے وہ آپہونچے دیکھا تو بریدہ
آگے آگے نیزہ لیے ہوی صدای بلند دیتا ہوا آتا ہے سب دوڑکر مثل پروانونکے
پاس شمع رسالت کے جمع ہوی اور آوازہ مرحبا سے کان دشمنان دین کے کر
ہوی یہ خبر فرحت اثر گرد و نواح یثرب کے لوگ سنکر فوج فوج مثل موج دریا ہمراہ اوس بحر
کرامت کے روان ہوئے اسیطور پر جس قبیلہ پر گذر اوس قبلۂ عالم کا ہوتا تھا وہ
مشرف باسلام ہوکر اطاعت اختیار کرتا تھا جب آل نجار مین کہ والدہ جد جناب رسالتمآب
کے اوس شہر یار کے قوم و قبیلہ سے تہین پہونچے تو ایک شب وہان مقام کیا اور صبح کو

کوچ کر کے حی بنی عمر بن عوف مین گئے ایک ناموری کلثوم نام کہ سن و عقل مین سبسے
زیادہ مرتبہ رکھتا تھا اوسکے مکانمین مہمان ہوئی بعد اوسکے قباد کے گھر مین چند مقام
فرمائی پھر آپنے مسجد بنانے کو حکم فرمایا جب طیار ہوی اوسجا پہ اسقدر مقام فرمایا کہ
جناب امیر علیہ السلام بیت الحرام سے تشریف خدمت نبی مین لاسی بسبب رنج راہ کے
آبلہ پائی مبارک مین بیشمار تہے وہ سب دعای رسول مقبول سے فوراً اچھے ہو گئے

	سب نے شکر الٰہی کو زبان پہ جاری کیا	

داخل ہونا سید انبیا کا شہر مدینہ مین اور بنا ہونا مسجد اور دولت سرا کا

چنین گفت راوی کہ ادینہ بود	کز انجا سوی خانہ نہضت نمود

راوی کہتا ہے کہ دن جمعہ کا اور وقت نماز ظہر کا تھا جو حضرت نبی سالم مین پہونچے
اور خطبہ فصاحت اور بلاغت سے ادا کیا اور فرمایا کہ دین انبیائی سابقین کے اغوائے
شیاطین سے مٹ گئی اور لوگون نے خدا پرستی کو ترک کیا اور راہ کفر اور بت پرستی
کی اختیار کی ہے اب مین حکم اللہ العالمین سے اس سرزمین پر دین متین کو مستحکم کرونگا
تم سب رضای خدائی کریم مین بدل کوشش کرو یہ فرما کر دو رکعت نماز ادا کی اور
ناقہ پر سوار ہو طرف شہر کے روانہ ہوی اور چھوٹے اور بڑے سب ہمراہ رکاب ظفر
انتساب چلے جو التماس اپنے گھر مین اترنے کی کرتا تھا حضرت مہربانی سے فرماتے
کہ جس جگہہ پر حکم خدا سے یہ ناقہ ٹہریگا وہانپر مقام کرونگا بعد ایک ساعت کے
میدان مین پہونچے تو دو طفل یتیم ایک اسمعیل دوسرا سہیل نام اوس
زمین پر رہتے تھے اور کچھ عمارت نہ تھی جمازہ وہان پہ بیٹھہ گیا شعر

نبی گفت اینجا بود جاے ما	اقامت گہہ ماو ماواے ما

انصار نے عرض کیا کہ جب تک اس مقام پر دولت سرا تیار ہو ہم خادمونکے گہر مین آپ
تشریف رکہین حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ ناقہ جہان ٹہریگا وہان مین مقام کرونگا
اور سوار ہوئی ہوئی دو راہ طی کی تہی کہ ایوب نامے ویندار نے عرض کیا کہ فقیرخانہ
نزدیک ہے ہمین اونٹ خود وہان ٹہر گیا اور حضرت نے اوسکے التماس کو قبول کیا اور
مقام فرمایا اور اصل وہ سہیل سے اوس زمین کو مول لیا اور مسجد بنائی اور دولت
سرا کا حکم فرمایا سب مشغول کار ہوئی علی الخصوص عمار بہت مٹی اوٹہانے مین سر
گرم تہے کہ ایک صاحب اصحاب سے خشت اوٹہانے مین ننگ عار رکہتے تہے عمار اوسکے
سامنے خیر تہے ہوئی گئے وہ بیہودہ سمجہا کہ مجہپر طعنہ کرتے ہین آتش غضب ہوا اور کہا کہ یہ عصا
جو میرے ہاتہ مین ہے اس سے دانت تیرے توڑ ونگا جناب رسول خدا نے چشم
کرم ومہربانی سے عمار کو دیکہا اور فرمایا کہ بدترین خلق وہ آدمی ہے جو تیرا قاتل ہوا وہ
گروہ سے جو باغی ہے الغرض مسجد اور دولت سرا تیار ہوئی اور وہان مقیم ہوئے
یہانتک کہ وہین حضرت کا دفن بہی ہوا

ذکر ایمان لانے عبد اللہ بن سلام نامے یہودی کا

بہت اسلام حجت سے گذرا تہا کہ حضرت سات اصحاب کے باتونمین تہے کہ ایک یہودی
نام اوسکا عبد اللہ بن سلام تہا اور وہ علم ودانش مین شہرہ آفاق تہا آیا اوسوقت
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوبی اخلاق کو بیان فرماتے تہے اوس یہودی نے
کہا یہ جو بہا خبردار کی رسول خدا کے کوئی بیان نہین کر سکتا ہے اگر بیان کیجئے تو مین
ایمان لاؤنگا حضرت نے ارشاد کیا کہ سوال کرو اوسنے کہا کہ پہلے نشان قیامت
کے کیا ہے جواب دیا حضرت نے کہ وہ آگ مشرق سے پیدا ہوئے گا

سوال دوسرا اہل بہشت اول کیا غذا کہا ئنگے فرمایا حضرت نے ماہی تیسرا سوال کیا کہ پہر اکثر صورت باپکی پاتا ہے اور اکثر صورت ماکی ارشاد ہوا کہ نطفہ سے دونون کے پیدا ہوتا ہے زیادہ کی جانب میل کرتا ہے یہ سنکر یہودی بن سلام اسلام لایا اور اسی سال زید کہ غلام خواجہ نام تہا اسلام لایا اور حضرت نے واسطے لانے حرم محترم کے روانہ فرمایا تہا اور وہ اہل حرم کو مکے سے طرف یثرب کے بحفاظت تمام لاے اور عائیشہ اسی سال زوجیت مین آئین اور اسعد بن زرارہ اس سال مین باغ بہشت کو چلا گیا

ذکر عہد کرنے یہودان یثرب کا ساتہ جناب رسول خدا کے

ذکر کرد راوی روایت چنان	کہ بر گرد یثرب ز موسائیان
سہ قوم آن زمان داشتندی مقام	قریضہ نظیر و قینقاع نام

روایت ہی کہ گرد یثرب کے موسائیونکی تین قومین تہین ایک قریضہ دوسرے نضیر تیسری قینقاع ہر گروہ سے آدمی پاس جناب رسول مقبول کے آتے تہے اور سوال کرتے تہی کہ وہ کونسی بات ہی کہ جسطرف تم راہ دیکہاتے ہو حضرت جواب مین فرماتے تہے کہ مین خالق انس و جان کیطرف بلاتا ہون کہ جو دوجہان مین مددگار اور امان دینےوالا ہے اور پہچان رسول آخر الزمانکے یہ ہی کہ بطحا زمین سے یثرب مین آویگا اور دو آنکہین سرخ اور نشان مہر نبوت کا درمیان دو شانونکے ہوگا اور تلوار اوپر کاندہی کے ہوگی اور دشمن سے نڈر ہوگا دین اوسکا دور تک پہیلیگا وہ پیغمبر مین ہون یہودیونے کہا کہ اول اقرار ہم کرتے ہین کہ نہ تمہاری دشمنونکو مدد دینگے اور نہ تمہاری دوستونسے دشمنی رکہینگے اور اگر اس عہد سے پہرین ہم تو قتل اور مال اور اسباب سب اختیار مین اہل دین کے ہوگا مگر شرط یہ ہی کہ جبتک اسلام اچہی طرح ظاہر ہو جب تک اصحاب کو تکلیف

مدین اور باسلام مین ٹلادین حضرتؐ نے اسباتکو قبول فرمایا اور یہودی خوش ہوکر
اپنی قوم مین گئے اور کہا کہ یہ بے شک اور بے شبہہ رسول کریم ہے مگر
دل اس باتکو گوارہ نہین کرتا کہ اولاد اسحاق سے پیغمبری اولاد ذبیح مین ہو

ذکر بات کرنے بھیڑی کا

لکھا ہے کہ ایک چرواہا یہودی گلۂ گوسپند کی نگہبانی کرتا تھا کہ بھیڑیا آکر ایک بکری کو
لیچلا یہودی نے پیچھا کیا جب چھڑایا تو بھیڑیے نے کہا کہ میری رزق کو کیون تو
چھینتا ہے یہودی حیران ہوا اور تعجب کیا بھیڑیے نے کہا میری باتسے کیا
تعجب کرتا ہے اور رسول کہ اسے سرزمین ہر آئندہ اور گذشتہ کی خبر دیتا ہے
اوسکو قبول نہین کرتا یہودی اوسوقت خدمتِ باسعادت جناب رسولؐ مین
آیا اور اسلام قبول کیا اور یہ ماجرا بیان کیا تب حضرت نے فرمایا کہ آثار قیامت

	قریب ہین کہ جانور کلام کرتے ہین	

ذکر ظاہر ہونے بیماری کا یثرب مین اور دفع ہونا اوس مرض کا دعا سے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ کی

لکھا ہے کہ یثرب مین بیماری وبا کی بہت شدت سے تھی اور اصحاب حضرتؐ کے
غمگین جدائی بطحے مین رہتے تھے حضرت نے یہ سنکر خداوند کریم سے دعا کی شعر

بر آورد دست دعا مصطفےؐ		بدرگاہ حق در سوال شفا

کہ پروردگارا آب وہوا مدینہ کی اچھی ہو جائی اور وبا کو طرف جحفہ کا دھکیلے یہودی کہ مقیم اوسکے
ہین فوراً حضرتکی دعا سے آب وہوا مدینہ منورہ کی خوب مرغوب ہوگئی ابیات

خداوند عالم دعائی رسول		ہمانندم نمود از عنایت قبول

جحفہ نام مقام

سوئی جحفہ رفت آن تیغ آن با	مدینہ ارم شد ز لطف ہوا

ذکر حقیقت حال سلمان فارسی کا

سنا ہے کہ ملک فارس مین ایک نامور دہقانی آتش پرست تہا اور ایک بیٹا رکہتا تہا کہ اوسکو اپنی جان سے زیادہ عزیز جانتا تہا بہت محبت تہی شعر

پسر نعیم جہانش تمام	وز ایک پسر داشت سلمان نام

جب صبح کو کشت کاریکو جاتا تہا تو اوسپر اوس آگ کے مقرر کر جاتا تہا کہ ایک روز وہ آپ گہر مین رہا اور بیٹے کو واسطے کشت کاریکے بہیجا جب وہ باہر گیا تو اثنائے راہ مین ایک عبادت خانہ راہبونکا دیکہا اور آواز انجیل کی سنکر اندر اوسکے گیا دیکہا کہ وہ نماز پڑھتے ہین اور اہل کتاب ہین اسنے پوچہا کہ تم کسکی عبادت کرتے ہو اونہونے کہا جو پیدا کرنے والا ہے ساتون آسمان اور زمین کا اور عیسیٰؑ کو ساتہ انجیل کے واسطے ہدایت خلائق کے بہیجا ہے ہم اوسکی عبادت کرتے ہین تب اسکا آتش پرستی سے دل سرد ہوا اور دین عیسیٰؑ اوسکو قبول کیا اور پوچہا کہ کوئی جگہہ ایسی بہی ہے کہ جہان تمہارے اہل دین جمع ہون عیسائیون نے کہا کہ معمورہ شام ہے اسنے کہا کہ اب جو قافلہ اوسطرف کو جاوے تو مجکو بہی اوسکے ہمراہ کر دینا یہ کہا اور تمام دن وہان موجود رہا وقت شام اپنے مکان پر آیا باپ اوسکا خوش ہوا اور کہا کہ آج بڑی مشقت تونے کی کہیتی کے کیا خبر ہے

	اسنے کہا کہ کشت دین کا حال مجہسے سن اور دہقانی سیری دیکہہ	

ذکر دین مین آنے حضرت عیسیٰؑ کے جناب سلمان کا اور غضب ہونا باپکا اوپر اونکے ساتہ زد و کوب کے

پسر گفت از آن کشت آگہ شیم	نہ آنجا رسیدہ است ہرگز بسیم

چو بشنید او این حکایت پدر	پراگنده دل شد سراسیمه سر
برآشفت و گفتش که ای زشت خوی	کجا بودی امروز با من بگوی

باپ نے جب دین نصرانی اختیار کرنے کا حال سنا نہایت برہم ہوا اور کہا کہ کس شیطان نے تجکو یہ سکھایا ہے اسنے کہا کہ ابتو مین دلسے ہمراہ یزدان پرستونکے ہون اوسوقت باپنے جناب سلمانکو ایک آہنی زنجیر مین باندھ رکھا اور کئی روز یہ اسیطرح بند ہوے رہے ایک روز عیسائیون نے انکو خبر بھیجے کہ کل قافلہ جاویگا دن بہر اسے فکر مین رہے کہ کیونکر رہائی ہو جب آدہی رات گذری تو انہوں نے رو کر درگاہ خدا مین دعا کی فوراً زنجیر ٹوٹ گئی اور یہ رہا ہو ئی پھر وہانسے بہاگے اور پاس عیسائیونکے آئی وہ بہت خوش ہوئے تو انکو پھر قافلہ سالار کے کیا بیت

چو در شہر یزدان پرستان رسید	بجان خدمت راہبی برگزید

اور اوسسے طریقہ بندگی کو سیکھا اور جب تک وہ جیا اوسکی خدمت مین رہے اسیطرح ساتھ رہبونکے خدمت مین باری باری رہے جب موصل مین ساتوین آیا تو زمانہ مرگ کا قریب آیا تو اوسنے انکو خبر دی کہ ملک عرب کے دامن کوہ مین یہودی بہت ہین اور وہان درخت خرمے کے بیشمار ہین اوس سرزمین پر ختم المرسلین ظاہر ہونگے اور پہچان اونکے یہ ہے کہ صدقے کو پہیر دینگے اور نہ کہا ئینگے اور ہدیہ قبول کرینگے اور مہر نبوت درمیان دو نو شانونکے ہوگی تم اوسکی خدمت مین رہنا او میری طرفسے درود اور سلام پہونچانا بعد چند عرصہ کے اوسنے قضا کی حضرت سلمان ہمراہ ایک کاروانکے وادیٔ قرا مین پہونچے سالار کاروان نے انکو ایک یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا جب چندی وہان رہے تو وہ درخت اور مکان یہودیونکے

پہچان نے اور اطاعت مین بسر کی بعد ایک مدت کے اتفاق سے ایک بھائی
انکا یثرب سے آیا اور انکو بیچا اور یہودی سے مول لیا اور یثرب کو لے گیا
ایک مدت انتظار ظہور قدوم مبارک حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کرتے رہے

کیفیت اسلام لانے جناب سلمان فارسی کی

پر ایک روز خواجہ سلمان نے آکر اپنے مقام پر بیان کیا کہ کعبہ شریف سے ایک مرد
مقام قبا مین آیا ہے کہ وہ دعوی پیغمبر یکا رکھتا ہے سلمان باایمان یہ بیان سنکر
نہایت خوش ہوی اور کہا کہ اے خواجہ پھر بیان کر اس خبر کو اوسنے غصہ ہوکر
دیکھا اور ایک طمانچہ مارکر کہا تجکو کیا ہے تو اپنا کام کر جناب سلمان چپ ہو رہے اور
شبکو ایک خوان کھانے کا لیکر قبا مین جناب رسولخدا کی خدمت مین آئے اور
دلمین خیال کیا کہ مین امتحان کرون یہ سوچکر طعام حضرت کے آگے رکھا
اور کہا یہ تصدق ہے جناب رسولخدا نے لطف و شفقت سے لے لیا لیکن نہ تو
آپ تناول فرمایا اور نہ علی شیر خدا علیہ السلام کو نوش کرنے دیا اور لوگون کو
تقسیم کر دیا جب تو دلمین حضرت سلمان کے محبت ایمانکی اور پہچان پیمبر آخرالزمانکی
زیادہ ہوئی دوسرے دن چند خرمے باخوشی اور خورمی خدمت باسعادت
جناب رسولؐ مین لائے اور کہا کہ یہ ہدیہ فقیر کا ہے اوسے حضرتؐ نے قبول فرمایا
اور مع جناب بتولؑ کے ہمراہ نوش فرمایا پھر تو جناب سلمان فارسی کا ایمان اور
یقین کامل ہو گیا تیسرے دن پھر آئے اور پشت کی جانب حضرتؐ کے آکھڑے ہوئے
اور چاہا کہ زیارت مہر نبوت کی کرون حضرت نے ردا پشت سے ہٹادی جب
بےتحاشا دوڑکر سلمانؓ نے بوسہ لیا اور مطلق شک و شبہہ باقی نرہا پھر حضرتؐ نے

فرمایا کہ تم اپنا حال بیان کرو سلمانؑ نے سب سرگذشت بیان کی اوسوقت جناب رسولخداؐ نے فرمایا کہ تم اپنے کو خواجہ اپنے سے مول لو قیمت مین ادا کرونگا اوسوقت سلمان شاد شاد اپنے خواجہ کے پاس آئی اور قیمت پوچھے اوسنے کہا کہ مین ہزار درخت خرمی کے اور چالیس وقیہ طلا کے دی تو قیمت پہنچ جان سلمانؑ یہ سنکر حیران اور پریشان حضرتکے پاس آئی اور عرض کیا پیمبر خداؐ نے اصحاب کو حکم فرمایا کہ تیس سو گٹھلیان خرمی کی جمع کرو اور سلمانؑ نسے کہا کہ انکو بو کر مجھے خبر کرو سلمانؑ گئے اور بویا قدرتِ خدا سے درخت تیار ہوئی اور پھل لائی حضرتؐ نے سلمانؑ سے کہا کہ اپنے خواجہ کو دی اور کہنا کہ وقت زر دینے کا بھی آتا ہے جب حکم جہاد ہوگا غنیمت سے طلا ادا ہوگا ضرور الغرض حضرت سلمان آزاد ہوئے

ز مال غنیمت رسولؐ خدا	بفرمود آن وجہ را ہم ادا
شنیدم کہ در وزن کم بود زر	بر آن زر بگرداند خیر البشرؐ
نبیؐ کرد آن را بسلمانؑ عطا	نمودش ز بند یہودی رہا

آغاز داستان دوسری سال کی ہجرت سی اور بدلنا قبلہ کا بیت المقدس سے طرف بیت الحرام کے ⁂

بدہ ساقی آن جام گلشن نگار	دماغ مرا شگفان چون بہار
کہ تا نخل کلکم نماید رستم	ز رو داد ہجرت بسال دوم

ہجرت کے دوسری برس حکم خدا واسطے روزہ رکھنے اور فطرہ دینے کے جاری ہوا اور رد قبیلہ صحرا مین نماز جانب بیت المقدس کے حضرت نے پڑھائے اس بابکو یہودیون نے دیکھ کر کہا کہ اگر دین ہمارا باطل ہے تو ہماری قبلہ کیطرف

کیون نماز پڑھتے ہین حضرت نے محراب اطاعت مین دعا کی دوسری رکعت مین
تھے کہ جبرئیل بحکم رب جلیل آئے اور حضرت کو خبر دی کہ کعبہ کیطرف نماز پڑھیں

اوس دن سے کعبہ شریف قبلہ گاہ خاص و عام ہوا اور تا قیامت رہیگا

خطبہ ہونا جناب شاہ اولیا کا ساتھ حضرت خیر النساء کے

جب جناب سیدہؑ سن تمیز کو پہونچی تو ایک روز ابوبکر پاس نبیؐ کے آیا اور خواستگار
چاہی حضرتؐ نے فرمایا کہ اس امر کا اختیار خدا کو ہے اوبکر نا امید ہوا عمر نے یہ خبر سنا اور فوجی پایا

عمر رفت و گفت آن سخن با نبیؐ　　شنید آنچہ بشنیدہ بود آن یکی

اس سے بھی حضرت نے اوسیطرح فرمایا یہ بھی نا امید ہوا جب تھوڑے سے دن گذرے
تو یاروں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے کہا کہ آپ خواستگاری
کیجیے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ دو امر مانع ہین ایک شرم دوسرے تنگدستی سب نے
کہا آپ اسکا خیال نفرمائین تشریف لیجائین بس حضرت گئے اور خاموش پاس

جناب رسولخداؐ کے بیٹھے رہے اور شرم سے کچھ نہ فرمایا

آنا جبرئیلؑ امین کا حکم رب العالمین سے خدمت مین جناب سید المرسلینؐ کے واسطے نکاح کرنے جناب فاطمہ زہرا سیدۃ النساء العالمینؑ کے ساتھ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے

ایک دن حضرت جبرئیل بعد درود و سلام کے جناب خیر الانامؐ کو حکم خدا سنایا کہ بیت
المعمور پر ایک منبر نور کا آراستہ کیا گیا ہے اور قدسیون نے خطبہ علیؑ کا ساتھ
فاطمہ زہراؑ کے پڑھا ہے اور طبق ہائے پر گوہر حورون نے نثار کیے ہین اور مجکو
حکم ہوا ہے کہ تھوڑی سے موتی واسطے جناب کے لیجاؤ اور مبارکبادی دیناؤ اور کہنا کہ شعر

ببستیم ما بر سپہر برین ٭ ہم عقد آن ہر دو در ثمین
تو ہم بر زمین عقد ایشان بہ بند بدہ این گہر را بآن ارجمند

تم بہی زمین پر عقد ان دونو نکا کرو اور وہ موتی آگے نبیؐ کے جبرئیلؑ نے رکھے کہ اسی درمیان مین جناب علی علیہ السلام آئی اور رسولخداؐ نے دیکہا اور ہنسکر فرمایا کہ کچہہ حاجت رکہتے ہو حضرت امیر نے کہا کہ ہان جناب رسولخداؐ نے اقرار خطبہ کا فرمایا اور وہ مژدہ جو کہ روح الامینؑ لائی تہے سنایا پہر فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ واسطے مہر کے کچہہ زر رکہتے ہو امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کی کہ حال میرا ظاہر ہے کہ ایک زرہ اور ایک تیغ کے سوا کچہہ مال دنیا سے مین نہین رکہتا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ تلوار وقت کارزار بکار ہوتی ہے اور زرہ کو تم فروخت کرو اوسکی قیمت میرے پاس لاؤ لمولفہ

تجلمش روان شد ببر مرتضیٰ نبیؐ رفت آن گہہ بدولت سرا
زبر خویش خیر النسا را بخواند نوازش بفرمود و پیشش نشاند

آگاہ کرنا جناب خیر النسا کو ساتہہ نکاح ہونے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اور معین کرنا مہر کا ٭

جب حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب خاتون جنت سے فرمایا

ترا سن بفرمان پروردگار بدست کسے مید ہم اختیار
نباشد چو اوکس بگیتی مین بود سید اہل دنیا و دین ٭
خدا را ولی و نبیؐ را وصی پسر عم د نور دو چشم علیؑ

جناب سیدہؑ یہ سنکر خاموش رہین جواب نہ دیا اور حضرت سے سکوت کا عالم

دیکھکر تیم رضا سمجھہ اوٹھکھری ہوئی اور بسبب ہونے اونکی والدہ کے آہ سرد
دلِ پر درد سے کھینچے اور وہان جناب امیرؑ کے ہاتھہ مین زرہ عثمان نے
دیکھکر قیمت پوچھے اور پانچ سو روپیہ کو خرید کی اور بعضے راوی کہتے ہین کہ
حضرت جبرئیلؑ بشکل اعرابی آئی اور زرہ کو مول لیا اور جناب رسولخداؐ کے
پاس پہونچادی تہوڑی دیر مین جناب امیرؑ تشریف لائی اور روپیہ ساتھہ
حضرت کے رکہا جناب رسولخداؐ نے پوچھا کہ خریدار کو پہچانا علی مرتضیٰؑ نے کہا کہ
خدا اور رسول بہتر جانتے ہین حضرت نے زرہ طلب کی اور جناب امیرؑ کو دی
اور فرمایا کہ خریدار اسکے روح الامینؑ تہے پہر حضرت نے اوس روپیہ کے چہہ حصہ
کئی دو حصو نمین مشک اور عود خریدا اور باقی کو جہیز مین صرف کیا اور لوگون
نے نقد اور جلس اور خرما وغیرہ بطور ہدیہ کے خدمت مین حضرت کے پیش کیا

حال عقد ہونے جناب سیدہ خیر النسا علیہ السلام کا ساتھہ جناب امیر سید اولیا علی مرتضیٰ علیہ السلام کے

جناب پیغمبر خداؐ اپنے بلال کو حکم فرمایا کہ بالای مسجد جاکر تین مرتبہ باواز بلند
ندا کرو کہ سب انصار اور اہلِ ہجرت محفلِ کتخدائی علی مرتضیٰ مین حاضر ہون اور
کہانا کہاوین حسب ارشاد بلال نے ندا کے تمام لوگ نزدیک اور دور کے سب خدمت
نبی مین حاضر ہوئی اور کہانا موافق دس آدمیونکے تہا جب حضرت رسولخداؐ
نے تقسیم کیا تو برکت خدا سی سب سیر ہو گئے بعد اسکے حکم نبی سے علیؐ نے خطبہ پڑہا اشعار

در آن پس بحکم شہ انبیا	یکے خطبہ سر کرد شیر خدا
ادا کرد نوعی کہ گوش فلک	چنان خطبہ نشنیدہ بود از ملک

بعد اسکے جناب رسولخدا نے عقد اوسے قیمت پر کہ زرہ جسقدر روپیہ کو فروخت ہوئی تہے یعنے پانچ سو دینار پر باندہا اور رخصت کیا شبکو پاس علی مرتضیٰ کے گئے اور ایک ظرف مین پانی لیکر لعاب دہن اوسمین ڈالا اور کئی دعائین اوسپر تلاوت کین اور ایک چلو بہر کر جناب امیر پر چہڑکا اور دوسرا چلو جناب سیدہ پر اور دعا فرمائی اور سمجہایا کہ علی کے برابر قدر و منزلت مین نزدیک خدا کے کوئی کفو تمہارا نہ تہا اور اوسکی بعد جناب امیر کیطرف خطاب کیا اور فرمایا کہ خداوند خالق انس و جان نے تمکو وہ زوجہ دی کہ سردار زنان جہان کی ہے عزیز اور گرامی رکہنا علی علیہ السلام نے دست قبول آنکہونپر رکہا پہر حضرت رسولخدا دولتسرا کو تشریف لیگئے بعد دو تین روز کے جناب سیدہ کے گہر مہمان ہوئے جناب سیدہ خوشی سے حضرت کے لپٹ گئین حضرت نے احوال پوچہا سیدہ نے عرض کیا کہ کوئی امر رنج کا نہین ہے مگر شبکو زمین آپکے ابن عم سے باتین کرتی ہے مجکو خوف معلوم ہوتا ہے حضرت نے ہنس کر فرمایا کہ کچہہ مقام خوف کا نہین بلکہ مقام شکر ہے کہ جناب باری نے تمہاری شوہر کو یہ مرتبہ عنایت کیا ہے کہ زمین

اپنی سب سرگذشت بیان کرتی ہے

ذکر حکم ہونے کا درگاہ خدا سے حبیب خدا کو واسطے جہاد کے لمؤلفہ

بہار آمی بزم ظفر التزام	کہ آمد برون تیغ دین از نیام
چنین گفت راوی کہ چون جہد حد	بدعوت نبی کرد بیرون ز حد

جب کوشش سے جناب رسولخدا کے دل مشرکین مین اثر ہوا اور انصار دین بہی جناب ختم المرسلین کے پاس جمع ہوئے تب سالار دین نے کمر اوپر

جہاد کے باندہی اور منتظر اس بات کے ہوئی کہ کس طرف سے مشرکین نمودار ہونگی

ذکر بھیجنے عبد اللہ حجش کو سر راہ کاروان کے طرف بطن نخلہ کے اور فتح یاب ہو کر پہنچنا اوس مرد دین کا

بپرداخت چون از نماز عشا	طلب کرد عبد اللہ حجش را
کہ بودش پسر عم آن نامدار	بفرمان مطیع و بدین استوار

عبد اللہ حجش کہ پھوپی زادی بھائی حضرت کے تھے اونکو حکم دیا کہ معہ سامان سفر صبح کو کمر باندہ کر آؤ حسب فرمان وہ با سامان جب حاضر ہوئی بارہ آدمی مسلمان معہ ایک فرمان سربستہ کے اونکے حوالہ کئے اور فرمایا کہ انکا امیر تمکو کیا اور اب تم تائید خدا سے طرف نجد کے جاؤ اور اس نامہ کو بعد دو روز کے کھولنا عبد اللہ نے نامہ کو لیکر بوسہ دیا اور سر پر رکھکر روانہ ہوئی بعد دو دن کے تیسری روز وہ نامہ کھولا تو نام الٰہی اور نام رسالت پناہی کو دیکھا اور یہ مضمون پایا کہ جب بطن نخلہ مین پہونچو گے تو چند آدمی کاروان قریش سے جنس تجارت رکھتے ہونگے تم اوس قوم سے فایدہ مند ہو گے لیکن ہمراہیونکے تم راہ مین رضامندی دیکھنا جو ناخوش ہو اوسکو چھوڑ دینا پس عبد اللہ نے ہمراہیون سے کہا کہ جو شوق شہادت رکھتا ہو وہ ہمراہ رہی ورنہ اپنے وطن کو واپس جاوی سبھون نے عرض کیا کہ ہم غلام حکم جناب خیر الانام کے ہین جب تک جان تنمین ہماری ہے اوسوقت تک آپکے ہمراہ رہین گے پھر طرف نخلہ کے چلے اسطرف سے یہ پہونچے ادھر سے وہ سردار کاروان عمرو بن حضرمی ہمراہ اوسکے تین شخص اور وہ بھی کئی اشتر بار گرانسے مملو رکھتے تھے

جب اصحاب دین پر نظر اون مشرکین کے پڑی خوف سے جلدی راہی کرنے
لگے عبداللہ نامدار نے اضطراب اونکا دیکھہ کر جانا کہ کفار منزل اور مقام نہ
کرینگے پہر اوس سردار نے ایک آدمی سے کہا کہ بال اپنے سر کے تراش کے
آگے ان لوگونکے جا تاکہ یہ لوگ جانین کہ یہ واسطے عمرۂ حج کے طرف حرم محترم کے
جاتے ہین اوسنے ایسا ہی کیا کفار نے دیکھہ کر جانا کہ یہ قوم جرار رہزن نہین ہے
طرف حرم کے جاتی ہے تب اونہون نے بے خوف ہوکر کہا کہ صبح سے ہم اور
جانور ہمارے سب خستہ ہو رہے ہین یہین پر منزل کرو اور بار کھولو عبداللہ
بن جحش یہ دیکھہ کر شکر خدا بجالائی بعد اوسکے ایک رفیق نے ایک تیر سینۂ
عمر حضرمی پیر پر ایسا لگایا کہ جان اوسکے طرف آسمانکے روانہ ہوئی پہر اہل دین نے
دوڑ کر دو مشرکین کو باندہا ایک یعین اونمین سے بہاگ گیا اب وہ نامدار غنیمت
بیشمار اور دو نو اسیر ونکو لیکر ساتھ فتح و فیروزی طرف یثرب کے روانہ ہوکر خدمت
مین سالار دینکے حاضر ہوئی حضرت نہایت خوش و خورم ہوئی اور یہ خبر قتل و
تاراج کی کفار کو پہونچی غم و فکر اونکو زیادہ ہوئے



آغاز داستان غزوہ بدر کی اور خبر پانا جناب رسولخدا کا ارادہ مشرکین سے طرف شام کے اور تعقب کرنا حضرت کا اور آگاہ ہونا ابوسفیان کا اس حال سے اور بہیجنا قاصد کا

پاس اہل ضلال کے اور مدد چاہنا اون سب سی لموالفہ

کنون سامعان راخبر میکنم	کہ من غزوۂ بدر سر میکنم
چنین گوید آن مرد تاریخ دان	کہ گشتند فیروز چون مومنان

تاریخ سے معلوم ہوا کہ جب فتح فیروزی مومنین کو حاصل ہوئی تو اوسی بابتہ میں یہ خبر آئی یثرب مین کہ ایک قافلہ بڑا جنس ہائی گران سے ساکنان حرم بار کر کے طرف شام کے جاتے ہین اور امیر اونکا ابو سفیان ہے یہ خبر جناب خیر البشر نے سنکر لشکر آراستہ کیا اور حکم دیا کہ راہ مین مشرکین کو گھیر و جب کئے منزل گئے تو خبر پائی کہ اعدا سرحد سے گذر گئے اور دور پہونچے جب تعقب کرنا اونکا خلاف مصلحت سمجھا تو اپنے مقام پر خود ٹھہر گئے اور دو آدمی ہوشیار کو واسطے دریافت کرنے حال کاروان کے طرف شام کے روانہ کیا اور فرمایا کہ تم دونو سرای نجار تجار مین جاؤ جب یہ دونو آدمی وہان پہونچے تو نجار سے ملاقات کی اور سب کیفیت بیان کی نجار کہ مہمان نواز تہا اوسنے انکو بڑے اعزاز و اکرام سے اپنے مکان مین رکہا لیکن ابو سفیا نکو خبر ارادۂ اہل ایمانکی بخوبی معلوم ہوئی فایدہ اور نقصانکو اپنے نہ دیکہا جلد خرید فروخت کرنے لگا اور ایک آدمی چالاک ضمضم نام کو حرم کی جانب روانہ کیا کہ بزرگان آل لوئی سے خبر کہو کہ محمدؐ اوپر قتل اور تاراج ہمارے کمر باندہی ہے ہمکو پہرنا یہانسے محال معلوم ہوتا ہے ہم مین سے کوئی شخص زندہ نہ پہونچیگا ضمضم یہ سنتے ہی روانہ ہوا اور بہت جلد راہ طی کرتا تہا

کیفیت خواب دیکہنے کی عاتکہ پہوپہی جناب سرور انبیا کے اور

پہونچنا ضمضم قاصد ابو سفیانکا اور سر انجام دینا بزرگان اور

سرداران قریش کا مدد گاری کاروان مین ابیات

کہ بد عمہ سرور انبیا	یکے خواب دید و درآمد زجا
ازآن خواب پر بیم و سواس شد	بروز دگر نزد عباس شد
بگفتا ای برادر سحر گاہ دوش	یکے خواب دیدم کہ رفتم زہوش

عاتکہ نے خواب دیکھا اور بہت خوفناک ہوئی صبح کو اپنے بھائی عباس کے پاس آکر بیان کیا کہ عالم رویا مین مینے دیکھا ہے کہ ایک شتر سوار زمین بطحا مین آیا اور آواز مہیب سے تین بار پکارا کہ ای قریش اپنے قتل گاہ سے آگاہ ہو بعد اوسکے ایک گروہ اوسکے ہمراہ بالائی بام بیت الحرام کے آیا اور تین بار پہر اوسیطرح سے پکارا اور اوپر بوقبیس کے کہڑا ہوا اور پہر تین بار وہی آواز بلند کی اور ایک پتھر بڑا بالائی کوہ سے نیچے لڑھکایا کہ اوس سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ گویا سارا شہر دب جاویگا جب وہ زمین پر آیا پتھر تو پارہ پارہ ہوا اور سوای خاندان بنی ہاشم سب کے مکانین ایک ایک ریزہ گیا بس اس حال سے یہ ہول دلمین میرے پیدا ہوا ہے اور مجھکو معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس شہر پر کوئی بلا آنے والی ہے عباس کو چونکہ محبت بہت تہی انہونے اوس ارکو اظہار نہ کیا اور ممانعت کی کہ اسکو کسی کے روبرو بیان نکرنا ولیدنے اپنے باپ عتبہ کو صاحب رتبہ جانکر یہ حال کہدیا جب ابوجہل نے یہ سنا بیقرار ہوکر پاس عباس کے گیا دل مین کہتا ہوا کہ جو ملاقات ہوئی تو کون کہ عورتین تمہاری دعوی پیغمبری کا کرنے مین غرض ہونچا اور بیان کیا جو سنا تہا عباس نے کہا کہ مجکو اس بیہودہ گوئی سے کیا واسطہ پہ ابوجہل نے کہا

کہ تجاہل اور بہانہ نکرو وہ خواب صاف صاف مجھسے بیان کرو تین روز تک
صداقت اس خواب مین مین انتظار کرتا ہون والا سبکو لکھہ لکہہ کرنا ہہ اور
پیام سے آگاہی دونگا جناب عباس ناراض ہوکر اوس صحبت سے اوٹھگئے
اتفاقاً صبح کو ضمضم ناقہ سوار الغیاث کی آواز دیتا ہوا داخل ہوا کہ ای سرداران
قریش محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے راہ کاروانکی بند کی ہے اور ہاتہہ تاراج پر کہولا ہے
جو تم لوگ جلد مددگاری کو نہ پہونچوگے تو ایک شخص زندہ کاروان کا نرہیگا
اور ایک حبہ مال سے نہ پاؤگے یہ خبر ضمضم سے سنکر تمام قوم مثل سیماب اور ماہی
بے آب کیطرح بیقرار ہوئے اور اپنے گہروں سے باہر آئے اور قیامت قایم ہوئے
سبکے گہرونمین ماتم پڑگیا ابوجہل نے سب سے پہلے کمر باندہی اور کہا کہ سوا ای ایک
ایک آدمی کے اور کوئی گہرونمین باقی نرہے اور سب مل کر واسطے مددکاروانکے
چلین ابولہب اس سفر مین ہمراہ نہوا اور عتبہ اور شیبہ بہی ساتھہ جانے پر راضی
نہوی جب ابوجہل کو یہ معلوم ہوا کہ فلان فلان شخص تامل کرتے ہین تب یہ خود
سبکے پاس گیا اور طعنہ دیا اور آتش افروزی کی تب چار و ناچار وہ سب بہی
موجود ہوکر سرگرم کارزار ہوئے

روانہ ہونا قریش کا حرم سے واسطے مددگاری کاروان کے اور جانا ابوجہل کا طرف شام کے ابیات

بر فتنۂ سنجیدہ کارزار	چو از خانہ بیرون نہادند پا
دلیران بیجاہ کم از ہزار	در عشرت و عیش کردند وا

جب سب اپنے اپنے مکانسے اکہ جمع ہوئے تو نوسو پچاس آدمی تہے ہمراہ اور

کہ تجاہل اور بہانہ نکرو وہ خواب صاف صاف مجھسے بیان کرو تین روز تک
صداقت اس خواب مین ہین انتظار کرتا ہون والا سبکو لکھہ کر نامہ اور
پیام سے آگاہی دونگا جناب عباس ناراض ہو کر اوس صحبت سے اوٹھ گئے
اتفاقا صبح کو ضمضم ناقہ سوار الغیاث کی آواز دیتا ہوا داخل ہوا کہ ای سرداران
قریش محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے راہ کاروانکی بند کی ہے اور ہاتھہ تاراج پر کہولا ہے
جو تم لوگ جلد مددگاریکو نہ پہونچوگے تو ایک شخص زندہ کاروان کا نرہیگا
اور ایک حبہ مال سے نہ پاوگے یہ خبر ضمضم سے سنکر تمام قوم مثل سیماب و ماہی
بے آب کیطرح بیقرار ہوئے اور اپنے گہروں سے باہر آئے اور قیامت قایم ہوئے
سبکے گہروں مین ماتم پڑگیا ابوجہل نے سب سے پہلے کمر باندہی او کہا کہ سوای ایک
ایک آدمی کے اور کوئی گہروں مین باقی نرہے اور سب ملکر واسطے مددگاری کے
چلین ابولہب اس سفر مین ہمراہ نہوا اور عتبہ اور شیبہ بہی ساتہہ جانے پر راضی
نہوی جب ابوجہل کو یہ معلوم ہوا کہ فلان فلان شخص تامل کرتے ہین تب یہ خود
سبکے پاس گیا اور طعنہ دیا اور آتش افروزی کی تب چار و ناچار وہ سب کے سب
موجود ہو کر سرگرم کارزار ہوئے

روانہ ہونا قریش کا حرم سے واسطے مددگاری کاروان کے اور جانا ابوجہل کا طرف شام کے ابیات

بر فتنہ سنجیدہ کارزار
چوازخانہ بیرون نہادند پا

دلیران پنجاہ کم از ہزار
درعشرت وعیش کردند وا

جب سب اپنے اپنے مکانسے اکٹہ جمع ہوئے تو نوسو پچاس آدمی تہے ہمراہ اوکے

ابوجہل کے آگے منزل بمنزل دف وچنگ بجاتے ہوئے اور ایک شخص اونمین سے
رسد یعنے غلہ وغیرہ کا سرانجام کرنا ہوا ساتھ عیش ونشاط کے راہ طے کرتے
چلے جاتے تھے اور وہان ابوسفیان نے خرید وفروخت سے فراغت حاصل
کرکے جملہ اسباب اونٹونپر بار کیا اور ملک شام سے روانہ ہوکر بجیبا گانو مین
مقام کیا وہ دونو آدمی جو بجیبا کو گئے تھے اونکو ارباب نے اپنے مکانمین پوشیدہ
کردیا جب ابوسفیان ارباب کے مکانمین مہمان ہوا اور پوچھنے لگا کہ محمدؐ کی کیا خبر ہے
مینے سنا ہے کہ دو جاسوس اونکے بھیجے ہوئے یہان آئے ہین ارباب نے کہا
کہ یہ خبر سوائے تیرے اور کسی سے مینے نہین سنی ہرگز اسکا یقین نہین ہے
ابوسفیان کے دلکو یقین ہوا اور اپنے خیمہ مین پھر گیا تو اون دونو شخصون نے
ارباب پر تحسین اور آفرین کی اور رخصت ہوکر طرف یثرب کے روانہ ہوئی تا کہ یہ
خبر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو پہونچا دیوین

کوچ فرمانا اشرف انبیا جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ کا مدینہ منورہ سے طرف کاروان مشرکین کے اشعار

دلے پیشتر زانکہ ایشان رسند — حبیب خداوند پست و بلند
بالہام گردید آگہ از آن — کہ از شام آمد ہمین کاروان

قبل پہونچنے سے جاسوسونکے حضرت نے از روئے الہام حکم فرمایا کہ اہل دین غارت
کرنے مشرکین پر کمر باندھکر آمادہ سفر ہوں اسی اثنا مین جاسوس بھی خبر
لیکر حاضر ہوئے اور حضرت خود بھی سوار ہوئی اور آگے آگے جناب حیدر کرار [illegible]

پیش روان شہریار نجف — حمائل کیے تیغ و رایت بکف

اور پہلو مین حمزہ نامدار گرد و پیش اور دلاوران جرار چلے جاتے تھے کہ مابین بطحا و یثرب کے ایک مقام تھا بدر نام جب وہان پہونچے تو فرمایا کہ شمار کرو کسقدر سپاہ ہمراہ ہماری موجود ہے معلوم ہوا کہ تین سو تیرہ آدمی سب ہین اونمین سے آٹھ شخص کم سن تھے اور اونمین سے عثمان کو واسطے حفاظت اون کم سنونکے پھیر دیا تھا شعر

وگرنامداران پرخاش جو	بناوردد شمن نہادند رو

اور جملہ اسباب کارزار مین ستر اونٹ اور آٹھ تلوارین اور تین گھوڑے اور چھہ زرہ یہ سب حساب مین شمار ہوا تھا شعر

حبیب خدائی زمین و زمان	سرانجام لشکر چو دید آن چنان

جب جناب حبیب خدا نے یہ حال دیکھا تو ہاتھہ دعا کا ساتھہ گریہ و زاری کے درگاہ رب العزت مین بلند کیا اور عرض کی کہ ای سامان بخش سنے والے بے سامانونکی اور ای یاور بے یار ونکے تو فتح کا سامان مہیا کردے پھر فرمایا کہ مردان دین یاری باری سے سواری پر سوار ہون اور اپنی سواری پر جناب حیدر کرارؑ نے زید کو سوار کیا اور خود پیادہ ہمراہ ہوے جب نزدیک بدر کے پہونچے تو دو آدمی حضرت نے روانہ کئے واسطے خبر کے یعنے مشرکین کی خبر لادین چنانچہ وہ اوپر چاہ بدر کے پہونچے اور دیکھا کہ دو کنیزین پانی اوسی چاہ سے بھر رہی ہین اور آپس مین یہ کہتی ہین کہ کل یقین ہے قافلہ اس مقام پر آپہونچے کا ان دونو نے

جو یہ خبر پائی فورا طرف لشکر گاہ اپنے کے پھر آئے

خبر پانا ابو سفیان کا تشریف لانے جناب سید مرسلین سے واسطے لڑائی کے اور پھر جانا اوسکا طرف ساحل کے اور پیام

بھیجنا سرکشان قریش اور بھیڑنا اونکا از روی قہر و غضب اشعار

وز آنسوی سفیان خسران مآل	ز بس داشت در سینه ہول اثر
بپرسید از کاروان بیشتر	که گیرد ز شاہنشه دین خبر

ایک پیشه ور مجدی نام اوسی منزل مین مقام رکہتا تہا ابو سفیان کاروان سے آگے بڑہ کر آیا اور اوس سے پوچہا که کوئی جاسوس محمد کا یہان آیا تہا اوسنے کہا که اور مین نہین جانتا مگر دو شتر سوار یہان تہوڑی دیر ٹہرے پہر روانه ہوگئے اوسنے اوس جگہہ جا کر شتران اونٹ کے پاؤنکے دیکہے اور تہوڑی مینگنی اوٹہا کر توڑا کیا اور اونکو دیکہا تو اوسمین خرمے کی گہٹلی نکلی تب یہ ڈرا که جنگ یثرب کے آدمی تہے کہ اونکے اونٹونکی خوراک یہی ہے بس مثل جرس کے آواز دیتا طرف کاروانکے گیا اور کہا که جلد ساحل پر چلو یه مقام ٹہرنے کا نہین ہے اور ایک شخص کو طرف کعبه شریف کے روانه کیا اور کہا که جو لوگ مدد کو آتے ہین اونسے کہنا که تائید سے لات و ہبل کے ہم بخیریت آتے ہین تم بہی وطن کو پہر چلو جب اون شخصون نے آکر ابوجہل سے سب کیفیت بیان کی اوسنے کہا کہ مین راہ بدر مین تین رات و دن مقام کرونگا اور خوب کباب و شراب سے ہمراہیونکو سیراب کرونگا اور شور و غوغے سے دل دشمنونکا پریشان کرونگا اس رای پر کئی جاہل ابوجہل کے ساتھ ہم زبان ہوئی اور قاصد سفیه جو یه حال ابوجہل کا دیکہا نا امید ہوکر ابو سفیان کے طرف پہرا اور کہا که وہ مردا جہل کچہہ نہین سنتا اور شہان اوسنے تین مقام کئے ہین پہر ابو سفیان نے کہا که قافله کو اپنے مقام پہونچا دون تو پہر مین اوسکا شریک ہونگا

ذکر پھر آنے اخنس بن زہرہ کا رفاقت سے اہل ضلال سی

ایک شخص اخنس نامی مرد ہوشیار اور دانشمند اور سردار قوم بنی زہرہ کا تھا اوسنے کہا کہ یہ نادان واسطے مددگاری کاروانکے آئے تھے اوراب کاروان صحیح وسلامت پہونچا اب دشمنی اور عداوت سے ہنگامہ کرنا خلاف عقل ہے پھر اوسکی قوم نے کہا کہ جو تمنے بیان کیا سراسر بہتر اور انسب ہی لیکن بے سبب جنگ سے پھرنا بہادری مین بٹا لگانا اور پہلوانونمین ننگ وعار ہی اخنس نے کہا کہ مین ایک بہانہ کرونگا اسطرح کہ جب بستر خواب پر لیٹونگا تو غل مچاؤنگا کہ مجکو سانپ نے کاٹا اور تم آہ وفغانکے ساتھ سب جمع ہوکر کہنا کہ یہ شخص سالارہمارا ہی ہم اسکو لئے جاتے ہین خدا جانے کہ یہ شفا پاوی یا رحلت کرجائی بس اس حیلہ کے سبب رنج وغم اور بدنامی سے نجات پائین گے غرض دوسرے روز ایسا کیا اور سب یار اوسکو ہمراہ لیکر اپنے دیار کو چلے گئے

خبر پانا جناب اشرف المرسلین کا پہونچنے اہل ضلال سے ساتھ ارادۂ جنگ وقتال کے اور مشورہ کرنا حضرت رسول مقبولؐ کا اصحاب دین سے بیچ لڑائی مشرکین کے اشعار

وزان سو رسول خدا با سپاہ + بتائید حق می بریدند راہ
چو آمد بر آنجا شہ انبیا + نماز عشا کرد آنجا ادا
شدش چونکہ حاصل فراغ از نماز + طلب کرد حاجت ز روی نیاز

بعد اسکے آگے بڑھے تو سنا کہ جو لوگ واسطے مددکاروان کے کعبہ سے باہر نکلے تھے وہ اسطرف آتے ہین اور کاروان راہ ساحل سے طرف حرم کے پہونچ گیا

لیکن یہ گروہِ شقاوت پژوہ بسبب کبر و غرور کے کمر باندھی ہوئی جنگ و جدال پر
طرف پثرب کے چلا آتا ہے یہ خبر سنکر حضرتؐ نے ایک صحبت اصحاب دین کی قرار دی اور
سب سے پوچھا کہ صلاح تمہاری کیا ہے بس پہلے اپنی جگہہ سے ابوبکر اوٹھا اور بعد
اوسکے عمران دونوں نے کہا کہ آپ آگے قدم بڑھائیے پھر دیکھیے ہم کسطرح میدانِ کارزار
مین جان آپ پر نثار کرتے ہین انکے بعد مقداد کھڑے ہوئے اور کہا کہ آپ سوار ہون
ہم ہمراہِ رکاب ظفر انتساب موجود ہین اس بات سے حضرتؐ بہت خوش ہوئے اور دعائے
خیر واسطے انکے فرمائی بعد اسکے انصار سے پوچھا سعد معاذ اوٹھکر سامنے آئے اور
عرض کی کہ ای سرور انبیا ہم نے جب سے بیعت کی ہے آپسے اپنی جان و مال سے موجود ہین شعر

سر و مال و فرزند و خویش و تبار	ہمان روز کردیم بر تو نثار

بس اوسوقت خوش ہوکر حضرتؐ نے بشارت دی کہ مجھسے وعدہ فتح ہونے
اس جنگ کا جناب رب قدیر نے اوپر اس جم غفیر کے فرمایا ہے شعر

پیمبر و یکی ایزد بے نیاز بار	کہ فیروزی از مان است در کارزار

یہ فرماکر وہانسے سوار ہوئے اور راہ بدر کی لی جب نزدیک چاہ کے پہونچے تو
حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ خیمہ یہان برپا کرو اور سب یار اونٹونسے اوتار لو +
جانا جناب علی مرتضی علیہ السلام کا حکم سے حضرت خیر البشر صلے
اللہ علیہ و آلہ کے اور قید کرلانا اپنے لشکر مین دو جنگجوؤں کا اشعار

یکے جاسی داد شش نشان شاہ دین	کہ بد چاہ آبے دران سرزمین
کسی را کہ اہل بطحے و دیار	در آنجا ببینے بگیر و بیار

پھر حضرتؐ نے از روی لطف و کرم علی ابن ابی طالبؑ کو پاس اپنے بلایا اور کہا

رفیق ہمراہ کئے اونمین ایک زبیر اور دوسری سعد تھے اور ایک نشان بتایا
کہ اوس مکان پر جو مردان بطحا سے تمکو ملے اوسے گرفتار کر لاؤ جب جناب امیرؑ
نشان پر پہونچے تو دیکھا چند شتر حیاد پر ہین ہمراہیونکو حکم دیا کہ انکو گرفتار کرو
وہ ڈر کر فرار ہوئی اور اصحاب نے حضرتکے تعقب کیا تو دو آدمی اونمین سے
ہاتھ آئی اونکو جناب امیرؑ خدمت بشیر ونذیر مین لیکر حاضر ہوئی شاہ دین نے
اونسے پوچھا کہ مشرکین کس مقام پر مکین ہین اسیرون نے عرض کیا کہ ایک
پشتہ کے پیچھے اوتری ہین حضرت نے فرمایا کسقدر ہونگے قیدیون نے کہا کہ
ہم شمار سے اونکے غیر واقف مگر بہت ہین پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اعظم
اونکے کون کون ہین اسیرون نے عرض کیا کہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ و ولید
اور نضر اور حکیم اور طعیمہ اور ابن عدی اور سہیل اور امیہ اور دو مرد لبیرا و
ہین او بنیہ و شیر اور حارث اور عمر بن عبد کہ اپنا ہم آورد دنیا مین نہین رکہتا
حضرت امیرؑ بے نظیر یہ سنکر مسکرائی اور فرمایا کہ زمین کعبہ نے سبکو مثل گلۂ
گوسپند کے اسطرف ہنکا دیا پھر استفسار فرمایا کہ کوئی تمہاری فوج سے آزردہ
ہو کر پھر بھی گیا ہے اسیرون نے عرض کیا خدمت مین کہ اخنس بنی زہرہ چلا گیا ہے

مشورہ کرنا حضرتکا اصحاب سے درباب تقرر زمین میدان جنگ کی

بفرمود سالار دین در جواب	کہ بد بطلمم مشورت با جناب
چنین گفت آن مرد بے مکر و ند	کہ چاہست در آخر حد بدر

بس حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ اسی مقام پر قیام کرنا چاہیے یہ بات سنکر جناب امیرؑ
آگے حضرت کے آئی اور عرض کیا کہ ای سرور دین اس سرزمین پر اگر حکم خدا نہیے

آپکو قیام و قرار منظور ہے تو بندہ مجبور ہے اور نہین تو یہان ٹہرنا مناسب نہین
تہوڑی دور پر آگے کنوان ہے سرحد پر بدر کے پانی اوسکا نہایت شیرین ہے اور
میدان ہموار ہے اگر حکم ہو تو خیمہ برپا کیا جاوے اور واسطے سپاہ کے ایک
حوض بنایا جاوے تاکہ وقت کارزار حیرانی نہو پانی کی جناب رسولخدا نے یہ بات
سنکر انتظار وحی خدا کا کیا کہ روح الامین جانب رب العالمین سے پاس حضرت
ختم المرسلین کے آئے اور کہاکہ یہ رای بہتر ہے پہر رسولخدا نے موسیٰ طرف اوس
سمت کے کیا اور فوج ظفر موج ہمراہ رکاب چلی اوس منزل مین بالو اسقدر
تہی کہ پاؤن دہنسے جاتے تہے اور تمازت آفتاب سے آبلہ پاؤنمین پڑتے تہے
اور دل کباب ہوتے تہے اصحاب بسبب نایابی آب کے بیتاب تہے غسل و وضو
کیونکر ہو سکتا جب ایک قطرہ بہی واسطے حلق مین ٹپکانے کے نایاب تہا بس
سست اعتقاد آپس مین کہنے لگے کہ ہم ناحق اس دشت پر آفت مین آئے اور
جو لوگ بایقین تہے اونکو اس رنج و ملال کا کچہہ خیال بہی نتہا کہ ناگہان ایک
ابر رحمت نمودار ہوا اور ایسی بارش ہوئی کہ ہر طرف نہر جاری ہوئی اور
سبکے دلونسے خیال بد یکا دہو گیا اور نخل یقین سرسبز ہو گیا اور زمین وہ
ریگستان مثل تختۂ سنگ کے ہو گئی دل بہادرونکے اومنگ پر اور لب
شجاعونکے حرف جنگ پر گویا ہوے ایک جگہہ نزدیک چاہ کے بہت رغبت و چاہ سے
پسند کی اور سرور دین سمند سے اوترے اور رزمگاہ مین تشریف لائے اور
اصحابکو جابجا قتل کفارونکی نشان بتائی اس بات سے وہ سب خوش ہوئے
اور کمر مستحکم جنگ پر باندہی اور جہان جہان حضرت رسولخدا نے نشان قتل

کفاروں کے ارشاد فرمانے تھے بعد لڑائی کے او سی جگہ او نکو گرفتہ پایا تھا

آگاہ ہونا اشقیا کا آنے سے شیر خدا کے اوپر چاہ کے اور دستگیر کرنا سقونکا اور سوا ہو کر زیادہ ہونا لشکر کفار کا اشعار

چنین گفت راوی کہ شیر خدا	چو آمد بفرمودۂ مصطفیٰ
بر آن چاہ آن ہر دو تن را بہ بست	دگر با کہ جستند از زیردست

اب راوی کہتا ہے کہ وہ بہاگے ہوئی سقی ہی جب آپہونچے اپنے لشکر مین تو باواز بلند پکارتے تہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے جنگ کے آپہونچے اور ہم مین سے اصحاب اونکے دو آدمی گرفتار کر لے گئے یہ بات سنکر کفار کے چہرے زرد ہو گئے اور دل مین ہول پیدا ہوا حکیم عتبہ کے پاس آیا اور کہا کہ ہم واسطے مدد کاروانکے آئی تہے سو کاروان سلامت پہونچا اب حیران اور سرگردان پہرنے کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ شب خون مارینگے اور ہم سب مفت ماری جاینگے تب عتبہ نے کہا کہ مین بہی اسی فکر مین ہون کیا ابو جہل نے زبردستی ہمکو ہلاکت مین ڈالا ہے اتنے مین ابو جہل بہی وہان پر آپہونچا اور یہ باتین سنکر بہت برہم ہوا اور کہا کہ کیا تمکو ایسی گزند پہونچی جو ایسی نامردی پر کمر باندہی ہے فقط دو سقے ہمارے پکڑے گئے ہین کفار کو اس بات سے کسی قدر تشفی ہوئی اور اپنے اپنے خیمہ مین آرام لیا تھا راوی راتکو ابن مسعود اور عمار کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بہت تو جاسوسی لشکر ضلال یعنے کفار مین بہیجا کہ خبر وہان کی لا دین اشعار

رفتند آن ہر دو نیکو مردان بہ پیچ	در آن تیرہ شب دستہ وا دو بتاب

بگشتند بر گرد آن خیمہ گاہ	شدند آگہ از کم و کیف سپاہ

اور واپس آکر خدمتِ جناب سید المرسلینؐ مین عرض کیا کہ اون بہونکے دلمین ایسا خوف تاری ہوا ہے کہ اگر کوئی جانور بہی بولتا ہے تو اوسکو مار کر چپ کرتے ہین اور زبان پر مشرکین کے نفرین اوپر ابو جہل کے جاری ہے یہ مژدہ سنکر سب اصحاب دین بہت خوش ہوئی بعد اسکے صبح کو مشرکین نے جو نشان پائی غیر کے دیکہے تو نہایت پریشان ہوئی اور کہا کہ سوای عمار اور مسعود کے اور کسی کے یہ پیر کے نشان نہین ہین پہر آپس مین کفار کی یہ صلاح ہوئی کہ جو لوگ ہجرت کر کے مصطفےٰ کے ساتہہ ہین اونکو پا بزنجیر کر کے حرم کو لے چلین گے اور باقی انصار کو زیر تیغ بے دریغ کرنا چاہیے شعر

ہمہ گشتہ مغرور ازین گفتگو	سوی اہل اسلام کردند رو

ذکر پہونچنا کفار کا اور خیمہ سے باہر تشریف لانا حضرتِ سید انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ کا واسطے دیکہنے فوج کے اور دعا کرنا جناب اقدس الٰہی مین واسطے فتح ہونے جنگ کے

پہلے سب سے زمعہ نامی پہلوان تہا سر سے پا تک غرق آہن یعنے لوہے مین سمند پر سوار قربوس پر گرز بازد پر کمند کمر مین تیغ نیزہ بکف مانند فیل مست آگے صف کے ہے اور پیچہے بیٹا اوسکا اور اوسکے پیچہے افسران سپاہ اور بعد انکے عتبہ غدار اونٹ پر سوار پیچہے اوسکے ابو جہل بدکردار خیرہ شان اور جوشان کلاہ و قبا سب آہنی زینت بدن کئے ہوئی بعد اوسکے عقبہ کہ یہ سب سے زیادہ عقبی سے بیزار یعنے حضرتِ رسولِ خداؐ کا نہایت عدو تہا سا

لشکر گاہ حضرت کے آگے خیمی نصب کیے حضرت نے [illegible]
گئے اور عرض کیا جناب ابر [illegible]
اوسوقت سعد معاذ سامنے آئے اور عرض کی کہ یا آقا [illegible]
اسوجہ سے میری دل مین ہے کہ ایک خیمہ علیحدہ واسطے حضور کے نصب
کرون اور چند آدمی واسطے پاسبانی کے مقرر [illegible]
انھین لوگونکو آپ اپنے ہمراہ لیکر طرف یثرب کے تشریف [illegible]
اہل یثرب آپ کی [illegible]

بھیجنا حبیب خدا کا نزدیک سرداران قریش کے عمر ابن خطاب کو اور بے حصول مطلب پھر آنا اوسکا

بعد اسکے جناب رسول خدا نے عمر ابن خطاب کو بلایا اور فرمایا کہ قریش کے
پاس جاؤ اور کہو کہ ہمکو لڑنا منظور نہین ہے تم اپنی جگہ سے چلے جاؤ جب عمر
قریش سے کہا کہ محمد نے اس مقدمے مین انصاف کیا ہے اب تمکو چاہیے
عناد نچاہیے اس بات سے ابوجہل حکیم سے بہت آزردہ ہوا اور کہا کہ محمد کی
باتکا جواب سوائے تیغ کے اور کچھ نہین ہے اور ہم واسطے انتقام لینے کے آئے
ہین نہ واسطے پیام و سلام کے ہم اون لوگون سے کہ جنہوں نے [illegible]
جبتک انتقام نہ لیونگے ہرگز واپس نجاوینگے عمر ابن خطاب [illegible]

پھرا اور راہ ان لوگون نے صلح نکی

بھیجنا اعدا کا وہب کو واسطے اطلاع لشکر اسلام کے شعر

پس آن تیره مردم کینه کوش	عمیر وهب نام مردی بجوش

سوچتا تھا کہ اصحاب دین ایسا نہو کہ اوپر ہماری فوج کے دوڑ دین اس

اسی خیال مین چارون طرف دیکھتا پھرتا تھا

پھر آنا وہب کا ساتھ حکیم کے اور کہنا احوال کا اور گفتگو حکیم کے ساتھ عتبہ کے اور قبول کرنا عتبہ کا خون بہا عمر حضرمی کو اور تاوان مال کا

نخستش حکیم دلاور بدید	بپرسید از و چون بنزدش رسید
کہ دیدی چسان اہل دین را کنون	بجز راستی راہ دیگر مجو ہی

حکیم نے جب عمیر کو آتے دیکھا تو آگے بڑھ کر پوچھنے لگا کہ کسقدر فوج ہمراہ رسول لخدا کے ہے عمیر نے کہا کہ تین سو آدمی ہونگے لیکن لڑنے مین برابر تیس ہزار کے ہین اور گفتار سے اونکے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرنے پر تیار اور مشتاق ہین شمشیر آبدار کے یہ بات حکیم سنکر بہت پریشان ہوا اور عتبہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے نامدار اسقدر ہوشیار ہوکر ایسا غفلت شعار ہوگیا ہے کیا اس ہنگام کارزار مین اپنے تئین ذلیل وخوار کریگا ابھی تو اختیار ہے رسول لخدا تیری خاندان وتبار سے ہین خون بہا پر صلح کرلے اور جب کار ہاتھ سے باہر ہوجائیگا سوا پشیمانی کے اور کچھ ہاتھ نہ آویگا پھر اسنے پوچھا کہ غمخوار رسول مختار کے کیسے آلودہ جنگ وکارزار ہورہے ہین اور یہ گفتار ابوجہل غدار کے اعتبار نکر کسواسطے کہ خون بہا عمر بن حضرمی اور تاوان مال قبول کرنا اور با فراغت بال وخوشحال اپنے ملک کو پھرنا بہتر ہے

بھیجنا عتبہ کا پاس ابوجہل کے حکیم کو واسطے دریافت کرنے

صلح کے ساتھ اہل دین کے اور آنا خود داد سکا بیچ لشکر کے واسطے قبول کرنے خون بہا اور تاوان مال کے اشعار

اگر ہست ازین طیش جنگ وجدال	غرض کینهٔ عمرو تاوان مال
نہ بود قبول آنکه سازم ادا	ہم آن قیمت جنس و آن خون بہا
بگفتش ہماندم حکیم خزام	بشد نزد بو جہل و برد آن پیام

عتبہ اور حکیم یہ دونو پاس ابوجہل کے آئی اور خواہش کی اوس مکار سے کہا عتبہ سے کہ لشکر مین جاکر ندا دینا شروع کرے جو وہ راضی ہوین تو ہمکو کیا عذر ہے بس عتبہ لشکر مین اپنے خود آیا اور باواز بلند پکارا کہ اگر خون بہا اور تاوان مال لینے پر تم سب راضی ہو تو صلح ہوتی ہے ابوجہل نے یہ اسطے حکیم بہی یہی پیام لیکر آیا اور تمام لشکر خاموشی نیم رضا کے موافق رضامند معلوم ہوا اوسوقت ابوجہل برآشفتہ اور غضبناک ہوکر یہ جواب دینے لگا کہ عتبہ اگر بزرگ ہی تو اپنے قوم کا ہے ہم اس باتکو اوسکی ہرگز ہرگز پسند نہین کرینگے

آزردہ ہونا ابوجہل کا پیام عتبہ سے اور بہکانا عامر برادر عمرو کو واسطے طلب کرنے خون برادر اپنے کے اور جانا ابوجہل کا واسطے مناظرہ کے خیمہ عتبہ مین

ابوجہل نے عامر کو سکہایا کہ تو روتا ہوا گرد سپاہ کے پہر اور کہہ کہ مین طالب عوض لینے خونکا ہون اور خود عتبہ سے جہالت کرنے لگا عتبہ آشفتہ ہوا اور کہا کہ اسی شیطان تجکو سوای خون ریزی اور فساد و بغض اور عناد کے اور کچھ نہین آتا اسی جہالت سے تیرا نام ابوجہل پرگیا مین جانتا ہون کہ تر مان

قریش میں خونریزی ہوگی کہ ہم سب ایک ہی خاندان سے ہیں جب تلوار چلنے لگے تو دونو طرف کے آدمی تلف ہو جاوینگے ابھی یہ بات عتبہ کی زبان پر تھی کہ عامر روتا اور فریاد کرتا ہوا اور گریبان چاک کئے ہوئے آیا اور عمامہ سامنے عتبہ کے پھینکا

آنا عامر کا ساتھ خونخواہی کے طالب خون میں اپنے بھائی کے اور سوار ہونا لشکر کا بقصد جنگ با اہل اسلام

غرض کہ وہ ایسا پریشان ہو کر کہتا تھا کہ اے بہادرو تمکو بے حیائی چھائی ہے کہ میری زخم دل پر کوئی مرہم نہیں رکھتا ہے اشعار

بپیش آمد اکنون کہ روز مصاف	کجا رفت آن طیش و لاف و گزاف
نباشد در آئین مردان روا	کہ مردانچہ گویند نیارد بجا

اس بات سے دل دشمنوں کا جوش میں آیا اور آمادہ کارزار ہوئی عتبہ نے ہر چند سمجھایا کسی نے نہ مانا ناچار ہو کر اہل اسلام سے لڑنے پر کمر باندھی

آنا اسود کا واسطے خراب کرنے حوض جو کہ اہل دین نے کھودا تھا

اسود نامی ایک دلیر قسم کھا کر لشکر کفار سے چلا کہ میں اوس حوض کو جو جناب نے کھودا ہے خراب کر دونگا دیکھوں تو کون مجکو روکتا ہے یہ کہکر مثل بادصرصر کے تیغ کھینچے ہوئی آیا جناب امیر حمزہؓ کو دیکھکر تاب نہ آئی مانند شیر غضبناک کے آکر سد راہ ہوئی اسود نے تلوار کا وار کیا جناب امیر حمزہ نے رد کر کے ایسا ایک وار لگایا کہ پیر ملعون کا قلم ہوگیا تب وہ چھاتی کے بل چلا اور چاہا کہ موافق قسم اپنی کے پانی حوض سے پیوے جناب امیر حمزہ نے یہ دیکھکر ایسا وار لگایا کہ تا سینہ دو ٹکڑے ہوگیا اور وہ ناپاک آرزو اپنی کو خاک میں لے گیا

صف کشی لشکر اسلام کے سامنے قریش کی اور دعا کرنا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کا واسطے فتح کے اشعار

بیا ساقی اکنون بدہ جام می	که تا عشق و دارد هم بر پی
بدہ چند جامی پیاپی مرا	که جنگ است با دشمنان خدا
نه بین حی که رفته به پیغمبر کنند	از آن می که مست تبسم کنند

جب لشکر مشرکین خروشان وجوشان ہوکر سامنے آیا تب حضرت ختم المرسلین نے بھی اپنے لشکر کی صفیں جمائیں اور حکم فرمایا کہ جب وہ نزدیک آئیں تو تم دور سے تیر لگانا مگر تلوار بے میرے حکم کے نیام سے نہ نکالنا یہ فرما کے اپنے خیمہ میں تشریف فرما ہوئی اور درگاہ باری میں ہاتھ واسطے دعا کے بلند کیئے اور عرض کرتے تھے کہ ای مددگار ناتوانونکے اور ای فریادرس بیکسونکے اس لڑائی میں مجکو فتح یاب کر یکایک سر مبارک سجدہ میں رکھا اور بیہوش ہوگئے اسمین صف دشمنونکے قریب پہنچی حضرت کے اور بسبب گرد اور غبار اور شورو غوغا کے آنکھ ہوشیار ہوئی جناب رسول خدا ابھی بیدار ہوئی تو اوسوقت ابوبکر پاس حضرت نبی کے بیٹھا تھا اوسنے عرض کیا کہ اعدا قریب آگئے پھر حضرت خیمہ سے باہر تشریف لائی

آنا ملائکہ کا آسمان سے واسطے مدد جناب سید انس وجانکے اشعار

ہمانندم بحکم جہان آفرین	برائی مدد کردن شاہ دین
ببستہ الخ افواج کروبیان	رسیدند از کشور آسمان

پھر یکایک ایک ہوا تند چلی دیکھی حضرت نے سیتے کہا کہ وہ آمد جبرئیل ہے اور

رب جلیل کہ واسطے امداد میری کے ایک ہزار فرشتہ لیکے دست راست پہ
آئی ہین دوبارہ پہر ہوا تیز چلیے فرمایا کہ یہ آمد میکائیل ہے کہ بائین جانب ہزار
فرشتونسے آئی ہین تیسری بار پہر جب ہوا چلی تو فرمایا یہ سرافیل آئی ہین ہمراہ
انکے بہی ہزار فرشتی ہین کہ سامنے میری ٹہری ہین اور ادہر سے سپاہ عدو
غرق آہن صفین باندہی بڑہتی آتی ہے اور نشان ابوجہل ہاتہ مین لئی ہوئے
خورسند اور شاد تہا اور دونو جانب سی نظر آدہونکی اس پہ تہی کہ کون پہلے

طلب گار جنگ ہوتا ہے

روانہ ہونا عتبہ کا میدان جنگ مین اور منع کرنا حکیم کا اور نسنا اوسکا

پہلے جسنے ارادہ جنگ کا کیا وہ عتبہ تہا اور ہمراہ اوسکے شیبہ اور ولید دو شخص
اور ایک بہائی اوسکا تہا دوسرا بیٹا یہ حال دیکہکر حکیم آگے آیا اور بہت سمجہایا کہ تو
سردار ہماری قوم کا ہے اگر اور لوگ کشتہ ہوینگے تو خیر کچہہ باک نہین ہے مگر
تیرے مارے جانے مین تو بربادی ہے اوسنے کہا کہ اب مین میدان جنگ مین
قدم رکہہ چکا اب پہرنا ننگ و عار ہے جو کہ طعنہ ابوجہل سے دل اوسکا پک گیا تہا

ہاتہ جانسے دہوی ہوئی تہا کچہہ نسنا

آنا عتبہ اور شیبہ اور ولید کا اور بہیجنا حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ کا جناب امیر حمزہ اور علی اور عبیدہ کو مقابلہ مین

جب عتبہ معہ اپنے ہمراہیونکے آگے بڑہا تو ابوجہل کو دیکہا کہ سواری کے سپاہ کے
کہڑا ہے عتبہ نے غضب ہوکر کہا کہ تجکو شرم نہین آتی کہ دونو صفونکی بیچ مین
سوار کہڑا ہے آل لوی کی شوکت مین تجہسے زیادہ ہے اور میدان مین پیادہ مین

تو گھوڑی پر چڑھا ہوا ہے یہ کہکر ایک تلوار گھوڑے کے ہاتھ پر ایسی ماری کہ گھوڑا منہ کے بل گر پڑا اور وہ مثل فیل مست کے مبارز طلب کرتا ہوا سامنے شاہ دین کے آیا حضرت نے اصحاب دین سے تین آدمی واسطے جنگ کے بھیجے جب وہ نیک اعتقاد سامنے اون نامردونکے گئے تو عتبہ نے نام و نسب پوچھا شعر

بگفتند انصار و دینیم ما	از مردان یثرب زمینیم ما

اوسنے جواب میں کہا کہ تم پھر جاؤ تمسے لڑنا ہمکو ننگ و عار ہے ہمارے مقابلہ کو کوئی برابر والا بھیجو جناب رسول خدا نے اپنے چچا حمزہ اور علی مرتضےٰ اور عبیدہ کو اوسکے مقابلہ کے بھیجا

محاربہ عتبہ کا ساتھ حضرت امیر حمزہ کے اور قتل یاب ہونا حضرت کا اشعار

بزیر پلنگ ابر شمشیر دار	عم مصطفےٰ حمزۂ نامدار
درآمد علم کرد شمشیر کین	بر آورد دہ دست اجل آستین

جب جناب امیر حمزہ شمشیر لیتے ہوئی مثل شیر غضبناک اوپر عتبہ کے جھپٹے اور اودہر سے وہ گرگ بھی کمینگاہ میں آیا بعد رد و بدل بسیار کے حضرت امیر نے تکبیر کہکے ایسی تلوار اوسکے گردن پر ماری کہ سر تنسے جدا ہو گیا جناب رسول خدا نے صدا فتح و نصرت تکبیر بلند کیا اور روح اوسکی طرف دوزخ کے پرواز کر گئے

جنگ ولید کی ساتھ امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے اور نا حضرت کا اشعار

پس آمد بناورد شیر خدا	دلیری ز اژدرچنان اژدہا
چو شیر خدا یار و دی مصطفیٰ	درآمد کو شکر ہر حسب یا

ولید مانند اژدہے کے اوپر شیر خدا کے آیا اور حملہ در ہوا اللہ سر مبارک کے

تلوار لگائی علی مرتضےٰ نے وار خالی دیا پھر چاہا اوسنے کہ دوسرا وار کرے
کہ حضرت نے نعرہ اللہ اکبر کو بلند کیا ایسا وار کیا کہ سر سے پا تک دو ٹکڑے برابر
ہوگیا جبکہ وار کاری تھا نوبت تڑپنے کی بھی نہ آئی جہنم واصل ہوا

پھر لڑائی شیبہ کی ساتھ عبیدہ کی اور شہید ہونا اونکا اشعار

ازان نامداران سوم شیبہ بود ۔ کہ سوی عبیدہ ز کین رو نمود
عبیدہ درآمد بجنگش دلیر ۔ بذوق شہادت ز جان گشتہ سیر

شیبہ طرف عبیدہ کے حملہ آور ہوا اور طرفین سے رد و بدل بہت ہوئی تو
شیبہ نے قریب سے کہا کہ بچاؤ انہوں نے سپر پیش کی اور اوسنے پھر ایسی تلوار
لگائی کہ استخوان تک قلم ہوگیا اوسوقت پیغمبر خدا نے یہ حال دیکھا

بسرعت تمام پاس عبیدہ کے پہونچے اشعار

وے چون نگہ کرد شیر جہان ۔ کہ شیبہ درآورد او را ز پا
رسانید خود را باو ناگہان ۔ رسید چون [illegible] آسمان

اور شیبہ کے ایک ایسی تلوار ماری کمر پر کہ دو ٹکڑے ہو کر دنیا سے نیست ہوگیا اور بخاک ہلاکت
[illegible] اوسکا مارا بعد اوسکے حضرت امیر حمزہ اور علی مرتضیٰ نے سر اون
مقتولوں کے کاٹ لئے اور اپنے مجروح کو پشت پر لیکر خدمت رسول میں پہنچا
[illegible] انکو زیر قدم ڈال دیا لیکن عبیدہ کو جو [illegible] جناب رسول خدا
[illegible] ہوا اوسنے [illegible] نے آنکھیں کھولدیا اور عرض کیا کہ مجھ ایسے سو جان
[illegible] شہید ہوں تو کیا غم ہے آپ [illegible] [illegible]

ذکر لشکر [illegible] عزیزان عتبہ کا ابوجہل سے اور [illegible]

عزیزون نے عتبہ کے ابوجہل کو گھیرا اور بہت سخت وسست کہا آخرکار عبید اللہ بن
منذر نے زرہ اوس سکار سے لے کہ اوسپر تلوار اثر نکرتی تھی پہنکر میدان مین
آیا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اوسکو ابوجہل سمجھکر گئے اور ایک وا
تلوار کا ایسا اوسکے گردن پر لگایا کہ سر اوسکا مثل گیند کے دور جاکر گرادیا
تو ابوجہل نتھا لیکن وہ بھی ضلالت مین اوس سے کم نتھا اور ساتھ فتح و ظفر کے
آپ اپنے لشکر مین آئی اور اوس کشتہ کے بدن سے زرہ ابوقبیس نے اوتار کر
پہنے اور میدان مین آیا اسپر حضرت امیر حمزہؓ کو گمان ابوجہل کا ہوا فوراً سامنے آکر
ایسا ایک وار تلوار کا کیا کہ وہ جہنم واصل ہوا پھر اوس زرہ کو حرملہ نے پہنا
اور روبرو آیا ایک ضربت حیدریؓ سے سرنگون ہوا پھر اوس زرہ کو کینیے نہ پہنا

جہنم مین جانا ابوجہل بدکردار کا تلوار معوذ و معاذ سے اشعار

بیا ساقی انگور و جامی بیار	کہ من کار دارم درین داستان
بگویم سر خوشم زبان می خوشگوار	ابوجہل را می کشم بے گمان

جب ابوجہل آگے صف کے اونٹ پر سوار تیغ ابدار ہاتھ مین لئے ہوئی کہتا تھا
کہ اے نامداران بطحا ان دو شخصوں نے دل تنگ نہو ہمکو فتح و ظفر بے گمان ہوگی
یہی کہتا ہوا پہلوانوں کو آگے بڑھاتا ہوا چلا آتا تھا اور دو انصار دین کہ نام
معوذؓ و معاذؓ رکھتے تے اوپر قتل اس ملعون کے قسم کہائی ہوئی تھے بس یہ شکار
بے عقدار دیکھکر اونکو قرار نرہا فوراً صف سے آگے بڑھے اور دوڑ کر ایک تلوار معاذؓ
دلاور نے اوپر ران اس بے ایمان کے لگائی کہ ران اس کے جدا ہوگئی اور
وہ پشت اوشتر سے خاک پر گرا معوذ دلاور نے پاس جاکر ایک ایسا وار کیا کہ

شانے سے پہلو تک وہ ملعون شگافتہ یعنی چاک ہو گیا ؛ شعر

بعلطید فرعون امت بخاک ؛ جہان گشت از ان شوم ناپاک پاک

ضرب لگانا عکرمہ بیٹے ابو جہل کا اوپر بازو معاذ دلاور کے ؛ شعر

دلی عکرمہ زادہ آن پلید ؛ چو او را بخواری چنان کشتہ دید

عکرمہ نے جب اپنے باپکو اس حال سے کشتہ دیکہا غصہ سے شعلہ آگ کا دلمین بہڑکا بائین جانب کو آیا اور ایک تیغ بے دریغ بازو پر معاذ نامور کے ایسی لگائی کہ ہڈی تک کٹ کر ہاتہ جہول گیا تب وہ اپنے لشکر مین بہاگا معاذ دلاور نے بہت چاہا کیا وہ مکار ہاتہ نہ آیا معاذ کو اپنے دست بریدہ کا کچہہ خیال نہ تہا خوش و خورم دونو بہائی پاس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے آئی اور مبارکباد دی اور عرض کیا کہ ابو جہل واصل جہنم ہوا مگر ان دونو بہائیو مین تکرار تہی یعنے یہ کہتا تہا کہ مینے مارا اور وہ کہتا تہا کہ مینے مارا تب حضرت نے دونو کی تلوارین لیکر دیکہین اور ارشاد کیا کہ معاذ کا ہاتہ پیشتر پڑا ہی اسباب مقتول کا وہ لیوے

حملہ کرنا فوج اسلام کا اوپر کفار و ن کے اور لڑائی ہونا دونو لشکرون مین ساتہہ نیزہ و تیر و تیغ و تبر کے

عاصم نے کہا پکار کر کہ ای دلیران بطحا زمین کب تک ہاتہو نکو آستین مین رکہو گے اس کہنے سے تمام لشکر جوش مین آیا اور تلوارین نیام سے لیکر آگے بڑہے کردجانہ نامدار نے آگے بڑہکر عاصم پر ایسی تیغ خاراشگاف لگائی کہ سر سے لب تک دو ہو گیا پہر تو قضا نے ایک ساعت بہی امان نہ دی یہ برای انتقام کے معبد نے دجانہ پر پشت سے ایک تیغ لگائی اگرچہ کارگر انکے نہوئی لیکن صدمہ

موںنہ کے بہل زمین پر گر پڑے پہر انہون سنبہل کر ایک جست کر کے معبد پر
ایک تیغ لگائی مگر اوسپر بہی کارگر نہوئی اسوجہ سے کہ وو زرہ فولادی پہنے
تہا بعد اسکے دونو طرفسے وار تلوارونکے ہوئی اور معبد نے آخر کار بہاگنے کا ارادہ
کیا انہونے گریبان اوسکا پکڑ کر ایسا جہٹکا دیا کہ وہ گر پڑا اور اوسکے سینہ پر چڑہ بیٹہے شعر

چہ ارباب کفر و چہ اصحاب دین	قدم بر نہادند در دشت کین

پہر دونو لشکر مثل بحر مواج کے جوش مین آئی اور مشرکین اور اہل دین
مین جنگ مغلوبہ ہوگئی اور آواز نعرہ دلیرونسے دل شیرونکے پانی ہوتے تہے
اور پہلوانان جنگی دونون طرف کے خون سے اپنے موںنہ دہوتے تہے شعر

شدہ دشت بازار آہنگران	ز سر کوفتی گرزہائی گران

ذکر قتل ہونے ایک جماعت کا درمیان لڑائیکے تلوار حیدر کرار سے

عین گرمی ہنگامہ مین زمعہ معہ بیٹے اپنے کے سامنے کرار غیر فرار کے آیا اور
شیر الہی نے شکار پایا جب قدم حضرت نے آگے بڑہایا دیکہنے والونسے
درمیان دو تلوارون کے پایا حضرت نے ایک ہی ہاتہ سے دونو کو قتل فرمایا اشعار

در آمد میان دو شمشیر شیر	قدم پیش بگذاشت ضیغم دلیر
یکے را بگردون یکے را بسپہر	بر افراخت شمشیر زد گرم و تیز
فتادند بر خاک ہر دو بلید	سر او برید و تن این درید

بعد قتل کرنے ان دونو کفار و غدار کے کبہی داہنے اور کبہی بائین حملات
مردانہ اور جنگ دلیرانہ سے تمام لشکر کو حیران اور تنگ کر رکہا تہا کہ دفعۃً
بیٹا ابوسفیان کا خنجر بکف سامنے حضرت کے آیا چاہتا تہا کہ وار کرے کہ

حضرت نے ایک قبضہ شمشیر اوسکے سر نحس پر ایسا زور سے لگایا کہ کاسہ سر اوسکا دونو آنکھوں کے پاس سے ٹوٹ کر گر پڑا حضرت پیغمبرؐ دل صفدری پر اور پھر مقتول آپکے ہاتھ سے اور مجروح بہت ہوئی کہ ناگاہ چشم مبارک آپکی نوفل پر پڑی کہ وہ چچا طلحہ و زبیر کا تھا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اوس سے آزردہ بہت تھے جبکہ بہت سرعت سے پاس اوسکی پہونچکر

شعر

بگفت ای عدوئی خدا و نبیؐ	بگیر این بلا رگ ز دستِ علیؑ

یہ کہکر کمر پر ایک تیغ بے دریغ ایسی لگائی کہ دو نیم ہوکر آدہا ادہر اور آدہا اودہر گر پڑا اور دوسری طرف سے حمزہ نامدار اور شیر کردگار سر ہائے کفار کو تیغ آبدار سے کاٹکے داخل دار البوار کرتے تھے دونو حضرات

ذکر دلاوری و جان فشانی اصحاب باوفا کے ❖❖

مسعود دلاور نے اکثر اہل عناد کو واصل جہنم کرکے خود بھی داخل فردوس برین ہوئی اور معاذ نامدار ایک ایک ہاتھ سے اکثر اولن مشرکین کو زیر زمین کرتے تھے جب ہاتھ کٹا ہوا وبال ہوا تو سردست یہ تدبیر کیے کہ پیر سے ہاتھ بریدہ کو دبایا اور کاٹ کر پھینک دیا کچھ خیال درد کا کچھہ خوف جنگ کا تھا اور ہاتھ مین اس دلاور کے تلوار دجانہ کی تھی اسی حالت سی خدمت جناب رسول مختارؐ مین حاضر ہوئی اور شکایت تلوار کی کی کہ اس تیغ نے ہاتھ میرا بیکار کردیا ہے حضرتؐ نے ایک لکڑی اونکے ہاتھ مین دی جب دیکھا انہوں نے تو ایک تیغ آبدار تھی دل انکا مثل شیر کے ہوگیا اور

اور بہت سی مشرکین کو اسفل السافلین مین بھیجا

ذکر جنگ ملائکہ کا ساتھ اشقیا کے

زسوئی دگر لشکر آسمان	برآوردہ گرد از زمین و زمان

ایک جانب سے لشکر ملائکہ کا بصورت انسان ابلق رنگ گھوڑوں پر سوار نمودار ہوے اور سبکے سر پر عمامہ سبز اور قبائی زرد پیچ بر کے تئین مانند باد صرصر کے اگر سید انمین جلوہ گر ہوئی تاکہ مشرکین کو جماعت اہل دین سیکے زمیت پر ہیبت دیکھائی دے اور دوسرے جوکہ ئی اہل اسلام سے دشمن سیکے ہاتھ سے عاجز اور مغلوب ہوتا تھا تو ایک اون ملائکہ سے مدد کو جاتا تھا او دشمن کو اوسیکے ایک ضرب سی فی النار کرتا تھا

پھر باہر آنا جناب سید انبیا کا خیمہ سے اور سنگریزے پھینکنا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کا طرف لشکر اشقیا کے اور بھاگنا اوس گروہ کا اور پھرنا لشکر اسلام کا ساتھ فتح و ظفر کے

جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے دعا پڑھ کر سنگریزی اوس لشکر پر پھینکے فورًا منہ افران قریش کے اوپر فرار کے ہوئی اور غیرت و حمیت سب بھول گئے اور اونکے کانون میں آواز تیر و کمانکے زیادہ آنے لگی سراسیمہ ہوکر سب بھاگنے لگے جب دلیران اسلام و شیران لشکر خیر الانام نے یہ حال دیکھا تو ہاتھ قتل کرنے سے کھینچا اور گرفتار کر کے مشکین باندین یہانتک کہ ستر آدمی کو اسیر و دستگیر کیا اور ستر آدمی کفار کی کشتہ ہوئی دیکھین سی شعر

از آنجملہ رفتہ بدار البوار	بضرب علیؑ سی و شش نامدار

چھتیس آدمی ضرب تیغ حیدر کرار غیر فرار علیہ السلام سے واصل جہنم ہوئے اور باقی ماندہ شکست خوردہ طرف حرم کے زرد رو وہ بدخواہ سر و دل بریدہ بھرتے روانہ ہوئی اور اسباب و سامان جو کچھ اونکا تھا سب غنیمے میں آکر اہل دین پر تقسیم ہوا پھر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ درگاہ باری تعالے میں سجدۂ شکر بجا لائی اور بعد فراغ مناجات کے اہل دین پر شاباش اور آفرین فرمانے لگے اور سرہای بریدۂ اشقیا کے دیکھکر پوچھا کہ سر ابو الحکم کا نظر نہیں آتا

خبر پوچھنا جناب سید عالم کا احوال ابوجہل کا اور دوڑ کر جانا ابن مسعود کا بیچ میدان کے اور پانا اوسکو غلطان خاک اور خون میں اور کاٹ لانا سر کو اوسکے اشعار

کہ خواہم کسے کارد راین خبر	کہ بوجہل دونرا چہ آمد بسر
شنید ابن مسعود از دین کلام	ہماندم سوی دشت بگذاشت گام

جب ابن مسعود یہ کلام معجز نظام سنکر دشت قتال میں پہونچے تو جستجو سے ابوجہل کو ایک پیر کٹا ہوا اور تمام بدن زخمی نیم جان پایا مسعود نے کہا کہ آخر غرور و جہالت نے یہ حال تیرا پہونچایا اور محبت لات و ہبل نے کچھ کام نہ بنایا اور اس فضیحت اور ذلت کو پہونچایا ابوجہل نے یہ جواب سنایا کہ قتل اور خواری اپنی سے کچھ رنج نہیں رکھتا پہلے یہ کہو کہ فتح و نصرت کسکے ہوئے ابن مسعود نے کہا الحمد للہ بفضل باری تعالے نصرت نبی کی اور ہمارے ہی اور دیکھ یہ تیغ تیری گردن پر تیری جاری ہے اور خاک و خون میں غلطان سپاہ تیری ساری ہے اور باقی سب فراری تھے یہ کہکر تلوار

کمر سے لی اور دیکھا ہی کہ اونا ری یہ تیغ بیدریغ تیری تیری گردن پہ جاری ہوتی ہے اور سر تیرا جدا کر کے خدمت جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ مین لیجاؤنگا پس جب سر لگئے تو جناب خیر البشر نے خوشی سے تکبیر ادا کی اور شکر الٰہی بجا لائے

آنا جناب سید انبیا صلے اللہ علیہ و آلہ کا رزم گاہ سے با فتح و فیروزی اور تقسیم کرنا مال غنیمت کا اوپر اہل دین کے اور جزیہ مقرر کرنا قیدیون کا شعر

بفرمود کہ اصحاب اقبال مند	تن کشتگان را بجا وا فگنند

اصحاب اقبال مند کو جناب رسول مقبول نے حکم فرمایا کہ قیدی اور اعدا دین کا مال جو پراگندہ دشت کین مین جابجا پڑا ہے اوسکو ایک جا کر کے نگہبانی کرو اور اون قیدیونمین عباس چچا جناب رسول خدا کے قید تھے صدمہ سختی قید سے دردمند تھے اور غم و رنج سے آہ و فریاد کرتا ان تھے پس جناب رسول خدا نے اوس شب بیتابی سے خواب نکیا ایک شخص نے اصحاب سے عرض کی کہ کیا باعث ہے جو حضرت خواب و آرام نہین کرتے آپنے فرمایا کہ عباس چچا کے آہ و فغان سے دل طپان ہے کسی نے جا کر مشکین اونکی ڈھیلے کر دین اور کہا کہ خاموش رہو تمہاری آواز دردناک سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ بیچین ہوتے ہین عباس چپ ہوئی اور جب آواز نہ آئی تو حضرت نے پوچھا اوس شخص نے عرض کی کہ مینے رسی ڈھیلی کر دی اس سبب سے خاموش ہوئی ہین صبح کو حضرت نے قیدیون کو سامنے بلایا اور آپنے جزیہ اوپر مالدار ونکے مقرر کیا اوسمین عباس پر بہے

مقرر کیا عباس نے کہا کہ مینے بہتو پہر تیرہ کیا تہا لیکن فوج زبردستی
مجکو لے آئے حضرت نے فرمایا کہ عقیل اور نوفل دونو بہتیونکا اور عتبہ
بن عتبہ یہ چار شخصونکا جزیہ دینا پڑیگا تمکو یہ سنکر عباس گریہ وزاری کرنے لگے
اور کہا کہ مین اسقدر روپیہ کہان رکہتا ہون کہ ادا کرونگا جناب رسول خدا
نے فرمایا کہ وہ روپیہ جو وقت چلنے کے اپنی زوجہ پاس رکہہ دیا تہا کہ
اتنا تم لینا اور اتنا میری اولاد کو دینا عباس نے تعجب سے کہا کہ اسس راز کی
خبر حضرتکو کیونکر ہوئی نبیؐ نے ارشاد کیا کہ اللہ تعالے خبر دینے والا ہے
اوسوقت عباس صدق اعتقاد سے ایمان لائے اور کلمہ پڑہا تب جناب
رسول خدا کو نہایت خوشی حاصل ہوئی پہر انکے بعد عقیل بہی مسلمان ہوگئے
بعد انکے اور قیدیونکو بلایا اور ہر ایک سے دریافت کیا جو جس کام کو جانتا تہا
اوسکو اوس کام پر معین کیا لیکن دو قیدی ایک نضر اور دوسرا عقبہ یہ
دونو بڑے سرکش تہے کسیطرح ایمان نہ لائے اور عقبہ نے عقبیٰ کا کچہ
خیال نکیا حضرتنے انکو قتل کا حکم دیا اور اسباب غنیمت کا اصحاب پر تقسیم کردیا شعر

وز آن پس بحکم اله ودود — غنیمت بر اصحاب قسمت نمود

آنا سرور عالم کا اوپر چاہ کے کہ جسمین لاشین مشرکین کی ڈالی گئی تہین اور خطاب کرنا ارواح سے اور بہیجنا زید کا مدینہ کو واسطے خوش خبری دینے اہل اسلام کے

حضرت چاہ پر تشریف لائے اور نام اونکے لے لے کے فرمایا کہ عذاب اور قہر
الٰہی کو دیکہا تمنے اب تا ابد عذاب سے فرصت نپاؤگے عمر نے اور کئی اصحاب نے

عرض کیا کہ آپ مُردونسے باتین کرتے ہین حضرتنے فرمایا کہ مثل تمہارے یہ
بہی سنتے ہین اور زید کو بلاکر ارشاد فرمایا کہ مدینہ مین جاکر خوش خبری
فتح کی سناؤ پس وہ ناموَر موافق حکم جناب رسول خداؐ کے روانہ ہوئے

خبر پانا اہل حرم کا بہاگنے سپاہ قریش سے اور ماتم برپا کرنا اہل حرم کا

اب بیانسے حال اون مشرکین کا لکہا جاتا ہے یعنے جو بہاگ کے بحالِ تباہ
طرف بیت الحرام کے جاتے تہے جب خبر اس شکست کی اہلِ حرم نے سنے
کہ کچہہ قتل ہوئے اور کچہہ قید ہین اور باقی ماندہ شرمندہ بہاگے آتے ہین
یقین ہے کہ دو تین روز مین آگے پیچہے آکر یہان پہونچین گے اول تو بسبب
کبر و غرور کے باور نکیا جب متواتر خبر آئی اور وہ لوگ بہی سراسیمہ اور حال
پریشان نظر آئے پہر تو ہر گہر مین ماتم اور گریہ و زاری برپا ہوسیکے

پہونچنا زید کا مدینہ طیبہ مین اور دینا خوش خبری کا اہل شہر یعنے رہنے والون کو وہان کے آگاہ کیا ✣ ✣

جب سرزمین یثرب مین پہونچا تو ابوجہل اور عتبہ و شیبہ وغیرہ اور ناموروں کا
نام لیکر بیان کرنا شروع کیا کہ یہ سب مارے گئے اور کہا کہ جناب سید المرسلین
صلی اللہ علیہ و آلہ معہ اصحاب دین بعد دو روز کے یہان داخل ہونگے یہ کہتا ہوا
اونٹ پر جاتا تہا اور آگے آگے لڑکے خوشی سے یہ کہتے ہوئے کہ ابوجہل مارا گیا
اور تالیان بجاتے ہوئے چلے جاتے تہے

اب ذکر پہونچنے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ معہ اصحاب دین کے با فتح و فیروزی کے کعبہ شریف

مدینہ میں آنا اور استقبال کو آنا وہان کے لوگون کا لمؤلفہ

کنون گوش کن حالِ آن مشرکین	کہ رفتند دل خستہ از دشتِ کین
نہ اسپ نہ اسباب نے بارگاہ	سر و پا برہنہ بحالِ تباہ

جب لشکر ظفر پیکر قریبِ شہر آپہونچا تو سب چھوٹے اور بڑے واسطے پیشوائی کے آئے اور آگے آگے سرفرازانِ دین جلوہ افروز گھوڑونکے زین پر ساتھہ فتح و نصرتکے چلے آتے تھے اور وہانکے لوگ رکابِ اقدس کو بوسہ دیکر زیارتسے مشرف و ممتاز ہوتے تھے اسیطرحسے داخل دولت سرا ہوئے

ذکر شعلہ کھینچنے یہود ان بنی قینقاع کا اور توڑنا عہد کا خیر الانام سے

راوی کہتا ہی کہ بعد فتح جنگ بدر کے جب یہ خبر مشہور ہوکر روم تک پہونچی تو مشرکین کے ہوش اڑ گئے اکثر نصرانیونمین چرچا ہونے لگا کہ بیشک یہ خاتم الانبیا ہین اس باتسے یہودی آزردہ ہوی اور بیہودہ گوئی کرنے لگے اور کہتے تھے کہ قریش جنگ کو کیا جانین جسوقت ہماری تیغ و بازو کو دیکھینگے تب معلوم ہوگا حضرت نے یہ گفتگو سنکر بزرگان یہودان کو بلا کر فرمایا کہ تمہاری ہماری بہی قول و قرار تہا اور حضرتِ موسیٰ نے کیا خبر نہین دیہی ہی ہمارے دین کی اونہونے جواب مین عرض کیا کہ ہمکو مثل قریش کے نہ سمجھیے گا وہ چند سوداگر تھے شمشیر بازی کیا جانے یہ کہہ کر اوٹھہ کے اپنے مکان کو چلے گئے اور لکہا ہے کہ اون یہودیون نے ایک قلعہ بڑا استحکم تیار کیا تہا وہین جا کر مقیم ہوی اور جناب رسول خدا طرف آسمانکے دیکھکر منتظر وحی کے ہوئے

سوار ہونا جناب سید مختارؐ کا حکم خدائی جبار سے واسطے دفعہ کرنے یہودیون قینقاع کے اور نکالنا اونکا ملک سے

جسدم جبرئیلؑ امین پاس سالار دین کے جانب رب العالمین سے حکم جنگ لائی حضرت نے دولت سرا سے باہر آکر حکم دیا کہ تمام اصحاب مہاجرت و انصار دین خانہ زین پر اوستوار ہو کر ہمراہ رکاب ظفر انتساب چلین اور نشان فوج کا جناب شیر خدا علی مرتضے علیہ السلام کو عنایت فرمایا اور کوچ کیا جب زیر قلعہ پہونچے تو وہ نامرد آپسمین طعنہ زنی کرنے لگے شعر

درین گفتگو باہم آن اہل غدر	کہ برہم زن صف میدان بدر
نمایان شد از دو چون آفتاب	ظفر در عنان دولتش در رکاب

غرض کہ قریب قلعہ کے پہونچکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے حکم دیا کہ قلعہ کو چار طرف سے گھیر لو اور راہ آمد و رفت کی بند کر دو بموجب حکم کے اہل دین نے چار طرف سے گھیر کر راہ آمد رفت کی بند کر دی بعد دو ہفتہ کے تنگ ہو کر یہودیون نے پیغام بھیجا کہ اگر حکم حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ و آلہ ہو تو ہم قلعہ خالی کر کے اور جانب کو چلے جاوین حضرت نے فرمایا کہ اس شرط سے باہر جانا ملیگا کہ جو حکم مین دون اوسکو تم قبول کرو چار و ناچار اس شرط پر راضی ہوئے اور دروازہ قلعہ کا کھولا لکھا ہی کہ سات سو آدمی اوسمین تھے جناب رسول مختارؐ نے منذر نامی ایک اصحاب کو حکم دیا کہ تم ایک ایک یہودی کے مشکین باندھو منذر نے موافق فرمان حضرت کی عمل کیا عبد اللہ ابن ابی

اجی کہ افسران انصار سے تہے اونہوں نے مندر سے کہا کہ ہاتہہ یہودیوں کے کہولدو اونہوں نے جواب دیا کہ ہرگز خلاف حکم کے نکرونگا پہر عبد اللہ خدمت رسولؐ مین حاضر ہوئی اور دامن پکڑکر لجاجت سے عرض کیا کہ یہہ یہودین پر مہربانی فرمائی میری اونکے اسباب کا عہد ہی حضرت نے مونہہ پہیر لیا دوبارہ انہوں نے پہر عرض کیا پر حضرت نے مونہہ پہیر لیا پر تیسری بار اونہوں نے بہت عجز اور انکساری سے عرض کیا کہ مین دامن حضرت کا نچہوڑونگا جب تک انکو بخشوا نہ لونگا جناب رسولؐ خدا نے بپاس خاطر اونکے حکم اخراج کا دیا اور عبادہ کو اوپر اس کام کے مقرر کیا کہ تین روز اونکو مہلت دینا اور پہر چوتہے روز مال و اسباب سب چہین لینا اونکا انکو شہر سے کوہ بابت نکالدینا

ذکر جنگ غزوہ سویق شعر

چنین گفت راوی کہ چون اہل عدو	باآنحال رفتند از جنگ بدر

ابوسفیان نے جس روز سے کہ خبر فتح جنگ بدر کی سنی تہی قسم کہائی تہی کہ جب تک مین انتقام نہ لونگا تب تک اپنی بی بی کے پاس نجاؤنگا اور دلیران بطحا سے دوسو آدمی چیدہ اور چنندہ لیکر مثل رہزنونکے یثرب کیطرف روانہ ہوا اور شبکو آل نظیر یہودیونمین رہا اور صبح کو وہانسے سوار ہوا اور موضع عریض مین آیا راوی کہتا ہے کہ اوس موضع مین ایک انصار حضرت کا تہہا اور رات کو بہی وہین سوتے تہا قضارا ابوسفیان کا گذر وہان پر ہوا اوس دشمنی سے اوس مرد دیندار کو شہید کیا اور کئی درخت خرمی کے کاٹ ڈالے اور اس بات کو فتح اپنی جانکر بدلا قسم کا اوتارا اور اپنے وطن کو پہر گیا جب جناب

رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کو یہ خبر ہوئی تو حضرت نے سالارِ دین یعنی امیرالمومنین کو معہ اصحاب کے تعقب میں مشرکین کے بھیجا اونکا تو پتا نہ لگا مگر گٹھریاں آٹے کی راہیں پڑی ہوئی ملیں کہ وہ بوجہ سبکی پھینک گئے تھے اسی وجہ سے جنگ

سویق نام اسکا لکھا ہے

ذکر وقائع سال تیسرے کا ہجرت سے جنگ قرقرة الکدر و اشعار

بیا ساقی ای گلرخ سیم تن	چو گلشن بہار ایکے انجمن
بمطرب بگو دست بر دف زند	مغنی کف خویش بر کف زند

گردش فلکی سے تیسرے برس حضرت خیر البشر کے پاس خبر آئی کہ ایک جماعت عطفان اور آل سلیم سے زمین کدر پر مانند چوروں کے جمع ہوئے ہیں بس یہ سنتے ہی حضرت معہ دلیران دین کے سوار ہوی اور مثل ہوا کے اوس مقام پر جا کر تلاش اونکی بہت کی مگر پتا اونکا نہ لگا فقط چند اونٹ معہ ساربان ایک جانب دکھائی دی حضرت نے حکم فرمایا کہ انکو حاضر کرو بس چند پہلوان گئے اور شتربانوں کو گرفتار کر کے معہ اونٹ خدمت میں لے آئے حضرت نے وہ سب اصحاب کو تقسیم کر دیے

ذکر جنگ انمار کا

بعد کتنے دنوں کے خبر آئی کہ ثعلبہ سے ایک لشکر بیشمار نزدیک نجد کے کوہسار میں جمع ہوا ہے اور سپہ سالار اوسکا دعثور نامی ہے کہ تلوار اوسکی کبھی میان میں نہیں رہی ہے اور ارادہ لوٹنے یثرب کا رکھتے ہیں جب یہ سنا تو حضرت نے حکم دیا کہ دلیران دین مشرکین سے آگے اوسطرف کو کمر باندہ کر ہمراہ رکاب سالار کے روانہ ہوں غرض قریب پانچ سو سوار کے روانہ ہوئی قضا

وہان پہونچے تو ایک شخص اونمین سے گرفتار ہوا جناب رسولِ خداؐ نے
اوس سے پوچہا کہ دلمین وہ لوگ کیا ارادہ رکہتے ہین اوس دست بستہ نے
عرض کیا کہ آپکے خوف سے تاب لڑائی کی نہین رکہتے لیکن یہ ارادہ ہے
کہ جب فوج نیچے کوہ کے آوے تو اوپر سے پتہر برساوین حضرت نے یہ سنکر
فوج کو طرف کوہ کے روانہ کیا جب لشکر وہان پہونچا تو وہ لوگ پہاڑ کی
چوٹی پر چڑہ گئے یہ لوگ وہان جانے سے عاجز رہ گئے حکمِ خدا سے ایک
ابر نمودار ہوا اور اسقدر بارش ہوئی کہ سب اہل اسلام تر ہو گئے اور
حضرت کے بہی کپڑے تر ہو گئے تب آپنے ایک درخت کہ پہاڑ کے نیچے تہا
اوسپر کپڑے پہیلائے اور خود سایہ مین اوسکے آرام فرمایا دیثور سے اوسکے
قوم نے کہا کہ ایسا وقت فرصت کا کہان ہاتہ آویگا کہ محمدؐ تنہا درخت کے
نیچے ہین کام انکا تمام کر پس یہ سنتے ہی وہ تلوار ہاتہ مین لیکر قریب
حضرت کے آکہڑا ہوا اور تلوار اوٹہائی اور کہا کہ اب بتاؤ تمہارا پناہ دینے
والا کون ہے حضرت نے ارشاد کیا کہ وہی خداوند کریم میرا بچانے
والا ہے فوراً اوسنے چاہا کہ حضرتکو تلوار لگائے کہ جبرئیلؑ نے ایک
ہاتہ اوسکی چہاتی پر ایسا مارا کہ وہ چت گر پڑا اور تلوار ہاتہ سے چہوٹکر
دور جا کر گر پڑی حضرت نے فوراً دوڑکر تلوار اوسکی اوٹہالی اور اوسکے
سر پر آکر کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ اب کہہ سر تیرا بدن سے
جدا کر دون پس وہ عجز کرنے لگا اور عرض کی کہ بیشک آپ رسولؐ
خدا کے ہین اور مین ایمان لاتا ہون حضرت نے تلوار روک لی اور اوسکو

اسلام مین لائی وہ بصدق دل مسلمان ہوا اور تمام قوم کو اپنی ہدایت اسلام کی
کر کے مسلمان کیا حضرت نے وہانسے مراجعت فرما کر اپنی دولت سرا پر تشریف لائے



آغاز داستان جنگ احد کی اور کیفیت جمع ہونے اوس گروہ کی واسطے جنگ کے

کہ آید زرنگ میش بوی خون	بدہ ساقی آن ساغر لالہ گون

راوی کہتا ہے کہ جب ایک زمانہ جنگ بدر کو گذرا اور باقی ماندہ
کفار اس فکر مین رہے کہ انتقام اسکا لینا چاہیئے ملوا لعنہ

کہ کین پدر جان و دل خون چکان	یکی بود صفوان از آن سرکشان
پدر بود صفوان بدبخت را	امیہ کہ شد کشتہ روز وغا

صفوان کہ باپ اسکا امیہ جنگ بدر مین مارا گیا تھا اور عکرمہ بیٹا ابو جہل کا
اور وارثون نے مقتولونکے آپسمین صلاح کی کہ سب یہ لڑائی ابو سفیان کے
مال پر ہوئی تھی ابو سفیانکے پاس جمع ہوے اور اوس سے بیان کیا
اوسنے کہا کہ مین دل و جان سے اور حنظلہ بیٹا میرا شرکت کو موجود ہین
لیکن جب تک کہ تمام قوم ایک دل نہ ہونگے مضبوطی اسکام کی نہ ہوگے
تم سبکو جمع کرو اور اس مال کو صرف کرو غرض کہ وہ مال فروخت
کیا اور پچاس ہزار اشرفی اور ہزار اونٹ جمع کیے اور چار شتر ان کو

کہ اونمین سے ایک مجیل نامی بڑا چرب زبان اور بہکانے مین مثل شیطان کے
تہا اسیطرح سے وہ تینو آدمی بہیے تہے غرض چارونکو چار طرف واسطے جمع کرنے
ہر قوم کے روانہ کیا جب پیغام انکا کفار و نمین پہونچا سب آمادہ پیکار ہوئے
مثل ہشام اور خالد اور طلحہ غرض کہ نو ہزار آدمی ابوسفیان کے پاس آکر جمع ہوئے
اور ابوسفیان یہ گرم بازاری دیکہہ کر شیطان کیطرح حیلہ دیگر سے کہنے لگا
کہ اگر چند عورتین ہمراہ لشکر پیچہے صف کے ڈف لیکر کہڑی ہون اور وقت لڑائی کے
ڈف بجا کر غیرت دلا دین فوج کو

روانہ ہونا لشکر کفار کا طرف دیار یثرب کے اور امیدوار کرنا ہندہ زن ابوسفیان کا وحشی حبشی کو ساتہہ مال دینے اوسکو اور واسطے قتل ایک کے تین نامدار دینی

موافق رای ابوسفیان کے پندرہ ہودج پر عورتونکو سوار کر کے ہمراہ لشکر کے
لے چلے اونمین ایک غلام وحشی نام کہ وقت لڑائی کے بہت چالاک اور حربہ
اوسکا خالی نجاتا تہا اوسکو زن ابوسفیان نے کہ بیٹی عتبہ کی ہندہ نام
رکہتی تہی اپنے پاس بلایا اور رو کر کہا کہ تو جانتا ہے جو مجہپر آفت گذری ہے
کہ باپ اور بہائی اور چچا تین آدمی میری پوچہنے والے جنگ بدر مین مارے گئے
میری آنکہونمین زمانہ سیاہ ہے اگر تو محمدؐ یا حمزہؓ یا علیؑ ان تینونمین سے ایک کا
بہی سر لا دیگا تو تجکو مول لیکر آزاد کر دونگی اور اسقدر مال دونگی کہ پہر کبہی
تو محتاج نہوگا وحشی نے جواب مین کہا کہ محمدؐ تک گذر میرا نہوگا اور حمزہؓ کو
تو خواب سے بہی نہین جگا سکتا ہون مگر علی مرتضیٰؑ پر ایک وار لگا دونگا یہ

آخر اقرار کرکے ہمراہ اونکے ہولیا

نامہ لکہنا عباس کا جناب سید انبیاؐ کو ارادہ اشقیا سے

عباس چچا حضرت کے جو اون روزن دنون مین کعبہ شریف مین تہے وہان سے
نامہ اس مضمون کا لکہکر روانہ کیا کہ اسقدر فوج اور فلان فلان سردار
اوس طرف یثرب کے آتے ہین یہ نامہ پر مہر کرکے دیا اور کہا جلد اسکو
محمدؐ کے پاس پہونچا دے وہ تین رات دنمین راہ طی کرکے خدمت مین
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کے حاضر ہوا اور وہ نامہ پیش کیا
حضرت نے نامہ پڑہوا کر سنا ارادہ مشرکین سے آگاہ ہوئی اشعار

چو مضمون آن نامہ شد جلوہ گر	بسمع ہمایون خیر البشر
بپوشید آن راز از ہمگنان	نیاورد با ہیچ کس در بیان

بہیجنا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کا جناب بشر منذر کو واسطے خبر لانے لشکر کفار بدکردار کے

جب جناب رسول خدا نے مضمون نامہ کا سنا تو مکانمین سعد بن ربیع کے تشریف
رکہتے تہے اوس سے فرمایا کہ یہ راز کسی پر ظاہر نکرنا لیکن زوجہ سعد کے
پشت دیوار سے سنتی تہی اوسنے اس راز کو سب پر آشکارا کردیا جب
جناب پیغمبر خوش کردار نے سنا تو جناب کو شتاب طلب کیا اور حکم دیا
کہ جلد جاکر لشکر کفار مین دیکہہ آؤ کہ کسقدر لوگ ہین اور کون کون ہین پس
حسب الحکم وہ گیا اور سبکو دریافت کیا اور سب لشکر کو بخوبی دیکہا اور پہر
آکر خدمت حضرت مین سب حال مفصل بیان کیا کہ اسقدر مرد اور اتنی

عورتین اور اسقدر ہتیار اور اتنی باربرداری ہمراہ لشکر کفار کے ہے

خواب دیکھنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور بیان کرنا روبرو اصحاب نامور کے اور مشورہ کرنا اونسے واسطے جنگ کے

شبکو حضرت نے بعد نماز کے جو آرام فرمایا تو خواب دیکھا اور صبح کو منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور سب اصحاب پیر منبر بیٹھے اوّل خطبہ ساتھہ فصاحت اور بلاغت کے ارشاد فرمایا اور بعد اوسکے خواب بیان فرمایا کہ ایک زرہ مین پہنے ہون اور تلوار مین میری سوراخ ہوگیا ہے اور سامنے میرے ایک سر گایکا کٹ کے آیا ہے سبھون نے پوچھا کہ تعبیر اسکی کیا ہی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مراد زرہ سے شہر ہمارا ہے اور سوراخ تلوار سے مراد رنج پہونچنے میرکی ہے اور مراد سر کٹے ہوئی گائی سے قتل ہونا طلحہ کا کہ اوسکو کبشہ بھی کہتے ہین یہ فرمایا پھر حضرت نے صلاح دی کہ شہر سے باہر کوئی نجاوی اور دروازہ شہر پناہ کا بند کرکے قلعہ گیر ہو جاوین لیکن جان فدا کرنے والون نے جو خاص تھے عرض کیا کہ ہم روز جنگ کو عید سمجھتے ہین اور آپکے اطاعت سے باہر نہین ہین جیسا ارشاد ہوگا ویسا عمل مین لاوینگے بعد اوسکے شبکو حضرت پھر مسجد مین مشغول طاعت ہوئی اور ساتھہ گریہ وزاری کے تمام شب درگاہ باری تعالے مین مناجات فرمائی جب آفتاب عالم تاب نکلا تو وہ خورشید رسالت باہر جلوہ فرما ہوئی اور حکم محکم کمر بندی کا فرمایا

ہتیار آراستہ کرنا جناب اشرف انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ کا ساتھ ارادہ جنگ اشقیا کے اور باہر آنا دولتسرا سے شعر

پیمبر چو پوشید آہن قبا	شد از رشک او زرد رنگ طلا

جب حضرت زرہ زیب بدن کر چکے اور ہتیار آراستہ فرما کر خیمہ سے باہر تشریف لائے تو سعد معاذ آگے آئے اور عرض کیا کہ جنہنے آج باہر میدان میں جانے کی دی ہے کل کی صلاح کے خلاف ہے اگر مرضی خدا و رسول یہی ہے ہمکو دخل دینا فضول ہے حضرت نے فرمایا کہ ہمکو اس مصلحت کی کیا خبر ہے جیسا حکم خدا عزّ وجل ہو ویسا عمل میں لاویں سب اس بات سے منفعل ہوئے پھر حضرت نے فرمایا کہ مین زرہ پہن چکا ہون بغیر حصول مطلب کے مین نہ ہون گا اور یکہنا

انشا اللہ تعالے فتح ہماری ہوگی

ذکر آراستہ کرنے رایات ظفر آیات کا لشکر اسلام مین

جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ نے ایک نشان نبی اوس میں سعد عبادہ کو مرحمت کیا اور دوسرا نشان قبیلہ خزرج مین حباب کو کہ اصحاب اوس جناب کے تہے عنایت کیا اور تیسرا نشان کہ اوپر اوسکے نقاشی تھی اپنے ہاتہ مین لیا سب اصحابونکو تمنا اور اشتیاق ہوا کہ دیکہئے کس کو یہ رایت عنایت ہوتا ہے کہ بعد تہوڑی دیر کے حبیب خدا نے علی مرتضے کو طلب فرمایا اور وہ نشان ذیشان کو حوالہ کیا اوسکے بعد ابن مکتوم کو بلایا اور اوسکو پند و نصیحت کیا اور شہر یثرب کے سرداری اوسکے سپرد کی اور آپ پشت مرکب پر سوار ہوئے اور ہمراہ رکاب ایک غلام اقبال نام تہا اور چپ و راست بلال نامدار شل حالہ

راہ کے گھیری ہوئے چلے جاتے تھے کہ جناب سید المرسلین نے حکم فرمایا کہ
واسطے مقام کے کوئی جگہہ ایسی مقرر کی جاوے کہ شہر کی خبر بھی ملتی رہے موافق
ارشاد کے دلیران دین نے ایک مسطح زمین پسند کر کے خیمہ کھڑا کیا اور وہین
حضرت رونق افروز ہوئی اور سب اصحاب دعا کرنے لگے کہ اس نقل مکان کو
اللہ تعالی ایسا مبارک کرے کہ فتح و ظفر ہماری ہو کہ اسی عین گفتگو
مین ارشاد ہوا کہ شمار کرو جمعیت لشکر کی کسقدر ہے غرض ایک ہزار سوار
جنگی آزمودہ کار تھے اور باقی تمام روز شمار مین گذرا قریب مغرب کے جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ عبادت مین مصروف رہتے تا سحر

سوار ہونا حضرت کا معہ اصحاب دین کے بارادۂ جنگ اور انحراف کرنا عبد اللہ ابن اُبی کا ہمراہی سے

بعد نماز صبح کے حضرت نے فرمایا کہ تمام دلیران دین کمر باندہین اور خود بھی
جناب سید المرسلین صلعم نے ہتیار ونکو زیب و زینت دی یعنے آپ کمر مین لگائی اور
مرکب پر سوار ہوئی آگے صف دلیرونکی چلی کہ اثنای راہ مین خبر پہونچی
کہ عبد اللہ بن ابی معہ تین سو سوار کے لشکر سے جدا ہو کر اپنے وطن کیطرف
جاتا ہے ابن عمر اوسکے سمجھانے کو گیا اور جا کر کہا کہ ابلیس نے تجکو بہکایا ہے
جو تو خدا و رسول سے منحرف ہوتا ہے اور کیون نام اپنا بہلوانوں مین ڈبوتا ہے
تب اوسنے جواب دیا کہ حضرت جو ہمکو مدد جانتے تھے تو شہر کے باہر کیون نکلے
اب جسکے صلاح سے نکلے ہین وہ مددگاری بھی کریگا ہم اپنے شہر کو جاتے ہین
ابن عمر نے غضبناک ہو کر بہت سخت کہا کہ او بدکیش وسیاہ رو یہ بات تجکو

کہتا کب لائق ہے اگر میدان جنگ سے زندہ جاویگا تو کیا اوسے بہادر وں سے کام ہوگا بلکہ حکم حضرت کا نہیں ہے یہ اس سے نا چار ہوں نہیں تو ابھی نوک نیزہ تیری سینہ پر کینہ کے پار کرتا یہ کہہ کر ابن عمر طرف اپنے لشکر کے پھر آیا

احوال آنے عمرا اعرج کا میدان جنگ مین باوجود لنگ کے

لکھا ہے کہ انصار دین سے ایک نامور شخص اعرج مشہور تھا اور چار بیٹے اور ایک زوجہ رکھتا تھا اور چاروں بیٹے اوسکے مثل شیر ہو نکے دلیر ویسے شہادت پر کمر باندھ کر گئے تھے اور اس نامدار نے بھی شوق بہشت مین ہتھیار اور سپر کے آراستہ کر کے اوفتان و خیزان چلا کہ اوسکی قوم نے کہا اوس سے کہ مطلب تجھے اجر سے ہی تو چار فرزند تیرے تو خدمت جناب سید المرسلین مین واسطے دفع کرنے آعدای دین کے گئے ہین اب تجھے تکلیف کرنا کیا ضرور ہے اوس مرد بہتر اندیش نے جواب دیا کہ مجکو یہ منظور نہین ہے کہ اولاد میری تو بہشت برین مین جای اور مین اس خرابے مین پڑا رہوں جی میرا یہ چاہتا ہے کہ مین پہلے بہشت مین آگے ہوں اور پیچھے فرزند میری خرامان خرامان یعنے سیر کرتے ہوں یہ کہکر چلا زوجہ نے اوسوقت کہا اوس سے کہ جانا تیرا بیکار ہے کیونکہ تو لائق پیکار نہین ہے جنگ مین تو کیونکر قرار کریگا آخر پھر گھر کو واپس آئیگا غرض یہ آزردہ ہو کر روانہ ہوا اثنائی راہ مین مناجات کرتا تھا کہ ای پروردگار اب مجکو تو گھر کی طرف نہ پھیرنا یہ دعا کرتا ہوا پاس نبی کے پہونچا حضرت نے فرمایا کہ کوشش تمہاری قبول ہے لیکن جہاد تمکو معاف ہے تم اپنے مکانکو چلے جاؤ انہوں نے جواب مین عرض کیا

کہ حکم آپکا بجا ہے لیکن مین خواہش بہشت کی رکہتا ہون امیدوار ہون کہ
حکم جہاد کا فرمائی حضرت نے اجازت دیکر اصحابونسے کہا کہ اب ہرگز کوئی
انکو نہ روکے اب انکو انکے حال پر سب چہوڑ دیوین جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا

ذکر صف بندی کارزار اور جگہہ مقرر کرنا مردان کار کا

نزدیک کوہ احد کے ایک میدان بہت وسیع تہا وہانپر لشکر حضرت خیر البشر صلعم
کا پہونچا تو عکاشہ کو داہنے طرف مردان کار آزمودہ کو ہمراہ کرکے روانہ
کیا اور بائین جانب ابو سلمہ کو معہ چند دلاوران کے مقرر کیا اور پشت
پر سپاہ مقداد کو رکہا اور آگے لشکر کے سعد کو حکم ہوا اور قلب لشکر مین خود
حضرت رونق افروز ہوئی جب اسطرح سے فوج کو آراستہ و پیراستہ کر چکے
تو چارون طرف غور سے نگاہ کی تو دیکہا کہ جانب چپ ایک درہ ہے نہایت
حولناک ہے ابن زبیر کو پچاس جوان کماندار ہمراہ کرکے واسطے نگاہبانی
درہ کے مقرر کیا اور حکم فرمایا کہ اگر ادہر سے کوئی مخالف آنے کا ارادہ کرے
تو تم تیرونسے روکنا اور اوسطرف سفیان نے صفین آراستہ کین عورتونکو
آگے صف کے معہ باجے دف و طنبور وغیرہ کے مقرر کیا اور داہنی طرف خالد
اور بائین طرف بیٹا ابو جہل کا نشان لئے ہوئی اور قلب لشکر مین خود دہ سپاہ
اور آگے طلحہ نشان لئے ہوئی سپاہ کو بڑہائی آتا تہا

ذکر جنگ طلحہ کا ساتہہ جناب حیدر کرار کر اور قتل ہونا اوس کافر کا

جب سامنا دونو لشکرونکا ہوا تو طلحہ مانند پہاڑ کے سامنے آکر کہڑا ہوا اور مبارز طلب
کیا کسینے خوف سے جواب نہ دیا جب دوبارہ آواز اوسکی سنی حیدر کرار نے خدمت رسول مختار مین عرض کی

بمیدان عدو خیرگی میکند	بچشم جہان تیرگی میکند
اجازت دہد گر رسول خدا	برآرم بن و بیخ لافش ز جا

پس جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے ایسی خواہش دیکھی تو اجازت میدان کارزار کی دی جناب علی مرتضی شہ سوار معرکہ لافتی علیہ السلام مقابلہ پر اوسکی آئی تو پوچھا اوسنی کہ نام و نسب بیان کرو حضرت نے جواب یہ فرمایا

کہ ہم رزم تو شاہ مردان علیست	ترا بر سر خویش باید گریست

جب نام سے وہ گمراہ آگاہ ہوا تو دل اوسکا کانپنے لگا چار و ناچار گھوڑا بڑھا کر حملہ آور ہوا اور بزور تمام سر پر اوس جناب کے ضرب لگائی آپنے سر زیر سپر کر کے وار اوسکی تلوار کا رد کیا جب نوبت ضرب شاہ ولایت کی آئی اور اوسنے محافظت سر کی چاہی تو حضرت نے نعرہ تکبیر کہہ کر ایسی شمشیر لگائی کہ سر سے تا ناف اوتر آئی اور خونکی ندی میدان میں بہائی اور نشان مشرکین زمین پر گر آیا اور رایت ایمان طرف آسمانکے بلند ہوا اس معرکہ سے چہری اونکے زرد اور دل پر درد ہوئے اور سر آلودہ گرد ہو گئے

ذکر جنگ کرنے عزیزان طلحہ کا ساتھ جناب شیر خدا کے

دو شخص خنجر بکف دوڑتے ہوئی میدان میں آئی ایک نے علم اوٹھایا دوسرا اوپر جناب شیر خدا کے آیا یعنے سامنے اور بیہودگی سے زبان کھولی جواب میں حضرت نے ایک ایسی تیغ سید یغ لگائی کہ سر تنسے اوڑ گیا پھر علمدار کیطرف حضرت سے ایسا وار لگایا کہ وہ بھی دو ہو کر گر پڑا بعد اسکے حضرت اپنے مقام پر آکھڑے ہوے گویا کہیں گئے نہ تھے اون زخم ہائے قیامت نشان سے دل سفیانیونکے

پژمردہ ہوگئے اور پھر کوئی واسطے نشانات ضلالت ارمان اوٹھانے کے نہ آیا

ذکر لڑائی عثمان برادر طلحہ کا ساتھہ حضرت امیر حمزہ ؓ کے

عثمان نے جب مارا جانا بھائی اپنے کا اوسی میدان مین دیکھا تو آتش غضب دل مین بھڑکی اور ہمت سے گھوڑا اوٹھایا اور سامنے آکر مبارز طلب کیا جناب امیر حمزہ نامور واسطے مقابلہ کے گئے چاہا اوسنے کرانیر تلوار لگائی حضرت نے چالاکی بائین طرف سے یا علی کہکر ایسا ہاتھہ مارا کہ شانہ سے سینہ تک ہاتھہ معہ نشان علیحدہ جاگرا پھر تو سپاہ عدو مین صدائی لعنت بلند ہوئی اور پھر مقابلہ پر کوئی نہ آیا

حضرت دیر تک کھڑی رہے آخر اپنی جگہہ پھر آئے

ذکر قتل ہونا ایک جماعت کا اور نشان اوٹھانے سے

بیٹے نے طلحہ کے جب چچا و باپ کو کشتہ دیکھا تو سوز دل سے جوش آیا اور میدان مین آکر علم اوپر دوش کے اوٹھایا کہ فوراً سعد ابن وقاص نے ایک ضرب سے اوسکو خاک پر گرایا اسیطرح نو آدمی ایک دوسری کے بعد آکر اوٹھاتے تھے اور ضربت حیدری سے عدم کو جاتے تھے پھر تو کسیکو ہوش جنگ کی باقی نرہے دل اہل اسلام کے اونکے نہ لڑنے سے تنگ ہوئی اور ایکبارگی سب نے گھوڑی اوٹھائی اور دشمنون پر جاکر گرپڑے دو دریائی آتش شعلہ ور ہوئی اور دو بجلیان ابر سیاہ سپر اونکے درمیان مین کوندنے لگین اشعار

ز لعل ستوران سراسر زمین	چو صحرائی محشر شدہ آہنین
ز خون دلیران فطہاز مین	شدہ رشک لالستان دشت کین

اور جسطرف کہ شیر خدا حملہ کرتے تھے شعلہ شمشیر مثل خس و خاشاک کے خرمن

ہستے کفار کو جلا دیتا تھا اسیطرحسے اور دیندار بھی تمام و نشان مشرکین کو
صفحہ ہستی سے مٹاتے تھے اور ایک جانب حضرت امیر حمزہؓ نامدار شیر کردار
خون کفار بہاتے تھے آخر کار سپاہِ غدار فرار ہوئے ✤

ذکر خلاف کرنے ہمراہیون عبد اللہ بن جبیر کا کہ واسطے نگہبانی درہ کے بھیجے گئے تھے ✤✤✤

جب لشکر کفار نے فرار کیا دلیران دین نے واسطے تاراج کرنے اسباب
مشرکین کے ہاتھ دراز کیا وہ لوگ کہ جو ہمراہی عبد اللہ بن جبیر ؓ سے تھے
طمع نے اونکو بیقرار کیا اور اونھونے ہمراہی سے واسطے لوٹنے مال کے
فرار کیا اور نصیحت عبد اللہ سے انکار کیا سات آدمی نے ہمراہی کا اقرار کیا

ذکر آنے خالد بن ولید کا درہ پہاڑ سے پہاڑ پر اور شہادت عبد اللہ ابن جبیر کی معہ ہمراہیان لمؤلفہ

کہ آن درہ یاران ابن جبیر برفتند دنبال حرص و ہوس	ز کف چون بہشتند دامان خیر نماند بد باو مگر ہفت کس

جب ہمراہی عبد اللہ بن جبیر کے کل سات آدمی چھوڑ کر واسطے لوٹنے کے
چلے آئے تھے تو خالد اور عکرمہ بھاگے ہوئی معہ اپنے لشکر کے اوس
کیطرف آئی تو دیکھا کہ عبد اللہ معہ سات آدمیونکے ستدراہ ہین عکرمہ نے
اپنے ہمراہیونسے خوش ہو کر کہا کہ اب اسوقت مردانہ وار کارزار کرنا
چاہیئے یہ کہکر گھوڑی طرف اون دیندارونکے اوٹھائی عبد اللہ ابن جبیر نے
ہمراہیونسے کہا کہ نقد شہادت حاصل کرکے طرف خلد برین کے چلو اور

تاحیات مستعار رفتار رسول مختار سے سر نہ پھیر دیں یہ کہکر مشغول کارزار ہوئے جب تک وہ ساتون شخص شہید ہوئے پیر کسی کافر کا آگے نہ بڑھنے دیا جب وہ سب شہید ہوئے تو ابن ولید درہ سے فوج اپنی لیکر طرف جناب رسول خدا کے حملہ ور ہوا دیکھا کہ حضرت بیچ میں چند نامدارونکے گھرے ہوئے اور دہنے بائین کی سپاہ تاراج اور لوٹ میں مشغول ہے خالد نے خوش ہوکر اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ لات وہبل نے ہماری کسی مدد کی کہ جسکو تم چاہتے تہے وہ باسانی ہاتہ آئیگے یہ کہکر گھوڑی اوٹھائی اور ختم المرسلین کو چار طرف سے مشرکین نے گہیر لیا اور ایک جانب سے سفیان بدبخت بہی اپنی فوج لیکر آپہونچا پس جس جگہہ جو دلاور تہا اپنے دشمن پر حملہ آور تہا اور اسقدر فرصت نہ ملتی تہی کہ جو ایک دوسرے کی خبر لے اور اعدائے دین غالب اور بلی ہر اس ستیز مین تہے اور وہ وحشت اور دہشت میدان مین مشرکین کی چہائی تہی کہ قلم شرح اوسکی نہین رقم کر سکتا ہے

ذکر آنے خالد اور ولید کا ساتہہ جماعت مشرکین کے اور متفرق ہونا اصحاب دین کا پاس سے حضرت خیر المرسلین صلعم کی

بیکبارہ اسپان برانگیختند		باصحاب ملت در آمیختند	

راوی کہتا ہے کہ جب درہ پہاڑ سے باہر آئی ایک بارگی گھوڑی دوڑائے اور مسلمانون پر آئی اور وہ میان سے تیغ نہ لینے پائی تہے کہ کفار نے ہاتہہ قتل پر بڑہائی بہت مسلمانون سے لوگ مارے گئے اور سست اعتقاد جیسے راست ہو دور دور بہاگ گئے کوئی پاس جناب رسول مختار کے سوائے چند

انصار کے نرہا وہب اور حارث اور ایک عورت نسیبہ نام کہ مشک لیے
ہوئی اصحاب کو بہر ثواب پانی پلاتی تھی جب دیکھا کہ مشرکین بڑہے چلے آتے
ہین مشک پہینک کر پاس نبی کے آ کہڑی ہوئی اور دو بیٹے اور شوہر
اوسکا بہی سینہ سپر حضرت کے سامنے ہوئے جو کہ وہ عورت سپر نرکہتے تہی
زخمی ہو گئی اوسی ہنگام مین ایک صاحب صحاب ہجرت سے کہ کلمہ یاری او
دعوی وفاداری کار کہتے تہے سب سے پہلے بہاگے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے اوس بہگوڑے سے فرمایا کہ سپر اپنی اس عورت کو دیتا جا بس
وہ بزدل سپر پہینک کر بہاگ گیا اور نسیبہ نے دوڑ کر اوٹہالی اور سینہ سپر سامنے
حضرت کے ہوئی اور دوسری عمر اعرج کہ پای لنگ رکہتے تہے معہ
برادرون اور ایک پسر کے میدان مین سامنے رسول زمانکے شہید ہوئے

ذکر لڑائی وہب اور حارث کا ساتھ کفار کے اور شہادت دونو صاحبون کے

جب فوج اشقیا کی آگے بڑہی تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
فرمایا کہ کون ہے جو مشرکین کو بڑہنے ندے وہب نے کہا کہ مین اپنی جانسے
ہاتھہ دہو ہی ہون یہ کہکر گہوڑا بڑہایا اور نیزہ و شمشیر سے اون سرکشونکو ہٹایا **بیت**

تن چند از آن تیرہ بختان فگند	در آن قوم برداشت خود زخم چند

اور آپ بہی زخمی ہو کر پاس نبی کے آ گئے اتنے مین پہر اشقیا نے بڑہنے کا ارادہ
کیا حضرت نے دوبارہ آمادہ ندی پہر وہب نے گہوڑا اوٹہایا اور ایک تیر کے
فاصلہ تک اونکو مار کر ہٹایا پہر پاس جناب رسول مختار کے آیا اتنے مین وہ اشقیا

ہجوم کر کے نزدیک حضرت کے آ گئے حضرت نے آواز دی وہب لبیک کہکے
سامنے آئی ایکی بار جناب رسول خدا نے خبر بہشت اونکو سنائی یہ بہت خوش ہو کر
کارزار کرنے لگے اشقیا نے نرغہ کر کے اونکو گھیر کر زخمی کیا جب طاقت نرہی
گھوڑے سے گر کر بیہوش ہو گئے اور با عزاز اور اکرام سے روح اونکی فرشتے
آسمان پر لیگئے جب حارث نامور نے یہ سعادت و اقبال مندی اپنے چچا کے
دیکھی تو دل بیقرار ہو گیا اور حملہ آور ہوئے چند اشقیا کو جہنم واصل کیا اور
آپ بھی شہید ہوئے تب حضرت نے اونکے حق مین دعا فرمائی

ذکر جنگ عمر اعرج اور شہادت اونکی کا

عمر اعرج نے اکثر کفار دار البوار مین بھیجے آخر کار معہ ہمراہیو نکے شہید ہوئے
اوسوقت جناب رسول خدا نے اونکی زوجہ ہندہ سے کہا کہ سعی اور محنت
تیری شوہر کی مقبول ہوئی اوسنے عرض کی کہ میری واسطے بھی دعا کیجے
تاکہ مین بھی ہمراہیون مین ہون اور ہمراہ اونکے بہشت مین پہونچون اور
کچھہ غم اونکی شہادت کا نہین ہے

ذکر جنگ نسیبہ کا معہ شوہر اور دو فرزندونکے

نسیبہ کہ بود بان ستم مرد	کہ جان بر رسول اللہ ایثار کرد

نسیبہ اور تین مرد مانند پروانو نکے گرد شمع رسالت کے سینہ سپر کیئے ہوئے
لڑتی تھی ایک لڑکا ہاتھہ سے ایک کافر کے زخمی ہو کر گرا اس عورت نے
دوڑ کر زخم باندھے اور دست شفقت پھیرا اور کہا کہ یہ وقت آرام کا نہین
ہے جا اور جان اپنی نبی پر فدا کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے

یہ بات سنکراوسپر آفرین کے اوسنے عرض کی کہ آپ دعا فرمائیے کہ ہم فردوس بریں میں آپکے رفیق ہوں حضرت نے دعا کی وہ عورت اور دو نو بیٹے اوسکے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ پر فدا ہوئی اور داخل بہشت بریں ہوئے

ذکر پھر آنے ابو سفیان کا راہ گریز سے اور شہادت حضرت امیر حمزہ کی بیت

سپرہ گرفت آنکہ براشقیا		عم مصطفےٰ بود و شیر خدا

راوی کہتا ہے کہ سفیان نے جو سنا کہ شاہدین پر ولید غلبہ کر رہا ہی اپنے مقام سے معہ فوج بیباکانہ بمقابلہ جناب رسول مختار آیا اوسوقت حضرت امیر حمزہؓ اور جناب شیر خداؑ دونو صاحب واسطے ہٹانے اوس گروہ کے حملہ آور ہوئی لیکن بسبب انبوہ و کثرت مشرکین کی حضرت امیر المومنینؑ ادہر طرف اور جناب حمزہؓ نامدار اور طرف گھر گئے اوسی گرمی ہنگامہ میں وحشی جبت دجوئی علی مرتضےٰؑ میں دیوانہ وار پھرتا تھا جب اسنے دیکھا کہ حضرت دشمنے بائیں سے بہت ہوشیار مشرکین پر مثل شیر غضبناک کے حملہ کر رہے ہیں یہ غدار وہانسے پھر کر طرف حضرت امیر حمزہ کے آیا اور دیکھا کہ سب سے مشغول کارزار ہیں یہ ایک پتھر کے نیچے چھپ رہا جب حضرت قریب اوسکے پہونچے تو ایک پتھر اوٹھا کر ایسا مارا کہ پہلو حضرت کا مجروح ہوگیا اور حضرت بسبب ضعف اور جراحت کے گھوڑیسے گر ہی اور بے ہوش ہوگئے جسوقت یہ نابکار پاس حضرت امیر حمزہؓ کے پہونچا دیکھا اسنے کہ حضرت بیہوش ہیں اکار گر ہوا خوشی سے خنجر نکال کر پاس آکے سینہ حضرت کا

چاک کرکے کلیجہ نکال لیا اور خوشی خوشی پاس ہندہ کے پہونچا اور وہ کلیجہ اوسکو دیکر کہا کہ وعدہ اپنا وفا کر اوسنے فوراً تمام زیور اپنا جو پہنے تہی اوتار دیا اور علاوہ اوسکے بہت مال دیا اور کلیجہ کو حضرت کے چبا خوب چوسا بیت

زبس حالش از بغض وکین در رسید	سیہ دل گرفت آن جگر را مکید

ذکر تنہا رہنے جناب رسول مختار صلی اللہ علیہ و آلہ کا میدان جنگ مین اور گہیر لینا دشمنونکا اور ٹوٹنا دندان مبارک کا

راوی کہتا ہے کہ اعدائی دین سے چار آدمیون نے عہد و پیمان کیا کہ سید المرسلین کو شہید کرین ایک اونمین عبد اللہ ابن شہاب تہا اور دوسرا ابی خلف تیسرا عتبہ بن وقاص اور چوتہا ملکنا بن قمیہ اور مانند اس شقی کے کوئی زیادہ نبیؐ کا دشمن نہ تہا جب پاس جناب سید المرسلینؐ کے چند انصار مثل نسیبہ اور شوہر اور فرزند اوسکے جو جان نثار ہیے کر رہے تہے باقی نرہے دشمنون نے وقت فرصت کا غنیمت جانکر ہر چہار طرف سے تیر و سنگ برسانی لگے اوسوقت حضرت بہی اپنے دست مبارک سے تیر مارتے تہے اون چار آدمیونمسے عتبہ نے بڑہ کر ایک پتہر پیشانی و دہن مبارک پر ایسا مارا کہ دو دندان مبارک شہید ہوئی اوسوقت لرزہ عرش بریں کو اور زلزلہ زمین پر پیدا ہوا اور دریائی قہر الٰہی جوشمین آیا اور علی ولی کی آنکہونمین خون اوتر آیا فوراً مثل نہنگ شنا ور غرق بحر جنگ ہوئی اور جناب رسول خدا ریش مبارک سے خون پونچہتے تہے

اور بخشش امت کی دعا کرتے تھے اور سوار جنگی بڑھے آتے تھے کہ نسیبہ اوسکے
شوہر اور فرزندا وسکے نے خوب جان فشانی کرکے اور مجروح ہوکر
جان اپنی حضرت پر تصدق کی بعد انکے مارے جانے کے غصہ سے
ابن قمیہ سبکے آگے بڑھا اور ایک تیغ جناب رسول خدا پر لگائی بیت

بحفظ جہان داور دادگر	شد تیغ آن سنگدل کارگر

بجوم کرنا کفار کا اوپر سید ابرار کے اور گرنا حضرت کا
پشت زین سے اوپر زمین کے اور آواز دینا ابلیس
لعین کا شہادت کی حضرت کے اور پہچنا جناب علی
مرتضیٰ کا پاس حضرت رسول خدا کے

اوس ضرب سے کہ ابن قمیہ نے لگائی اگرچہ تلوار نے اثر نہین کیا اور
کوئی زخم بھی نہین پہونچا مگر زحمت اور صدمہ ایسا ہوا کہ آپکو غش آگیا اور
زین مرکب سے وہ مسند نشین عرش بریں جلوہ دہ روی زمین ہو
اوسوقت خدا وند جہان آفرین نے ملائکہ کروبین کو واسطے مدد سالار دین کے
بھیجا اور حکم دیا کہ تم حفاظت مین رسول امین کے رہو اور دیکھتے رہو کہ
شیر خدا ساتھ اون سگان ناپاک کے کیا کرتا ہے جب کہ شیطان نے
ندا بلند کی کہ ای نامداران بطحا زمین محمد دشت کین مین مارے گئے
مارے گئے یہ سنکر دونین دہشت تمام مہاجر اور انصار دین کے بڑگئی
اور ایک بارگی راہ صدق و یقین سے پھر کر بھاگے اشعار

رسول خدا ماند بے شیر خدا	دگرکس نبود از دلیران بجا

چہ بکر و چہ عمر و چہ زید و ولید نہ کس از مہاجر نہ انصار ماند	شدند از نظر در زمان ناپدید علی ماند و یا تیغ خونبار ماند

جب شیر خدا نے آواز شیطان کی سنی ناگاہ نگاہ طرف قلب گاہ لشکر کے کی دیکھا کہ کوئی انصار نہین ہے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ بھی نظر نہین آتے ہین اوسوقت دلمین شیر خدا فکر کرتے تھے کہ شاید بیوفائی کافرونسے مثل عیسیٰ کے آسمان پر چلے گئے یا راہ خدامین فدا ہوئی یہ سوچکر کہا کہ قلب گاہ تک شمشیر زنی سے راہ کرلون اور دیکھون کہ کیا حال ہے یہ دل مین کہکر غصہ سے وار لگانے لگے اور لاشپر لاش کفار دنکی گرانے لگے جب قلب لشکر تک پہونچے اور لاشہاے شہدا پر نظر کی تو سالار دین کو اونمین نپایا تھوڑا ارام دلکو آیا ہرجہار طرف ڈہونڈہنے لگے دیکھا کہ ایک جگہہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ بیٹھے ہین جب نظر حضرت پر پڑی تو دوڑکر کہا کہ روحی فداک اور سمجھے کہ خداوند جہان نے چشم دشمنان سے پنہان رکھا ہے نبی نے جو علی کو دیکھا تو اشکبار ہوئی اور فرمایا کہ اے مہربان دیکھا کہ ہمراہیون نے کیا بے وفائی کی جناب امیر نے عرض کیا کہ جان نثار اس لڑائی کو یا فتح کرتا ہے یا راہ خدامین سر دیتا ہے حضور تماشا دیکھین یہ کہکر ایک ناقہ پر حضرت کو سوار کیا اور خود اپنے گھوڑی پر سوار ہوکر بمقابلہ تین ہزار سوار کے مشغول پیکار ہوئے

آغاز داستان جنگ حیدر کرار کی دشت کین مین ساتھ اعدی دین کے مشغول

بیت آنکہ دن وقت خیر سگد وخوش لیست	کہ میدان بدست علی ولیست

اہل خرد کی ظاہر ہے کہ یہ شکست واسطے امتحان کے ہی کیونکہ جنگ بدر مین پیغمبر
فتح حاصل ہوئے تھے تو یاروں کو زبان اوپر اس بیان کے کھلی تھا کہ ہمنے جان دینے
مین ساتھہ رسول خدا کے کسیطرح دریغ نہین ہم سب یکسان ہین نزدیک خداوند
جہان سکے اسواسطے جنگ احد کو پروردگار نے سنگ امتحان بنایا

ذکر جنگ امیر المومنین ساتھہ ہشام کے

ہشام دلاور بروان پیش صف	یکی نیزہ آتش افشان بکف

درمیان اوس لشکر کے پایان کے ہشام نیزہ ہاتھہ مین لیے ہوئے آگے صف کے
بڑہا ہوا چلا آتا تہا رسول خدا نے حکم دیا کہ یا علی ان کتون کو مجھسے دور کرو پس جناب
امیر نے آگے بڑہکر اوسکو روکا کہ وہ بہتیجا عتبہ کا تہا اوسنے پہلے وار نیزہ کا کیا
حضرت نے تیغ سے نیزہ قلم کرکے ایسا وار لگایا کہ کمر سے دو ٹکڑے ہوکر
گر پڑا پہر حضرت قلب سپاہ مین در آئے اور بہت سے کفار خاک خون مین ملائے
اور باقی گریزان ہوئے پہر کر نبی کے پاس آئے

ذکر جنگ حیدر کرار کا ساتھہ اشرار کے اور قتل کرنا عمر سردار لشکر کو
معہ ایک جماعت اور ملنا ذوالفقار کا سیدابرار سے صلعم

تہوڑی دیر کے بعد آواز سم اسپان کے آنے لگے دیکہا تو عمر نامی سپہسالار
فوج اپنے لیے ہوئے بیباک طرف رسول پاک کے تہرا آتا ہے شاہ دین
اوعشق مخر زمان وزمین نے کہا کہ یا علی نگہداری کرو انکی شر سے میرے یہ سنتے ہی
غضنفر نے گہوڑا اوٹہایا اور پہلے سمت عمر پہونچکر حملہ کیا کہ اوس شقی نے چالاکی سے

شمشیر او پر فرق مبارک کے لگائی اپنی سپر پر روک کر وار اوسکا رد کیا اور کہا کر تکبیر پکتے ایسی ضربت سر نحس پر ماری کہ تا ناف دو ہو کر زمین پر گرا یہ دیکھکا پاجی نابکار جنگ پر باقی نہ رہا اور بہاگ گئے لیکن قتل کرنے میں تیغ اوسی شہسوار مصر کرکے کی ٹوٹ گئی تہی ناچار قبضہ ہاتہہ میں لیے ہوئے پاس نبی کے آگئے تب ہوئے رسول مختار نے وہ تلوار کہ جبریل خداوند جلیل کے جانب سے لائے تہی اور نام وہ ذوالفقار تہا شیر خدا کو رحمت کی شعر

چو آن تیغ اسد علی را بدست	بگفت آرام اکنون ابا صد شکست

ذکر جنگ حیدر صفدر با خالد بن سفیان

اوسی وقت ایک گروہ سوار وں کا کہ زیادہ پچاس سے ہونگے لیکن سب اوسے مسلح اور جنگ میں تہی اور ایک ایک سوار مثل ایک ایک فوج کے تہا اوسمیں سے ایک سردار نے سفیان بن عویف کے کہ آپس میں ہم زبان ہوکر اوسکا علم لیکر ایک بار گی طرف نبی کے دوڑے حیدر کرار نے اوس علمدار کو مع سواران کے چوتہے بہرا گہوڑا اوسکی طرف اوٹہا دیا اور اوسنے بہی اپنا گہوڑا بڑہا کر ایک تیغ بیدریغ حضرت کے لگائی کہ وہ وار پر حضور مبارک کے پڑہی لیکن کارگر نہوئی تب حضرت نے فرمایا کہ اے دلیر تلوار لگانا مجہسے سیکہہ یہ کہکر نعرہ اللہ اکبر کر کے ایسی تیغ سر نحس اوس ملعون پر لگائی کہ تا ناف دو ہو کر گر پڑا بعد اوسکے اور ونکے صفائی کرتے لگے اور ذوالفقار سے اوس مشرکان بد کو سیر کرتے تہے جب وہ دس ون بہائی کہ مشہور عرب تہے دنیا سے گذر گئے تو اوروں نے راہ گریز اختیار کی لیکن حضرت جب رسول خدا کی پاس تشریف لائے ایک گروہ اور باعدا کا میدان سے پلٹ کر مقابلہ

ذکر جنگ شیر خدا ساتھہ گروہ اشقیا کے سردار اونکا قتل ہونا

اوسی اثنا مین ایک گروہ ہمراہ لشکر کے کہ یہہ بزرگ قوم بنی عامر کا تہا مثل آتش کے تند و تیز جہپٹا ہوا پاس شاہ نجف کے آیا اور ایک تیغ بیدریغ سر پر شہ کے مارا بہت اس زور سے لگا کہ قابل تحریر کے نہین ہی لیکن وہ ضرب کچہہ شیر خدا پر کارگر نہوئی فورا حضرت نے اللہ اکبر کہکر ایسی ضرب اوسکے سر پر لگائی کہ سر تن سے جدا ہوکر علیحدہ جا گرا پہر حضرت اوسکے لشکر مین شیرانہ در آئے بہت سے اون مردودون کو جہنم واصل کیا اوسوقت جبرئیل نے رسول امین سے متعجب ہوکر کہا ایسا حملہ کبہی اور جوانمردی سے جو علی نے ادا کیا کسی سے نہین ہو سکتا ہی رسول مقبول نے فرمایا کہ علی مجہسے ہے اور مین علی سے ہون جبرئیل نے کہا کہ مین آپ سے اور آپ دونو سے ہون ایسی اثنا مین شیر خدا فوج کو پسپا کر کے پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے

ذکر ابوسفیان کا اور بہیجنا فوج کثیر کا ہمراہ کنانہ کے واسطے لڑنے شیر خدا کے

گر خصم علی را الد انا من است	وے آنکہ آخر ہمین یک تن است

ابوسفیان اپنی فوج سے خفا ہوکر کہنے لگا کہ اے نامردو یہ کیا ہے کہ تمکو شرم نہین آتی کہ ایک آدمی سے تم اتنے لوگ بہاگ آتی ہو اور آج ہمکو ہبل نے مدد دینی ہے

شعر گر نزد محمد درین دار وبے	نماند است دیگر کسے غیر علے

لڑنے مین کوشش کرو اگر علی کو مارو گے تو محمد خود دستگیر ہو جاینگے اور آج ہی کے دن یہ سختی ہی اور کنانہ سے کہا کہ تیرے برابر کوئی دلیر اس گروہ مین نہین ہے تو علم لے اور سرداری اس فوج کے تیرے نام مقرر کی گئی ہے اور ہمیشہ سے

تو از رو جنگ کے ساتھ علی کے رکھتا تھا اوس وقت مراد تیرے بر آئی کہ یک و تنہا ہیں
اس لڑائی میں نام تیرا بلند ہوگا اور دلیر و نمین تو ارجمند ہوگا پھر سبکو حکم دیا کہ تم
سب اطاعت کنانہ کے کرو اور کنانہ علی پر حملہ کرے تو تم ہر چہار طرف سے حربہ کرنا
اس بات پر تمام اہل لشکر دامان کوہ سے مثل مور و ملخ کے سامنے نکل آئے اور
گرد و غبار میدان میں ایسا نمودار ہوا کہ روز روشن تیرہ و تار ہوگیا اور
مانند شراروں کے چمکتے تھے

شعر

قضارا بفضل جہان آفرین　　در آن دم سہ جاری ز انصار دین

چند انصار پاس رسول مختار کے شرمندہ اپنی کردار سے آئے اوس میں دجانہ
اور سہل اور عاصم اور چوتھی طلحہ پاس رسول نامدار کے آئے حضرت نے
دیکھا تو نہایت لطف اور مہربانی فرمائی تاکہ خجالت اونکی باقی نرہی چار دن
شخصوں نے نگہبانی رسول ربانی کے اور جناب امیر کو رسولخدا کی طرف سے
خاطر جمع ہوئے

ذکر جنگ حیدر کرار کا اور آواز دینا حضرت جبرئیل کا اس آواز سے
کہ

شعر

در آمد غضنفر بدشت نبرد　　سم اسپش افشاند بر چرخ گرد

کنانہ نے گھوڑا جیب اطرف شاہ دلدل سوار کے بڑا کر نیزہ کا وار کیا آپ نے نیزہ
کو پکڑ لیا اور اوس شقی نے ایسا زور کیا ناخونوں سے اوسکے خون ٹپکنے لگا تیر

شیر مردان نے اوس نیزہ کو ایسے تکان دے کہ کہاں تک ہتیلی کی اوس ملعون کے نکل آئی حضرت نے نیزہ کو ایک طرف پہینک دیا اور گہوڑیکو بڑہا کر کمربند اوسکا پکڑ کر طرف آسمان کے پہینکا جب وہ زمین پر آنے لگا ایک ذوالفقار ایسی لگائی کہ دو اسیان سے دو ہوکر گر پڑا بس دیکھتے ہی اس حال کے دل اوسکے سپاہ کا پریشان ہوگیا لیکن ہر چہار طرف سے حملہ آور ہوئے شاہ مردان بہی کسیکا سر اور کسی کے کمر اور کسی کی گردن پر وار لگا کر کفار کو راہ عدم دکہاتے تہے اور حور و ملک دریچہ فلک سے نظارہ اس جنگ کا کرتے تہے

شعر

یہ بہداے ساقی سلسبیل	بگفت چنین و مسدم جبرئیل
ندیدو نہ بیند دگر روزگار	جوان چون علی تیغ چون ذوالفقار

اسی گرمی ہنگامہ مین شہسوار معرکہ لافتا دیکہتا زعرصہ گاہ ہل اتی چار بار گہوڑے سے زمین پر آئے اور ہر بار ایک مرد خوش کردار نمودار ہوکر اوٹہاتا تہا اور خاک وخون رخ گلگون سے پونچہکر کہتا تہا کہ یا علی نصرت کر رسول کے کہ کفار قریب آئے جاتے ہین فوراً آپ مشغول جنگ ہوجاتے تہے کشتونسے پشتہ ہوجاتے تہے اور ساتہہ برق ذوالفقار سے سر ونکا میدان مین منہ برستا تہا اور نعرہ تکبیر سے صحرا لرزتا تہا دہ مکار آپسمین یہ گفتار کرتے تہے کہ کسے کے تن پر سر اسکا زمین باقی نرہیگا سوا سے فرار کے طرف کوہسار کے اون نابکارو سے کہ کچہ چارا نہوسکا یہ شیر ژیان تیغ خون چکان لیے ہوے پاس زبان کے آگہرے ہوئے

منصور و مظفر مراجعت کرنا شیر خدا کا اور عنایت و مہربانی فرمانا محمد مصطفےٰ کا ؏

جب رسول خدا نے علی مرتضیٰ کو دیکھا تو گلے سے لگایا اور بوسے پیشانی کے
لینے لگے اور فرمایا کہ یا علی ثنا و تعریف تمہارے جبرئیل جانب رب جلیل
سے کرتے ہیں حضرت کے اس خوشخبری سے اشک چہرہ مبارک پر جاری ہو گئے
اور پائے نبی کا بوسہ دیا اور عرض کیا کہ جو عنایت خدائے کریم کے اوپر اس
عبد ذلیل کے ہوتی ہے بطفیل حضور کے ہے اور یا رسول اللہ چار مرتبہ بسبب
شدت ضرب و حرب کے میں بے ہوش ہو کر زمین پر گرا ہر مرتبہ ایک مرد
غیب سے آکر بازو پکڑ کر اوٹھاتا تھا اور مجھکو قوت زیادہ ہو جاتی تھی پھر میں
سوار ہو کر مشغول کارزار ہوتا تھا نبی نے فرمایا کہ پہچانا تم نے یا علی اونکو جواب دیا
کہ خدا اور رسول خدا بہتر جانتے ہیں مگر بصورت و کے پیشانی نورانی تھی رسول اللہ
نے فرمایا کہ وہ روح الامین جانب رب العالمین سے نگہبانی کرتے تھے یہ سنکر
پھر اشک چہرہ مبارک پر جاری ہوئے اور شکر الٰہی بجا لائے اوسی دم سب
فوج اہل اسلام کے پاس رسول انام کے آکر پہنچ گئی اور لشکر کفار شرمندہ
و خوار نزدیک اپنے سردار کے پھر گیا ؏؏

شعر

ز خجلت بیفگند سر را بہ پیش	ازان شرم و شان کیش خویش

گفتگو کرنا ابوسفیان کا سپاہ اپنے سے ؏؏

جب بھاگے ہوئے سپاہ ابوسفیان کے پہونچے تو اوسنے طعنہ سے کہا کہ تم

حیف ہے اس تیر و کمان باندھنے سے جو تمکو نکالا ایسا کہ کام آتا ہے اپنے
فرصت کے وقت مقابلہ سے ایک بہادر کے چند ہزار سوار بار بار بھاگ آئے اور
کچھ نہو سکا اس بیان سے دل سپاہ قریش کے جوش میں آیا اور دو شخص نے
کہا کہ بیہودہ گوئی سے کیا فائدہ ہے تمہیں دیکھا تو نے کہ آل سفیان ابن حرب
اور کیسی کیسی بہادر میدان جنگ میں کشتہ ہوئے ہیں اور کوئی بات کوشش
اور جان دینے میں اٹھا نہیں رکھی تو جب تیر و کمان اور شمشیر بیچ میان رکھتا ہے
اپنا نام پہلوان نہیں رکھنا کیا تکو شرم و عار نہیں ہے علی کے مقابلہ میں
جا کر ذرا جنگ تو کر یہ جواب دندان شکن سنکر شرمندگی سے چپ ہو گیا

آنا ابی خلف کا بیچ میدان کے اور طلب کرنا واسطے جنگ کے رسول خدا کو اور قتل ہونا اس ملعون کا

اس وقت ابی خلف نے ابو سفیان سے کہا کہ قسم کہا ہوں تا ہم ہیں باقی ہوں
اب واسطے ادا کرنے اپنی قسم کے تنہا جاتا ہوں اور مقابلہ پر اپنے رسول
خدا کو طلب کروں گا دیکھوں کہ آپ خود مقابلہ آتے ہیں یا اور کسیکو واسطے
جنگ کے بھیجتے ہیں اگر تنہا آئینگے تو کب مجھسے امان پائینگے یہ کہکر گھوڑے پر سوار
ہوا اور سامنے آکر کہا کہ اے محمد میں خاص تمہارا طلب گار ہوں اصحاب نے
اسکو بیباک آتے دیکھکر چاہا کہ ہم جائیں حضرت نے منع فرمایا اور آپ جنگ
کے گھوڑا ٹھہرایا اور سنان نیزہ کی ہاتھ سے لے لے اور اسپر ایک تیر ایسا
پھینکا ... رسی کر جان اوسکی [illegible] کی لیکن تمام بدن میں اوسکے آگ سے
لگگئی چیخیں مارتا ہوا اپنے لشکر کے جانب بھاگا اور [illegible] زمین پر

تڑپنے لگا شمر کین سنے دیکھکر کہا کہ اے نامور ظاہر مین تو کوئی زخم نہین ہے ذرا گردن چھلگی ہے اتنی بیقراری کیون کرتا ہی رو کر کہنے لگا کہ زخم ظاہر ے تو نہین ہے مگر سب رگ وپے آگ لگی ہے تین دن تک شور مچاتا رہا چوتھی دن جہنم مین گیا

مشہور ہونا خبر شہادت حضرت کا مدینہ مین اور بیقراری وہان کے رہنے والون کے

شعر

رسول خدا شد بمیدان شہید	وازان حال گشتیم ما نا امید

جب اشقیا نے رسول خدا کو گھیر لیا تھا اور ابلیس نے آواز دی تھے کہ رسول خدا شہید ہوئے اور اصحاب جنگ سے بھاگ کر مدینہ کو گئی تھی یہ خبر خانہ بخانہ مشہور ہوئے وہ انصار کہ جو نگہبانی مکان کو چھوڑ آئے تھے وہ سراسیمہ ہو کر دروازہ پر حضرت خیر النسا کے جمع ہوئے ۴

ذکر روانہ ہونے انس انصاری کا مدینہ سے طرف احد کے

انس اس خبر سے جانب کوہ احد کے بچشم گریان دل بریان چلی جاتی تھی اثنائے راہ مین دیکھا کہ عمر ساتھ بہت سے آدمیون کے ایک مقام پر بیٹھے ہین اونہون نے خبر خیر البشر کے پہونچی او سنے بھی یہی بیان کیا اوسوقت اونہونے آزردہ ہو کر کہا کہ اگر یہ بات راست ہے تو تمکو اور سب مسلمانو نکو کفار کے ہاتھ سے امان نہ ملے گے اور تو دعوی ثبات رفاقت کا کرتا تھا پر بھاگے وبیوفائی تجھسے ظہور مین آئے کہ حضرت کو چھوڑ کر تنہا بھاگ آیا اوس سست اعتقاد نے کچھ جواب نہ دیا

سیدہ کا ایسا ہی وہانسے روانہ ہو کر جب وہاں کوہ میں پہونچے تو رسول خدا کو صحیح باکرامت پایا چہرہ اونکا خوشی سے مانند گل تر کے تازہ ہو گیا اور شکر خدا بجا لائے پھر شیر خدا کو دیکھا کہ تنہا کارزار میں مصروف ہیں بیبا بانہ کہوڑا اپنا گرا دیا ہے میدان میں جنگ کرنے لگے اور بہت مشرکین واصل جہنم ہوئے اور آپ بھی اسی زخم کہا کے زمین پر گرے اور روح اونکی طرف فردوس کے گئی

روانہ ہونا حضرت خیر النسا کا حالت اضطراب میں جانب احد خبر خیریت حضرت کے پانا

خیر النسا یہ حال سنکر گریان و نالہ کنان معہ چند زنان مدینہ کے طرف احد کے چلیں اثنائے راہ میں ہندہ اپنے کشتوں کو اونٹ پر بار کیئے ہوئے طرف مدینہ کے لاتے تھے جب نزدیک اونکا اسیدہ کے پہونچے تو ہندے پوچھا کہ آپ روتے کیوں ہیں سیدہ نے جو خبر سنی تھی وہ سب کہی ہندہ نے عرض کیا کہ خاک اونکے موہنہ میں جو ایسی جہوٹی خبر بیان کرتے ہیں حضرت خیر البشر صحیح وسلامت میدان کارزار میں موجود ہیں اور چند آدمیوں کو آپکے شوہر نے کہ رسول خدا کے گوا اسس وقت تک آنے نہیں دیا اور بہت سے کافروں کو نیزہ تیغ کیا اور کر رہے ہیں آپ بے خوف اپنے والد بزرگوار پاس تشریف لیجائیے سیدہ نے پوچھا کہ اونٹ پر کیا ہے اوس شیر زن نے کہا کہ تین لاشیں بھائی اور شوہر اور بیٹے کے اسے میدان سے لاتے ہوں اور خوشا نصیب اون لوگوں کے کہ جو اوپر دین کے تصدق ہوئے خاتون جنت نے اوسپر آفرین کے اور

سن کر جانب رسول روانہ ہوئین لیکن دل دندان مبارک کے ٹوٹنے سے ملول رکھتے تھین

شعر

چو پروانہ آمد بسوئے پدر	ہمین خواست تا گردش گرد سر

جسوقت سامنے رسول خدا کے پہونچین حضرت نے دیکھتے ہی اپنے پارہ جگر کو دوڑ کر آغوش مین لیا اور رونے لگے فرمایا کہ شکر خدا بجالانا چاہیے کہ ہمکو تمنے زندہ پایا

شعر

کہ قتلم شنیدو شتافتے	مرا زندہ از فضل او یافتے

اوسوقت سیدہ نے پانی طلب کیا واسطے دہلانے روئے پاک رسول مقبول کے توجناب امیر سپر مین بھرلائی سیدہ نے روئے پاک سے خون دہویا اور ریش مبارک کو صاف کیا بعد اوسکے حضرت نے جناب سیدہ کو طرف دولتسرا کے رخصت کیا اور خود مجمع انصار مین تشریف فرما ہوئے دیکھا کہ وہ سب شرمندگی سے سر جھکائے ہوئے اور عذرخواہ ہین

اب ذکر وعدہ کرنے ابوسفیان کا واسطے جنگ کے سال آیندہ مین

راوی کہتا ہے کہ میدان جنگ سے سالار دین معہ انصار اور پیہا کرکے گئے سفیان نے میدان خالی دیکھکر ہر طرف نگاہ کرتا تھا جب لاشین اٹھائے

شہدا کو دیکھا تو غم لڑائی بدر کا دل سے بھولا اور غل مچایا کہ اعلی الہبل ہے
جسنے مدد ہمارے کی حضرت نے اصحاب کو حکم دیا کہ تم کہو اعلی اللہ تعالی ہے
عمر رضہ نے آواز دی اور کہا کہ یہی رسم و راہ لڑائی کے ہے کبھی ضعف اور
کبھی قوت ہوتی ہے کہ ایک نے اصحاب و غیبن سے اور آواز دی کہ او بیخبر
کیا تو اس لڑائی پر ناز کرتا ہے نہین دیکھا تو نے کہ ایک دلیر سے کیا حال
تمہارا پہونچا کہ بھاگ کر دامن کوہ مین قرار لیا اب رسول مختار واسطے
ایک مصلحت کے اوپر ایک پہاڑ کے آئے ہین اور میدان تو نے خالی پایا یہ سنکر
ابو سفیان نے کہا کہ اب نہ ہم لوگون مین توانائی جنگ کی ہے اور تم لوگ
بہی خستہ پریشان ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ سال آئندہ میدان بدر مین ہمارے
تمہارے مقابلہ ہوگا یہ اقرار اوسکا حضرت نے منظور کیا فوراً وہ مع اپنے ہمراہیون کے
طرف اپنے مکان کے روانہ ہوا

ذکر جانے ابو سفیان کا اور دفن کرنا رسول کا شہیدون کو میدان قتال مین

شعر

حبیب خدا سید المرسلین | نظر کردہ در تشنہ مسلمین

حبیب خدا نے جب نظر گردہ مسلمین پر کی تو حمزہ نامدار کو نہ دیکھا علی مرتضے
سے فرمایا کہ ہر چہار طرف جستجو اونکی کرو جب شیر خدا نے لاشہ اونکا دیکھا
گریان ہو کر خدمت حضرت مین آکر حال اونکا عرض کیا فوراً رسول خدا ایلغار
اونکی پر گئے اور بہت روئے اور فرمایا کہ سب شہدا کی لاشے جمع کرو لکھا ہے

کہ سب شہدا لاشیں جمع ہوئیں حضرت نے نماز پڑھ کر بغیر غسل و کفن کیا اور
خود مع انصار اپنے شہر کو روانہ ہوئے جب شہر میں پہونچے تو ہر مکان سے آواز
گریہ و بکا کی آتی تھی جب مکان حضرت امیر حمزہ پر پہونچے تو دروازہ بند پایا اور
کوئی رونے والا نہ دیکھا حضرت بہت روئے جب اپنی مکانوں میں گئے تو معاذ
نامدار نے اپنے عورتوں کو واسطے ماتم داری کے مکان حضرت امیر حمزہ پر بھیجا
پھر تو سب انصاروں کے عورتیں آئیں اور نالہ و شیون بلند ہوا ہوا اتفاقا
کہ رسول خدا خواب سے بیدار ہو گئے اور پوچھا کہ یہ گریہ و زاری کہاں ہو رہی ہے
لوگوں نے عرض کیا کہ سب انصار دین کے عورتیں حمزہ نامدار کی ماتم میں
گریہ و زاری کر رہی ہیں حضرت نے اونکی واسطے دعا فرمائی

شعر

کنون بیشتر بگذاریم گام را	خبر واحد شد درانجا تمام

نادم ہونا کفار کا اپنے پھرنے سے اور پھر ارادہ کرنا مدینہ اور
صفوان کا منع کرنا

شعر

چو گشتند راہے بسوئے حرم	چنین گفت راوی کہ اہل ستم

راوی کہتا ہے کہ جب کفار طرف حرم کے جاتے تھے ایک منزل میں آپس میں
کہنے لگے کہ کیا نادانی ہمسے ہوئے جو اسقدر روپیہ خرچ کیا اور ایسا موقع پاکر
جنگ کو موقوف کیا پرسال آیندہ کے لڑائی دوبارہ ایسی [illegible] بہم ہونا
نہایت دشوار ہوگا سب سے زیادہ یہ کہ مسلمان جو آگے پھر [illegible]

مضمون ان جو کہ ہوشیار تھا ادسنے کہا کہ کیون رنج کرتے ہو اس بات کی تم کو شرم نہ لگا لو اسوقت سے زیادہ کونسا وقت ہوگا کہ محمدؐ تنہا میدان میں رہ گئے تھے اور فقط علی اکیلے لڑتے تھے تم سب عاجز ہوکر بھاگ گئے اپنا انبار بھاگے ہوئے پھر سب جمع ہوگئے ہین وہ شرمندگی سے جان دیتے ہین اب کبھی نکرینگے تدبیر تم لوگونکے خلاف عقل ہے ۱۲

خبردار ہونا رسول خدا کا ایزاده مشرکین سے اور بھیجنا انصار دین کا واسطے مقابلہ کے اور قرار کرنا اونکا

بیت

کہ افتادہ اعدائے دین رابسر	دوبارہ سوداے آشوب وشر

رسول خدا کو معلوم ہوا کہ مشرکین طرف مدینہ کے آتے ہین حضرت نے منادی کرا دی کہ سب اصحاب دین گھوڑون پر زین رکھکر واسطے جنگ مشرکین کے موافق حکم رب العالمین کے چلین اور جو لوگ اول لڑائی مین تھے وہ ہی ہون پس زخمیون کو بھی خبر ہوئی اوسی حالت زخم داری کمرا پنی باندہ کر آگے رسول مقبول کے کھڑے ہوئے پس حضرت معہ انصار روانہ طرف کفار کے ہوئے یہ خبر کفار سنکر خبردار ہوئے اور اپنے فوج کو لیکر طرف حرم کے فرار کیا رسول خدا نے راہ مین یہ خبر سنکر شکر خدا ادا کیا اور معہ اصحاب طرف اپنے شہر کے مراجعت فرمائی

ذکر واقعہ سال چہارم اور فتح پانا اصحاب دین کا

شعر

سرا پیم برت انچہ چرخ کبود	ابسال چہارم ز ہجرت نمود

روایت ہے کہ ایک روز رسول خدا دولت سرا مین تشریف رکہتے تھے کہ ناگہان یہ خبر آئی کہ دو آدمیون نے بنی اسد سے کہ نام اونکا سلمہ اور طلیحہ ہے اونہونے ایک لشکر کثیر جمع کیا ہے اور ارادہ ہمارے شہر پر آفت لانے کا رکہتے ہین حضرت نے سنکر ابو سلمہ کو طلب فرمایا اور پانچ سو سوار ہمراہ کرکے حکم دیا کہ اوس شہر مین جہان مشرکین کا مجمع ہے پوشیدہ جاکر اوس جماعت کو پریشان کرو جو مقابلہ پر آوے اوسکو قتل کرنا اور باقی جو ملے اوسکو گرفتار کرلینا حسب الحکم رات کو چلتے تھے اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے جب اوپر سر دشمن کے پہونچے تو ایکبارگی گہوڑے اون پر ڈالے مشرکین یک بیک فوج اہل دین دیکہکر پریشان ہو گئے اور ثابت قدمی نکر سکے اور راہ فرار اختیار کی اہل دین بعد قتل و غارت کے غنیمت اور قیدیون کو لیکر خدمت سالار دین مین حاضر ہوئے حضرت نے تحسین و آفرین کرکے وہ اسباب سابقین پر تقسیم کردیا

بیت

غنیمت بر اصحاب بس بخش کرد	برآورد از اندیشہ خصم گرد

ذکر حملہ کرنے سفیان خالد نامے کا اور لیجانا عبد اللہ

شخص کو اپنی قوم سے خدمت حضرت مین اور لیجانا عاصم کا لکہا ہے کہ جب عقبی مین وہ لشکر داخل ہوا اور اطراف شہر مین اپنی فتح مشہور کے

دور دور سے مژدہ دینے کو لوگ آتے تھے اور صحن حرم مین جمع ہوکر شورہ کیا کرتے تھے اونمین سے سفیان خالد کہ شیطان مجسم تہا اوسنے جو سناکہ طلحہ علی کے ہاتھ سے اور دو بیٹے سلامہ کے عاصم کی تیغ سے مارے گئے اور سلامہ نے کہاکہ جو کوئی عاصم کا سر لائیگا تو مین سو اونٹ اوس کو دونگا یہ ملعون طمع سے بیتاب ہوکر فکر کرتا تہا کہ کس طرح سے عاصم کا سر کاٹ لاؤن آخرکار اوس مکار نے یہ تدبیر کی کہ سات آدمی اپنی قوم کے جنگل یثرب مین بہیجا اور ان آدمیون نے مکان عاصم کا تلاش کرکے اونسے ملاقات کی اور کہاکہ ہم بتون سے انکار رکہتے ہین تم رسول مقبول کے پاس لیچلو تاکہ ہم ایمان لائین اور کوئی شخص ہمراہ ہمارے وہ کر دین تا سب قوم کو معہ سردار ایمان بتائے غرضکہ وہ سات آدمی اسی ارادہ مکان پر عاصم کے آئے اور اونکو پکارا اور اسطرح بیان کیا وہ ہمراہ اپنے لیکر خدمت بابرکت سے نبی مین گئے سرور دین نے یہ حال سنکر عاصم کو حکم دیا کہ دس آدمی اہل دین سے اور اپنے ساتھ لیکے جاؤ

شعر

نبی داد ہمراہ شان وہ سوار	از انہا یکے عاصم نامدار

جانا عاصم کا معہ رفیقان اور ظاہر کرنا سفیان کا حیلہ کو

جب عاصم معہ ہمراہیان کے قبلہ سفیان وخالد تک پہونچے تو ایک اونمین سے آگے بڑہ گیا ملعون خبر دی اوسنے اپنے قوم سے دو سو مرد جرار کو حکم دیا کہ سلاح جارا ستہ کرکے ہمراہ میرے چلو حسب حکم اوس مردود کے وہ ناہنجار ہوکر ہمراہ

ہوئے اور اون دیندارون کو گھیرا تب وہ دیندار ایک پہاڑ کو آڑ پکڑ کر آمادہ جنگ ہوئے سفیان ملعون نے کہا کہ اب تم ہتھیار اپنے دیدو کہ تم چند شخصون نے لیا ہو سلے کا مفت مارے جاوگے عاصم نے کہا کہ رو سیاہ بخت مکار تو نامرد حیلہ جو ہے ہم لوگ اہل دین ہین ہمکو مرنے سے خوف و ہراس نہین تمکو خوف چاہئے کہ تیرا انجام جہنم ہے

شعر

مرا نیست پاکی زکشتہ شدن	کہ جایم بود در بہشت عدن

جنگ عاصم ساتھہ اہل ضلال کے اور شہید ہونا اور سرکو خالق اکبر کو سپرد کرنا

بعد جواب دینے کے عاصم نامدار نے تیر و کمان لیکر پہلے اوس شقی کو جو اونکو نبی کے پاس سے لایا تھا ایسا تیر مارا کہ زمین پر وہ شریر گر پڑا اسی طرح تیر سے اکثر بے پیر گرا کے جب ترکش خالی ہوا تو نیزہ لیکر اوسے گروہ در آکے اور بہت سے آدمیون کو خاک و خون مین ملایا از بسکہ کثرت زخم سے تمام جسم اونکا چور ہو گیا تہا یہ بھی خانہ زین سے زمین پر گرے اور دعا کیکہ پروردگار عالم مین نے تیری راہ مین جان دیہے ہے تو میرے سر کو اپنے حفاظت مین رکھنا

ذکر جنگ کرنے رفقائے عاصم کا

جب عاصم دنیا سے گذر گئے تو پہر اونکے چہہ آدمی تیغ بکف اوس گروہ نابکار پر آ گرے اونمین سے دو شخص ایک خبیب اور دوسرے زید بلوار کہینچے باقی تہے کہ دستگیر ہو گئے اور باقی دلاور بعد جنگ بسیار کے شہید ہوئے

ارادہ کرنا مشرکین کا واسطے سر کاٹنے عاصم کے

پہر اون لوگون نے ارادہ کیا کہ عاصم کا سر کاٹ کر پاس سلافہ کے بہیجین اور اوس سے سو اونٹ لیوین جب یہ آگے بڑہے اور چاہا کہ سر کاٹین

قدرت خدا سے بکھی زنبور ممنودار ہوئی اور اوسنے نیش مارنا شروع
کیا یہان تک کہ انکو اپنی جان بچانا دشوار ہوگئی تب آپ میں صلاح کی کہ
دم بھر صبر کرنا چاہیے لاشکو سر کاٹ لیوین گے حکم خدا سے پہاڑ سے
پانی ایسا جاری ہوا کہ تمام صحرا پر آب ہوگیا اور لاش عاصم کی اوسی پانی مین
بہگئی اور یہ کف افسوس ملکر رہ گئے

حال حبیب اور زید کے بکنے کا اور پہانسی پانا اونکا *

جب سفیان وخالد اون اسیرونکو لیکر بیت الحرام مین آیا تو اوس لڑائی کو
اپنی فتح جانکر فخر کرتا تھا لیکن بوجہ نملنے سر کے اور بکنے اونٹونکے
نامرادی سے دل غمگین تہا تب تو اوسنے جلکر یہ فکر کی کہ ان دو آدمیونکو بیچ کر
کچھ روپیہ لیجئے چنانچہ قریش کے ہاتھ فروخت کیا اونہوں نے ماہ حرام سمجھکر
تامل کیا اور بہت سمجھایا کہ تم دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے پھر جاؤ اور
دین آبائی مین آؤ تو قتل سے امان پاؤ گے ورنہ بعد اس ماہ کے قتل کیے جاؤ
جب وہ عہد گذرا تو ان دو شخصوں میں سے ایک کو قریب پہانسی کے
لائے اور اونکو ہر چند سمجھایا اونہو نے جواب دیا کہ اگر ایک ایک ریزہ ہمارا جدا
کرو گے تو بہی ہم دین محمدی سے نہ پھرینگے یہ کہکر دو رکعت نماز پڑہنے بعد
فراغ نماز اون اشرار لعین نے اونکو پہانسی دیدیا پھر سعادت مند نے
اونہو نے طرف آسمان کے سر اوٹہا کر کہا کہ اس انبوہ مین کوئی ایسا نہیں جو
سلام میرا میرے حبیب کو پہونچا دی یارب تو سلام میرا پہونچا یہ کہتے تھے
ایک شقی نے نیزہ اوپر سینے انکے مارا اور دار پہ کہینچ دیا اسی طرح زید کو بھی بعد قلیل قاتلی شہید کیا

خبر پہونچانا حضرت روح الامین ع کا جناب سید المرسلین ص کو احوال اصحاب دین ع سے

راوی کہتا ہے کہ جناب رسول خدا مسجد مین رونق افروز تھے کہ آثار وحی کے ظاہر ہوئی اور حضرت نے فرمایا کہ سلام میرا بھی اوپر اونکے ہو پھر اصحاب سے فرمایا کہ حبیب نے اسدم پہانسے پائی اور جبرئیل ع حکم رب جلیل سے سلام اونکا پاس میری لائی ہین سبھون نے رحمت خدا اوپر اونکے بھیجے +

بھیجنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا عبداللہ بن انیس کو واسطے لینے انتقام کے سفیان خالد سے

راوی کہتا ہے کہ جب سفیان خالد نے یہ دعا کی تو دل اوسکا خائف ہوا کہ جناب رسول خدا انتقام اسکا ضرور مجھسے لیوین گے اس خیال سے اوسنے ایک لشکر جمع کیا اور جب حضرت کو یہ خبر معلوم ہوئی تو حضرت نے عبداللہ نامی صحابی کو بلایا اور فرمایا کہ تم جاکر عاصم کا انتقام سفیان خالد سے لو انہوں نے عرض کیا کہ بموجب ارشاد حضور کے فدوی اسیوقت جانے پر مستعد ہی مگر مجکو اوسکی شناخت مین تامل ہے کوئی نشان اوسکا بتا دیجیے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اوسکو دیکھوگے تو شیطان یاد اویگا اور اگر اجازت ہو تو کوئی کلمہ بروقت مقابلہ کے مین اوس سے کہون حضرت نے اجازت دی یہ نہایت خوش وخرم روانہ ہوے بعد تھوڑی عرصہ کے اوس قبیلہ مین پہونچے اثنائی راہ مین اوس شخص سے ملاقات ہوئی یہ اوسکے پاس گئے تو پیشانی کی نشانسے اوسکو پہچانا اور سامنے جاکر سلام کیا سفیان نے کہا کہ تو کون ہے میری آشنائی نے

نہین ہے انہون نے جواب دیا کہ مین ہون قوم خزاعہ سے ایک مرد سپاہی
کہ رات دن جویای جنگ رہتا ہون اب کو جانتا ہون نین سنا ہی کہ تو لڑائی کے
جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ سے آمادہ ہے مین شوق جنگ مین تیری پاس
آیا ہون تا ہمراہ رکاب ہوکر دشمنو نسے لڑون سفیان اس بباتکو سنکر نہایت
خوش ہوا اور کہا مرحبا خوب ہوا کہ تم آگئے یہ کہکر ہمراہ اپنے لے گیا اور روز
بروز لطف و مہربانی زیادہ کرتا تہا اور جو کچھ کینہ دل مین جناب رسول خدا سے
رکھتا تہا سب انسے بیان کیا انہون نے بہی اپنا قاعدہ جنگ جیسا چاہیے تہا ویسا
بیان کیا وہ نہایت انسے خوش رہتا تہا اور ایک دم اپنے سے جدا نکرتا تہا اسیطرح
چندی بسر کی ایک شبکو جو وہ سویا اور پاسبان بہی سب غافل ہوئی اوسوقت
انہونے ارادہ سرکاٹنے کا کیا

ذکر سر کاٹنے سفیان سعنے کا اور لانا سر نحس اوسکا خدمت رسول خدا مین

جسوقت سفیان غافل ہوکر سویا اور پاسبان بہی غافل ہوی اوسوقت
عبد اللہ تلوار میانسے لیکر اوٹہے اور بالین پر اوسکے آئی اور سر اوسکا کاٹکر
ہاتہ مین لیا اور شبا شب روانہ ہوکر نیچے ایک پہاڑ کے پہونچے وہان ایک غار
نہایت تنگ و تار نظر آیا انہون نے اوسکو واسطے پناہ کے غنیمت جانا اور اوسمین
جاکر چہپ رہے بخوف قوم سفیانکے قدرت خدا سے اوس غار کے منہ پر مکڑی نے
جالا لگا دیا اب یہانسے حال سفیانیونکا لکہا جاتا ہے جب صبح ہوئی اور لوگ
اپنے اپنے خواب گاہ سے اوٹہے اور امیر سے مکانکو خالی پایا تو خوابگاہ مین
اوسکے جاکر دیکہا کہ تن بیسر پڑا ہے اور خونین سب بستر تر ہی نوحہ و ماتم کرتے

ننگے سر تا لاش تائل بین طرف بیابانکی چلے اور داہنے بائین ڈھونڈہتے
ہوئی غار پہ پہونچے تو دیکھا کہ موہنہ پر غار کے جالا لگا ہے یہ دیکھکر وہانسے
اپنے اپنے مکانونکو پہری جب یہ سب لوگ چلے گئے اور شب ہوئی تو عبد اللہ
غار سے نکل کر روانہ طرف یثرب کے ہوئی اسیطرح سے منزلین طے کرتے
ہوی خدمت جناب رسول مقبولؐ مین حاضر ہوکر سر نجس اوسکا زیر قدم
حضرت کے ڈالدیا حضرت اوسکے سر کو دیکھ کر شکر خدا بجالائی اور عبد اللہ
کو تحسین و آفرین کی

ذکر آنے بو براء عامریکا خدمت سید بطحا مین اور طلب کرنا اصحاب کا
واسطے ہدایت کرنے اسلام قوم اپنی کے اور بہیجنا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کا منذر کو معہ ستر آدمیون کے

راوی کہتا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ دولت سرا مین مجمع اصحاب
مین بیٹھے تہے کہ ناگاہ ایک شخص عجمی بو برا نام بزرگ قوم بنی عامر کا سامنے
حضرت کے حاضر ہوکر آداب بجالایا حضرتؐ نے جواب سلام دیا اور سنے عرض کیا
کہ آپ رسول خدا بیشک ہین مجکو یقین ہے لیکن خوشی میری یہ ہی کہ پہلے
اپنی قوم کو اسلام قبول کراؤن اور خود بہی ایمان لاؤن امیدوار اسبات کا
ہون کہ آپ معہ ایک نامہ کے چند اصحاب میری ہمراہ کیجیے تاکہ اوس قوم کو
ہدایت کرین پیغمبرؐ نے فرمایا کہ قوم تیری جہالت بہت رکہتی ہی ایسا نہو کہ اصحاب
میری اونکے ہاتھ سے رنج اوٹھاوین اوسنے عرض کیا کہ تہیا میرا اور بہتیجا میرا
اوس قوم کا سردار ہے کسی طرح خلاف ہماری وہ قوم نہین کرسکتی ہے پس

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے نامہ لکھوایا اور منذر نامے اصحاب کو معہ ستر
آدمیون کے ہمراہ اوسکے روانہ کیا جب منذر نزدیک اوس قوم کے پہونچی بیت

چو آمد بنزدیک آن حی زمان — بسالار پرسید نام و نشان

بھیجنا منذر کا خزام کو پاس عامر کے اور شہید ہونا اونکا

منذر نے اوس قوم سے پوچھا کہ سالار کا کیا نام ہے لوگون نے وہانکے کہا
عامر نام ہے اور فلان مقام پر رہتا ہے خزام نامی ہمراہی اپنے کو منذر نے
پاس عامر کے بھیجا اوسنے آئین اسلام سے اوسکو سلام کیا اور نامہ حضرتؐ کا
اوسکو دیا اوسنے پڑھا تو دعوت اسلام دیکھکر افروختہ ہوا اور واسطے قتل
کرنے نامہ بر کے حکم دیا فورًا خزام قتل کئے گئے پھر اوسنے اپنی قوم کو جمع کیا
تاکہ منذر کو معہ ہمراہیان کے قتل کرین جواب مین اوس قوم نے کہا کہ اگر اسلام
لانا تجکو منظور تہا تو ایلچی کا قتل کرنا کیا ضرور تہا یہ کہکر وہ اپنے اپنے مکانونکو
چلے گئے پھر اوسنے اپنے عزیزونکو جمع کیا اور اہل دین پر تاخت لایا اوسوقت
اہل دین آگاہ ہوی اور سوائی تیغ کہینچے کے اور چارا ندیکہا اور مشرکین سے
کارزار مین مشغول ہوی اور سب نے اوردگاہ رب العالمین مین ہاتہ اوٹہا کر دعا کے
کہ سلام ہمارا اجناب رسول مقبولؐ کو توہی پہونچانے والا ہے بعد اسکے سب نے
خوب جنگ کی اور بہتسے کفار واصل جہنم کئے آخر کار یہ سب شہید راہ خدا مین ہوئے

آگاہ ہونا عمر امیہ اور حارث صمہ کا اور بیان شہادت اہل دین سے اور شہید ہونا حارث کا اور رہا ہونا عمر اور امیہ کا

قبل لڑائی کے دو آدمی اونٹ لیکر واسطے چرانے کے طرف صحرا کے گئے ہوئے تھے

جب وہانسے پہری تو لشکرگاہ مین تلاطم دیکھا تب ایک پہاڑ کی چوٹی پہ چڑہ گئی
اور وہانسے بغور دیکھا کہ انصار دین سب کام آچکے ہین تب عمر نے حارث سے
کہا کہ اب صلاح یہ ہے کہ یثرب کو پہر چلین حارث نے جواب دیا کہ جناب رسول خدا کو
کیا مونہہ دیکھاوینگے یہ بعید مروت سے ہی کہ ہمراہی سب ماری جاوین اور ہم
یثرب کو پہر جاوین یہ کہکر حارث اور عمر دونو کفار وین در آئی اور حارث
بہت سے مشرکین کو جہنم مین پہونچا کر شہید ہوئی اور عمر دستگیر ہوئے

اور رہائی پانا عمر کا قید کفار اور روانہ ہونا طرف یثرب کے
اور اثنائی راہ مین دو شخص بنی عامر کو قتل کرنا کہ بنی خلیف نظیر سے تہے

جب عمر گرفتار ہوکر پاس سردار اوس قوم کے پہونچا اوسنی حکم دیا کہ ہاتھ اوسکے
کہولدو اور کہا کہ تو جاکر عبد مناف کے بیٹے سے کہدیے جو حال تو نے دیکھا ہے
انہونے بہت خوش ہوکر کہا کہ مین اس آب وتاب سے بیان کرونگا کہ پہر کوئی اہل دین
اودہر کا ارادہ نکریگا اس اقرار پر انکو رہا کیا یہ فوراً اونکی نظرونسے غائب ہوگئے اور
بہاگے اثنا راہ مین شبکو ایک منزل مین مقام کیا اتفاقاً دو آدمی قوم بنی عامر سے
اوسی جگہہ پر آکے ٹہری اور پہلے جناب رسول سے امان اونکو دی گئی تہی اسلیے
آگاہ نتہا انکو اونکو غافل پاکر دونو کے سر کاٹ کر شکر خدا بجالایا کہ مینے ستر
آدمیونکی خونکا عوض لیا لیکن قبل پہونچنے اسکے کے جبرئیل امین نے حسب الحکم
رب العالمین کے حضرت کو اس حال عامر سے آگاہ کیا حضرت نے عامر کو بد دعا کی
کہ وہ طاعون سے ہلاک ہوکر جہنم مین پہونچا دوسری ابو براء نے بہی اس صدمہ سے
جان دی بعد اسکے عمر خدمت حضرت مین آکر پہونچے اور سب حال مفصل بیان

کیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ نے اون دو نو آدمیونکا حال سنکر ان سے آزردہ ہو بیت

چنین گفت راوی کہ آن کشتگان　کہ بو بعد از شاہ دین وبا بان

انا حضرت سید عالم کا پاس یہودان بنی نظیر کے اور عذر

کرنا کردار عمر امیہ سے اور عذر کرا ونکا حضرت سے

راوی کہتا ہے کہ جناب رسول خدا مع علی مرتضی اور چند اصحاب کے عند خطاب

کو پاس حی اخطب کے کہ سردار یہودیونکا تھا تشریف لیگئے وہ استقبال کو آیا

اور بہت تعظیم و تکریم سے اپنے مکانمین لے گیا اور عرض کیا کہ کیا سبب قدم رنجہ فرمایا

حضرت نے کردار عمر کو بیان فرمایا اور کہا کہ خون بہا جو تم تجویز کرو وہ ہم دیوین تو

اوسنی یہ عرض کیا کہ جو رائے آپکی ہو وہ بہتر ہے اور آپ میری مہمان ہین دعوت

میری قبول فرمائے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے قبول کیا اور ایک دیوار

بلند اوسکے مکانمین تہی اوسکے سایہ مین رونق افروز ہوئے اور وہ واسطے سامان

ضیافت کے باہر گیا اور اپنی قوم مین جاکر خبر دی کہ ایسا وقت پہر ہاتھہ نہ آویگا

اسواسطے کہ محمد چند انصار سے میری مکان مین نیچے ایک دیوار بلند کے بیٹھے ہین

تم مین سے کوئی زبردست پہلوان ایک بڑا پتھر دیوار پر سے اونکے سر پر پہینکدیوے

چنانچہ اونمین سے ایک بڑا پہلوان کہ نام اوسکا سلام تہا اوسنے ہی اوسنے کہا

کری تیر سے چہی نہین اسوجہہ سے کہ جبرئیل اونکو خبر دیدینگے اوسواسطے عہد اور

پیمان توڑنے کے اور کچھہ فایدہ نہوگا بلکہ رہنا یثرب مین دشوار ہوگا لیکن ان سب

ظالمون نے اوسکے کہنے پر عمل نہ کیا اور ایک بڑا پتھر اوپر دیوار کے لیجانے کا ارادہ کیا

آگاہ کرنا جبرئیل کا جانب رب جلیل سے جناب رسول دین

اور باہر آنا حضرت کا اور حکم دینا جلائی وطن کا یہودیون کو

حضرت تنہا وہانسے اپنے مکانکو روانہ ہوی اصحاب انتظارین تھوڑی دیر وہان بیٹھے رہے جب عرصہ ہوا تو جناب امیر علیہ السلام سے ہمراہیون نے کہا کہ دریافت کرنا چاہیے کہ حضرت کہان ہین غرض تلاش کرتے ہوی مکان پر پہونچے تو دیکھا کہ آپ تشریف رکھتے ہین سب صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کیون اکیلے چلے آئی اور ہم لوگونسے کچھ نفرمایا اسکا کیا باعث ہے حضرت نے اوس راز کو بیان کیا اور ایک صحابی کو حکم دیا کہ تم موسائیونسے پیام دو کہ یہن صفائی سے خون بہا دینیکو تمہارے پاس گیا تھا اور تمنے خلاف عہد وپیمانکے میرے قتل کی تدبیر کی اور ایک پتھر اور پر اوس بلند دیوار کے لیجا کر چاہتے تھے کہ گرادین خیر اب دس روز کے مہلت تمکو دیجاتی ہے کہ تم اپنی جان اور مال لیکر اس شہر سے نکل جاؤ اور اگر اسمین تامل کروگے تو بعد دس روز کے خون اور مال تمہارا اسلام پر حلال ہوگا وہان یہودیون نے بعد جانے حضرت خیر البشر کے کنانہ نے سردار اپنے قوم سے کہا کہ محمد کیون جلدی چلے گئے اونہون نے کہا نہ ہمکو کچھ خبر ہے اور نہ تمکو معلوم ہے کنانہ نے کہا کہ تمنے خلاف عہد جو کیا خدا نے اونکو اس بات کی خبر دی وہ بیشک رسول ہین اگرچہ ہم اولاد اسحاق سے چاہتے تھے کہ کوئی نبی ہو لیکن مرضی خدا مین کیا اختیار ہے تم دشمنی سے دست بردار ہو اون سیہ دلون نے کہا کہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ ہم توریت سے ہاتھ اوٹھائین اگر سر بھی کٹ جائین تو کچھ غم نہین ہے کنانہ نے کہا کہ اب یقین ہے کہ تمکو حکم جلاوطن کا ہوگا کہ اسنے درمیان مین وہ اصحاب پیام لیکر آپہونچے سبھون نے یہ سنکر کہا کہ اچھا ہم دس روز

خالی کر دینگے یہ ہمکو قبول ہے بس یہانسے یہ اصحاب خدمت حضرت مین
پہرکر حاضر ہوئی اور عرض کی کہ حضرت کا انہوں نے شکوہ کیا

پیغام بہیجنا عبد اللہ بن ابی کا پاس یہودیونکے اور سرکشی
کرنا یہودیونکا حکم رسول سے اور استیصال کرنا اونکا اشعار

ولی آنکہ عبد اللہ بن ابی ... گزین پیشتر تیر شد ذکر وی
ز بغض سخن بوجہش خیر الانام ... فرستاد نزد یہودان پیام

عبد اللہ بن ابی کہ ہمیشہ حضرت سے عناد و دشمنی رکہتا تہا اوسنے یہودیونسے
کہلا بہیجا کہ تم ہرگز اس حکم کو رسول کے نمانو اور مکانونمین بیٹہے رہو مین پنج
دو ہزار آدمیونسے تمہاری کمک کرونگا جب حی بن اخطب نے یہ پیام سنا خوشی سے
چہرہ اسکا سرخ ہوگیا اور اس کمک پر مغرور ہوکر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ سے کہلا بہیجا کہ ہمکو جلا وطن کرنا دشوار ہے آپسے جو کچھہ ہو سکے
وہ ہماری واسطے کیجیے جناب رسول مقبول نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور انصار کو
حکم لڑائی کا دیا اور جواب مین ارشاد فرمایا کہ اوس سے کہنا ہم عنقریب آتے ہین
تم ہوشیار رہو بس یہ سنکر وہ گیا اور اونسے یہ جملہ بیان کیا پہلے دروازہ
خوف سے قلعہ کا بند کیا اور برج پر قلعہ کے تیر و کمان دہتہر لیکر آمادہ جنگ بیٹہے
اسطرفسے جناب رسول خدا ساتہہ سپاہ اپنی کے روانہ ہوکر قریب شام نیچے قلعہ کے پہونچے

ذکر محاصرہ کرنے قلعہ کا اور فتح کرکے غنیمت تقسیم کرنا اہل اسلام کو

جب نزدیک قلعہ کے پہونچے تو اصحاب نے پہلے خیمہ حضرت کا استادہ کیا حضرت نے
اوسمین رونق فرما ہوکر جناب امیر کو حکم دیا کہ ہر چہار طرف سے قلعہ کو گہیر لو یہودیوں نے

اوپر سے تیر اور پتھر برسانا شروع کئے کہ ٹھہرنا اوسکے نیچے دشوار تھا غزال نام
ایک یہودی تھا کہ تیر اوسکا پانچ سو قدم پر کام کرتا تھا اوسنے حضرتؐ کی خیمہ پہ
تیر مارنا شروع کئے اصحاب نے یہ دیکھہ کر خیمہ حضرت کا اور مقام پر برپا کیا
جب نماز عشا کا وقت آیا تو دلیران دین نے ساتھہ جناب ختم المرسلین کے قلعہ کو
چھوڑکر نماز جماعت ادا کی بعد فراغ نماز کے پھر اوسی طرح سے قلعہ کو گھیر لیا

پوشیدہ ہونا جناب حیدر کرارؑ کا عین کارزار جنگ مین اور بھاگے ہوے جنگ احد سے ایک شخص نے جناب رسولؐ خدا کو یہ خبر دی اور فوراً حضرت امیرؑ نمودار ہوئے بیت

شنیدم کہ شیر خدا ازان میان
یکایک شد از چشم مردم نہان

جب جناب حیدر کرارؑ میدان کارزار مین نظر انصار سے نہان ہوئے ایک نے
بھاگے ہوؤن احد سے مثل اپنے سمجھہ کے بطور شکایت جناب رسول خداؐ سے
بیان کیا عرصہ ہوا ہے کہ علیؑ لشکر سے غائب ہو گئے ہین ہر چند تلاش کیا
پتہ کہین نہین لگتا حضرت نے فرمایا خاطر جمع رکھو علیؑ میدان جنگ ہی بھاگنے کو
ننگ جانتے ہین کوئی اور ضرورت مین ہونگے اس ما بین دیکھا کہ وہ شیر بیشۂ
دلاوری اور معرکہ آرائی عرصۂ بہادری ایک سر خون آلودہ اپنے پنجہ خونچکان مین
لیے ہوئے خدمت بابرکت جناب رسالت مآبؐ مین تشریف لائے حضرتؐ نے حال
پوچھا عرض کیا کہ یہ وہ شقی ہے جو تیر خیمۂ جناب پہ لگاتا تھا اور اپنی تیر اندازی
پر ناز رکھتا تھا جب تاریکی شب زیادہ ہوئی مجھکو خیال آیا کہ یہ شقی اپنی تیر اندازی پہ
نازان ہوکر شاید باہر نکل آوے مین قریب دروازۂ حصار کے گیا دیکھا کہ

اوسیوقت یہ گمراہ نو آدمی اور اپنے ہمراہ لیکر باہر قلعہ کے آیا مینے پہچانکے
ایک ہی حملہ مین سر اسکا کاٹ لیا اور ہمراہیونکا تعاقب نہین کیا اب اگر حکم ہو
تو اونکو بہی جاکر زیر تیغ کرون جناب رسول خدا یہ سنکر بہت خوش ہوگے
اور آٹھ آدمی جرار ساتھہ علیؑ نامدار کے مقرر فرماکے روانہ کیا جب مردان
دین تلوارین کہینچے ہوئے اونکے سر پر پہونچے اون تیرہ بختونکو نہ یارائی
ستیز اور نہ پاے گریز باقی رہا سر حوالہ شمشیر تیز کے کیا دلیران دین بعد
کاٹنے سر پائی مشرکین کے حاضر ہوئی حضرت شکر خدا بجالائی اور حکم دیا
کہ ان سرونکو درختون بلند مین لٹکا دو تا کہ یہودی اپنی مددگارون کا
حال دیکھین موافق حکم کے ہر ایک درخت مین ایک ایک سر لٹکا دیا جب
صبح ہوئی یہودیون نے سامنے سے جو سر لٹکے ہوی دیکھے آنکھون مین
خون اوتر آیا تیر او پتھر اوپر سے مارنے لگے اسیطرح سے کئی روز امید مین

ابن اُبی کی کمک لانی مین گذری بیت

نہ یاری دہی از وی آمد پدید نسود از قریظہ نہ غطفان رسید

عاجزی کرنا یہودی ابن نظیر کا اور معاف کرنا حضرتکا خون مشرکین کو اور اخراج کرنا اونکا یثرب سے

جب موسائی کمک آنے سے ناامید ہوئے اپنے کردار بد سے پشیمان ہو کر
پاس جناب پیغمبر خداؐ کے عذر خواہ آئی اور کہا کہ ہمنے جہالت اور حماقت
سے حکم آپکا نہ مانا ویسی سزا کو پہونچے اب آپ اپنی مہربانی اور عنایت سے
جان اور مال ہمارا بخشئے اور جہان ارشاد کیجئے وہان چلے جاوین

جب یہ پیام حضرت خیرالانام نے سنا تو فرمایا کہ عوض مین اس نافرمانی کے قتل و غارت کرنا چاہئے تہا لیکن خیر اب جو عاجزی کرتے ہین از رہ کرم کے قتل و قمع سے آزاد کیا ہتیار اور جو کچھ اسباب اونٹونپر بار ہوسکے لیجاوین اس شرط کو اگر منظور کرین تو قلعہ سے باہر آوین وہ شخص حضرت سے جواب لیکر پاس یہود کے گیا اور یہ سب حال بیان کیا تب وہ آپسمین صلاح کرنے لگے آخرکار چار و ناچار ان شرطونکو اختیار کیا لکھا ہے کہ چہ سو اونٹ مال و اسباب کے بار کرکے باہر قلعہ کے باحال تباہ نکلکر راہ مسافرت کی اختیار کی کوئی گردہ خیبر کو اور کوئی شام کو چلا گیا جناب رسول خدا نے قلعہ مین تشریف فرما ہو کر مال اور زمین زراعت و باغات ضبط کرکے اصحاب پر تقسیم کیا اور بعد فتح و فیروزی کے اپنی دولت سرا کو مراجعت فرمائی

ذکر جانے حضرت کا طرف بدر کے موافق وعدہ اشقیا کے اور نہ آنا اونکا اور واپس آنا حضرت

راوی کہتا ہے کہ احد مین سفیان نے کہا تہا کہ سال آئندہ میدان بدر مین جنگ ہوگی اور حضرت نے بہی اس وعدہ کو قبول فرمایا تہا بیت

چو ہنگام آن وعدہ آمد فراز ۔ بفرمود تا لشکر رزم ساز

تب وعدہ لشکر آراستہ کرکے علم اوٹہاکر حیدر عالم کو عنایت فرمایا کہ روانہ ہوئی جب مقام بدر مین پہونچے تو خیمہ حضرت کا برپا ہوا اور جب سے انتظار کیا کفار ونکے آنے کا لکہا ہے کہ سفیان کے ساتھ دو ہزار آدمی

کعبہ شریف سے دو منزل آگے آئے تھے کہ افتراق قریش نے آپس مین کہا
کہ ایکے سال گرانی بہت ہے اور سامان جنگ کچھ مہیا نہین ہوا ہے اسو ہیسے
لڑائی ہمسے نہو سکیگی اِس سال موقوف رکھنا اولیٰ ہے یہ صلاح کرکے اپنے
مکانونکو پھر گئے جب یہ خبر حضرت کو پہونچی تو آپ بھی وہانسے روانہ ہو کر دولت سراکو تشریف لیگئے
ذکر واقعہ سال پنجم کا ہجرت سے اور بیان جنگ دومۃ الجندل قلعہ سر حد روم کا
ایک حصار بہت مستحکم سرحد روم پر اشقیانے تیار کیا ہے اس ارادہ سے کہ جناب
رسول خدا پر تاخت لاوین یہ خبر حضرت خیر البشرؐ نے سنکر حکم دیا کہ اہل دین
واسطے جنگ اون مشرکین کے کمر باندہیں ایک لشکر جرار تیار کرکے راتونکو راہ
طے کرتے ہوی قریب قلعہ کے پہونچے اور خبرداروں نے عرض کیا کہ اونشتر
اور گائی اور گوسفند اس جنگل مین کہ یہ چراگاہ اونکا ہے اگر آپ حکم فرماوین تو ہم
اونکو پکڑ لیے آوین جناب رسول مختارؐ نے اصحاب سے اشارہ کیا کہ مواشی کو لاو
موافق حکم کے دلیران دین مواشی مشرکین کو گھیر کر معہ ایک پاسبان کے
لائی جناب سید خیر البشرؐ نے اوس قیدی سے پوچھا کہ کفار کسقدر قلعہ مین
جمع ہین اور کون صورت سے اوستوار کیا ہے اوسنے عرض کیا کہ کفار نے جسوقت
آمد لشکر حضرت کی سنی ہے قلعہ چھوڑ کر طرف صحرا کے بے سروسامان بھاگ گئے ہین
حضرت یہ حال سنکر شکر خدا بجا لائی اور اصحاب دین کو حکم دیا کہ مال و اسباب
مشرکین کا سب ایک جگہہ جمع کرین موافق حکم کے سب اسباب جمع ہوا اور حضرت
چند روز مقیم رہے اور وہ اسباب اصحابکو تقسیم فرماکر دولت سراکو تشریف فرما ہوئے
پہونچنا خبر نبی مصطلق کا اور بھیجنا بریدہ کو حضرت خیر البشرؐ کا

واسطے دریافت کرنے اس خبر کے

بعد چند روز کے خبر آئی کہ ایک دلیر حارث نام بسبب غرور کے فکر خام سے سرانجام
لشکر کا کر رہا ہے تاکہ شہر جناب رسول انام پر تاخت لائے جناب رسول خدا نے
بریدہ نامی اصحاب کو طلب فرماکر ارشاد کیا کہ تو اوس قوم مین جاکر شامل تیار
شکر کے ہلجا اور حال اونکا دریافت کر بریدہ رخصت ہوکر چند روز مین اوس
گروہ مین جا پہونچے سالار سے ملاقات کی اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو اور
کہانسے آئے ہو کچھ محمدؐ سے بھی خبر رکھتے ہو بریدہ نے جواب دیا کہ مجھے
کیا واسطہ محمدؐ سے مین تو محبت صنم مین مبتلا ہون اور مین تو ارادہ محمدؐ سے
جنگ کا رکھتا ہون واسطے شراکت تیرے آیا ہون یہ سنکر حارث بہت
خوش ہوا اور اپنے پاس مہربانی سے بٹھایا اور سب حال کہہ سنایا بریدہ نے
کہا کہ مین تنہا اس ارادہ پر نہین آیا ہون بلکہ ایک ناموری معہ اپنی قوم کے ہمراہ
میرے آئیگا اور مین ہر قبیلہ سے دوستی بہت رکھتا ہون سپاہ گران
فراہم کرکے پاس تیرے آؤنگا حارث یہ بات سنکر بہت خندان ہوا اور کہا کہ
جلد جاکر تم اسکا سرانجام کرو بریدہ نے کہا کہ تم تیاری کرکے چلو مین اثنائے
راہ مین ملجاونگا پہر اوس سے کہہ کر روانہ طرف یثرب کے ہوئے

خبر لانا بریدہ کا اور گرفتار ہونا ایک جاسوس کا اثنائے راہ مین

بریدہ جب پاس جناب رسول خدا کے حاضر ہوئے تو سب انکا حال بیان
کیا حضرت نے اصحاب کو حکم دیا کہ سامان جنگ مہیا کرکے آمادہ سفر ہون
دوسرے دن علی الصباح انصار دین سامنے حضرت ختم المرسلینؐ کے

کمر بستہ حاضر ہوی اور ناقہ خاص سواری کا بھی حاضر ہوا دو نشان فوج کے
مرتب کر کے ایک جناب امیر علیہ السلام کو دیا اور دوسرا سعد عبادہ کو عنایت
فرمایا اور عمر کو معہ ایک گروہ انصار کے آگے لشکر کے چلنے کا حکم دیا اور ابو سلمہ
ساتھہ ایک گروہ کے جانب دست راست اور عکاشہ معہ ایک گروہ جانب چپ
اسیطرحسے لشکر کو آراستہ کر کے روانہ ہوئی جب قریب بنی مصطلق کے
پہونچے تو راہ مین ایک اعرابی کو ہمراہیان عمر سے ایک شخص نے دیکھا کہ
دیوانونکے مانند دہنے اور بائین لشکر کو دیکھتا چلا آتا ہے اوس مرد
دین دار نے لشکر کے باہر گھوڑا دوڑا کر پاس اوسکے آیا اور اوسکو
گرفتار کر کے پاس عمر کے لایا اوس قیدیسے عمر نے پوچھا کہ تو کون ہے
اور یہان تیرا کیا کام ہے اور کہانسے آیا ہے اور کہانکو جاویگا اوسنے
جواب مین باتین بے ربط دیوانونکے مانند کہین عمر نے غصہ سے قبضہ پر ہاتھ
رکھا اور کہا کہ سچ کہو اور نہین تو قسم ہے خدائی عظیم اور رسول کریم کی
کہ تیری تین اس تیغ بیدریغ سے دو نیم کرونگا قیدی بیچارہ خوف نیم
سے کانپنے لگا اور صداقت سے کہنے لگا کہ مین فرستادہ حارث کا ہون
تاکہ حال لشکر ظفر پیکر کا دریافت کرون کہ کسقدر پیادی اور سوار ہین جبکہ
یہ حکایت سنی پاس جناب رسول خدا کے لیکر حاضر ہوا حضرت خیر البشر نے
سب حال اوس سے پوچھا وہی سب حال اوسنی بیان کیا حضرت نے دعوت اسلام
طلب فرمائی اوس جاہل نے راہ غیرت اور ہمت سے اسکو قبول نہ کیا اسوقت
حضرت نے عمر کو حکم دیا کہ تم گردن اسکی تنسے جدا کرو موافق فرمان کے

ایک تلوار ایسی لگائی کہ سر اوسکا بدن سے جدا ہوگیا یہ خبر اوس گروہ ضلالت
پژوہ کو جو پہونچی کہ جاسوس مارا گیا ایسا رعب دلو نپر چھایا کہ سوائے
گھر ونکیطرف بھاگنے کے کچھ نہ بن آیا اونکو

ذکر جنگ کرنے اہل اسلام کا ساتھہ بنی مصطلق کے اور فتح یاب ہونا شیران دین کا

دوسری دن جب لشکر قریب جا پہونچا تو اعدائی دین چار و ناچار واسطے
جنگ کے ساتھہ لہائی تمکین سکے باہر قلعہ کے آئی اوس قوم سی صفوان
نامی بہادر نشان لیکر آگے صف کے سردہوا اوسوقت حکم خدائی جہان آفرین سے
فوج ملائکہ میدانمین نمودار ہوئی جب کفار نے کثرت فوج ظفر موج کی صحرا مین
دیکھی دل اندیشہ سے اونکے پانی ہوگئے شاہ دین نے عمر کو حکم دیا کہ آگے جاکر
فوج مخالف مین ندا کردو کہ جو تم مین سے ایمان لاویگا تو جان و مال سے
امان پاویگا عمر نے بڑہ کر یہ ندادی کفار نے انکار کیا عمر نے پھر حضرت سے
یہ حال عرض کیا جناب رسول خدا نے حکم فرمایا کہ ایک بارگی دلیران دین اوپر
مشرکین کے حملہ کرین پس بموجب حکم شاہ دین کے بہادران ارجمند دشت کین مین
جنگ کرنے لگے عین ہنگامہ جنگ مین بو قتادہ نامی ایک اہل دین نے اپنی تین
نشان بردار مشرکین تک پہونچایا اور ایسی تلوار لگائی کہ سر اوسکا زمین پر
گرا جب علمدار اعوان اشرار کا مارا گیا تو منہ اون سبکے طرف فرار قدم کے ہوگئے
انصار دین نے قدم آگے کو بڑہائی اور دس آدمی مار کر زمین پر گرائی پھر تو
سب مشرکین بھاگ گئے اور اہل دین مال و اسباب مرد و عورت جوان و پیر سب

دست گیر کر کے خدمت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر لایا

ذکر اسلام لانے برّہ بنت حارث کا کہ سردار اپنے قوم بنی مصطلق کا تہا اور مشرف ہونا زوجیت حضرت سے

جناب رسول خدا نے وہ مال سب انصار پر تقسیم کیا اور دختر حارث ثابت نامی مرد دیندار کے حصہ مین آئی اوسنے کہا کہ تو اسقدر روپیہ دی تو مین تجہے آزاد کردون برہ روپیہ کے دینے مین عاجز ہوکر خدمت بابرکت حضرت مین حاضر ہوئی اور کہا کہ ثابت اسقدر روپیہ طلب کرتا ہے کہ سرانجام اوسکا مجہسے نہین ہوسکتا آپ حاجت روائی دو عالم ہین یہ مشکل میری آسان کیجیے اور ذلت وخواری کنیزی سے مجکو آزاد کرا دیجئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تونے جو اسلام اختیار کیا ہے اب ہم نہ کہا ثابت کو مین روپیہ دیکر تجکو آزاد کرا دونگا اور جو تو رضا مند ہو تو مین اپنی نکاح مین لاؤن یہ بات سنکر وہ نہایت خوش ہوئی اور عرض کیا کہ خوشا نصیب میرے جو حضور کی کنیزدان مین داخل ہون لپس حضرت نے روپیہ ثابت کا ادا کیا اور اپنے عقد مین لائی اور نام جویریہ رکہا جتنے اصحاب تہے ہر ایک نے اپنے قیدیون کو بخیال پاس داری حضرت رسول مقبول آزاد کیا اور چند روز مع اصحاب وہین بعزت تمام آرام فرمایا

وزان پس سوی برّہ آورد رو	چو بر برّہ کرد از کرم نام او
فدا کرد داد را بجاہین نوش	بجو و عقد بستش بحکم خویش
جواد نبی ور حرم داد جا	سرش از ان انداز و شرف بر سما

آغاز داستان جنگ احزاب اور جانا یہودیونکا خیبر سے پاس ابوسفیان کے اور شکایت کرنا حضرت خیر الانام کی اور تسلی دینا اوسکا واسطے انتقام کے

ایک گروہ نے یہودان خیبر سے جاکر نالہ وزاری سے فریاد کی اونہون نے آپسمین مشورہ کرکے یہ قرار دیا کہ ہم سب ملکر حرم مین پاس ابوسفیانکے کہ وہ بزرگ قوم کا ہے یہ ماجرا بیان کرین اور موافق صلاح اوسکی کے سامان جنگ کرین یہ صلاح کرکے ایک گروہ بطحا مین پاس ابوسفیانکے آیا اور کہا کہ محمدؐ کے ہاتھہ سے ایسے تنگ آئی ہین کہ زندگی ہمکو دشوار ہے اور تمام قوم ہماری اونکی نظر مین ذلیل وخوار ہے اور نہ سوائی تیری کوئی یاور ومددگار ہے پریشانی سے تنگ صحرا وکوہسار وطن ہے اوسنے جواب مین کہا کہ جو عدو اونکا ہے اوسپر جان میری نثار ہی تم کچھہ تردد نہ کرو زمانہ راحت وسرور کا عنقریب آپہونچا ہے مین کعبہ شریف مین جاکر سرداران قوم سے عزا کی قسم لیکر گرد ملال وکدورتکو آب تیغ جنگ وجدال سے دھوونگا

جمع کرنا ابوسفیانکا بزرگان قریش کو کعبہ شریف مین

اور قسم کہانا انتقام لینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ سے بیت

چو سفیان مر آن قوم را جمع دید   نخست آہ سرد از جگر بر کشید

ابو سفیان نے بزرگان بطحا کو پیام پہونچایا کہ تم سب کعبہ مین جمع ہو مجکو کچہہ
راز بیان کرنا ہے جب سب جمع ہوئی تو اسنے موسائیونکی طرف اشارہ کرکے
کہا کہ محمد کے ہاتہہ سے یہ تباہ و برباد ہو کر فریاد کو آئی ہین اگر تم سب لوگ
انکی مدد نکرو گے تو سال آیندہ ہمارا تمہارا بہی یہی حال ہوگا سبہون نے
کہا کہ ہم سب جو دین جو رائی تمہاری ہوگی وہ کرین گے ابو سفیان نے
کہا چلے تم سب قسم کہاؤ سبہون نے اپنے اپنے کپڑے اوتار کر لات وعزا
سے سینہ ملا کر قسم کہائی کہ ہم اس کارزار سے جب تک کہ یثرب کو
خالی نکر لیوین گے اس عہد و پیمان سے نہ پہرینگے جب موسائیون نے
اسطرح آمادہ دیکہا نہایت خوش وخرم ہوئے

جانا یہودیونکا صلاح ابو سفیان سے جانب قبائل کے جمع کرنا لشکر بیشمار کا واسطے جنگ کرنے کے حضرت سید ابرار سے

سبہون نے سفیان سے کہا کہ جب تک آپ سامان جنگ مہیا کیجیے ہم لشکر فراہم
کرکے جلد آتے ہین یہ کہکر طرف حی غطفان کہ بزرگ قوم عتبہ نام تہا پاس
اوسکے جاکر حال عہد و پیمانکا بیان کیا اول یہ کہ سب اہل حرم تجہسے آئندہ
مندمین دوسری یہ کہ لات تجہسے راضی ہونگے تیسرے بہتران حرم
احسان مند ہونگے چوتہے بعد فتح کے غنیمت طرح طرح کے ہ ہنہ آدمی کے
پانچوین سال بہر کا خرما تمام خیبر کا تجکو دینگے عتبہ نے یہ سنکر دام حرص مین

گرفتار ہوکر کہنا اونکا قبول کیا سبھون نے کہا کہ آپ تیاری کیجیے تب تک
ہم اور قوم کو بھی آمادہ اور ہموار کرین یہ کہکر سب قوم حی فیرازہ کی پاس
آئی کہ سردار اونکا حارث تہا بعد گفتگو بسیار کے اوسکو بھی خرمی کا
لالچ دیکر راضی کیا اور وہانسے قوم حی آل اسد کے پاس گئے کہ افسر اوسکا
طلیحہ تہا اوسکو بھی ایسے قول وقرار پر راضی کیا پھر وہانسے حی کنانہ مین
گئی کہ سپہدار اوس قوم کا معبد نام تہا اوسکو بھی اسیطرحسے ہموار کیا بیت

سپہدار حی بود معبد بنام کشیدند اورا ہم آخر بدام

پہنچنا سپاہ قبائل کا اور ملنا لشکر سفیان کا اور آپسمین قسمیہ ہوکر روانہ ہونا طرف یثرب کے

بس یہ چار شخص افسران یہودی سے لشکر گران مہیا کرکے آگے آگے
لشکر کے عمر ابن عبدود ایک گرز ہاتھ مین لیے ہوئے مانند فیل مست کے
چلا آتا تہا اور پیچھے اوسکے طلحہ باپ عثمان کا کہ جنگ احد مین ہاتھ سے جناب شیر خدا کے
مارا گیا تہا اور قلب لشکر مین سفیان بڑی شان وسامان سے ساتھ فوج گران
کے چلا آتا تہا اور ایک طرفسے سپاہ قبائل آپہونچی اور دونوطرف کے افسران
فوج بغل گیر ہوئی اور ایک میدان وسیع مین دور تک خیمہ پا کیے اور سفیان نے
اپنے خیمہ مین موسائیونکو جمع کرکے کہا کہ تم سب جانتے ہو کہ کعبہ مین ایام حج مین
اوشتر قربانی کرتا ہون اور بھوکھونکو رزق دیتا ہون اور پیاسونکو پانی
پلاتے ہین ہم اور بتونکو خدا جانتے ہین اگرچہ اونکو اپنے ہاتھ سے تراشا ہے
اور محمد کہتے ہین کہ خدا نہ ہاتھ رکھتا ہے نہ آنکھ نہ کان نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے

اور سبکو رزق دینے والا بے حساب تھی اور نہ زمین پر ہے نہ آسمان پر اور
تم بھی صاحب کتاب ہو تمہاری عقل مین بھی یہ بات آتی ہے ان دلائل سے
نیا مذہب نکالا ہے اور ہملوگون زندہ کو شقی اور ہماری مردونکو دوزخی
کہتے ہین جب ہم اونکے قریب مین نہ آئی تو یثرب مین جاکر چند مفلسونکو قوم خزرج
اور اوس سے اپنے قریب مین لائی ہین اور مال اور اسباب ہمارا حلال جانکر
کمر اوپر تاراج کی کے باندہی ہے ایکی اسباتپر لینے عہد اپنے پر مضبوط ہوجا ہے
کہ جب تک محمدؐ ہاتھہ نہ آوین تب تک کوئی اپنے مکانکو نجائی اس باتپر بہت
قسمیہ ہوئی اور عہا نسے آگے کو بڑہے
متفق ہونا یہود یونکا ساتھہ کفار مکہ کی اور آنا مقابلہ کو اہل اسلام کے
جب آنا لشکر کا سرور دین نے سنا تو اہل اسلام کو پاس اپنے بلایا اور اس
راز سے اطلاع دی اور فرمایا کہ سپاہ اونکی دس ہزار سے زیادہ معلوم
ہوتی ہے تمہاری صلاح کیا ہے کسطرحسے انسے جنگ کرد گے عبداللہ ابن
ابی نے عرض کیا کہ شہر سے تھوڑی دور پر نکل کر خیمہ بپا کرنا چاہئی تاکہ شہر
اپنی پشت پر رہے سبھوں نے اس رائی کو پسند کیا حضرت نے مردان
دین کو حکم دیا کہ کمر باندہ کر دامن سلح مین مقام کرین حسب الحکم دلیران
دین سامنے جناب ختم المرسلینؐ کے کمر باندہ کر حاضر ہوئی اور حضرت
خود بھی سلاح جنگ سے آراستہ ہوکر روئی زمین پر رونق افزا
ہوئی اور طرف خیمہ گاہ کے اسطرحسے تشریف لیچلے کہ آگے آگے جناب
شاہ دلدل سوار اور داہنے بائین اور نامدار حمیدہ کار قریب تین ہزار

الغرض منزل گاہ پر پہونچکر خیمہ استادہ کروائے اور دیکھا کہ سامنے میدان
ہموار ہے اصحاب سے ارشاد کیا کہ اسطرف بھی کچھ آڑ ہونا چاہئے تاکہ دشمن
دفعتاً حملہ نہ کرسکین

ذکر کھودنے خندق کا گرد لشکر کے اور ظاہر ہونا معجزہ کا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے بیت

چنین گفت آنگاہ سلمان پاک کہ خصم ترا باد ایزد ہلاک

عرض کیا کہ ایران میں رسم ہے جب لشکر بیشمار گرد شہر حلقہ زن ہوتا ہے
اور اپنے کو کمزور پاتے ہین تو زمین کو کھود کر مانند غار کے حصار بناتے ہین
اور اوسکو خندق کہتے ہین حضرت سید انام نے یہ کلام پسند کیا اور
اہل اسلام کو حکم فرمایا کہ خندق کے کھودنے مین کوشش کرین بعد اسکے
حدین مقرر کرکے چالیس چالیس گز دس آدمیونمین تقسیم کردی لکھا ہے
کہ جناب سلمان تنہا مثل دس آدمیونکے کام کرتے تھے اور حضرت بھی
اکثر شریک ہو جاتے تھے راوی کہتا ہے کہ کھودتے مین ایک پتھر سخت
نمودار ہوا کہ سو ضرب مین برابر ایک پر ملکس کے نہ کٹا جب لوگ تنگ ہوئے
اور لوہا کارگر نہوا تو اصحاب نے آکر حضرت خیر البشر سے خبر کی اون دنون
مین قحط ایسا تھا کہ تین شب و روز سے حضرت نے صورت طعام کی نہ دیکھی تھی
اسوجہ سے ایک پتھر آپنے اپنے شکم مبارک پر باندھا تھا اور فاقہ مین
اپنے دست مبارک مین تیشہ لیکر نام خدا زبان پر جاری کیا اور ایک ضرب
لگائی کہ ایک کونہ اوسکا ٹوٹا اور ایک برق اوسمین سے ایسی چمکی کہ تمام

صحرا روشن ہوگیا پھر حضرت نے تکبیر کہہ کر دوسری ضرب لگائی تو دوسرا
کوندا ٹوٹا اور اوسیطرح سے روشنی ہوئی پھر اسیطرح سے حضرت نے تیسری مرتبہ
جو ضرب لگائی اوسیطرح سے روشنی ظاہر ہوئی اور وہ سنگ ریزہ ریزہ
ہوگیا سلمان نے عرض کیا کہ ایسی روشنی پتھر سے نکلتے تھی دیکھے مجھے اسکی
تعبیر تو فرمائیے اور تکبیر کہدین کہی آپنے حضرت نے ارشاد کیا کہ پہلی روشنی مین
ایوان کسری مجکو دیکھائی دیا اور دوسری مین قصر روم اور تیسری مین مین
اور جبرئیلؑ نے کہا کہ بعد میرے انصار دین ان ملکونپر مسلط ہونگے
سب یہ مژدہ سنکر خوش و خورم ہوئی اور مشغول کھودنے خندق کے
ہوئی چھ روز مین خندق آراستہ ہوئی ساتوین روز خبر آئی کہ لشکر کفار
ایک منزل کے فاصلہ پر آگیا ہے جناب رسول مقبولؐ نے یہ خبر سنکر سبکو حکم
دیا کہ تم ذات باری پر توکل کرکے کناری خندق کے بیٹھو اور جو کوئی
مشرکین سی آگے بڑہے اوسکو سنگ و تیر سے روکو دلیران دین جابجا بیٹھے مشرکین بند کرکے بیٹھے

بھیجنا ابوسفیان کا حی اخطب کو واسطے توڑنے عہد بنی قریظہ کے جو جناب پیغمبر خدا سے تہا

جب قریب یثرب کے پہونچی تو ابوسفیان حی اخطب پر خفا ہوا اور کہا کہ تمہارے
کہنے سے ہم لڑنے پر آمادہ ہوئی ہین اور تمہین سے قوم بنی قریظہ ساتھ محمدؐ
کے عہد رکھتے ہین کہ ہم وقت جنگ بھی تمسے پرخاش نکرینگے تو اونکو جاکر
سمجھا کہ عہد توڑ کر ہماری شریک ہون حی اخطب نے کہا کہ صلاح تمہاری
بہتر ہے مین کعب اسد کے پاس جاکر یہ حال بیان کرتا ہون اور جواب

لاتا ہون غرض کہ یہ شب کو کعب اسد کے مکان پر گیا اور اسنے دروازہ کہلوایا
نگر اوسنے دروازہ نہ کہولا پہر اسنے آواز دی اور کہا کہ یہ رسم عرب سے
بہت بعید ہے کہ ایک روٹی کے واسطے کسی مہمان کو اپنے مکان مین
نہ آنے دی یہ طعنہ دیا ناچار ہو کر کعب نے دروازہ کہولکر مکان مین بلالیا

ذکر تکرار کرنے حی اخطب کا ساتہ کعب اسد کے اور بعد گفتگو بسیار کے عہد توڑنا اوس کافر کا +

کعب نے پہلے تو شکوہ کیا اور کہا کہ ایسا لشکر کہ زیادہ دس ہزار سے تمہارا ہی
ہوگا فراہم کر کے یثرب پر ہم آئی ہین تو کسواسطے چپکا بیٹہا ہے کعب نے
کہا کہ جب سے عہد ہوا ہے کوئی بیوفائی محمدؐ کی نہین دیکہتا ہون تو اس
لشکر پر نا نکر اور ہمکو خراب نکر اخطب نے شیطان کی طرح اوسکو بہکایا اور
کہا کہ ابکی مرتبہ فتح ہماری ہین کوئی شک نہین ہے یہ عہد تمہارا ہمارا تو خوف
اور کمزوری سے تہا یہ کہکر توریت بغل سے نکال کر سامنے رکہی اور کہا کہ
ہر حال مین تیرا شریک رہونگا پہر تو کعب نے وہ عہد نامہ کہ جو جناب رسول خدا
سے ہوا تہا منگوا کر سامنے اسکے غصہ سے پہاڑ کر پہینک دیا جب تو یہ خوشی
سے اوٹہا اور کہا کہ تم تیار رہو مین سفیان کے پاس جاتا ہون جب ہمارا خیمہ
قریب یثرب کے نصب ہوگا تو تم بہی سب آکر ملجانا

آگاہ ہونا حضرت کا توڑنے عہد بنی قریظہ سے اور بہیجنا چند انصار کا واسطے نصیحت کے +

جب اصحاب دین کو یہ خبر پہونچے تو اپنے دلو نمین بہت ہراسان و ترسان

ہو کر حضرت کی خدمت مین عرض کیا کہ اودہر سے وہ فوج گران اور ادہر
سے یہ قوم دشمن جان حضرت نے تعجب سے کہا کہ کعب سے ایسا گمان نہ تہا
پہر حضرت نے انصار دین سے سعد عبادہ اور سعد معاذ اور چند
اصحاب کو بلا کر جو قسم لینے مین شریک اوسوقت تہے پاس کعب کے بہیجا
جب یہ سب اوسکے مکان پر پہونچے تو یہ تعظیم کو باہر آیا اور بہت خاطرداری سے
اپنے مکان مین بٹھایا سعد معاذ نے کہا کہ ای نامور تیری عقل سے بعید ہے
کہ عہد و پیمان کو توڑا جواب مین اوسنے کہا کہ کہنا تمہارا درست ہی لیکن یہ
عہد و پیمان لاچاری سے تہا اور دین تمہارا اختیار کرنا ہمکو منظور نہین
پہر آخر ایک روز یہی ہوتا جو وقت راہ غرور سے اوسنے یہ باتین کہین تو
جہان انکی آنکھو مین تیرہ و تار ہوگیا اور یہ آزردہ ہو کر پاس رسول اللہ صلعم کے

آزردہ ہونا سعد معاذ کا گفتار بد کردار کعب سے اور آنا پاس رسول ﷺ کے

سعد آزردہ ہو کر اوٹہ کہڑے ہوئے اور کہا کہ او بیہودہ یہ شیری دل تیرا دیکہنے کا
ہی کچھ کام نہ آویگا اور تیری تین تہوڑی عرصہ مین رسن بستہ خدمت
حضرت مین حاضر کرینگے اور پہر تو امان نہ پاویگا کعب یہ سنکر بیہودہ گوئی کرنے لگا
اوسوقت سعد معاذ نے کہا کہ مجکو حکم سوای نصیحت کے اور نہین ہے ورنہ
تجکو ابہی دیکہا دیتا یہ کہہ کر خدمت حضرت مین حاضر ہو کر سب حال مفصل
عرض کیا حضرت نے بجز حسبنا اللہ و نعم الوکیل کے اور کچھ نہ فرمایا بیت

نفرمود ہیچ آن رسول جلیل ؐ — بجز حسبنا اللہ و نعم الوکیل

پہنچنا سپاہ کفار کا اور نگہبانی کرنا اصحاب جناب

سیدابرار کا کفار خندق سے

ناگہان سپاہ کفار مانند ابر تیرہ و تار کے نمودار ہوی اور آواز گھوڑونسے تمام صحرا گونج نے لگا اور لشکر اسد اور فرازہ اور سپاہ عطفان یہ تین گروہ باری باری آکر میدان مین خیمہ استادہ کرنے لگے اور فوج اہل جرم اور فوج یہودیونکی ساتھ جاہ و حشم کے آکر اوسی میدان مین جمع ہوی اور نعرہ سے پہلوانونکے دل مسلمانونکے کانپنے لگے اس فکر و تدبیر مین مسلمان تھے کہ اس لڑائی سے کیونکر نجات پاوینگے حضرت نے خندق پر آکر ہر ایک کو جگہہ مناسب تجویز کرکے مقرر کیا اور حکم دیا کہ جو اوسطرف سے آنے کا ارادہ کرے تم تیر اور پتھر سے مارنا اور شبانہ روز ہوشیار رہنا کہتے ہین کہ بیچ میدان خندق کے دشمنونکے چلے آنیکو ایک جگہہ بہت آسان تھی وہ جگہہ حضرت نے اپنے واسطے مقرر کی اور حضرت علی کو چند انصار دین حوالہ کئے تاکہ نگہبانی شہر اور خندق کی کرین شعر

کہ گر خصم خواہد ز خندق گذر ببندد سر راہ آن شیر نر

ذکر گھیرنے کفار کا اہل اسلام کو اور ظاہر ہونا معجزہ کا حضرت رسالت سے

راوی کہتا ہے اوسطرف سے جب دشمن سامنے خندق کے آئی تعجب بہت کرتے تھے کہ اونہون نے کبھی ایسے خندق اور اسطرحکی لڑائی نہین دیکھی تھی از خندق سے اتنے فاصلہ پر اوترتے تھے کہ تیر اہل اسلام کا نہین ہو نچتا تھا اور وقت بے وقت کنارہ خندق کے آتے تھے اور چاہتے تھے کہ جسوقت موقع پاوین گھس آوین لیکن اہل دین ہوشیار رہتے تھے کفار کو موقع نہ ملتا تھا اور اہل دین چہار طرف سے گھر جاتے تھے اور اہل دین پر کئی طرحکی تکلیف ہوئے

چنانچہ ایک یہ کہ اوس سال قحط سالی نہایت تھی اور دوسرے آمد ورفت ہر جنس کے
کی بند تھی اور دو دو روز کا فاقہ ہوتا تھا اور تیسری سردی نہایت تھی کہ ہاتھ
پاؤن شدت سردیسی جکڑے جاتے تھے ایک روز جابر نے جو چہرہ جناب
رسالت مآب کو مرجھایا مثل گل کے پایا دل غمگین بھر آیا گھر مین جاکر ایک بچہ
بکری کا ذبح کیا اور قریب تین سیر گیہون کے پسوا کر آٹا تیار کروایا اور اپنی زوجہ سے
کہا کہ تو شوربہ اور روٹی پکا یہ کہکر خدمت جناب رسول خدا مین حاضر ہوکر
عرض کی کہ ایک کاسہ شوربہ اور روٹی حاضر ہی جہان ارشاد ہو وہان
موجود کرون حضرت نے مقدار پوچھی جابر نے جو مقدار اوسکی تھی وہ
بیان کی آپنے فرمایا کہ بہت ہی اور تم آگے جاؤ دیگچہ کو چولہے پر اور خمیر کو طشت مین
رہنے دو مگر تا آنے میرے کوئی اوسمین ہاتھ نہ لگاوے یہ سنکر جابر وہانسے
روانہ ہوئی اور حضرت نے تمام لشکر اسلام کو ندا دی کہ آج دعوت تمہاری
سبکی جابر نے کی ہے سو تم سب چلکر جابر کے مکانپر کھانا کھاؤ مگر اسطرحسے
کہ آدھے آدمی مورچونپر رہین اور آدھی چلین جب وہ آلیوین تب دوسرے
جاوین یہ آواز حضرت کی جابر کے بھی کان مین پہونچی جابر بہت گھبرائی
اور اپنی بی بی سے یہ سب حال جاکر بیان کیا اوسنی کہا کہ تمنے مقدار حضرت سے
بیان کردی تھی انہون نے کہا کہ سب کہدیا ہے تب انکی بی بی نے کہا کہ کچھ
مقام تردد کا نہین ہے حضرت کے نزدیک اسمین کچھ مصلحت ہوگی یہ وہ لوگ
انہین باتون مین تھے کہ حضرت معہ نصف لشکر کے اوسکے مکانپر آہی اور آٹا
دنی جابر یہ سبکو دیکھکر گھبرائی حضرت اندر مکان کے آئی اور دیگچہ مین لعاب دہن

ڈالا اور اسیطرح سے خمیر مین بہی لعاب دہن ڈالدیا اور فرمایا کہ روٹی تیار
کرکے دونوکا موشہ کسی کپڑے سے چہپادو جابر نے ویسا ہی کیا پہر
زوجۂ جابر نے روٹیانے خمیری طیار کرکے حضرت کے سامنے لاکر رکہے
حضرتؐ نے ارشاد کیا نکال نکال کردو جابر نے قسم کہاکر کہا کہ دس ہزار
آدمی تہے جو سیر ہوگئے اسیطرح سے تمام لشکر اسلام نے خوب سیر ہوکر کہانا کہایا
اور علاوہ لشکر کے تمام اپنے عزیزونکو کہلایا اور اہل محلہ کو تقسیم کیا مگر برکت
لعاب دہن حضرتؐ سے پہر وہ دیگچہ شوربہ کا اسیطرح بہرا تہا اور طشت بہی خمیر کا
اسیطرح سے بہرا تہا پہر حضرتؐ نے جابر کیواسطے دعا کی اور وہانسے لشکرگاہ مین
آئی جو ضعیف اعتقاد تہے وہ یہ کہتے تہے کہ تمام شہر کو لشکر کفار نے گہیر لیا ہی
ایسا نہو کہ ہمارا مال واسباب غارت ہوجاوی اور کوئی ہمارے مکانونکی نگہبانی
کرنیکو نہین ہے اگر حضرتؐ فرمادین تو ہم اپنے اپنے مکانونکی حفاظت کو جاوین
ایسا نہو کہ دشمن شب خون مارین یہ وہ لوگ کہہ رہے تہے کہ حضرت جبرئیلؑ
ازجانب رب جلیل ایک آیت اس مضمونکی لائی کہ یہ لوگ فریب سی ارادہ
بہاگنے کا رکہتے ہین جناب رسول خدا اس راز نہان سے آگاہ ہوگئے

دل تنگ ہونا عمر بن عبدود کا طول محاصرہ سے اور پاس آنا ابوسفیان کے اور قرار دینا جنگ کا

جب جنگ مین عرصہ ہوا تو عمر ابن عبدود پاس ابوسفیان کے آیا اور کہا کہ تین
ہفتہ گذری ہین آج تک لشکر دس ہزار آدمیونکا لئے پڑا ہے کیا تو نے محمدؐ
سے ساز کیا ہے کہ جنگ مین تامل کرتا ہے اسنے کہا کہ ای پہلوان مجہے

بدگمان تھوین اوسیطرح سے دشمن جان اہل ایمانکا ہون تجکو اتنی تیزی اور
تلخ گوئی نہین چاہیے اور مین اس تدبیر مین ہون کہ راہ خندق کو بند کرکے
رہون وہ لوگ بے آب و غذا ہوکر پریشان باہر نکلین گے اوسوقت مراد
ہماری حاصل ہوگی عمر ابن عبدود نے کہا کہ یہ حیلہ اور مکر کی باتین تمکو تمکو
زیبا ہین ہم جنگ کے طلبگار ہین خندق کا کیا ڈر ہے راہ خندق کی ہمکو
دیکہ کشتونسے پاٹ دونگا اوسوقت سفیان نے ناچار ہوکر حکم دیا کہ کل
صبح کو سب کمر باندہکر آمادۂ جنگ ہون اوسوقت عمر ابن عبدود خوش ہوکر
اپنے خیمہ مین گیا اور تلوار کو خوب آبدار کیا اوسنے ہتیار درست کیے اور شبکو سو رہا

سوار ہونا فوج کفار کا ساتہ افسری عمر بن عبدود کے اور آنا میدان کارزار مین واسطے مقابلہ جناب سید ابرار کی بیت

چو آمد بمیدان چرخ آفتاب سر مرد میدان درآمد ز خواب

جب آفتاب نکلا تو یہ سرکش بستر خواب سے اوٹہا اور سمند اپنا طلب کیا
اور ہتیار اپنے جسم پر آراستہ کرکے مثل کوہ بلند کے گھوڑے پر سوار ہوکر میدان مین
نمودار ہوا اور گرز فرنوس پر ایسا رکہے تہا کہ پہاڑ گویا پہلو مین پہاڑ کے تہا
گھوڑا بڑہائی ہوئی آگے آگے سپاہ کے کنارہ خندق کے آپہونچا اوسطرف سے
اصحاب دین نے تیر اور پتہر سے روکنا چاہا لیکن اوسنے کچہ خوف نہ کیا اور کنارہ
خندق کے ایک جگہہ تلاش کرکے کہ جہانسے گھوڑا جست کرکے خندق کے
پار جاسکے فوراً گھوڑیکو بیند اکر پار خندق کے گیا ہمراہ اوسکے چار آدمی پہلوان
ایک ضرار ابن خطاب کہ ہم رزم اوسکا کم یاب تہا اور دوسرا عکرمہ بیٹا ابوجہل

اور تیسرا ہبیرا اور چوتھا نوفل اسیطرح سے گھوڑی پہنداکر پار خندق کے پہونچے
اور سب سپاہ کینہ خواہ کنارہ پر خندق کے کھڑی ہوئی جب جناب رسول خدا
نے یہ صف آرائی دیکھی مشرکین کی تو خود منزل گاہ سے میدان میں آکر
صف آرا ہوئی اور آگے دلیران دین کے کھڑی ہوئے

آنا عمرابن عبدود کا میدان کارزار مین اور مبارز طلب کرنا
اور عاجز ہونا مردان کار کا سوائی جناب حیدر کرار کے

عمر ابن عبدود جب طلبگار اہل اسلام سے جنگ کا ہوا تو پکارا کہ کون
بہادر ایسا ہے کہ سامنے میرے آوی اور آگے دونو لشکروں کے تیغ آزمائی
کرے جناب رسول خدا نے اپنے لشکر کیطرف دیکھا کہ کون دلاور واسطے
مقابلہ کے جاویگا سب نے سر جھکا لئے جواب ندیا مگر جناب حیدر کرار غیرت سے
روبرو حضرت کے آئی اور عرض کیا کہ مین ہون مقابلہ پر اسکے تیار حضرت نے
فرمایا کہ یہ عمر ابن عبدود ہے اس سے شیر مقابل نہین ہوسکتا جناب
شیر خدا نے عرض کیا کہ مین شیر خدا علی ابن ابی طالب ہون اگر حکم رسول ہو
تو جاؤن حضرت نے اصحاب کی طرف مونہ کر کے کہا کہ تم مین سے کون ہے
جو راہ اس اژدہے کی روکے اور مزہ شمشیر آبدار کا چکہائے فاروق نے
عرض کیا کہ ای شہریار اسکا ہم آورد تو روزگار مین نہین ہے مجکو ایک
داستان اسکی یاد ہے کہ راہ شام مین ہم سفر اسکا تہا مین کہ منزل تیرہ و
تار مین ڈاکہ زن ہزارہ آئی اور کاروان کو چاہا کہ لوٹ لین کسیکو جرأت
نہوئی اس شخص نے اونٹ کو اٹھا کر سپر بنایا اور شمشیر کہینچکر جیسا نام ہے

اسکے ڈر کر بھاگ گئے اسکا ہم رزم کوئی روزگار مین نہین ہے اس درمیان مین
وہ شقی پیر پکارا کہ اتنی دیر کیون ہوئی کیا تمین کوئی مرد نبرد نہین ہے حضرت
امیر علیہ السلام آواز سنکر بے قرار ہو گئے اور سامنے جناب رسول خدا کی آئے
اور عرض کیا کہ مجھسے نہین دیکھا جاتا حکم ہو تو مین میدان مین مقابلہ کو جاؤن اور غرور اسکا مٹاؤن

اگر دیدہ ای نیست در خورد او — بہ نیروی ایزد منم مرد او

دعا دینا حضرت کا اور سلاح باندہنا جناب اسد اللہ الغالب ؑ کا بیت

بچشمے بروی علیؑ بنگریست — بچشمے بسوی سپہر دگر بیست

پہر طرف آسمانکے حضرت نے دیکھا اور کہا کہ ای پیدا کنندہ زمین و زمان اور ای
نگہبان انس و جان تو قادر اور توانا ہے بغیر حکم تیرے کے کارد حلق اسماعیل پر
کارگر نہوی اور آتش خلیل پر گلزار ہو گئی علیؑ مقابلہ دشمن کو جاتا ہے اور
راہ مین تیری ہر دم سر دینیکو موجود رہتا ہے حمزہؓ جنگ اُحد مین شہید ہوئے
اور عبیدہ بدر مین اب مددگار رسوائی ذات تیرے کے کوئی میرا نہین ہے تو حفاظت
اور قوت بازو میرے کو مجھسے جدا نکرنا یہ فرما کر دست حق پرست سے عمامہ سر پر
باندہا اور زرہ فولاد کی پہنائی اور ذوالفقار کمر مین باندہی اور رخصت طرف میدان کے ہوئے

علیؑ راچو بند دمحمدؐ کمر — بود گر فلک خصمش اید ببر

اوس روز اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام پیادہ جنگ کو میدان مین
سامنے ایسے سرکش جوانکے جو تشریف لائے تو وہ نابکار انکو دیکھکر ہنسا
اور کہا کہ کیا نام تمہارا ہے پیادہ میرے مقابلہ مین آنا ابیات

پیادہ برای چکار آمدی — ہمانا پی زینہار آمدی +

بنو داز چنین لشکر نامدار سزاوار میدان من یک سوار

جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ سوار ونکو ہماری لشکر کے تجھسی جنگ کرنین ننگ ہمارے معلوم ہوتا ہے جب پیادہ سی تو امان پائیگا اور زندہ پھیگا تب سوار طلب کرنا اشعار

ستیزندہ آید پیادہ بجنگ	گر یز ندہ جو یدکیت وسرنگ
چو می پرسی از نام من ای سوار	مرا شیر خود خوندہ پروردگار

پھر ابن عبدود یون کہنے لگا کہ ای دلاور تیری جوانی پر افسوس مجکو آتا ہی تیرے خاندان مین زیادہ ہسنکے تو کئی نامدار ہین ابوبکر یا عمر کو بھیجدو اور تم پھر جاؤ تین شرطین جو کہ وقت آخر مقتول سے دریافت کرتے ہین مجھسے سوال کر ایک سخن کو قبول کرونگا مین جناب سردار اولیا نے کہا کہ پہلے خواہش میری یہ ہے کہ تو اسلام مین آکر شریک ہو جواب مین کہا اور سنے کہ یہ خواب مین بھی نہین دیکھنا اور حاجت بیان کرو جناب شیر خدا نے فرمایا دوسری یہ بات ہے کہ شمشیر نیام سے سے لے اور وار کرو وہ تیرہ دل ہنسا اور کہا یہ آرزو کسی نے مجھسے نہین طلب کی اور مین اس حاجت کے برلانے مین دریغ کرتا ہون لیکن مجکو ابو طالب سے دوستی کمال درجہ کی تھی اور مثل بھائیونکے عزیز مجکو رکھتے تھے اوسوقت اس خیال سے مجکو تم پر رحم آتا ہے یہ سنکر جناب شیر خدا کو قہر اور غضب آیا اور فرمایا کہ مجکو تیرا خون بہانا زمین پہ حکومت روم اور چین سے بہتر معلوم ہوتا ہے یہ سنکر وہ دشمن دین اپنے گھوڑیکے زین سے زمین پہ کود پڑا اور ایک ضرب تلوار سے پیر گھوڑیکے قلم کرکے کہ وہ نازی ایکبارگی زمین پہ گر پڑا اور خشمگین مثل پیل مست کیطرح سے اور جناب شیر خدا علی مرتضے کے چلا +

ذکر جنگ حضرت صاحب ذوالفقار کا ساتھ عمر ابن عبد ود نامدار کے اور بتائید پروردگار سے قتل ہونا اوس غدار کا

عمر ابن عبد ود نے پہلے امیر عرب شیر نجف پر وار کیا ہر چند اپنے سپر پر روکا لیکن سپر ٹوٹ کر کسیقدر عمامہ بھی کٹ گیا پھر تو جناب کل غالب علیؑ ابن ابی طالب نے ذوالفقار میان سے کھینچکر اوس بدکردار پر لگائی مگر وہ باد صرصر کیطرح تلوار کے نیچے سے نکل گیا اسیطرح طرفین سے از صبح تا ظہر تلوار چلے اور سپرین ٹکڑے ٹکڑے اور تلوارین آری ہوگئین غضنفر وار رد و بدل مین تلوار کے جب ہی جناب شیر خدا نے غصہ سے اوپر اوسکے آنکھ ڈال کر ایک وار ذوالفقار کا ایسا لگایا کہ سر اوسکا سو قدم پر جا کر گرا اور آواز احسنت اور مرحبا کی ملائکہ سے فرش و سما سے بلند ہوئی اور نعرۂ تکبیر حضرت امیرؑ کا حضرت حبیب خداؐ اسنکر نہایت خوش ہوئی

بیت

بدالست شاہنشہ انبیاؐ کہ کرد و فیروز شیر خداؐ

اور خلا و بھی تکبیر ادا فرمائی اور سر در گاہ باریمین انحرو نی خاکساری زمین پہ کہا اور حمد الٰہی بجا لاے حضرتؐ

حملہ کرنا جناب شیر خداؑ کا اوپر رفقای عمر ابن عبد ود کے اور پھر آنا خدمت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ بین احباب

چنین گفت راوی کہ شیر خداؐ در آورد چون آن شقی را ز پا
فرار و ہبیرہ از ان چار مرد برانگیختند سپ ہا برنبرد

اب راوی کہتا ہے کہ جب جناب شیر خداؐ اوس شقی کو داخل جہنم کر چکے تو رفیق اوسکے ضرار اور ہبیرہ اور عکرمہ گھوڑی بڑھا کر سامنے آئی شمشیر آبدار اور چشم

خونخوار جناب حیدرِ کرار کی دیکھہ کر فرار کر گئے لیکن ہبیرہ مقابلہ کو کچہہ آگے بڑہا
اور پہر دلمین ڈرا اور گہوڑا بہگا کر بہگوڑونکی طرح پہرا اسیطرح نوفل بہی بہاگا اور
جناب شیرِ خدا نے تعقب انکا کیا جب کناری پر خندق کے پہونچے تو گہوڑے پے
اوڑا کر اور تو نکل گئے لیکن نوفل کا گہوڑا ٹہوکر کہا کر خندق مین گرا اور سر اوسکا
کہل گیا اس اثنا مین حضرتؑ پہونچگئے اور سر اوسکا کاٹ لیا پہر خندق سے باہر
تشریف لائی اور سید انسے سر عمر ابن عبدود کا بہی اوٹہا لیا اور لشکر کیطرف
یہ فرماتے ہوئی آئی کہ پرستار محمدؐ کے خدا کا مین ہون اور یہ سر بت پرستونکے
ہین وہ سر قدمونپر حضرت کے ڈالدئی جناب رسول مقبولؐ نے علی مرتضیٰؑ کی پیشانی
کے بوسے لئے اور ابوبکر دہنے طرف اور عمر بائین طرف اور اسیطرح اور انصار
آگے پیچہے آنکر صفت وثنا جناب امیر علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کرنی لگے اشعار

پراز تہنیت بود تا لامکان	بوصفِ علیؑ قدسیان تر زبان
نگارندہ آسمان و زمین	نمودے ثنا دادہ میدم آفرین

آگاہ ہونا ابوسفیان اور لشکر کفارہ کا قتل عمر ابن عبدود سے اور بہاگنا اور پہر رغبت دلانا یہودیونکا ادن مشرکین کو

جو کہ لشکرِ ابوسفیانکو امید فتح کی قوی تہی اور دفعتًا یہ تینو نامرد جو بہاگ کر پہونچے
اور حال قتل ہونے عمر کا بیان کیا ابوسفیان اور تمام لشکر کو اوسکے ایسی
دہشت اور وحشت دلمین سمائی کہ سوای گریز کے اور کچہہ نہ بن آئی خوف سے
اہل دین کے پیچہے پہر کر نہ دیکہا مقام عتیق کہ وہ وہانسے چار فرسنگ تہا جا کر
ٹہری اور جب اہل دین سے پیچہے آتے کسیکو نہ دیکہا اور نہ سنا تو اپنے ادیبہ

نفرین کی پیچھے سے ایک گروہ مو سائیو نکا یہ کہتا ہوا پہونچا کہ عمر ابن عبید ود سے
جہالت ہوئی کہ پار خندق کے جاکر اپنے تین ہلاک کرایا اور ہمکو یہ نچا ہئی تھا
کہ ایک آدمی کے کم ہونے سے تمام لشکر مونہہ پھیر کر بھاگا اور اسباب پر غور
کرنا چاہئیے کہ تم کسقدر رہو اور وہ کتنے ہین اگر روز جنگ ایک ایک تیر و سنگ مار دیگے
تو تمام لشکر دب جاویگا تم آپس مین پرقسمیہ ہو کر جنگ پر آمادہ ہو کل صبح کو
جب آفتاب نکلے تو چل کر خندق کو گھیر لو"

ذکر جنگ کرنے قریش و یہود کا ساتھ لشکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور پھر نا اونکا بے حصول مطلب کے

جب چاند چھپا اور آفتاب نکلا تمام لشکر آراستہ ہو کر طرف اہل اسلام کے
دہل بجاتے ہوئی چلے جب آواز سم اسپان و دہل کی حضرت سید المرسلین نے
سنی تو اصحاب دین کو حکم دیا کہ چہار طرف سے خندق کے نگہبانی کرو اور تیر و
کمان وغیرہ سے ہوشیار رہو اتنے مین لشکر مخالف نے سامنے آکر تیر و
پتھر مارنا شروع کیا اور ادہر سے بھی جواب ملنا شروع ہوا مگر سبب کثرت
اعدا کی مہلت مردان دین کو بات کرنے کی نملتے تھی اور سر و سپر تیر و پتھر کے
چھت بند ہی ہوئی تھی لیکن کفار خوف سے نزدیک خندق کے نہ آتے تھی کہ اس
اثنا مین ایک کافر کے ہاتھ سے ایک تیر سعد معاذ کے ایسا آکر لگا کہ رگ جان
کا مونہہ کھل گیا اور فوارہ لہو کا بہنے لگا سعد نے دعا کی کہ الٰہی پروردگار خوشا نصیب
میرا کہ تیری راہ مین شہید مین ہون لیکن یہ آرزو رکھتا ہون کہ جب یہود یونکو
تباہ دیکھہ لون تب خاک مین نہان ہون بمجرد اس دعا کے خون اوس رگ کا

بند ہو گیا مگر پانچ آدھی اہل دین بالیقین سے شہید ہوئی اور کفار دن میں
اشتعال و داخل نا ہوا صبح سے عشا تک لڑائی ہوا کی نماز ظہر اور عصر اہل دین کی
قضا ہوئی جناب سالار دین نے فوط ہونے نماز سے نفرین اون مشرکین پہ
کی جب تاریکی شب ہوئی تو کفار نے ہاتھ کارزار سے کھینچا جناب رسول مختار نے
موذن کو حکم فرمایا کہ اذان کہو پھر معہ انصار نماز ادا و قضا کو پڑھا اور بعد
سپہ لشکر کے اصحاب جمع ہو کر آپس میں گفت و شنید مقدمہ جنگ میں کرتی تھے

ذکر ایمان لانے نعیم ابن مسعود کا اور فتنہ اوٹھانا درمیان اشقیا کے بموجب ارشاد حضرت سید انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ

نعیم ابن مسعود لشکر اشقیا سے شبکو پاس جناب رسول خدا کے حاضر ہوئے اور
تسلیم بجا لائی عرض کیا کہ آپ بیشک رسول برحق ہین پس حضرت نے دعوت اسلام
سے اوسکو سرفراز کیا اوس مرد دین دار نے قبول کیا اور مسلمان ہوا بعد اسکے
عرض کیا کہ گروہ کفار میں کوئی میری ایمان لانے سے آگاہ نہیں ہے اگر حضرت
ارشاد فرمائیں تو میں جا کر انکو متفرق کر دوں حضرت نے فرمایا جو چاہو کرو تمہارے
اجازت ہے پس یہ رخصت ہو کر لشکر میں کعب ابن اسد کے پاس گئے اور
اوسنے باکرام بٹھایا اور پوچھا کہ اتنکو آنے کا کیا باعث ہی نعیم نے کہا کہ میں
قوم غطفان سے ہوں تمکو اپنی قوم سمجھ کر ایک راز کہنے کو آیا ہوں وہ یہ ہے کہ مردان
قریش آپس میں کہتے ہیں کہ ہم ایک لڑائی لڑ کر چلے جاوینگے اور تمنے جناب
رسول خدا سے عہد شکنی کی ہے بعد جانے ان لوگونکے تمہارا کیا حال ہوگا
اسکا انجام سونچنا ضرور ہے کعب نے جو یہ گفتگو سنی تو گویا خواب سے بیدار ہوا

اور کہا کہ اے بہائی تو نے تو شرط وفاداری کو ادا کیا لیکن اب مجھے ہوش اور
حواس بجا نہیں ہین جو صلاح تمہاری ہو وہ عمل مین لاؤن نعیم نے کہا کہ
ابوسفیان جو تیری پاس پیام جنگ کا بھیجے تو صاف صاف کہلا بھیجنا کہ ہم عہد
توڑ کے تمہارے کہنے سے اس ہلاکت مین پڑے ہین اگر تم مونہہ پہیر کر لڑائی
اپنے وطن کو چلے گئے تو ہمکو کسطرح قوت باقی رہے گی اور ہماری کون کمک
کریگا چاہتے ہین کہ پانچ چار سردار بزرگ اپنی قوم کے ہماری پاس رہین تاکہ
بپاس خاطر اونکے چار و ناچار تمکو شرکت کرنا پڑیگی یہ سنکر کعب نعیم کے قدمونپر
سر جھکا کر کہنے لگا کہ تو تو خضر راہ میرا ہے اگر یہ صلاح تو نہ دیتا تو مین گمراہ تہا
بہت خراب ہوتا اب تو سن لینا کہ سفیانکو مین یہی جواب بہیجونگا نعیم نے جانا کہ
بات میری اثر کر گئی تب یہ خوش ہوکر وہانسے اوٹھے اور ابوسفیان کیے
خیمہ کی طرف روانہ ہوئے

ذکر آنے نعیم کا پاس ابوسفیانکے اور بدگمان کرنا اوسکا یہودیونسے

راوی کہتا ہے کہ جب نعیم پاس ابوسفیانکے گئے تو دیکہا کہ ساتھ چند آدمیونکے
بیٹھا ہوا کہتا ہے کہ پیغمبر پر فتح کیونکر ہو انکو دیکھکر کہا کہ مرحبا اسوقت کدہر آئے
نعیم نے کہا جواب مین کہ اے نامور خبر بہت مطلب کی میری پاس ہے مگر مین
یہ چاہتا ہون کہ تخلیہ مین تجہسے بیان کرون اوسنے اونسے کہا کہ آگے آؤ اور میرے
پاس بیٹھو اور جو راز ہو وہ مجھسے کہو سب طرحسے خاطر جمع رکہو افشا نہونے
پاویگا نعیم نے کہا کہ ان دو لڑائیونسے دل موسائیونکا تنگ ہو لیا ہے اور اپنے
عہد و پیمان توڑنے پر نہایت پشیمان ہین اور محمدؐ کے پاس پیام بہیجا ہے

کہ ابلیس نے ہمکو بہکایا تھا ندامت سے دل خستہ اور عذر خواہی پر کمر بستہ ہیں
اگر مہربانی اور عنایت سے ہملوگونکی خطا معاف فرمائی جاوے تو ہم قریش سے
کہیں کہ تمہاری کہنے سے عہد ہمنے توڑا اور صاف یہ ہے کہ تم بطحا کے باشندے
ہو اور ہم یثرب میں رہتے ہیں یہی سے اگر لڑائی فتح نہوئی اور تم یہانسے اپنے
وطن کو چلے گئے تو ہم مال و اسباب و املاک لیکر کہاں جاوینگے اسواسطے
ہم چاہتے ہیں کہ چند بزرگ قوم ہماری پاس رہن کردو تاکہ انکی وجہ سے تم
کمک لامحالا کرو گے اور اس باتکو جناب رسولؐ نے قبول کیا ہے بلکہ اتفاق
سے میں یہودیوں میں اُسوقت بیٹھا تھا جب یہ گفتگو ہوئی ہے یہ سنتے ہی
سفیان نے انکو خوب گلے سے لگایا اور شاباشی دیکر کہا کہ شعر ولبجتی ہے
جو تمسے ظہور میں آئی پھر نعیم نے کہا کہ اس راز کی خبر ہمکو اپنے رئیس عتبہ سے
کہنا ضرور رہے وہانسے آکر انہوں نے سالار غطفانیوں سے کہا
پیغام بھیجا ابوسفیا نکا پاس کعب ابن اسد کے غصہ سے اور برہم ہونا اسکا
سفیان نے شب گذرنے کا بھی انتظار نہ کیا کعب کے پاس پیام بھیجا کہ تھوڑے سا
سے جانور ہماری ہلاک ہوئے جاتے ہیں کل صبح کو ہم آمادہ کارزار ہونگے
تم بھی تیار ہو کر میدان جنگ میں آؤ ایلچی ابوسفیا نکا جب پاس کعب کے پہونچا
تو پیغام کعب کو دیا کعب نے تیوری چڑھا کر جواب دیا کہ تمکو عقل سے بہرہ
نہیں ہے ہم کل ہفتہ کو ہرگز تیار رہنا نہیں سکے کل دن عبادت کا ہے
عبادت کرینگے اور اپکے جنگ ہم اس اقرار پر کرینگے کہ تم چند بزرگ
قوم اپنی کے ہمارے پاس گرو کردو تو ہم محمدؐ سے ہرگز نہیں لڑینگے یہ جواب

ایلچی سے سنکر سفیان آتش غضب سے جل کر کہنے لگا کہ تمہاری ایسی حقیقت نہیں ہے جو ہم اپنے بزرگ تیری پاس رہیں کریں ایک بال بھی اگر تو چاہے گا تو ہم گردن نہیں رکھیں گے اگر تو جنگ کو کل میدان میں آویگا تو بہتر ورنہ ہم اپنے ملک کی راہ لیوینگے جسوقت یہ خبر کعب کو ایلچی نے دی کعب غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ کہنا کہ ای پیشوا نامردونکے مجہپر تو پہلے ہی سے نامردی تیری ظاہر تہی ہماری خطا ہے کہ ہمنے حی اخطب کے کہنے سے محمدؐ سے عہد شکنی کر کے تمہارے ساتہہ ہوئی اب بغیر گردن کٹائے ہوی بزرگان قوم تمہاری ایک قدم ہم آگے نہ بڑہائینگے یہ سنکر سفیان کو یقین نعیم کے کہنے کا بہت ہو گیا اور چاہتا کہ بہو دسے مجہسے بہر گئے ......
مستجاب ہونا جناب رسول خداؐ کی دعا کا او بہاگنا کفار کا شدت سے
دعا کے بموجب ایک ہوا ایسی شدید بہی اور تیز چلی کہ بند باندہنا قیاک دشوار تہا اور سرد ویسے تمام بدن مانند سیماب کے پیچ اضطراب کے ہر ایک کا تہا طرفہ یہ کہ آگ بہی اوس سے بجہ جاتی تہی اور ملائکہ اوس ہوا میں نظر سے پنہان اون کافرون کو سنگ باران کرتے تہے بیت

ہمہ دشت پر شورو آشوب بود ہوا تیرہ و سنگ سرکوب بود

غرض کہ خیمہ و خرگاہ اونکا بے سرو سامان ہو گیا اور تین روز سے شدت ہوا کی رہی اور کسی کو قرار کا یارا اسوا ئی فرار کے باقی نہ رہا بہیجنا جناب سید انبیاؐ کا حذیفہ کو واسطے دریافت کرنے حال لشکر کفار آدہی رات کو حضرت نے اصحاب کو آواز دی کہ جو کوئی خبر لشکر اہل شرسے

لادیگا وہ محشر مین جنت مین گھر پائیگا سب مومنین نے اس کلمہ کو سنا
مگر سردی کے اور بھوک کے وجہ سے کسی نے جواب نہ دیا دوبارہ پھر
حضرتؑ نے اسیطرح ارشاد فرمایا مگر کسیکو جرات نہوی جواب دینے کی
پھر حضرتؑ نے حذیفہ کو نام لیکر پکارا یہ لبیک کہتے ہوی بستر خواب سے
اپنے لحاف سے اوٹھکر سامنے حضرت کے آئی اور حجاب سی سر جھکای
حضرتؑ نے پوچھا کہ پہلے کیون نہ جوابدیا انھون نے عرض کیا کہ بھوک اور
سردی سے تاب جواب دینے کی نتھی مگر جب حضرت نے میرا نام لیکر خطاب
فرمایا حضرت رسولؐ اور خدا کے عقاب سی ڈرکر جناب چلا آیا حضرتؑ نے
انکے دہنے ہاتھ پر چند دعائین پڑھکر دم کین اوسکی برکت سے تمام بدن
انکا گرم ہوگیا اور یہ لشکر کفار مین جاکر ایک درخت کے آڑ سے دیکھنے لگی
تو معلوم ہوا کہ سردی سے کسی مین ہوش حواس نہین ہین اور سفیان
اپنے اونٹ پر اس بدحواسی سے سوار ہوا کہ پیر اونٹ کا جو بندھا تھا وہ
کھولا نہین عکرمہ نے دیکھکر اوس سے کہا کہ تو سردار ہوکر بھاگنے پر ایسا
مضطر ہے کہ پیر اونٹ کا نہین کھولا سفیان کہنے سی عکرمہ کے شرمندہ ہوا
اور پیر اونٹ کا کھولا اور ندا کی سب لوگ سوار ہون ہم اپنے کردار سے شرمسار
ہوکر اپنے دیار کو جاتے ہین حذیفہ انکا جانا دیکھکر شکر خدا کرتے ہوے
خدمت حضرت مین حاضر ہوی حضرت اوسوقت دو رکعت نماز تہجد کے
ایک رکعت بیٹھے ہوے پڑھتے تھے یہ شدت سرما سے کانپتا تھا نیچے
ردا کے حضرت کے سر جھکا کر بیٹھ گیا بعد فراغ نماز کے حضرت نے دیکھا

حکم لانا حضرت جبرئیل کا واسطے نکالنے یہودیونکے اور پہنچانا حضرت سالار دین کا جناب امیر المومنین کو طرف حصار کے

حضرت جبرئیل نے جناب ختم المرسلین سے از جانب رب العالمین حکم پہونچایا
کہ بلا شکہ ابھی تک جنگ پر تیغ بکف ہین اور بال و پر میرے ابھی گرد نہین جہاڑے
آپ علی کو شان فوج عنایت فرمائی اور تمام انصار دین کو حکم دیجیے کہ نماز
عصر حصار مین آج جا کر پڑہین جناب ختم المرسلین نے یہ سنکر بلال کو حکم فرمایا
کہ ندا کردو طرف مومنین کے کہ جلد اپنے اپنے مرکب پر سوار ہو کر طرف حصار کے
روانہ ہون نگر پیچھے عصا کے رہین اور جناب امیر کو حکم دیا کہ جو تمکو راہ مین
اہل دین ملے اوسکو لے لینا اور جو حاضر تہے اونکو ہمراہ کیا اور رخصت فرمایا
پہر جو انصار دین سے سنتا تہا وہ روانہ ہوتا تہا یہ خبر جب یہودیون نے سنی
دل اونکے نکرمی گرمی ہو گئے اور سراسیمہ ہو کر کوئی حی اخطب کو برا کہتا تہا اور
کوئی اپنی اولاد سے وداع ہوتا تہا اور کوئی سامان جنگ درست کرتا تہا کہ
یکایک غبار لشکر ظفر پیکر نمودار ہوا انکہیاون نے رایت بکف جناب حیدر کرار
کو دیکھ کر ندا دی کہ قتل کرنے والا عمر ابن عبدود کا آپہونچا اور آواز غیب بہی آئی بیت

علی کرد راز نہان آشکار ‌‌ ‌ علی ساخت بنیاد دین استوار

جسوقت جناب امیر قلعہ کے نیچے پہونچے تو علم کو زمین مین گاڑا وہ ایک گز زمین
مین در آیا اور آپ معہ اصحاب با وقار انتظار مین جناب رسول مختار کے نیچے علم کے کہڑے رہے

سوار ہونا جناب رسول خدا کا اور گہیرنا قلعہ کا یہودیون سے

جب حضرت نے صلاح بدن بر آراستہ کر کے مرکب خوش خرام پر سوار ہو گئے

اور روانہ ہو کر قریب قلعہ پہونچے تو جناب امیر علیہ السلام نے آگے بڑھ کر رکاب ظفر انتساب کو بوسہ دیا حضرت نے حکم دیا کہ دلیران دین چہار طرف سے قلعہ کو گھیر کر اور تیر باران کرین اور کفار اور مشرکین کے تنگ کیا اہل دین نے موافق ارشاد جناب رسول دین کے جنگ شروع کی اور دروازہ حصار تک جا پہونچے اور سیدالشہدا دین نے قلب لشکر سے گھوڑا بڑھایا اور قریب دروازہ کے جا کر ایک آواز لگائی کہ اے یہودیون روباہ کے مانند کیون گھر مین چھپے ہو دروازہ کھول کر باہر آؤ یہودیون نے پشت دیوار سے کہا کہ اے بہادر تیری الفت اور محبت سے بعید ہے کہ خلاف رسم وراہ کے یہ باتین کرتے ہو تا اور سید نے جواب مین کہا کہ جب مین اسلام لایا ہون مشرک سے دوستی نہین رکھتا ہون اور رسم بھی وہ عہد دینی کے وجہ سے تھا ہر چند جناب رسول خدا نے تمکو فرمایا تھا کہ اطاعت کی لیکن تمنے سفیان کے کہنے پر عمل کیا اور عہد توڑا اسوقت صوساری جی اور برا کہنے لگے اور بالای حصار سے تیر و پتھر مارنا شروع کیا دلیران دین بھی قلعہ کے نیچے سے تیر و پتھر مارتے تھے کہ یہودی سر باہر نکال سکتے تھے کنگورہ قلعہ سے دونو جانب سے شام تک خوب جنگ ہوئی جب تاریکی ہوئی تو جناب رسول مقبول نے اپنے خیمہ مین جا کر آرام فرمایا اور اہل دین ہر چہار طرف حصار کو گھیرے رہے دوسرے روز پھر اوسیطرح سے لڑائی رہی یہانتک کہ تین دن گذرے تو یہودیون نے عاجز ہو کر یہ صلاح کی کہ اب کوئی تدبیر عاجزی کی کر کے اس حصار تنگ سے اور کسی ملک مین نکل چلنا چاہئے پھر وہان سے اور کوئی تدبیر کر کے لڑائی کرین گے

پیام بھیجنا یہودیونکا پاس حضرت خیرالانام کے ساتھہ گریہ وزاری کے اور جواب سی نا امیدی پانا اور درخواست کرنا ابولبابہ انصاری کا

ساتھہ عجز کے پیام یہودیوں نے پاس جناب رسول انام کے بھیجا کہ ہم قصوروار ازحد ہیں لیکن آپکے کرم اور بخشش سے امید وار ہیں کہ اتنی مہربانی جو اور یہودیوں پر فرمائی تھی ہمپر بھی فرمائی تاکہ اپنے جانور لیکر سرحد سے آپکے ملک طرف صحرا کے نکل جاوین جب حضرت نے یہ سنا تو ہنسکر ارشاد فرمایا کہ میرا عہد تو تمسے تھی تھا اب نہ کوئی قول ہی اور نہ قرار دروازہ کھول کر نکل آو جیسا مناسب ہوگا ویسا حکم دیا جاویگا ایلچی نا امید ہوکر پاس یہودیونکے گیا اور بیان کیا دوبارہ پھر یہودیوں نے ایلچی کو خدمت میں حضرت کے بھیجا اور عرض کروایا کہ کل مال وجنس ہمارا لے لیجئے اور ہماری جانکی فقط امان دیدیجئے حضرت نے جواب دیا کہ حکم میں مجھے اختیار نہیں ہے ایلچی ناچار ہوکر پھر آیا اور یہ جواب اونکو دیا اوسوقت یہودیوں نے بخوف اپنی جانکے گریہ وزاری کرنا شروع کیا ایک مرتبہ بولبابہ یہودی کہ اصحاب خیرالانام میں بااحترام تھے اونکو بلوایا اور بعد مشورہ کے اس پیام کو حضرت نے قبول کیا اور بولبابہ کو بھیجا یہودیوں نے بہت اکرام سے اونکی پیشوائی کی اور دروازہ کھول کر اندر لیگئے اور تمام مرد وعورتیں بولبابہ کے پیروں پر گریں اور رونے لگیں اور جو کہ مرد شمشیرزن تھے ایک ہاتھ لڑکے کا اور ایک ہاتھ اپنی عورت کا پکڑ کر سامنے آئے اور کہا کہ مری مہربان یہ بچے اسیر اور یہ عورتیں قیدی ہوجاوینگی تم امین کیا صلاح دیتے ہو

ہم باہر آدین زبانسے تو اسد نے کہا کہ باہر آنا موجب حکم جناب رسول خدا کے
بہت اچھا ہے مگر اشارہ ہے اپنی گردن پر اونگلے پھیر کر بتایا کہ سب ذبح کئے جاؤگے
جواب دینا ابو لبابہ کا اور گریہ کرنا بسبب ہونے خیانت کے
اور قبول ہونا توبہ کا اوسکے

اشارہ کرنا ابو لبابہ کا اسد سائیون مین موسائیون نے جو دیکھا تو دلمین سمجھے
کہ ہم مین سے کوئی زندہ نہ بچیگا جوان و پیر و صغیر و کبیر سب گریہ وزاری
کرنے لگے ابو لبابہ بہی بہت زیادہ روئی کعب اسد نے پوچھا کہ ای عزیز تمکو
کیا ہوا جو اسقدر گریہ کرتے ہو اوس مرد دیندار نے کہا کہ مجھسے خدا و رسول
کے کام مین خیانت واقع ہوئی ہے تم کیا جانو یہ کہکر وہانسے روانہ ہوئے
مگر پاس جناب رسول مقبول کے نہیں آئے اور مسجد مین سرنگون چلے گئے
اور اپنے تئین ستون مسجد مین باندہا اور مومنونسے کہا کہ مجھسے بڑی خطا ہوئے
ہی جب وقت نماز آوئی تو کہولدینا اور بعد فراغ نماز کے پھر باندہ دیا کرو جب جناب
رسول خدا نے یہ خبر سنی فرمایا اگر پہلے میری پاس آتا تو مین اوسکے واسطے
دعا کرتا اسیطرح سے دو ہفتہ گذری ناگاہ درگاہ رب جلیل سے جبرئیل امین
پاس جناب ختم المرسلین کے وحی لائی کہ تم اپنے ہاتہ سے ابو لبابہ کو کہولدو
اور توبہ اوسکی قبول بارگاہ ہوئی

جمع کرنا کعب اسد کا یہودیونکو اور مشورہ کرنا بیچ کام اپنے کے
جب حال یہودیونکا سنا چاہیے جب ابو لبابہ چلے آئی تو کعب اسد خوف سے
کانپنے لگے اور بزرگان قوم کو جمع کیا اور کہا کہ بیچ جانو تم اسباتکو کہ ہم

اہل دین سے سر برہ ہونگے اور اس قلعہ کا بند رہنا اچھا نہین ہے اور
جناب رسول خدا بغیر خون ریزی ہماری کئے راضی نہونگے دیکھا تمنے کہ
ابولبابہ نے کیا راز کہا اب ایک فکر یہ ہے کہ ہم تم متفق ہوکر تین باتو نمین سے
ایک بات اختیار کرین پہلے یہ کہ ہماری توریت مین تعریف محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ کے بہت ہی اور بیشک یہ وہی محمد ہے جسکو تم جھوٹا جانتے ہو اپنے کردار سے
پشیمان ہو اور ایمان لاؤ سبھون نے کہا کہ ہم جان مال سے درگذرینگے
مگر اپنے دین کو نچھوڑین گے اور سوای موسا کے رسول خدا کو نمانینگے
جب کعب اسد نے یہ جواب سنا تو کہا کہ اگر دین چھوڑنا تمکو گوارہ نہین سبھی
تو اپنی اپنی جانسے دست بردار ہو اور زن و فرزند کو قتل کرکے دروازہ قلعہ کا
کھولکر لشکر اہل اسلام پر جا پڑو سبے کہا کہ کون ایسا سنگدل ہے کہ جو زن و
فرزند کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے پھر کعب نے کہا کہ ایک بات اور ہی آج سفتہ کی شب ہے
اور اہل اسلام جانتے ہین کہ ہملوگ عبادت مین مشغول ہونگے شبکو بیکھٹکے شبخون
مار آتا کہ یہ قصہ پاک ہو سبھو نے کہا کہ یہ بھی ہمسے نہو گا اتنی قوت اپنی مین نہین ہے [illegible]
پھر تو کعب نے سر جھکا لیا اور کوئی تدبیر ذہن مین نہ آئی
باہر آنا یہودیونکا حصار سے اور درخواست کرنا انصار کا
واسطے بخشانے گناہ اون مشرکین کے جناب رسول آمین
صلی اللہ علیہ و آلہ سے اور حکم دینا حضرتکا سعد معاذ کو
آخر کار یہودی ناچار عاجز ہوکر باہر حصار کے آئی اور گریہ و زاری کرنے لگے
اور کہتے تھے کہ ہم مال و اسباب سے درگذری جانکی امان پاوین جناب رسول خدا

خدا نے یہ سنکر اصحاب کو حکم دیا کہ سبکے مشکین باندہ لو اور مال واسباب کو
ضبط کرو اصحاب نے حسب ارشاد سبکی مشکین باندہ لین موسای جانسے نا امید ہوگے
اور سردار اوسکے اپنی سفارش چاہی اور قتمیہ ہونے کا پتا دیا تب
بنی اوس خدمت حضرت مین واسطے سفارش کے حاضر ہوی اور عرض کیا
کیا کہ ای حجت کردگار و ای سرور نامدار آپ تو شفاعت کرنے والے گناہ
گارونکے قیامت مین ہونگے اگر انکے گناہ اور قصور معاف فرمائی تو ہملوگوپر
کمال احسان و پرورش و عزت افزای ہوگے اور یہ ہمیشہ شادی غم مین
ہماری شریک ہوتے رہے ہن اور جیسا کہ ابن ابی اور قنیقاع کو مہربانی
سی رہا فرمایا ہے انکی بہی عفو تقصیر فرمائی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی بسبب خلق کے کچہ جواب نہ دیا جب حد سے زیادہ بنی اوس نے کدکی تو
حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین ایک شخص کو انصار سے مقرر کردون اگر اوسکے
کہنے پر تم سب راضی ہو اور اوسکے کہنے سے انکار نکرو اسباتپر سب راضی ہوئے
حضرت نے سعد معاذ کو حکم دیا کہ جوانکے مقدمہ مین تم تجویز کرو وہ سب
منظور کرین اوسکے خلاف نکرین اگرچہ سعد معاذ بسبب تیر کمانے کے ضعف
ناتوانی سے اپنے بستر سے اوٹہہ نہ سکتے تہے لیکن حکم پیغمبر سے گہوڑی
سوار ہوکر مکانسے چلے اثنای راہ مین بنی اوس نے گہیر کر عذرخواہی کرنا شروع
کی اور کہا کہ تمپر موقوف قصور کا عفو کردانا ہے جو تم چاہوگے تو رہائے
انکی ہو جاوے گی ہر ایک کے بات یہ سنتے تہے مگر کسی کا جواب نہ دیتے تہے
جب حد سے زیادہ یارون نے خوشامد کی اوسوقت سعد نے کہا کہ میرا اب

وہ وقت باقی نہین ہے کہ مین ملامت اہل اسلام سے اپنے اوپر لون
یہ سنکر سبکے دل کانپنے لگے اور روز روشن انکے سامنے سیاہ معلوم ہوگیا

حکم کرنا سعد معاذ کا بیچ مقدمہ یہودیونکے اور حاکم جناب رسولؐ سے جنّم واصل کرنا اون اشقیا کو جناب امیرؑ کا

جب قریب دولت سرائے حضرت کے معاذ پہونچے تو پیادہ ہوکر خدمت فیض درجت جناب رسول خدا مین حاضر ہوئی اوسوقت جناب رسول خدا نے قوم بنی اوسکو حکم دیا کہ سب تعظیم کو کھڑے ہون اور بیچ مین اصحاب سعد معاذ کو ساتھ تکریم کے بٹھایا بنی اوس نے معاذ سے کہا کہ ای نامور تمکو بھی چاہیے کہ اپنے حریفونسے درگذر کرو جیسا کہ ابن اُبی کے ساتھ کیا گیا تھا معاذ نے جواب مین کہا کہ تم سب راضی ہو چکے ہو اسپر کہ جو مین کہون اوس سے درگذر نکرو سبھون نے کہا کہ ہم راضی ہین تمہاری حکم پر اوسوقت معاذ نے حکم دیا کہ ان سبکے سر کاٹے جاوین اور سب مال و اسباب انکا ضبط ہو یہ سنکر جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ خوشا نصیب تیری اے سعادت مند کہ یہ حکم تو زمین پر آسمان سے جناب باری نے بھیجا ہے جو تمنے دیا ہے بعد اسکے جناب امیرؑ کو حکم دیا کہ زبیر کو ہمراہ لیکر ان سبکو قتل کرو اور مال و اسباب و سکا اہل دین پر تقسیم کرو جناب شیر خدا نے بموجب حکم کے ارشاد حضرت کا بجا لائے

رحلت کرنا سعد معاذ کا دنیا سے

راوی کہتا ہے کہ جب سعد محفل شریف سے مکان اپنے پر پہونچے اور بستر پہ لیٹے تو خون زخم سے روان ہوا اور مونھ زخم کا کھل گیا لوگون نے

یہ ماجرا جناب حبیب خدا سے بیان کیا حضرتؐ بالین پر اوسکے تشریف لیگئے اور شفقت سے اونکے مونہہ پر ہاتھ پہیرتے تھے اور سر اوس سعید کا اپنے زانو پر رکھہ کر دعا کرنے لگے کہ ای پروردگار روح اس بندۂ نیک کی اسطرح سے قبض ہو کہ جسطرح سے خاصان خدا کی ہوتی ہے اسکی آواز سے قالب بیجان معاذ مین جان آگئی اور عرض کیا کہ بیشک آپ رسول خدا ہین مین اسبات کی گواہی دیتا ہون یہ کہہ کر پھر بیہوش ہوگیے جناب رسول خدا و پاسی دولت سرا کو تشریف کو لائی تہوڑ دیر کے بعد حضرت جبرئیل پاس جناب رسول جلیلؐ کے آئے اور ہنس کر کہا کہ آج کون مومن دنیا سے طرف جنت کے گیا ہی کہ جسکے ماتم مین عرش کاپنا اور رشد مومن کا بہشت مین فرش ہوا ہے اسی اثنا مین خبر فوت ہونے کی معاذ کے آئی اور خود حضرتؐ معہ اصحاب تشریف لیگئے اور تجہیز و تکفین کے اور نماز جنازہ کی پڑہی یہانتک جنگ احزاب تمام ہوئی

ذکر بہیجنے ابو سفیان کا ایک اعرابی کو واسطے قتل حضرت سید المرسلینؐ کے

راوی کہتا ہے کہ سفیان دن رات اپنے مکان مین ہر ایک سی یہ کہتا تہا کہ جبتک محمدؐ دنیا مین ہین مجکو زندگی تلخ ہے ایک آدمی مین ایسا چاہتا ہون کہ جو محمدؐ کے قتل پر آمادہ ہو جسقدر مال چاہے گا مین اوسکو دونگا یہ خبر سنکر ایک اعرابی کہ حرص سے بیتابی رکہتا تہا پاس اسکے آیا اور کہا کہ یہ آرزو تیرے مین بر لاؤنگا اور مین خنجر تیز رکہتا ہون اور آمادہ ستیز ہون مگر اتنا چاہتا ہون کہ کچھ زاد راہ اور سواری مجکو دی یہ سنکر سفیان نے اوسکو گلے سے لگالیا اور خوش ہوکر بوسے اوسکے لیے اور ایک ناقہ اور زاد راہ حوالہ اوسکے

گیا اور کہا کہ ایک ساعت اب نہ ٹھہر جسوقت یہ کام کرکے آویگا جو مانگے گا وہ
پاویگا غرض یہ وہانسے روانہ ہوکر چند روز کے بعد کنارہ یثرب کے پہونچا
اور ایک مکانمین باہر شہر کے ناقہ اپنا باندہا اور اندر شہر کے جاکر دولت سرائے
حضرت مین پہونچا وہان حضرت کو نپایا پوچھا لوگون نے کہا کہ محلہ بنی عبد
الشہل مین تشریف لے گئے ہین یہ اوسطرفکو چلا وہان ایک مسجد تہی کہ حضرت
وہان اصحابونسے احکام اسلام بیان فرماتے تہے

آنا ایک اعرابی کا واسطے قتل حضرت کے اور گرفتار ہونا ہاتہہ سے ایک اصحاب کی اور اقرار کرنا مکر ابو سفیان اور ارادہ اپنے کا

جبوقت اعرابی مسجد کے اندر آیا آنکھہ جناب رسالتمآب کے اوسپر پڑی فرمایا کہ
یہ اپنی مراد کو نہ پہونچے کا یہ فرمایا کہ اوسنے اصحاب کی طرف دیکھہ کر کہا کہ تم مین
بیٹا عبد المطلب کا کون ہے حضرت نے فرمایا کہ مین ہون جناب رسول خدا کا
بس یہ کہنا کہ حضرت کی طرف پیشتر چلا لوگون نے جانا کہ کچھہ کانمین پوشیدہ
عرض کریگا لیکن گستاخی اوسکی دیکھہ کر اوسید لاورنے مثل شیر شکار سمجھہ کر
دونو ہاتہسے پکڑ لیا اور کہا کہ او بے ادب نبی سے دور رہ قضارا ہاتہہ انکا
قبضۂ خنجر پر پڑا کہ جو زیر قبا اوسکے تہا اوسوقت انہون نے خوب زور سے
دبایا اور کہا کہ ای ملعون خنجر سے ہمنا تیرا کیا تہا جب حال اوسکا تنگ ہوا تو
گریہ و زاری کرکے الامان کہنے لگا جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اگر تو
سچ کہدیگا تو امان دونگا ورنہ مین خود تیرا حال سب کہونگا اور پھر امان نہ دونگا

اوسنے سوای سچ کہنے کے جب کوئی چارہ نہ دیکھا تب سب حال مفصل بیان کیا
حضرتؑ نے جانکی امان دیکر قید کیا چوتھے روز قید سے اوسکو طلب کیا اور فرمایا
کہ تو قید سے آزاد ہوا جہان تیرا جی چاہے وہان جا اوسنے عرض کیا کہ آپ
مجکو راہ نیک بتائی حضرتؑ نے فرمایا کہ خدا کو برحق جان اور مجکو رسول برگزیدہ
سمجھ وہ اعرابی صدق دلسے مسلمان ہوا اور کہا کہ خدا برحق ہے اور آپ رسول
بیشک ہین اور قسم کہا کر عرض کیا کہ مین جس روز سے ہوشیار ہوا اور سن تمیز کو
پہونچا شیر کو مین بچہ سے کمتر جانتا تھا اور کسی سے کبھی خوف نہین کہایا مگر
جسوقت جمال جہان آرا پر نظر پڑی فوراً دل میرا مثل بید کے کانپنے لگا اور
دوسری یہ کہ اس راز کو سوای ابوسفیانکے یا میرے دوسرا نہین جانتا تہا
اوسکو آپنے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمایا اب مجھکو کسیطرحکا شک ہی باقی نہین
احکام دین تعلیم فرمائیے حضرتؑ نے اوسکو ایمان تلقین کیکر رخصت کیا پہر اوسکا حال معلوم نہوا
بہیجنا حضرتؐ کا عمر امیہ وسلمہ انصاری کو واسطے تلافی احکام کے
پاس ابوسفیانکے اور قتل کرنا امیہ کا مالک کو بعوض اوسکے
بعد اس ماجرے کے دو شخص کو اہل دین سے ایک سلمہ دوسرے عمر امیہ کو ناعب
ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ نے واسطے عوض لینے اس بات کے طرف حرم کے
بہیجا چند روز کے بعد وہ شہر بطحا مین پہونچے اول یہ دونو طواف حرم کرتے
ایک نے قریش سے عمر امیہ کو دیکھکر پہچانا اور شور مچایا کہ یہ عمر امیہ کس ارادہ سے
یہان آیا ہے سب خبردار ہو ہوشیار ہو جاؤ یہ آواز سلمہ اور عمر امیہ نے بہی
سنی اور آپس مین صلاح کی کہ یہ راز افشا ہو گیا اب یہان ٹھہرنا بہتر نہین ہے

اس اثنا مین آکر کفار نے گھیر لیا لیکن سلمہ چالاکی سے اپنے اونٹ تک
پہونچگئے اور سوار ہوکر موہنہ طرف یثرب کے کیا اور عمر امیہ ایک جگہ تنگ مین
گھری کہ موقع جنگ کا نہ ملتا تہا ایک شخص عثمان مالک نام سردار بیت الحرام سے
قریب انکے آگیا یہ دلمین خوش ہوکر شکر خدا بجالائے کہ یہ بہی شقی سفیانیے
کم نہین ہے زخم خنجر اسکے لگاکر آبرو اپنی روبرو نبی کے بڑہاون غرض کے
انہون نے دوڑکر اوسکے ایک خنجر لگایا کہ اوسکی ضرب سے یہ شقی اوپر زمین کے
گرا سب کفار اوسکے اوٹہانے مین مصروف ہوئی انہون نے جو فرصت پائے
تو مثل آہو کے رم کیا اور طرف بوقبیس پہاڑ کے روانہ ہوئیے

بچانا عمر امیہ کا ہاتھہ سے کفار کے اور چہپنا ایک غار مین اور مارنا چرواہے کو

جب عمر امیہ دامن کوہ مین گئے تو اثنائی راہ مین ایک غار دیکہائی دیا بخوف
کفار وہ انکے بیچ اوسمین چہپگئے اور تہوڑی دیر آسایش کی قریب اوس غار کے
کوہسار مین ایک چرواہا رہتا تہا دوپہر کو شدت گرمی سے اوس غار مین
آکر بیٹہا کرتا تہا قضارا اوس روز جو وہ آیا تو بیٹہ کر بتونکی تعریف انکے سامنے
کرنے لگا اور اہل اسلام کو برا کہنے لگا دل انکا اس گفتار سے جلا لیکن صبر کیا
یہان تک کہ جب وہ سویا تب انہون نے سر اوسکا کاٹ لیا اور شکر خدا
ادا کیا اور ایک شب و روز اوسی غار مین چہپے رہے

باہر آنا عمر امیہ کا غار سے اور قتل کرنا ایک کافر کا کہ پیچہا انکا اوسنے لیا تہا اور پہونچنا انکا خدمت رسول ص خدا مین

دوسرے دن جب آفتاب طلوع ہونے لگا تو یہ غار سے نکل کر چلے وہ
لوگ جو انکی تالاش مین تہے اتفاق سے وہان آنکلے اور انکو دیکھکر
دوڑے اور یہ بہاگے لیکن انہون نے تیر چلہ کمان سے جوڑا اور ایک بارگی
نعرۂ اللہ اکبر کہکر ایک شقی کے سینہ پر مارا کہ وہ گرا اور یہ روانہ ہوئی اور جو
اوسکے ساتہہ تہا وہ بہاگا یہ جب آگے بڑہے تو راہ مین سلمہ سے انہون نے
اونسے پوچہا ان پر وہ سب حال جو گذرا تہا بیان کیا وہ بہت خوش ہوئے
اور مرحبا اور شاباش کہا اور دونو ملکر خدمت جناب رسول مقبولؐ مین حاضر
ہوئی حضرت نے بہت آفرین اور پر عمر امیہ کے کی اوس روز سے سفیان مارے
ڈرکے اپنے مکان سے باہر نہ آتا تہا اور اگر کبہی مکان سے نکلتا تہا تو کئی آدمی اپنے
ہمراہ واسطے حفاظت کے لے لیتا تہا

خبر پہونچنا حضرت سید عالمؐ کو ارادہ فساد بنی سعد سے
اور بہیجنا جناب علی مرتضیٰؑ کو واسطے قتل کرنے اون مردوں کے

راوی کہتا ہے کہ ایک روز یہ خبر حضرت کو پہونچی کہ سب بت پرست قوم بنی اسد کے
ساتہہ اہل خیبر کے متفق ہوئے ہین اور قرار دیا ہے کہ باغ فدک مین سب جمع
ہوکر طرف اس شہر کے آئین حضرت نے یہ سنکر جناب علی مرتضیٰؑ کو طلب فرمایا
اور کہا کہ تم سوار ہوکر معہ انصار دین کے باغ فدک کو جاؤ اور اوس جماعت کو
پریشان کر دو اور اصحاب سے فلان فلان شخص کو ہمراہ لو بموجب ارشاد کے
جناب سید اوصیاء ساتہہ سپاہ کے روانہ ہوئی راتکو چلتے تہے اور دنکو قیام
کرتے تہے جب نزدیک مقام اشقیا کے پہونچی تو سر راہ ایک شخص کہڑا نظر آیا

حکم دیا کہ اسکو پکڑ لاؤ حسب ارشاد وہ پکڑ آیا جناب امیر علیہ السلام نے اوس سے فرمایا کہ اگر سچ کہے گا تو جان کی امان دونگا ورنہ سر تیرا جدا کرونگا اوسنے خوف سے عرض کیا کہ اگر مجھکو جانکی امان دیجیے گا تو مین ایسی راہ سے آپکو لیجا کر اونکے سر پر پہونچا دونگا اسی شرط پر اوسکو امان دی گئی اور وہ ہمراہ لشکر حضرتکو لیکر چلا اسکو طی ہونی صبح کیوقت مشرکین کو خبر ہوئی کہ فوج لشکر بسی آپہونچی بیت

سپہ دار صاحب لوا حیدرست کہ شمشیرش از برق اسنوران ترست

یہ خبر سنکر سب پریشان وحیران ہوئے اور سر و پا برہنہ باحال خراب اوسی اپنکو مال واسباب وغیرہ سب چھوڑ کر بھاگ گئے صبح کو حضرت نے جو دیکھا کہ مال و اسباب اون تیرہ بختونکا اوسیطرح مکانو نمین پڑا ہے مگر اونکا نشان نہین ہر چند تلاش کیا نہ پایا اصحابونکو حکم دیا کہ سب مال جمع کرو جب مال سب جمع ہوا تو پانچوان حصہ واسطے جناب رسول خدا کے رکھ لیا اور باقی اصحابکو تقسیم کر دیا

ذکر واقعہ سال ششم کا ہجرت سے اور آغاز داستان صلح حدیبیہ کے اور روانہ ہونا حضرتکا واسطے عمرہ کی طرف حرم کے

راوی لکھتا ہے کہ بعد چھٹے برس کے ہجرت سے جناب رسول خدا نے خواب مین دیکھا کہ کنجیان کعبہ شریف کی میرے ہاتھ مین ہین اور ساتھ رفیقونکے طواف کعبہ کرتا ہون صبح کو اہل دین سے فرمایا سبکو یقین ہوا کہ فتح مکہ اسسال ضرور ہوگی پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ سب مومنین سرانجام سفر کا کرین اور سامان جنگ چندان ضرور نہین ہے اگر اطمینان نہو تو ایک ایک تلوار ہمراہ کفایت کرتی ہے عمر نے کہا کہ ہم وہان جاتے ہین دشمن کا مقابلہ کرنے

دیکھتے ہین آلات جنگ ہمراہ لینا ضرور ہے حضرت نے ارشاد کیا سلاح
جنگ عمرہ ادا کرنے ہین کچھ درکار نہین ہین بعد اسکے سب نے سامان سفر مہیا
کیا جناب رسول خدا نے بشیر سفیان نامی ایک اصحاب ہجرت کو بلا کر فرمایا
کہ تم حرم کو جاؤ اور دیکھو کہ قریش یہ آمد ہماری سنکر خاموش رہتے ہین
یا سامان جنگ فراہم کرتے ہین جیسا حال دیکھنا ہمسے قبل پہونچنے کے
بیان کرنا بشیر یہ حکم سنکر فوراً طرف کعبہ کے روانہ ہوگئے اور حضرت
دولت سرا سے اپنے ناقہ پر سوار ہوکر لبیک کہتے ہوئی باہر تشریف
لائی اور اہل اسلام کو بھی حکم بجا لانے عمرہ کا دیا چودہ سو سوارون نے احرام
باندھا اور سر ننگے اور پا برہنہ لبیک کہتے ہوئی شہر سے باہر آئی
اوسوقت جناب رسول خدا کے خیال مین یہ آئی بات کہ اہل حرم کو پہلے
خبر اس ارادہ کی کرنا چاہئے

بھیجنا حضرت خیر البشر کا خراش خزاعی کو پاس قریش مکہ کے اور آگاہ کرنے اوس قوم کو اس ارادہ اپنے سے اور پھر آنا خراش کا بغیر حصول مقصد کے

خراش خزاعی کو جناب رسالتمآب نے حکم دیا کہ اونٹ قربانی کا لیکر طرف
حرم کے جاؤ اور ساتھ نرمی کے کہنا کہ ہم لوگ بقصد طواف کعبہ شریفہ کا آتے
ہین اور کسی طرح کی فتنہ و فساد کی بات منظور نہین ہے اگر اس بیان پر وہ راضی
ہون تو اونٹ قربانی کرکے تم واپس آنا حسب الارشاد خراش خزاعی
اونٹ لیکر جانب حرم کے روانہ ہوئی جب پاس قریش کے پہونچے تو

ان سب بیان کیا وہ یہ خبر سنتے ہی قہر وطیش مین آئی اور اونٹ کو پئی
کر ڈالا اور قصد انکے قتل کرنے کا کیا لیکن ایک بزرگ قوم احابیش ناحی
حمایت کو کھڑا ہو گیا اور کہا کہ ایلچی کو مارنا بجا ہے یہ نجات پاکر روانہ طرف
حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہوئے اثنائی راہ مین حضرت سے
ملاقات ہوئی سب ماجرا عرض کیا حضرت رسول مختار نے عمر کو پاس اپنے
بلایا اور کہا تم طرف قریش کے جاؤ اور جاہلان قوم کو سمجھاؤ کہ جناب رسول کو
اس آنے مین سوائی عمرہ ادا کرنے کے اور کچھ فساد مد نظر نہین ہے عمر نے
یہ ارشاد سنکے جواب مین تامل کیا اور کہا کہ حکمت مین تو دخل نہین لیکن یہ کام
مجھسے نہوگا اسواسطے کہ وہ سرکش مجھسے دونین بہت عداوت اور کدورت
رکھتے ہین مین تو زبان کھولنے بھی نپاؤنگا کہ سیکڑون وار تلوار کے مجھ پر
چلا جاوینگے اور بغیر دیکھے جمال مبارک کے دنیا سے گذر جاؤنگا اس کام مین
عثمان مجھسے بہتر ہین کہ وہانکے رہنے والا ہے اور سب اونکو پہچانتے ہین اور
اتنے دشمن اوسکے نہین ہین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اسبات کو پسند کیا

بھیجنا اشرف انبیا کا عثمان بن عفانکے تئین طرف حرم کی اور گرفتار ہونا اوسکا

حضرت نے عثمان کو طلب کیا اور یہ حال بیان کیا وہ سنکر مثل تیر کے کمان سے
جدا ہو کر روانہ ہوا لوگون نے حضرت سے کہا کہ خوشا حال عثمان کا کہ وہ
حج بیت الحرام کریگا حضرت نے فرمایا کہ مجھے یقین اسبات کا نہین ہے بغیر میرے
کبھی ایسا نہین کریگا سنا ہے کہ دس شخص اور پیچھے اوسکے لئے ایلچی بھیجے گئے تھے

اور دیکھا انہون نے کہ ایک جماعت کثیر قریش سے مقام بلند پر واسطے سد راہ پہونچنے کے جمع ہین جب عثمان پاس اونکے پہونچے تو سبکو سلام کیا اور پیام حضرت علیہ السلام کا پہونچایا اونہون نے جواب مین کہا کہ بہت مشکل ہے جو ہم اپنے زندگی مین واسطے طواف حرم کے آنے دین اور وہ آئین دین اس سرزمین پہ دیکھا دین اور ہم مثل عورتون کے اپنے مکانون مین خانہ نشین مین ہرچند عثمان نے فہمایش کی مگر کسی نے نہ مانا اوسوقت عثمان نے سفیان کو پوچھا اونہون نے کہا کہ حرم مین ہے یہ واسطے ملاقات کے طرف حرم کے روانہ ہوئے کہ وہ دس شخص کہ جو بعد عثمان کے روانہ ہوئے تھے پاس عثمان کے پہونچے اور عثمان سفیان کے گئے اور ملاقات اوس سے کی وہ بغلگیر ہوا اور پوچھا کہ کیا سبب آنیکا تمہارے ہے عثمان نے پیام تمام بیان کیا یہ سنکر سفیان آزردہ ہوا اور کلمات بیہودہ زبان پر لایا اور کہا کہ اگر تیرا جی چاہے تو طواف کرلے مگر محمد کا آنا محال ہے عثمان نے کہا کہ بغیر پیغمبر زمان صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہم طواف نہین کرسکتے ہین پھر تو سفیان نے مونہ انکی طرف سے پھیر کر حکم دیا کہ ان سبکو قید کر دو یہ پھر کر شہر کو جانے نپادین ان سبھون نے لاچار ہو کر قید مین رہنا اختیار کیا

آنا بشر سفیان کا بیت الحرام سے واسطے پہونچانے خبر قریش کے حضرت کو منزل حدیبیہ مین

جب جناب رسول خدا منزلین طے کرتے ہوئی طرف کعبہ شریف کے چلے جاتے تھے مقام حدیبیہ مین بشر سفیان نے آکر خدمت بابرکت حضرت مین عرض کیا کہ مشرکین خبر آپکے آنے کی سنکر قبائل سے مدد طلب کرتے ہین اور جنگ پر

آمادہ ہین اور مقام ذی طوی مین جمع ہین اور خالد اور عکرمہ اپنے یارونکو لیکر
کہڑا ہے لشکر مین سب سے آگے بڑہا ہوا قریب دو سو سوار کے واسطے سد راہ ہونیکے
آمادہ ہے حضرت خیر البشرؐ نے یہ خبر سنکر اہل دین کو حکم دیا کہ خالد کی طرف
روانہ کوچ کرو تاکہ اونکو غافل پاؤ جب اصحاب بادفا اوپر سر خالد کے
پہونچے تو گرد لشکر دیکھکر گھبرایا اور سوای بہاگنے کے کچھ نہ بن آیا بہاگنے
بہاگکر اون مشرکین کو خبر کی کہ حضرت رسول اللہ آپہونچے اور حضرت
جسوقت مقام خالد پر پہونچے تو وہان مقام کیا مگر پہلا اسکے نکیا اور دوسرے
روز جب مقام حدیبیہ مین پہونچے تو ناقہ حضرت کی سواری کا بیٹھ گیا اصحاب نے
ہر چند اوسکو اوٹھایا مگر اوسنے ذرا بھی اوس جگہ سے حرکت نکی اصحاب نے
جانا کہ دوری راہ سے خستہ ہوگیا ہے حضرت نے یہ فرمایا کہ یہ ناقہ خستہ
نہین ہوا ہے بلکہ بموجب حکم رب جلیل کے کہ جیسا اصحاب فیل سے گذرا ہے
آج ہماری راہ بھی یہ ہے کہ یہین پر مقام کرو غرض کہ شبکو مقام کیا اور
صبح کو جو حضرت نے اپنے دست مبارک سے ناقہ کو اوٹھایا غرضکہ اوسپر آپ
حضرت سوار ہوئی اور بائین جانب کو روانہ ہوئی سب اصحاب بھی ہمراہ چلے
جب سر حد حدیبیہ کے آخر مین ایک کنوان تہا وہان اوترکر مقام کیا اصحاب
نے آکر شکوہ پانی کا کیا کہ یہ کنوان خشک ہی حضرت نے ایک تیر ترکش سے
نکال کر دیا اور فرمایا کہ اندر اوس کنوین کے اسکو [illegible] خدا کی قدرت کا
تماشا دیکھو اصحاب اوس تیر کو لے گئے اندر کنوین کے ڈالا فوراً کنوین سے
پانی جاری ہوا مثل فوارہ کے جاری ہوا اور سب لشکر سیراب ہوا مسلمین

بخوبی سیراب ہوگئے اور وہان مقیم ہوئے

آنا بُدیل خزاعی کا خدمت جناب سید ابرار مین اور آگاہ کرنا فتنہ قریش سے اور بیان فرمانا حضرت کا صلح کو

راوی کہتا ہی کہ جب مشرکین تشریف لانے شاہ دین سے آگاہ ہوئی واسطے
بند کرنے راہ کے سد راہ ہوئے ایک شخص اجنبی خزاعی نام کہ بزرگ قوم اور
عرب مین صاحب اعتبار کہ دل سے جان نثار جناب رسول مختار کا تھا اور
اوس گروہ سے جدا ہوکر حدیبیہ مین آیا اور حضرت کی خدمت مین آداب
بجالایا حضرت نے شفقت سے پاس اپنے بٹھایا اور حال استفسار فرمایا
جواب مین اوسنے عرض کیا کہ جب سی آپکے آنے کی خبر اونہون نے پائی ہے
تمام بدن مین اونکے آگ لگی ہے ہر ایک قوم مدد چاہتے ہین بنی کعب و بنی
قومین آمادہ جنگ پر مقام ذی طوائی مین جمع ہین اور یہ صلاح کی ہے کہ اگر
جناب رسول خدا مع انصار طرف مسجد کے جاوین تو ہم سد راہ ہونگے اگر وہ
نہ مانین گے تو جنگ کرین گے حضرت نے فرمایا آنا ہمارا واسطے طواف کعبہ کے
ہی نہ واسطے پرخاش کے اور جنگ کے اگر وہ صلح پر راضی ہوگئے تو ایک مدت
مقرر کرونگا کہ ایک مدت تک ساتھ عیش کے اپنے مکانونکے اندر رہین اور
تماشا ہمارا دیکھین کہ اوس دشمنے اور ہمسے کسطرح معاملہ ہوتا ہے کہ ہم ان پر
غالب آوینگے تو دین ہمارا پھیلیگا اور اگر وہ غالب آئی تو مطلب تمہارا
بے لڑائی کے حاصل ہوجاویگا اور اگر میرے کہنے پر عمل نکروگے اور جنگ پر آمادہ ہوگے
تو مین قسم کھاتا ہوں کہ مین بھی تمسے اسقدر لڑونگا کہ زندگی تم لوگونکو دشوار ہوگی

یہ سنکر بدیل خزاعی نے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین پیام صلح کا دون حضرت سے اجازت پاکر رخصت ہوا

آنا بدیل کا پاس اشقیا کے اور خبر دینا ارادہ صلح حضرت اشرف انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ سے اور بھیجنا عروہ بن مسعود ثقفی کا خدمت جناب رسول خدا مین تجویز قریش سے

جب بدیل پاس مشرکین کے پہونچے تو خوشی سے بیان کیا کہ مین ایک خوشخبری تمہاری پاس سالار دین سے لایا ہون بعض جاہلون نے کہا کہ ہمکو کچھ اونکی پیام سننے کی احتیاج نہین ہے لیکن اور دانشمندون نے کہا کہ بیان کرو پیام سنا ضرور چاہئی اوسوقت بدیل نے سب حال بیان کیا مفصل قریش نے آپس مین کہا کہ یہ محمد سے سازش رکھتا ہے اسکی فریب مین آنا نہ چاہیے یہ سمجکر کچھ جواب نہ دیا ایک شخص عروہ نام اوس قوم سے اوٹھا اور کہا کہ اے قوم قریش تم مجکو اپنا خیرخواہ جانتے ہو یا بدخواہ سبنے کہا کہ ہم اپنا دوست تمہاری جانتے ہین عروہ نے کہا کہ مین اس بیان مین مصلحت دیکھتا ہون اسباتسے پھرنا نچاہئے اگر بدیل کے کہنے کا یقین نہین ہے تو مین پاس محمد کے جاکر اسباتکو تحقیق کرون سبھون نے کہا کہ اس سے کیا بہتر ہے عروہ خدمت حضرت مین حاضر ہوئی اور تسلیمات بجالائی حضرت نے جواب سلام کا دیکر بہت شفقت سے اپنے پاس بٹھایا

آنا عروہ کا خدمت جناب خیر البشر مین اور دریافت کرنا مرضی مبارک کا اور بولنا ابوبکر کا درمیان گفتگو کے

عروہ نے خدمت حضرتؐ مین آکر بیان کیا کہ بدیل نے جو کچھ آپکی طرف سے پیام صلح کا
دیا ہے وہ صحیح ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ سچا ہے اور اگر قریش صلح پر راضی
ہون تو مین عہد کرونگا کہ دونون طرف امان رہے عروہ یہ سنکر مثل پھول کے
شگفتہ ہوا اور عرض کیا کہ قریش بھی آپ سے جدائی نہین رکھتے ہین آپ اگر مہربانی
فرمائی اور صلح ہو جاوے تو اس سے بہتر کیا ہے اگر خدانخواستہ جنگ مین
کسیطرحکا آشوب پیدا ہوا اور آپ تنہا رہ جائیے ابو بکر یہ سنکر بہت خفا ہوا
اور کہا کہ ای بیہودہ گو زبان اپنی بند کر اگر تمام بدن ہمارا ٹکڑے ٹکڑے
ہو جاوے گا تب بھی تو ہم رکاب ظفر انتساب کو ہاتھ سے نچھوڑینگے ہان اگر
سر ہمارا جدا ہو جاوی تو مجبور ہین عروہ نے ایک اہل دین سے پوچھا
کہ یہ مرد پر شور کون ہے اور اسکا کیا نام اوسنے کہا ابو بکر صدیق بھی تیرے
عروہ نے سر سی پیر تک اوسکو دیکھ کر کہا کہ اگر حق دیت میرے گردن پہ تیرے نہوتا تو سزا تجکو
دیتا قبل زمانہ رسول کے ایک خطا عروہ سے ہوی تہی کہ خون بہا اوسکا دینے پر
قادر نتہا کئی شخصون نے ادا کیا تہا اوسمین ابو بکر نے بھی دس کائین عروہ کو
دین تہین اوسی احسانکو عروہ نے ظاہر کیا بعد اوسکے تہوڑی دیر بیٹھ کر
اصحابونکے فرمان برداریکو دیکھا تو یہ طریقہ کبھی اسکی آنکھون نے دیکھا نہ تہا
بس یہ دیکھ کر وہان سے مثل غلامونکے اوٹھا اور عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو
مین ان پیامونکی صداقت قریش مین جاکر بیان کرون حضرتؐ نے اوسکو بخوشی رخصت کیا
جانا عروہ کا پاس قریش کے اور نصیحت کرنا اور مقرر کرنا
حضرت کا طلایہ واسطے نگاہ بانی لشکر اسلام کے

جب عروہ روانہ ہوا تو حضرت نے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ قریش آمد ورفت
رکھتے ہین مبادا شبکو بارادۂ شبخون آوین لہذا تم طلایہ اپنے لشکر کا واسطے
نگہبانی کی مقرر کرو ادہر عروہ نے جاکر بہت فہمایش کی کہ ای سرکشو جناب
رسول خدا صرف واسطے حج کے اور کوئی ارادہ کسیطرحکا نہین رکھتے ہین تم اپنے
تئین مبتلائے بلا نکرو کسی بادشاہ کے پاس ملک ایران و زنگبار و روم و چین
مین ایسے رفیق نہین ہین کہ اگر لعاب دہن اونکا زمین پر گرتا ہے تو اوسکو
آنکھون سے لگاتے ہین اور بڑی بڑے سردار اونکی جوتیان جھاڑتے ہین
تم اگر لڑو گے تو بھی کچھ اونکو غم نہین ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ تم صلح کو بہت
بہتر جانو اور لڑائی سے درگذرو تو بہتر ہے قریش نے جواب دیا کہ ہمارا ارادہ
اسطرح صلح کا ہے کہ ایکی مرتبہ محمد پھر جائین سال آیندہ مین اونکو اختیار ہے
حج کرینگے اسی اثنا مین ایک شخص جلیس نام قوم احابیس کا امیر یہ گفتگو سنکر
کھڑا ہو گیا اور دل و جان سے مشتاق زیارت جناب رسول خدا اور اصحاب باوفا
کی ملاقات کا ہوا اور کہا کہ ای دوستون اگر تمہین ناگوار نہو تو مین پاس جناب
رسول خدا کے جاؤن اور اس گفتگو کو دیکہ و اونکے بیان کرون جیسا وہ جواب
دینگے ویسا آکر تمسے کہون گا اسپر وہ سب راضی ہوئے اور وہ وہان سے
خدمت حضرت سید المرسلین مین حاضر ہوا

آنا جلیس کا پاس جناب سید انبیا کے اور پھر جاکر سمجھانا کفار کو

جلیس جب قریب آیا تو حضرت نے رسم اوس قوم سے اصحابونکو آگاہ کیا اور
فرمایا کہ اونٹ قربانی کے اوسکی راہ مین کھڑے کردو تاکہ وہ یہ جانے کہ ہم ارادہ

جنگ کا نہین رکھتے ہین اہل دین نے اونٹ لیجا کر سامنے قریش کے کئے جب بدیل نے
دیکھکر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ حج کرنے والونپر کمر باندہنا واسطے جنگ کے کسی
دین و آئین مین نہین ہے اونٹ انکے جو ہندا دیتے ہین کہ قربانی کے واسطے لائے
لائی ہین جناب رسول خدا کی خدمت مین شرمندگی سے حاضر ہوا پھر اپنا
باگ گھوڑے کی پھیر کر اون مشرکین کے پاس پہونچا اور جا کر کہا کہ انکا ارادہ کچھ
عداوت سے مین خود اپنی آنکھ سے دیکھ آیا ہون کہ محمد کے ہمراہ اونٹ قربانی کے
ہین اور سوائی ارادہ حج کے اور کچھ نہین معلوم ہوتا کسی طرح سے روا نہین ہے
کہ تم حج کرنیکو روکو اور حاجیونپر ظلم کرو یہ سنکر قریش نے کہا کہ ای اعرابی
بے عقل تجکو ان باتو نمین کیا دخل ہے جیسا ہم چاہین گے ویسا کرینگے اس کلام
نافرجام سے وہ اپنی قوم کو لیکر علیحدہ ہوا اور کہا کہ دیکھتا ہون مین کہ زبردست
کون ہے جب قریش نے اوسکو آزردہ دیکھا تو خوشامد کرنے لگے اور کہا
کہ ای نامور ہم اپنی بات رکھنے کو یہ کہتے ہین کہ محمد اس سال پھر جاوین اور
طواف نکرین سال آئندہ مین اونکو اختیار ہے اسی گفتگو مین [illegible]
سے کو جاہلان قریش نے صلاح کی کہ چند آدمی کنارے لشکر [illegible]
اور گھات لگائین کہ جو اہل دین سے ہاتھ آئین اونکو پکڑ لائین [illegible]

صلح موافق شرط ہماری کے ہو

بھیجنا قریش کا ایک جماعت کو طرف لشکر خدا [illegible] کے
واسطے گرفتار کرنے اہل دین کو اور دستگیر ہونا [illegible]
غرض کہ چند پہلوان جنگ آزمودہ قریب پہونچے [illegible] لشکر [illegible]

روانہ کیا اور کہا کہ جو شخص لشکر اسلام سے تمہارے ہاتھ آوے اوسکو گرفتار
کرلاؤ تاکہ ناموری تمہاری ہو یہ سنکر وہ لوگ روانہ ہوکر نزدیک لشکر کے
پہونچے قضارا اودہر سے طلایہ کے بہی لوگ آپہونچے اوس تاریکی شب میں سیاہی
سی دیکہہ کر آگے بڑہے جب دیکہا کہ مشرکین ہین تو دلیران دین دوڑے اور
اونکو گرفتار کرکے مشکین باندہین اور خدمت سالار دین مین حاضر کیا حضرت نے
سبکو بہت تحسین و آفرین فرمائی اور حکم دیا کہ ان قیدیونکو اسیطرح سے بند رکہو
جب تک کہ عثمان اور وہ دس آدمی ہمراہی اوسکے کہ قریش نے قید کئے ہین اور
وہان مشرکین رات بہر انتظار مین رہے کہ ہماری لوگ اہل دین کو پکڑے
لاتے ہونگے کہ ایک شخص نے اون سرکشوں سے خبر دی کہ وہ سب سبکو گرفتار
اہل دین مین ہوگئے اب انہون نے آپسمین صلاح کی کہ ساتہہ شیرین زبانیکے
اونکے قیدیونکو چھوڑا چاہئے اور اپنو کو طلب کرنا اس پیام بہیجنے کو ایک مرد
سہیل نام کو معہ چند آدمیون کے طرف حدیبیہ کے بہیجا

حضرت کو خبر پہونچنا قتل عثمان کی اور بیعت لینا آپکا نیچے ایک درخت کی انصار سے اوپر جنگ مشرکین کے اور خلاف ہونا اوس خبر کا

راوی کہتا ہے کہ جب صبح ہوئی اصحاب دین نے ساتہہ جناب سید المرسلین کے
نماز ادا کی اور اپنے کام کو چلے گئے کہ شیطان نے لشکر گاہ مین ایک آواز
بلند کی کہ ای گروہ مسلمین عثمان کو معہ دس آدمی کے مشرکین نے قتل کیا
یہ خبر جسوقت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ نے سنی نہایت ملول ہوئے

اپنے بٹھایا اور سنے باادب عرض کیا کہ جہالت سے شقیانکو معہ اوسکے ہمراہیوں کے
قریش نے قید کیا مگر مین اوس صلاح مین نہ تھا اب مین امیدوار ہون
کہ آپ ہمارے قیدیونکو رہا فرماوین ہم اونکو چھوڑدین حضرت نے کہا
کہ پہلے یہہ بات تمہاری جانب سے ہوئی ہے ہمنے اوسکی تلافی کی ہے
پہلے تم ہماری قیدیونکو چھوڑو بعد اونکے رہا ہونیکے ہم انکو چھوڑدینگے
سہیل نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ محمد انصاف کی بات کہتے ہین تم جاکر اونکے
قیدیونکو لے آؤ بس وہ پاس قریش گئے اور حضرت کے قیدیونکو لائے
حضرت حبیب خدا نے اپنے انصار ونکو دیکھا اور شکر خدا بجالائے اور اسیران
قریش کو سامنے بلایا اور ہاتھ اونکے کھلوا کر سپرد سہیل کے کیا آداب بجالا کر
رخصت ہوا جب اپنے مقام پر پہونچا تو سبنے چہار طرف سے گھیر لیا اور سر و چشم کے
بوسے لینے لگے اور حال پوچھا سہیل نے کہا کہ اونلوگونسے ڈرنا چاہئے جسطرح
مینے اپنی آنکھ سے بیعت کرنے مین جو دیکھا ہے قابل بیان کے نہین ہے اتنا
جانتاہون کہ وقت جنگ کے تمسے کوئی اونکی روبرو ٹھہر نہ سکے گا اس بات کے
سننے سے بدنمین رعشہ پڑگیا اور کہا کہ ای نامور ہم اتنا چاہتے ہین کہ اسکی سال
بغیر عمرہ کے پھر جاوین جناب رسول خدا سال آئندہ مین جسطرح سے چاہین حج و عمرہ
کرین اور چند شرطین اور بھی ہین اگر اونکو وہ منظور کرین تو تم جسطرح سے
مناسب جاننا فیصلہ کر دینا اشعار

چو بشنید از ایشان سہیل این سخن	اگر فتند بزرگان آن انجمن
تنے چند دیگر ہمراہ خویشتن	کہ بودند از مہتران قریش

آنا سہیل بن عمرو کا دوبارہ واسطے صلح کے خدمت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور لانا عہد و شرطون کا درمیان مین

جب سہیل اون لوگون سے رخصت ہوکر معہ چند سرداران قریش طرف حدیبیہ کے روانہ ہوئے جب خدمت حضرت سید المرسلین مین پہونچے حضرت نے فرمایا کہ اب آنے کا کیا باعث ہی انہونے ادب سے عرض کیا کہ سرکشان قریش صلح پر راضی ہین ساتھ چند شرطون کے حضرت نبی نے ارشاد کیا کہ انکو بیان کرو پہلی شرط کہ جسکا خلاف کرنا منظور نہین ہے وہ یہ ہے کہ امسال طواف حرم کو موقوف فرماؤ سال آیندہ آپکو اختیار ہے جناب حبیب خدا نے اسکو قبول کیا سہیل بہت خوش ہوا پھر اوسنے دوسری شرط یہ بیان کی کہ جو طواف کو آویگا وہ ہتیار نہ باندھیگا اور تین روز سے زیادہ مقام نکریگا کہ آگ اور پانی کا ساتھ نہین ہوتا حضرت نے اسکو بھی قبول کیا اوسوقت سہیل نے عرض کیا کہ آپنے میری امید سے زیادہ کرم فرمایا پھر سہیل نے کہا کہ اب آپ محفل صلح کو جمع کیجئے حضرت نے اصحاب کو طلب فرمایا اور آپ بیچ مین بیٹھے اور سہیل کو سامنے بٹھایا پہلے ارشاد کیا کہ دس برس کی مدت تک طرفین سے جنگ نہو اور جانبین مین خرید و فروخت آمد و رفت جاری رہے اور دروازۂ فتنہ و فساد کا بند رہے اور جو کوئی اہل اسلام سے یا اہل حرم سے قسم کہائی ہوئے اور پر دشمنے ایک دوسرے کی ہو تو بھی دست بردار ہو پھر سہیل نے کہا کہ شرط اور باقی ہے اگر ناگوار خاطر نہو تو عرض کرون حضرت نے فرمایا وہ بھی

سہیل نے کہا اگر کوئی ہم مین سے بہاگ کر آپکی خدمت مین آوے گو خواہ مسلمان
ہو گیا ہو ہمکو دیدیجیئگا اور جو آپکے یہانسے ہمارے پاس آویگا ہم اوسکو نہ دینگے
حضرت نے فرمایا کہ یہ بہی قبول ہے خلیفۂ ثانی نے تعجب سے کہا کہ یہ بہی منظور
کیا آپنے حضرت نے ہنسکر جواب دیا کہ جو کوئی ہم مین آویگا اوسکا نگاہبان خدا
ہے اور اگر ہمسے جاویگا تو ہمکو اوس سے کچہ کام نہین ہے

آنا ابو جندل بن سہیل کا ظلم مشرکین سے بہاگ کر خدمت حضرت خیر البشر مین اور رد ادینا حضرت کا بپاس عہد کے

جناب رسول خدا بیٹہے باتین کرتے تہے کہ ابو جندل بیٹا سہیل کا زنجیر پہنے ہوئے
سامنے آیا اور طرف مسلمانونکے خطاب کیا اور کہا کہ مین ظالمونکے ہاتہ مین
گرفتار ہون اور فرصت نکلنے کی نہین پاتا ہون اسوقت اتنی مہلت پائی
یہانتک آیا ہون اصحاب نے چارطرفسے اوسکو گہیر لیا اور خدمت مین
حضرت کے لائے اوسنے اپنا سب حال بیان کیا جناب رسول خدا کو رحم آیا
اور دین کے وجہ سے چہرہ حضرت کا متغیر ہوگیا لیکن بپاس عہد کچہ حمایت
نکی اور سہیل نے کہا کہ ایک شرط یہ ہے اسکو میرے حوالہ کیجیئے ورنہ عہد مین
خلل آویگا حضرت نے فرمایا کہ ابہی کچہ عہد و پیمان تحریر نہین ہوا ہے اگر تو اسکو
چہوڑ دے تو کیا ہرج ہے پہر اوسنے عرض کیا کہ بغیر اسکے صلح ممکن نہین ہے
اور اسباب مین انکار کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ابوجندل سے
کہا کہ یہ شرط بہی ہے کہ جو دین مین بہی آویگا تو اوسکو بہی دیدیوین
اسوجہ سے ہمکو روک نہین سکتے مگر تو خاطر جمع رکہہ پروردگار تیرا حافظ

نگہبان ہے اسپر یہ غل مچانے لگا اور عرض کیا کہ یا حضرت یہ تو آپ کا دین اختیار
کیا ہے اب یہ مجھکو زندہ چھوڑ دیگا حضرت نے سہیل سے کہا کہ جیسا تیرے پاس
تمہارا کیا ہے اوسی طرح سے تم بھی اسکو کسیطرح سے تکلیف نہ دینا [illegible]
ایک نامور کرز بن حفص نام اوسی محفل میں حاضر تھا موافق عہد کے اوسکو نے
اوسکے باپ کے سپرد کر دیا

مقرر ہونا علی مرتضیٰ کا واسطے تحریر صلح نامہ کے اور گفتگو ہونا درمیان ساتھ سہیل کے اور تشفی فرمانا ضرغام دین کو رسول خدا کا

جب دوات و قلم آئے اور کاتب واسطے لکھنے نامے کے طلب کیا گیا تو سہیل نے
کہا کہ عثمان یا علی نامہ لکھیں حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو بلاکر حکم دیا کہ اے
نور چشم نامہ اسطرح سے لکھو کہ محمد رسول خدا کا ہے اوسنے اس صلح کو قبول کیا جب
اس عبارت کو حضرت نے لکھا سہیل نے دیکھکر کہا کہ لفظ رسول اللہ کیوں لکھا
ہمارے اعتقاد سے نہیں ہے محمد ابن عبد اللہ لکھو شیر خدا غضبناک ہوئے اور
فرمایا کہ زبان بند کر مثل خورشید کے یہ بات روشن ہے اس کلام سے وہ بھی آزردہ ہوا
اور کہا کہ بس جنگ ہو چکی دوات قلم کو پھینک دو شیر خدا نے قلم کو پھینک دیا اور
قبضہ پر ہاتھ رکھکر ارشاد فرمایا کہ او بیباک تو اپنے لشکر سے ڈراتا ہے میں تیرے
لشکر کو مثل ایک پر کاہ کے سمجھتا ہوں اگر درمیان رسول خدا کا نہ ہوتا تو میں ابھی
تجھکو کیفیت دکھلا دیتا رسول خدا نے ہنسکر فرمایا کہ اے ابو تراب ختم گفتگو
کا ہو واسطے اس کے آزردہ خاطر نہ ہو اسکی شرط کو بھی قبول کیا ہم نے فقط
[illegible] ذوالفقار نے جواب میں عرض کیا کہ

بیٹے روز الست مین اقرار رسالت کیا ہے اپنے نا فرشتہ اس کو ہم نہین کاٹون گا رسولؐ خدا نے اپنے ہاتھ مین کاغذ لیکر لفظ رسول اللہ کو کاٹ دیا اور پھر کاغذ جناب امیرؑ کو مرحمت فرمایا اور کہا کہ اے ابوالحسن بعد خلافت اپنے مین سے تم کو ایک عہد نامہ بعد جنگ جمل کے سفیان کے بیٹے سے شام مین لکھا جاوے گا بعد اسکے صلح نامہ حسب رائے حضرت نے لکھوا دیا اور سب اصحابون کے مہرین ثبت ہوئے اور سپرد کر دین پیچھے اس کے سہیل نے اپنے افسران قریش سے مہرین کرائین سہیل خوش و خورم طرف حرم کے روانہ ہوا اور بنی بکر اور خزاعہ اور دخیل اور سب

قومین اپنے سمت کو رخصت ہو گئے

تکرار کرنا عمر ابن خطاب کا پاس دار سے دین کے ساتھ سید المرسلین کے اور جواب باصواب پانا

اس صلح سے تمام اصحاب کو ملال تھا مگر سب سے زیادہ خلیفہ ثانی نے گفتگو زبانی رسولؐ ربانی سے اسطرح کرنے لگے کہ ان کافرون سے کیا ایسا خوف تھا کہ اسطرح جسے صلح کے حضرت نے فرمایا کہ اس بات مین جو مصلحت ہے کسیکو اوسمین دخل نہین پھر خلیفہ نے عرض کیا کہ آپنے تو تعبیر خواب مین خود ارشاد کیا تھا کہ کنجیاں کعبہ کے میرے ہاتھ مین ہین فتح مکہ کے انشاء اللہ حاصل ہو گے حضرت نے فرمایا کہ اسقدر اضطراب نہین چاہیے اسوقت صلاح ایسے صلح مین ہی اور اوس قول مین فرق نہوگا اور یاد تو کرو کہ جسوقت احد مین اعدا کا حملہ ہوا تھا تو تم لوگ کیسے فرار ہوئے تھے

اوسی وقت میرے گھٹنے پر ٹیک لگی دوسرے جنگ احزاب میں کوئی کہتا تھا
کہ کیسا وعدہ خدا اور رسول کا ہے ہم شکست کھا گئے اور کوئی کہتا تھا کہ مسلمان
ہمارے تھا ہیں وہاں سے خبر کھرکے کر ناضرور ہے اوسی روز مجھے
کسی بات پر میرے عقل نکیا ہر چند سمجھایا کہ خدا نے وعدہ فتح مکا
کیا ہے مگر سبکو اعتبار نہوا اور اب سب میں حکم خدا سے اقرار کرتا ہو
کہ فتح حرم عنقریب ہو گئے چندی صبر کرو غرض کہ یہ شکر یا میں سے
رسولخدا کے رنجیدہ ہو کر چلے گئے

مباحثہ کرنا فاروق کا ابو بکر اور عبیدہ جراح سے اور پانا جواب اور اوٹھانا پشیمانی کا

راوی کہتا ہے کہ عمر پاس ابو بکر کے دردناک غصے سے سینہ چاک کیا
اور کہا کہ یہ کیسے خدائی اور کیسے پیغمبر ہے کیا تجھکو وعدہ فتح حرم کا
جو نبی نے کیا تھا یاد نہیں ہے اوسی وعدہ پر احرام باندھکر ہم آئے
جب مشرکین سد راہ ہوئے تو خوف سے صلح کے اس وحشت سے
جسطرح صلح ہوئے کسی نے سنا ہوگا جو پوچھا تو فرماتے ہیں کہ اسی میں
مصلحت ہے ابو بکر نے کہا کہ اے عمر تو ہرگز ایسے باتیں خیال میں نہ لا وہ رسول
بیشبہ منزہ عیب سے ہیں اور واقف اسرار غیب ہیں خدا جانے اس راز
کیا بھید ہے ہم لوگونکو نکرار رنجاسے تجھکو شیطان نے بہکایا ہے اس
بات سے توبہ کر جب ابو بکر سے اسنے یہ جواب پایا تو پاس ابو عبیدہ کے گیا
اور اوس سے بھی اسیطرح سے کہا اونہوں نے بھی یہی جواب دیا پھر تو پشیمان ہو کر تلافی کرنے

احرام سے باہر آنا سید المرسلین کا ساتھ تمام مسلمین کے اور تشریف لیجانا طرف مدینہ کے

راوی بیان کرتا ہے کہ رسولخدا نے حکم دیا کہ قربانی کرکے اور بالون کو تراش کے احرام سے باہر آؤ تاکہ یثرب کو روانہ ہوین سب اصحابون نے سُنا مگر کوئے اپنے جگہ سے ندا وٹھا اسیطرح سے تین مرتبہ حضرت نے خطاب فرمایا مگر سوائے جناب امیر علیہ السلام کے کسینے جواب نہ دیا حضرت اس بات سے ملول خاطر ہوکر امہ سلمان کے پاس گئے وہ از بسکہ عقیل تھین چہرہ انور کو دیکھکر پوچھا کہ کیا سبب ہے اندوہ کا حضرت نے سب ماجرا بیان کیا اوس با توے محترم نے کہا کہ معاف فرمائے وہ امیدوار فتح کے آئے تھے مہمان بہ عکس دیکھکر مایوس ہوے ہین آپ خود پہلے شتر قربانی کرکے احرام سے باہر تشریف لائے پھر سب موافق آپکے پیروی کرینگے پیغمبر نے پیاد ائے پسند کے اور باہر تشریف لاکر شتر قربانی کیا اور احرام سے باہر آئے پھر سب نے پیروی کی اور بعد فراغ کے روانہ طرف یثرب کے ہوے اثنائے راہ مین جبرئیل جانب رب جلیل سے انا فتحنا لیکر نازل ہوے حضرت نے عمر اور اور اصحابونکو پاس اپنے بلایا اور بیٹھکر یہ سورہ پڑھکر سُنایا پھر تو غلیفہ عذر کرنے لگا اور بعد چند روز کے یثرب مین پہونچے اور ایک مدت تک بخوف دشمن مقیم رہے جس سال مین صلح ہوچکی تھے سُننے مین آیا کہ اعدائے دین بہت سے ایمان لائے جو لوگ کہ اس صلح سے گران خاطر تھے پشیمان ہوکر پاس رسول زمان کے عذر خواہ آئے ذکر اسلام لانے ابو بصیر کا و دانا خدمت سید عالم مین اور حوالی کرنا حضرت کا عام کو بموجب عہد کے

راوی کہتا ہے کہ بعد صلح کے مشرکین اس خیال سے کہ اہل دین کا کچھ قابو نہیں ہے اپنے دین و آئین کو ظاہر کرنے لگے اور جو اہل دین سے کہ شریف میں وطن رکھتے تھے بے خوف و بیم اپنے دین کو مثل نماز و روزہ کے برملا کرنے لگے اور مشرکینوں کو بھی رغبت دلاتے تھے چنانچہ ابو بصیر نامی ایک جوان کہ ساتھ بنی زہرا کے ہم قسم تھا نور ایمان سے ساتھ شوق تمام کے مشرف ہو کر واسطے قدم بوسی جناب رسول مختار کے یثرب میں آیا یہ داماد اخنس کا تھا اخنس نے یہ ماجرا سنکر حضرت کو نامہ لکھا کہ ایک خیرہ سر ابو بصیر نامی آئین ہمارا نفرت کرکے طرف آپکے گیا ہے موافق عہد کے ہمراہ قاصد کے کر دیجئے گا جب نامہ عامر قاصد لیکر خدمت حضرت میں پہونچا تو اس سے پیشتر وہ خدمت بابرکت حضرت میں حاضر ہو چکا تھا بعد اسکے قاصد آیا اور مسجد میں شاہ دین کو پایا اور نامہ دیکھایا اور مضمون نامہ کا زبانی بھی سنایا حضرت نے لینے وحی سے فرمایا کہ نامہ پڑھ کر سناؤ جب مضمون نامہ سے حضرت آگاہ ہوئے تو ابو بصیر کو قاصد کی حوالے کیا اوسوقت ابو بصیر نے عرض کیا کہ مجکو حضور دشمنوں کے حوالے کرتے ہیں میری بوٹیاں کاٹی جاوینگے اور تمام بدن پارہ پارہ کرینگے حضرت نے جواب دیا کہ ہم خلاف عہد کے نکرینگے اول تو اسطرف آنا نہ تھا اور جو آیا ہے تو پھر جا خاطر جمع رکھ کہ پروردگار مسلمانوں کا حامی و مددگار ہی جو کعبہ میں ہیں وہ بھی جلد انکے ستم سے رہائی پاوینگے یہ سنکر ابو بصیر رغبت سی فرمان پذیر ہوا اور خوشی سے طرف کعبہ شریف کے ہمراہ قاصد کے روان ہوا

قتل کرنا ابو بصیر کا عامر کو درمیان راہ کے اور پھر آنا درگاہ عرش بارگاہ جناب رسول مین اور بیان کرنا حال کا

کعبہ کو عامر کے ہمراہ ابو بصیر جاتے تھے جب منزل ذوالحلیفہ مین پہونچے
اوسجگہہ ایک مسجد تھی وہانپر مقام کیا ابو بصیر نے اول وہان ٹھر کے نماز پڑھی
بعد اوسکے جو کچھہ انکے پاس طعام تھا اوسکو کھانے لگے اور عامر کی صلاح کی
اوسنے انکار کیا اونہون نے کہا یہ شرط رفاقت نہین ہے اگر تم کھاتے
اور ہمکو طلب کرتے تو ہم بہی ہمراہ تمہاری کہاتے عامر بازار گیا اور کچھہ خرید
کرکے لایا اور دونون نے شریک ہوکر کھانا شروع کیا ابو بصیر نے عامر کی
تلوار دیکھہ کر تعریف کی اوسنے کہا ایسی تلوار روم اور ایران اور چین مین
نہین دیکھی ہی کسینے جس چیز پر لگایا مثل خیار کے کاٹا ابو بصیر نے بہت مشتاق
ہوکر کہا کہ مین دیکھون اس تلوار کو اس نامدار عامر نے خوش ہوکر تلوار
میانسے نکال کر کہا ایسی تلوار تمنے دیکھی ہے یہ کہکر انکو دی ابو بصیر اپنے
ہاتھہ مین لیکر پہلے اوسکے تیزی اور باڑہ کو دیکھا اور تعریف کرتے کرتے
عامر کے گردن پر ایک ایسی تلوار ماری کہ سر اوسکا جدا ہوگیا عامر کے ساتھہ
ایک غلام تھا کوثر نامی ابو بصیر طرف اوسکے دوڑی وہ خوف سے زمین بطحی کو
دور جان کر طرف یثرب کی خدمت جناب رسول خدا مین بھاگا ہوا آیا اور سب
ماجرا بیان کر رہا تھا کہ ابو بصیر وہی تلوار لیکر عامر کے کھوڑی پر سوار ہوکر
اسی درمیان مین خدمت جناب رسول خدا مین حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ
آپ موافق عہدنامہ کے جواب نامہ ادا کر چکے ہین مجکو پروردگار نی ادا

ظفریاب کیا اب اس غلام کو اگر آپکے پاس پناہ مین نہ آتا تو بیدریغ قتل کرتا مین

ارشاد کرنا حضرت عالمؐ کا بطور رمز کے ابو بصیر سے سلامتی حال اونکے کو اور سمجھنا اوس ہوشمند کا رمز کو اور عمل و سیر کرنا

ابو بصیر نے عرض کیا کہ درگاہ حضرت خیر الانام مین جو کہ یہ غلام اگرچہ پا اسوجہ سے مین اسکے خون سے درگذر کرتا ہون حضرت نے تبسم کرکے فرمایا کہ عجب تیزدستی ہے اگر چند آدمی اور تیری شریک ہون تو بہت کام دشوار تیری ہاتھ سے سہل ہوجاین اوس مرد بیدار نے یہ کلام جو سنا گویا الہام سے مدعا نبیؐ کا دریافت کرلیا اور زمین خدمت کو بوسہ دیکر تدبیر کار کو یثرب سی باہر چلا اور بطحا کی بہی راہ کو چہوڑ کر دریا کے کنارے پر منزل عیص مین مقام کیا اور وہان سے طرف مسلمانان حرم کے یہ نامہ لکھا کہ ای مردان دین ساکنان بطحا سے سوای اسکے کہ تم باتین حقارت کی سنو اور ذلت وخواری دیکہو سوائی اسکے اور کوئی بات حاصل نہین ہے اس سے بہتر یہ ہی کہ تم ہماری پاس جمع ہوکر آؤ اور سب متفق ہوکر راہ قافلہ کی بند کرین جب یہ خط اونکے پاس پہونچا تو پہلے ابو جندل تنہا یہ حقیقت پاس انکے آیا پہر اسیطرح جیسے ایک ایک آدمی قریب ستر شخصونکی پاس ابو بصیر کے جمع ہوئی پہر تو جو قافلہ اوسطرف سے نکلتا تہا یہ لوٹ لیتے تہے اسیطرح جب کئی بار مال و اسباب قافلونکا لوٹا گیا تو قریش عاجز ہوکر آپسمین مصلحت کرنے لگے کہ سفیا نکو پاس سالار دین کے بہیجنا چاہیئے کہ وہ شرط جو عہدنامہ مین اس بابکی ہی کہ جو ہم مین سے مسلمان ہووی اوسے پہیردو اسکو نکلوا ڈالنا چاہئے اور راہ زنونکو طلب کرکے فہمایش کردیوین اسوجہ سے کہ ہم اونسے نہایت

عاجز ہین اور دوسری یہ کہ جو کوئی ہم مین سے جاکر مسلمان ہو اوسکو اپنی پاس
نگاہ رکھین یہ مشورہ سفیان نے خدمت پیغمبر زمان مین حاضر ہوکر اپنی قوم
کیطرف سے پیام دیا جناب رسول خدا نے منظور کرکے منشی کو طلب کیا اور فرمایا
کہ ابو بصیر کو ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ راہ کارواں نکے کہولدو اور
تم یثرب کو چلے آو جب قاصد نامہ لیکر پاس ابو بصیر کے پہونچا تو وہان مین
ابو بصیر بسبب علالت کی حالت نزع مین تہے نامہ کہولکر آنکہو نسے لگایا
اور تہوڑی دیر مین اس دنیائی فانی سے رحلت کی ہمراہیون نے بعد
تجہیز و تکفین اوس بایقین کے بموجب حکم شاہ دین یثرب کو چلے آئی اسیطرح سے
ایک مدت تک عہد جانبین مین رہا

نامہ لکہنا حضرت کا طرف پادشاہون اطراف کے

راوی کہتا ہے کہ جب دین ختم المرسلین کو ترقی ہوئی تو سلاطین روئے
زمین کو حسب الحکم رب العالمین چہہ جگہہ کے شاہونکو نامی بہیجے گئے ایک
شاہ ایران دوسری پادشاہ زنگبار کو تیسری قیصر روم چوتہے والئی شام
پانچوین شاہ اسکندریہ چہٹے کتخدائی یمامہ کو منشی نے نامہ لکہنا شروع کیا
بعد حمد و نعت خدا کے کلمات نصیحت کے بہت سی درج کئے اور لکہا کہ یہ
مکتوب ہی حضرت محمد رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کیطرف سے فلان پادشاہ کو ہے
جان تو ای بادشاہ کہ واسطے احکامات اہل زمین کے خلاق عالم نے مجہکو
بہیجا ہے تا خلقت مین رہنمائی اور حق و باطل مین جدائی کردین اور تواریخ سے
ثابت ہوتا ہے کہ مضمون نامہ مین طلب کرنا اسلام کا بہی لکہا گیا تہا پس

چھہ خط لکھکر تیار ہوئے اور چھہ اصحاب دانشور کو حضرت نے پاس اپنے
بلایا ایک عمر امیہ کو خط دیکر طرف ملک حبش کے روانہ کیا اور دوسرا دحیہ کلبی کو
طرف روم کے بھیجا تیسری عبد اللہ نامدار کو جانب ایران روانہ کیا چوتھی حاطب کو
طرف اسکندریہ کے بھیجا پانچوین شجاع کو طرف شام کے روانہ کیا چھٹے سلیط کو
سمت یمامہ کے بھیجا پس یہ نامہ بر زمین ادب کو بوسہ دیکر اپنے اپنے جانب
رخصت ہوکر روانہ ہوئے

بھیجنا عمر امیہ کا ملک حبش مین اور نامہ نجاشی بادشاہ کو پہونچانا اور مشرف بہ اسلام ہونا اوسکا اور جواب لکھنا

راوی کہتا ہے کہ عمر امیہ راہ طی کرکے جب دروازہ پر بادشاہ حبش کی پہونچے
تو دربانون سے کہا کہ مین بھیجا ہوا جناب رسول خدا کا ہون اور نامہ لایا ہون جب
بادشاہ زنگبار نے یہ بات سنی تو حکم دیا کہ بعزت واکرام اوس قاصد کو لاؤ ہمارے
پاس دربان اونکو محفل بادشاہ مین لیگئے بادشاہ تخت سے واسطے تعظیم نامہ کے اوترا
اور براے اعزاز سے نامہ لیکر بوسہ دیا اور پھر تخت سے نیچے بیٹھ کر ایک بزم انجیل
خوانون سے آراستہ کی اور عمر کو پاس اپنے بٹھایا اور منشی کو بلا کر نامہ پڑھوایا
جب مضمون ہدایت مشحون سے آگاہ ہوا تو نور ایمان سے دل اوسکا روشن ہوگیا
اور معہ اہل محفل کے مسلمان ہوا اور قاصد کو اسقدر سیم و زر دیا کہ اوٹھہ
نہ سکا اور منشی سے کہا کہ بعد حمد خالق ارض و سما اور نعت حضرت خیر الورا کے
لکھو کہ شکر کرتا ہون مین اپنے تخت پر کہ اس حکومت و تخت پر مغرور نہوا مین اور
امت اشرف انبیا مین داخل ہوا یہ تحریر کرکے سپرد قاصد کیا پھر تو وہ مثل

بادصبا کے وہانسے روانہ ہوکر خدمت بابرکت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوا اور نامہ پیش کیا حضرت نے مضمون نامہ سنکر نجاشی پر آفرین بہیجی جب وہ بادشاہ اس دنیای فانی سے طرف عالم بقا و دانی کے کوچ کر گیا تو حضرت رسول خدا نے ساتہ جماعت مومنین کی شہر مین نماز اسپر پڑہی

بہیجنا دحیہ کا مکان قیصر روم پر اور طلب کرنا اوسکا دحیہ کو اور پوچھنا حال حشمت اہل اسلام کا او بلانا سفیان کو پاس اپنے

راوی کہتا ہے کہ ہرقل نام ایک بادشاہ روم مین تہا علم نجوم مین بہت دخل رکہتا تہا اور ہیبت و شوکت مین مشہور روی زمین پر تہا صبح کو جب اپنی دولت سرا سے باہر آیا اور انجیل خوانونے ایک محفل آراستہ کی اور کہا کہ مجکو گردش کواکب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہت عیسی ئیونکے ہاتہ سے نکل جای گی اور ایک قوم ایسی مسلط ہو گی کہ جو ختنہ کی ہوئی ہو گی اس کام مین کیا صلاح ہے اسکی کیا تدبیر کرنا چاہئے ارکین سلطنت اور دانشمندون نے کہا کہ اس زمانہ مین ختنہ کرنا طریقہ یہود یونکا ہے اس زمین پر جتنی کہ ہوی یہودی ہین اونکو زیر تیغ کرنا چاہئے یہ باتین ہو رہی تہین کہ ایک دربان نے آکر زمین ادب پر بوسہ دیا اور عرض کیا کہ ایک عرب دحیہ نام اہل حجاز سے بہیجا ہوا محمدؐ نام کا نامہ لیکر در دولت پر آیا ہے اور باتین عجیب کہتا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ نامہ سمیت اوسکو ہماری پاس لاؤ دربان انکو لے گیا اور کہا کہ یہانکا آئین یہ ہی کہ سامنے بادشاہ کے جاکر سجدہ کرتے ہین انہونے کہا کہ زبان اپنی کفر سے بند کر ہماری طریقہ مین سجدہ سوائی خدا کے اور کسیکو روا نہین ہے یہ بات سنکر بادشاہ اپنے دلمین ڈرا اور قاصد نے نامہ دیکر کہا کہ

یہ نامہ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہے کہ جسکے ظہور پر انجیل گواہ ہے
قیصر نے منشی کو حکم دیا کہ نامہ لیکر پڑھ نامہ سنکر دحیہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ سچ کہو
تمہاری دین مین ختنہ کرنا رواہی دحیہ نے جواب دیا کہ اسلام کی پہچان ختنہ سے ہے
اوسکے دلمین یقین ہوا کہ یہی قوم ہے اور اپنے خواب کا یقین ہوا پھر انسے سوال نکیا
اور اپنے آدمیونکو حکم دیا کہ ملک بطحا سے جو کوئی ہماری ملک مین آیا ہو اوسکو ہمارے
پاس لاؤ ہمکو کچھ دریافت کرنا ہے غرض کہ ہر چہار طرف ملازم اوسکے تلاش کرنے لگے
قضارا سفیان معہ چند آدمیونکے واسطے تجارت کے گیا تھا اونکو مل گیا وہ اسکو اپنے
ہمراہ لیکر بادشاہ کے پاس آئے اور موافق دستور اوس نامہ کی اونہونے سجدہ اوسکو کیا

پوچھنا حال جناب رسول زمانکا سفیان سے اور پڑھوانا نامہ کا اور مصلحت کرنا اپنی قوم سے اور انکار کرنا اوس قوم کا لانے اسلام سے اور پھر آنا دحیہ کا بغیر جواب لیکے

قیصر روم نے اون تاجرون سے پوچھا کہ تمسے کوئی قرابت دار اوس پیغمبر کا ہی جو دعوی
نبوت کا کرتا ہے سفیان نے کہا کہ ای شہریار محمد میری چچا کا بیٹا ہے بادشاہ نے
کہا کہ کچھ آدمی تلوار لیکر اسکے سر پر کھڑی ہون جو اگر یہ جھوٹ بولے تو قتل
کرنا اور اس سے کہا کہ اگر تو جھوٹ بولے گا تو مین تجکو قتل کرونگا خبردار جو راست
راست ہو وہ بیان کرنا اب مین تجھسے پوچھتا ہون پھر سفیان اپنی جانکے خوف سے
سچ سچ بیان کرنے لگا پوچھا اوسنے کہ وہ قوم کے شریف مین یا نہین سفیان نے
جواب دیا کہ حسب و نسب خلیل تک ملتا ہے پھر پوچھا بادشاہ نے کہ کوئی اونکے خاندان مین
بادشاہ ہوا ہی یا نہین جواب مین سفیان نے کہا کہ بادشاہ نہین ہوا لیکن بزرگ

قوم مین ہین پہر پوچہا کہ کوئی نبی بہی انکی قوم بزرگو مین ہوا ہی یا یہ خود دعوی نبوت کا کرتے ہین سفیان نے کہا کہ شریف ہین نبی نہین ہوا ہے پوچہا اوسنی کہ کاہن جانتے ہین جواب دیا کہ کاہنونکے دشمن ہین پوچہا اوسنی کہ آگے نبوت سی کبہی جہوٹ اور بہتان بہی مزاج مین تہا اسنے کہا کہ نہین پوچہا اوسنی کہ عہد وپیمانکے کیسے ہین اسنے کہا کہ میری انکے درمیان مین ایک عہدنامہ ہوا ہے ابہی تک تو خلاف ظہور مین نہین آیا پہر پوچہا کہ کسکے طرف دعوت کرتا ہی اوسنی کہا کہ خداوند عالم کیطرف پہر پوچہا کہ کس کس باتونکا حکم دیتا ہے اسنی کہا کہ صوم وصلوات حج وزکوۃ کس بات کو منع کرتا ہے اسنے کہا کہ زنا وقمار وشراب اسنی پوچہا کہ اونکی فرمان برداری غریب کرتے ہین یا امیر اسنی کہا کہ غریب زیادہ رغبت کرتے ہین اوسنی پوچہا کہ دین مین اوسکے زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم اسنے جواب دیا کہ زیادہ ہوتے جاتے ہین جب قیصر نے یہ جواب سنی منشی کو حکم دیا کہ سر محفل اوسنامہ کو باواز بلند پڑہ جب منشی نے بعد حمد ونعت خدا کے مضمون نامہ کا سنایا قیصر کو خوف بہم سے پسینہ پیشانی پر آیا اور مونہ طرف ارکین سلطنت کی پہیرا یا اور یہ زبان پر لایا کہ جو کچہہ اس شخص نے بیان کیا ہے یہ اوصاف انبیا کے نشان ہین اور مجکو گردش کواکب سی قبل اسکے معلوم ہوتا تہا اور حضرت عیسی نے بہی خبر اسی زمانہ کی دی ہے لیکن یہ نہ معلوم تہا کہ قوم عرب مین یہ سعادت مند ہوگا خدا کے کام مین کسکو دخل ہے اور مجکو انکار کی جگہہ نہین وہ طرف خدا کے طلب کرتا ہے تم لوگ کیا کہتے ہو سبہون نے سنکر طیش سے بادشاہ کیطرف دیکہا اور کہا کہ دین عیسی سے ہرگز کنارہ نکرینگے ہم اگر تلوارونسے بدن ہماری ٹکرے ٹکرے ہوجاوین اور کہا کہ ای قیصر اگر تو

اونکے آئین کیطرف رغبت رکھتا ہے تو اپنا ملک لی مہیا رہو ہمکو اس ملک میں
نہ دیکھیگا تو جب بادشاہ نے یہ کلام افسران فوجسے سنا تو دانشمندی سے
زبانکو پھیرا اور کہا کہ ای بہادرو مین اسباتسے تمہارا امتحان کرتا تھا کہ اپنے
دین پر مستحکم ہو یا نہین پھر سبھون نے بادشاہ کو سجدے کیئے اور عباین
دین قیصر نے پھر کچھ جواب نامہ کا نہ لکھا اور محفل سے اوٹھ کھڑا ہوا سب
باہر نکل آئے اور دحیہ کیطرف غیض و غضب سی دیکھتے تھے آخر دحیہ جواب سے
ناامید ہوکر خدمت جناب رسول مختار مین پھر آئے اور یہ سب کیفیت بیانکی

بھیجنا عبداللہ کا نامہ لیکر پاس خسرو کے اور پھاڑنا نامہ کا ازراہ غضب اور تکبر سے نامہ لکھنا حاکم باذانکو واسطے جنگ کرنے کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

راوی کہتا ہے کہ جب عبداللہ نامہ لیکر ایوان خسرو ایران مین پہونچے اور دربانو
سے حال بیان کیا اونہون نے جاکر بادشاہ کی خدمت مین عرض کیا کہ ایک
قاصد محمد کا بھیجا ہوا نامہ لیکر آیا ہے خسرو نے کہا کہ سامنے حاضر کرو دربان فرستادۂ
جناب رسول خدا کو بارگاہ سلطان لے گیا ایسا مکان عالی شان تھا کہ کسی نے
جہان مین نہ دیکھا تھا قاصد حیران و پریشان ہوکر چہار طرف نگران ہوا دیکھا کہ
ایک تخت زرنگار مرصع کار پر شاہ ایران تاج مکلل بجواہر رکھے ہوئی بیٹھا ہے
اور دیبا و پرنیان کا تمام مکانمین فرش اچھے چندان سے بچھا ہے تماشائی خلائق اوسکی
جانب قاصد ذیشان شوکت و شان خسرو کو دہیان مین نہ لایا اور سامنے جاکر
سلام کیا اور بیان کیا مین سید بطحا جناب رسول خدا کیطرف سے کہ آدم سے تا

حضرت عیسیٰ جنکے ظہور کی خبر ہر دین و ملت مین ہوئی آئی تھے اونکا نامہ لایا ہون
بادشاہ نے منشی کو حکم دیا کہ نامہ لیکر پڑہ منشی نے موافق حکم کے نامہ کھول کر پڑہنا
شروع کیا جب نام جناب رسول اللہ کا اوسکے نام کے قبل پڑہا گیا تو غصہ سے
اپنے ہونٹ مثل سانپ کی دم کے کہانے لگا اور زانو بار بار بدلنے لگا اور کمال غرور سے
کہنے لگا کسکی مجال ہے جہان مین کہ میری حقارت کرسکے میرا نام اپنے نام کے
بعد لکہا ہے یہ کہکر غصہ سے نامہ لیکر چاک کر ڈالا اور منشی سے کہا کہ میری طرف سے
ایک خط حاکم باذان کو لکہہ کہ لشکر ملک عرب مین واسطے جنگ قریشی نسب کے
کہ جو دعویٰ پیغمبری کا رکہتا ہے روانہ کرے کہہ کر ایک تیزگام قاصد کو دیکر روانہ کیا

پہر آیا عبداللہ کا بارگاہ خسرو سے اور پہرانا طرف مدینہ منورہ
خدمت جناب رسول خدا مین اور ذکر مین کرا و پر خسرو کے اور
بہیجنا نامہ خسرو کا باذان مین اور لکہنا حاکم باذان کا خدمت

حضرت رسول زمان صلی اللہ علیہ وآلہ مین

عبداللہ نے جانا کہ یہ تیرہ بخت جواب باصواب نہ دیگا اپنے تئین اوس ہلاکت سے
بچا کر چپکے واپس پہر کر چلے آئی اور خدمت سالار دین مین حاضر ہو کر سب ماجرا
بیان کیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ جیسا اوسنے نامہ چاک کیا خدا اوسکا شکم چاک کریگا
اور ادہر قاصد خسرو باذان مین پہونچا حاکم باذان نے مضمون نامہ کا سنکر
دو آدمی بہت عقلمند اپنے پاس بلائی اور حکم دیا کہ تم مدینہ منورہ مین جاؤ اور
ہاشمی جو کہ دعویٰ پیغمبری رکہتا ہے اوسکو میری طرف سے سلام کہنا اور جانب خسرو سے
پیام دینا کہ حکم بادشاہ ہونے سے سر نہ پہیرنا چاہیے اور تمکو یہ نہ لازم تہا کہ اسطرح کا نامہ

بادشاہ کو لکھتے اگر نادانستہ ایسا کام کیا ہو تو میری پاس چلے آؤ مین عذر خواہی
کر کے معاف کرا دونگا اور اگر تم نہ آؤ گے اور ارادہ جنگ کا کروگے تو نشان عرب کا
باقی نہ رہیگا یہ تحریر کر کے اون دونو قاصدونکو طرف کعبہ شریف کے روانہ کیا
اور کہا کہ دریافت کرنا کہ وہ دعوی پیغمبری کا اپنی جانب سے کرتے ہین یا خدا کیطرف سے
جب وہ دونو شخص طائف مین پہونچے تو اتفاقاً سفیان اور صفوان اور امیر بطحا
جو کہ طائف مین موجود تھے اونسے ملاقات ہوئی اور قاصدون نے حضرت
پیغمبر کا سب حال اونسے اور نشان پوچھا اور اون لوگون نے یہ حال سنکر بہت
ذوق شوق سے قاصدونسے باتین کین اور بسبب دشمنی کے بتایا کہ وہ پیغمبر ہین
فلان جانب رہتے ہین وہ دونو قاصد حسب نشان آستان حضرت پیغمبر آخر زمان
پر جب پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت مسجد مین رونق افروز ہین ہمراہ اور بار
خدمت جناب رسول مین حاضر ہوئی جب جمال مبارک کو دیکھا تو دلمین
لرزہ پڑگیا اور زبان لکنت کرنے لگی پھر نامہ حاکم باذان کا پیش کیا
اور سب پیغام بھی ادا کیا اور کہا کہ صلاح تمہارے حق مین یہی کہ تم طرف
حاکم باذان کے چلو اپنے اوپر اور اپنے تابعین پر رحم کرو اور اگر چلنا مناسب
نہین جانتے ہو تو جواب لکھدو حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ آج ہمارے شہر مین
مقیم ہو کل صبح کو حاضر ہونا یہ سنکر وہ دونو مسجد سے باہر آئے اور آپسمین کہنے لگے
کہ ہم بڑے بڑے بادشاہونکے مثل نوشیروان و کیکاؤس وغیرہ کے سامنے
گئے مگر یہ خوف و رعب نہ معلوم ہوا اور اس ارجمند کے سامنے لرزہ تمام
بدنمین پڑگیا اور اگر کھڑے رہتے تو بیشک گر پڑتے حقیقت مین یہ کار خدا ہے

رخصت فرمانا جناب رسول خدا کا دونو قاصدونکو اور پیشینگوئی فرمانا
قتل ہونے خسرو پرویز کی اور تاریخ لکھنا اونکا اور جلد طرف اپنی ملک کے
روانہ ہونا اور نامہ شیرویہ کا پہنچنا اور ایمان لانا حاکم باذان کا

دوسری روز صبح کو دونو قاصد واسطے حاصل کرنے جواب کے خدمت
رسالت مآب مین حاضر ہوئی حضرت نے جواب مین ارشاد کیا کہ پرویز کا
ہمارے رب نے تمہارے خدا کو آج رات کو اوسکے بیٹے کو اوسپر مسلط کیا کہ ایک ضرب
خنجر سے شکم ناف تک اوسکا پارہ کیا جس سے غرور و آرزو اوسکی کو خاک مین ملایا چاہیے
تم اپنے ملک کو پھر جاؤ اور اپنے حاکم سے بعد سلام کے کہنا کہ عنقریب سب
اہل ایران اور اہل یمن ہماری دین مین اوینگے حیرت سے قاصدون نے
کہا کہ ہم تاریخ لکھتے ہین اگر یہ بات سچ ہوگی تو بیشک آپ رسول خدا کے ہین
حضرت نے فرمایا کہ لکھ لو اور ایک کمربند بیش قیمت جو بزرگ تھا اوسکو عنایت
فرمایا اور وہ رخصت ہوکر فکرمند طرف اپنے شہر کے روانہ ہوئی جب شہر مین
پہونچے تو حاکم باذان سے یہ خبر بیان کی اوسنے کہا کہ اگر قتل ہونا پرویز کا
سچ ہے تو محمد بلاشک نبی ہین مین سبکو گواہ کرتا ہون کہ مین اونکا اختیار
کرونگا دو دن نہ گذری تھے کہ نامہ شیرویہ کا باذان کے نام اس مضمونکا آیا
پرویز اگرچہ باپ تھا لیکن ظلم و جور اوسکے نے ملک تباہ کیا اور گناہ بے گناہ
بزرگان والا خاندان پر ستم کرتا تھا جب مینے سپاہ و رعیت کو برباد دیکھا
تو ایک زخم خنجر سے کام اوسکا تمام کیا اور بادشاہ ہے میری نام ہی تو یمن
حاکم رہو اور تجھے چاہیے کہ اوس سرفراز عرب کو جو بادشاہ مرحوم نے

طلب کیا تھا کچھ آزار نہ دینا اور اونکے حال پر چھوڑ دینا جب تک کہ مین پھر
اس مقدمہ مین دوبارہ نہ لکھون باذان اس مضمون کو پڑھکر دل و جان سے
مسلمان ہوا اور خاص و عام سے ساتھ اوسکے ایمان لائے

بھیجنا خاطب کا سکندریہ مین پاس مقوقس حاکم اوس شہر کے اور انکار کرنا اوسکا اور ہدیہ بھیجنا اوسکا خدمت جناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور محروم رہنا اسلام سے

چوتھے خاطب نامور جب دولت سرای مقوقس پر پہونچا تو اپنے خبر جانے کی کروائی مقوقس نے پاس اپنے انکو بلایا بڑی ادب سے نامہ لیا اور حال حضرت خیر البشر کا اونسے پوچھا انہون نے سب کیفیت اور خصائل حضرت کے بیان کئے اوسنے سنکر کہا کہ یہ سب باتین پہچان نبی کی ہین اور قریب ہزار مثقال کے اور چار کنیزان اور پارچہ دیبا اور ایک شتر اور ایک دلدل نام ہدیہ اور ایک اسپ نقرئی اور ایک خواجہ سرا کم سن ساتھ قاصد کے خدمت جناب رسول مقبول مین بھیجا اور قاصد کو بھی ایک قبا زرتار دی اور رخصت کیا اور ظاہر مین بہت خوشی آمدکی اور سبب تعلق دنیا کے مشرف باسلام ہوا جب خاطب یثرب مین پہونچے اور ہدیہ گذرانے اور حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ اوسنے بخیلی ملک مین کی مگر اوسکے پاس ملک نہ رہیگا لکھا ہے کہ زمانہ عمر مین مقوقس جہنم واصل ہوا اور ملک اوسکے سپاہ اہل دین کا قابض ہوگیا

بھیجنا شجاع کا نزدیک حارث حاکم شام کے اور غصہ کرنا اوسکا اور آمادہ ہونا واسطے جنگ کے اور نامہ لکھنا قیصر روم کو اوسکو

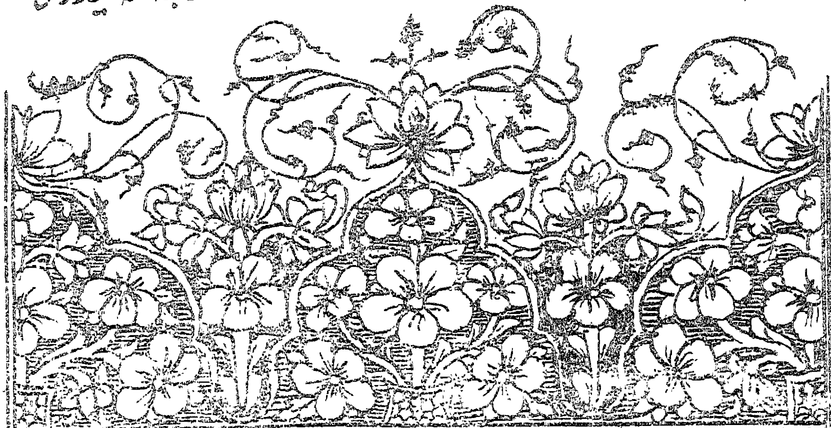
اور منع کرنا اوسکا اور رخصت ہونا قاصد کا

پانچوین شجاع نامی قاصد شام مین پہونچے ہرچند اہتمام کیا کہ حارث تک رسائی ہو سکے لیکن انکی بات بھی نہ پوچھی عرصہ تک یہ وہان مقیم رہے اور ایک دربانسے ملاقات پیدا کی اوسکے معرفت حاکم تک نامہ بھیجا اوسنے خفا ہوکر نامہ کو زمین پر پھینک دیا اور افسران فوج سے کہا کہ کمر واسطے جنگ کی باندھو اور نعل بندی اسپانکی کرکے سلاح وغیرہ سب درست کرو اور اپنے مکانسے نکل کر جہان خاطب ٹہری تہے وہان آیا اور ایک نامہ انکے سامنے قیصر روم کو تحریر کیا کہ ای نامور خسرو سرفراز محمدؐ نامی اہل حجاز اس مضمونکا نامہ لکھتے ہین اور اپنے تئین پیغمبرؐ کہتے ہین اور اپنا نیا دین سوائی دین عیسیٰؑ کے قرار دیا ہے اور مجکو نامہ بہیجا ہے مینے غیرت سی کمر اوپر جنگ کی معہ سپاہ باندہی ہے اگر اجازت ہو تو واسطے جنگ کی روانہ ہون یہ نامہ قاصد کو دیکر روبرو انکے روانہ کیا جب وہ نامہ روبرو قیصر روم کے پڑہا گیا تو منشی سیے یہ جواب لکھوایا کہ نامہ تیرا اتمام وکمال پڑہا مینے تجکو حضرت محمدؐ کی ساتھ کسیطرح سے جنگ کرنا مناسب نہین ہے پہلے ہماری پاس آ تو اس مقدمہ مین مشورہ کیا جاوے پہر جیسی صلاح ہوگی ویسا کیا جاویگا جب یہ فرمان حارث کو پہونچا قیصر کا تب اسنے دربانسے حال قاصد شجاع کا پوچھا اوسنے عرض کیا کہ وہ بیچارہ بیٹہی ہی مکانمین امیر کے جواب کا منتظر پڑا ہے اسنے حکم دیا کہ بلالاؤ جب وہ پاس اوسکے گئے تو سو روپیہ انکو دیکر رخصت کیا اور جواب نامہ کا کچھ نہ دیا بیچارے اپنی جانکو لیکر وہانسے منزلین طے کرتے پہونچے

خدمت حضرت مین پہونچے اور سب حال وہانکا بیان کیا حضرت نے فرمایا
کہ اوسکا ملک سب برباد ہوگا

اب بھیجنا سلیط کا طرف یمامہ پاس معوذہ حاکم اوس ملک کے اور مکر اور حیلہ سے مہربانی کرنا اوسکا اور خط لکھنا حضرت کو

چھٹے سلیط نامی قاصد جب ملک یمامہ مین پاس معوذہ کے پہونچے تو مکاریسے
نامہ کو اوسنے بڑی تعظیم وتکریم سے سر پر رکھا اور بوسے دئے اور ایک
مکان عمدہ مین انکو اوتارا اور بڑی خاطرداریسے پیش آیا اور جواب
نامہ کا اس عنوان سے لکھا کہ میری سرتابی آپسے نہین ہے اور دین آپکا
سب آئین و دین سے بہتر ہے اور مین اس شرط سے آپکے دین مین آتا ہون کہ
میری تئین ایک ملک اپنے ملک سے عنایت فرمائی کہ مین شاعر خطیب بہی ہون
تاکہ اپنے ہم جنسونمین عزت واحترام پاؤن یہ نامہ اور جامہ اور کچھ روپیہ دیکر
انکو رخصت کیا اور ملک طلب کرنے کا مکر سے ایک حیلہ کیا تھا یہ نہ سمجھا کہ جناب
رسول خدا فریب مین کاہیکو آوینگے الغرض قاصد جب خدمت حضرت مین
پہونچا اور نامہ پیش کیا مضمون نامہ کا سنکر ارشاد کیا کہ اگر ایک گھٹلے خورمے
کی قرض مانگے گا تو اوسکو قرض نہ دونگا اور قدرت حق سے ملک اوسکا
عنقریب برباد وتباہ ہوجاوے گا سنا گیا ہے کہ جب
حضرت فتح حرم سے طرف یثرب کو آتے تو کافر
تیرہ روز ہلاک ہوا اور یہ آرزو ویسے
ہی خاک کے گیا



آغاز داستان فتح خیبر کی ساتوین برس ہجرت میں حکم فرمانا جناب سید کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ کا اور آمادہ ہونا لشکر اسلام کا

بنام جہاندار کامران ہار ♦♦♦ پس از آغاز داستانے انجام ما

راوی کہتا ہے کہ ہجرت کو جب ساتوان برس کا زمانہ گذرا تو شہنشاہ دین نے بموجب فرمان خالق آسمان و زمین کے تمام اصحاب باتمکین کو حکم دیا کہ واسطے جنگ خیبر کے مستعد و سرگرم ہو جب ارشاد اعوان و انصار واسطے سرانجام کار کے سرگرم ہوئے یہ بات جب مشہور ہوئی تو یہودان یثرب نے جو کہ لیے مسلمان قرضدار یہودان یثرب کا تھا اور ہر ایک ایک آدمی واسطے ادا کرنے زر قرضہ کے مستعد کیا جب تقاضا شدید ہوا تو اہل دین نے کافرین سے کہا بعد فتح خیبر کے انشاء اللہ جو کچھ مال غنیمت کا دستیاب ہوگا اوس سے زر قرضہ تمہارا ادا کر دیا جاویگا انکو اسقدر اضطراب ہوا کہ یہودیون نے جو یہ جواب سنا تو غصہ ہوئے کہنے لگے کہ تم اونکو یہودان یثرب نہجانتا شمجھو توریت کی کہ وہ لوگ آگ کو پانی سمجھتے ہین اور دس ہزار سے زیادہ سوار نیزہ دار اور کماندار و شمشیر زن فن سپاہ گری مین یکتائی روزگار اور دن مین

ایک نامدار مرحب نامی دلیر ہے کہ روم وشام مین اپنا نظیر نہین رکھتا ہے اوسکی دہشت سی زہرا شیر کا آب ہوتا ہے ایسے بہادرونکے مالک اور ہمسے وعدہ کرتے ہو ہمکو اسبا تکا یقین نہین ہے اور اگر یہ بات تمہاری راست ہے تو ہمنے وعدہ تمہارا منظور کیا اس بات پر موسا ئیونکی دلیران دین نے برہم ہوکر کہا کہ تائید کردگار سے اونہین خونخوارونکے عنقریب سر کاٹکے ساتھ خواریکے رکابونمین لٹکاتی ہوئی اور قیدی اور مال غنیمت لئی ہوئی تمہارے اوپر خندہ زنی کرتے ہوئی آوینگے اور غیر تسے اون دینداروں نے اپنے کپڑی فروخت کرکرکے قرضہ اونکا ادا کردیا

جمع ہونا لشکر اسلام کا دربار جناب سید ابرارمین اور سباع کو اپنے شہر مین حاکم کرنا اور سوار ہونا واسطے جنگ کی اور لکھنا ابن ابی کا کفار کو تشفی کرنا واسطے جنگ کی اور قرار نپانا رائیے اونکی کا اور قلعہ بند ہونا اون کا

سب دلیران دین کمر بستہ ہوکر خدمت سالار دین مین حاضر ہوئی جناب رسول خدا ابھی باہر دولتسرا سے تشریف لائی اور اصحاب مین سے سباع نامی دلیر کو طلب کیا اور لطف اور مہربانی سے اپنے شہر کا حاکم کیا اور اپنی مرکب پر سوار ہوئے اور ہمراہ رکاب چودہ سو سوار آبادہ کارزار آزمودہ کار لیکر طرف خیبر کے روانہ ہوئی لیکن حضرت علی مرتضے کو بسبب آشوب چشم کے ہمراہ نہ لیا اور یہاں سے حال یہودیونکا سننا چاہئے کہ ابن ابی منافق باطن سے بیتاب ہوا اور یہودیونکو پیغام بھیجا کہ محمد معہ لشکر ظفر پیکر اپنے شہر سے معہ

چودہ سو سوار کی تھے لڑنیکو آئی ہین تم ہراسان نہونا کہ یہ لوگ مفلس اور
پریشان حال ہین اور تم دس ہزار آدمی کی جمعیت رکھتے ہو باہر قلعہ سے
نکل کر مقابلہ کرنا قلعہ بند کرکے نہ لڑنا جب اون کافرونکو یہ خبر پہونچی تو قدرت
خدا سے اونپر ایسا رعب چھایا کہ سب سراسیمہ ہوکر پاس اپنے امیر کے سلام ابن مشکم
نام تھا اور بیماری اوسکی ملک الموت کا پیام تھا اوس سے تحریر ابن ابی کا حال کہکر
بیان کیا اوسنی کہا کہ قلعہ بند ہونا حقیقت مین اچھا نہین ہے تم مغلوب ہوجاؤگے
مثل قریظہ و قوم نظیر کے اس سے بہتر یہ ہے کہ سب اہل خیبر متفق ہوکر باہر قلعہ سے
نکلو اور غطفانیونکو کہ ہم قوم تمہارے ہین شریک کرکے دلیرانہ جنگ کرو یہ جواب
اوسکی سرداروں نے سنکر اپنے مین صلاح کی کہ اگر قلعہ مین رہین گے تو ہمارا حربہ اونپر
اثر کریگا اور ہم اونسے محفوظ رہین گے اسیطرح سے تھوڑے عرصہ مین وہ خود
ہلاک ہوجاوینگے اور ہم اونکو امان نہ دین گے

قلعہ بند ہونا کفار کا اور مال کو قلعہ صعب سی قلعہ نطات مین پہنچانا اور عیال کو کتیبہ مین چھوڑنا اور قلعہ قموص کی تعریف اور خبر دینا یہودیون کا دربارہ اوس قلعہ کے

راوی کہتا ہے کہ ملک خیبر مین منجملہ چھ قلعونکے بہت مستحکم قلعہ صعب نام اور دوسرا
ناعم تیسرا شق چوتھا قموص پانچوان نطات چھٹا کتیبہ یہودیون نے یہ تدبیر کی کہ
عیال کو قلعہ کتیبہ مین رکھا اور پاسبان واسطے حفاظت کے مقرر کیے اور صعب
ناعم مین رسد جمع کی اور شق اور نطات دونون قلعونکو ایسا درست کیا کہ
پرندہ بھی نہین گذر سکتا تھا اور قلعہ قموص کہ وہ سب قلعون سے کوہسار مین تھا

کہ دیواریں اوسکی پتھر تراش کر بنائیں تھیں اور کنگورے اوسکے ایسے بلند تھے
کہ کمند اندیشہ نہ پہونچ سکتی تھی اور دروازہ اوسکا لوہے کا تھا چالیس گز بلند اور
بارہ گز چوڑا کہ جسکا ایک پٹ تین ہزار من کا تھا اور پچاس آدمی مل کر اوسکو بند
کرتے تھے اور ایک خندق اوپر دروازہ کے ایسی گہری تھی کہ دیکھنے سے اوسکے
بیہوش جاتے تھے اوسپر ایک پل تختہ لگایا تھا اسواسطے کہ جب حریف آوے
تو اوسکو کھینچ لیتے تھے نجومیوں نے اوسکے واسطے یہ حکم لگایا تھا کہ اس قلعہ کو
سوائی ایک شخص کے اور کوئی فتح نکر سکیگا اور شناخت اوس شخص کی یہ ہے
کہ ظاہر میں قسم بشر ہوگا اور قدر و منزلت میں ملائیکہ سے بہتر اگر ایک پتھر
اس شہر پہ ماریگا کہ ایک بالشت اندر پتھر کے اوترجاویگا وہ سوار اس قلعہ کو
بیشک فتح کریگا یہودیوں نے یہ قلعہ اسواسطے رکھا تھا کہ جب اور قلعوں میں تنگ
آئینگے تب اسمیں آکر پناہ لیوینگے

نامہ لکھنا کفار خیبر کا غطفانیوں کو واسطے کمک کے اور آنا اون قوم کا واسطے مدد کو اور اثنای راہ میں ایک آواز غیب سنکر پھر جانا اونکا

کفار خیبریوں نے غطفانیوں کو اس مضمون کا نامہ لکھا کہ ای سرفرازان عرب تمہاری
مدد سے پشت ہماری استوار ہے اب یہ وقت ای دوستوں امداد کا ہے
کہ محمدؐ لشکر اپنا لیکر آپہونچے ہیں غطفانیوں نے یہ خبر اہل خیبر کی سنکر ایک
منزل راہ طی کی تھی کہ شبکو یہ آواز آئی کہ ای نادانو تم سپاہ اپنی لیکر کہاں
جاتے ہو اور محمدؐ لشکر لیے ہوئی تمہاری قبیلہ پر آگئے اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا
اور لوگ تمہاری قبیلہ کے قید کرلیئے اس آواز سے ہول دلونمیں سبکے پڑگیا

اور یارونکے یار یسے ہاتھ اوٹھایا اور موںہہ طرف اپنے مکانون کے پھرا جب
مکانونپر ہوںچے تو کچھہ نیا یا پھر نامہ اہل خیبر کو عذرخواہی کا لکھا اور اپنی مکانون
تمام رات جاگ کر صبح کرتے تہے ازبیم وخوف سے ہر چہار طرف قلعہ کی نگہبان ہتے تہے

روانہ ہونا حضرت سرور کائنات کا طرف خیبر کی اور عباد کو واسطے خبرداری لشکر کے دو کوس آگے مقرر کرنا اور گرفتار کرنا اونکا جاسوس کو اور حال دریافت ہونا قلعہ کا

اثنائی راہ مین حضرت نی رہبر کو حکم دیا کہ اسی راہ سے لیچلو کہ غطفانیون اور خیبر کے
درمیان مین سے راہ ہو رہبر نے زمین ادب کو بوسہ دیا اور آگے آگے لشکر کے
روانہ ہوا غرض کہ منزلین طے کرتے ہوی جب قریب خیبر کی پہونچے تو حضرت نے
ایک علمدار عبادہ نام کو پاس اپنے بلا کر بیس آدمی اور اوسکے ہمراہ کر کے
فرمایا کہ دو کوس تم آگے آگے لشکر کے بہت خبرداری اور ہوشیاری سے
چلو جو کوئی تمکو مشرکین سے دہنے بائین نظر پڑے فوراً گرفتار کر کے حاضر
کرنا یہ موافق ارشاد کے آگے آگے معہ ہمراہیون اپنے کے چلے جاتے تہے
ناگاہ دیکہا کہ ایک یہودی دامن دشت مین گشت کر رہا ہے عبادنے دیکہکر
ہمراہیوں سے حکم دیا کہ اسکو پکڑ لاؤ جب وہ گرفتار ہو کر سامنے آیا تو اونہونے
اوس سے پوچھا کہ سچ کہو تو کسواسطے اس صحرا مین گشت کر رہا ہے سچ کہیگا تو
امان پاویگا ورنہ قتل کرونگا اوسنے کہا کہ مین ساربان ہون راتکو مین
سوتا تہا کہ اونٹ میری کہل کر کسیطرف چلے گئے ہن سو مین اونکی تلاش مین
اور گرفتاریکو اسطرف آیا تہا یہان خود گرفتار ہو گیا پھر پوچھا کہ خیبر یونسے

کہا تم

کیا خبر رکھتا ہے تو اوسنے کہا کہ مردان جنگی بے شمار ہین اور غطفانیونکے ساٹھ ہزار سوار زرہ پوش کمک کو آئی ہین اور دس ہزار سبز یاوہ ستم گار انتظار تمہاری آنے کا کرتے ہین عباد یہ گفتار سنکر غصہ مین آئے اور کہا کہ سچ سچ بیان کر اور نہین تو مجھسے امان نہ پاویگا تیرا سر ابھی تنسے جدا کیا جاویگا یہ جو اسنے سنا تو ماری خوف کی چہرہ اوسکا زرد ہوگیا اور دل پر درد سے کہنے لگا کہ ای بہادر اگر تو قسم کہاوی اور امان دیوے تو مین سچ بیان کرون اونہون نے قسم کہا کر کہا کہ جو تو سچ کہے گا تو مین بیشک تجکو امان دونگا تب اوسنے کہا کہ موسیٰ کی قسم اہل خیبر کو تمہاری آنیسے ایسی دہشت اور وحشت ہوئی ہے کہ ہوش و حواس بجا نہین ہے اور غطفانیونسے کوئی کمک کو نہین آیا خوفسے قلعہ بند ہوئی ہین اور مین کنانہ کا فرستادہ قلعہ قموص سے کہ وہ بزرگ و سردار قوم کا ہے اوسکا بھیجا آیا ہون تاکہ لشکر اسلام کی کمی اور زیادتی جاکر بیان کرون تمہارے ہاتھ مین گرفتار ہوا ہون جو حال تہا وہ سب مینے بیان کیا اب میرا تمکو یقین ہو یا نہو اختیار ہے جو مناسب جانیو وہ کرو ❊

لانا عباد کا جاسوس کو سامنے حضرت سید مختار کے اور ارادہ کرنا عمر کا واسطے قتل کے اور عرض کرنا عباد کا اقرار امان کا

اور حوالہ کرنا حضرتکا عباد کو اور سبکو متوجہ ہونا طرف خیبر کے

عباد جاسوس کا یہ کلام سنکر معہ اوسکے خدمت جناب رسول انام مین آئی اوس جاسوس نی جمال جہان آرا کو دیکھ کر بہت جھکر سلام کیا اور سب حال

بیان کیا عمر خدمت جناب مصطفےٰ مین بیٹھا تھا تلوار لیکر اوٹھا اور کہا کہ ای
حبیب خدا پہلے مین اسکا سر کاٹونکا واسطے شگون کے عباد نے عرض کیا کہ یا
اسکو امان دی چکا ہون اگرچہ یہ دشمن دین ہے بعد امان دینے کے اگر آپکے
آئین مین قتل روا ہو تو مین اسکا سر کاٹنے کو موجود ہون خود حضرت جناب مولانا
نے جواب دیا کہ امان دینا تمہارا ہماری جانب سے ہے اپنے پاس اسکو رکھو تب
عباد نے عمر کی طرف دیکھہ کر کہا کہ ای شخص ہاتھ بستہ ہونا اسکا ہی تجھپر ہے
اور تیغ کھینچنا دست بستہ پر کیا فایدہ ہی جو مقابل مین تیغ بکف ہوا سپر مفاد مین کر

کجا بود این تیغ روز احد	که امروز آمد برون خود بخود

یہ کہہ کر اور قیدی کو ہمراہ لیکر چلے گئے دوسرے دن صبح کو جناب رسول خدا
معہ سپاہ سرحد خیبر مین داخل ہوئی اور اہل دین سے ارشاد کیا کہ آج شب کو
اپنے اپنے گھوڑونپر سوار ہو کر دفعتًا داخل خیبر ہو اور یہودیون کو
آگاہی نہو تا کہ ہمکو یکایک اپنے سر پر دیکھین جب شب ہوئی سب کے سب
اپنے اپنے گھوڑونپر سوار ہوئی حضرت بھی اپنے مرکب پر جلوہ گر ہوئے
اور طرف خیبر کی چلے اوسمین انکو قدرت خدا سے خیبریونکو ایسی غفلت کی
نیند آئی کہ کسی کی آنکھہ نہ کھلی جب آفتاب بلند ہوا تو ایک گروہ دہقانیونکا
دروازہ قلعہ کا کھول کر واسطے زراعت کی طرف صحرا کے آئی اور ایکجانب سے
گرد لشکر کی دیکھہ کر روز روشن انکی آنکھون مین تیرہ و تار ہو گیا + +

آگاہ ہونا یہودیونکا تشریف لانے حضرت سے اور قلعہ بند ہونا
اور جمع کرنا سلام ابن اشکم کا قوم کو واسطے جنگ کے

وہ لوگ جو واسطے زراعت کے دروازہ قلعہ کا کہول کر آئے تہے وہ لشکر
ظفر پیکر کو دیکہہ کر ہل اور کدال وغیرہ اپنے اپنے پہینک کر بہاگے اور اندر
قلعہ کے جا کر سرداران قلعہ کو خبر دیے کہ لشکر اسلام آپہونچا بیت

ابو القاسم آور دانیک سپاہ ۔ کہ برمان کند روز روشن سیاہ

سلام ابن مشکم کے سالار اوس قوم کا تہا اونے جو یہ سنا تو مثل ماہی بے آب کے
بستر پر لوٹنے لگا اور کہا کہ تمنے ابن ابی کی صلاح پہ عمل نہ کیا اپنی شکست قلعہ بند
کیا اور مین تو عارضہ مین مبتلا ہون شاید دو چار روز کی زندگی ہو مگر یہ تمسے
وصیت کرتا ہون کہ وہ لوگ مفلس ہین اور تم زر و زور در سبط حکار رکہتے ہو
کچہہ مقام خوف و تردد کا نہین ہے مگر اسقدر تمکو ہوشیاری کرنا ضرور ہے
کہ تم لوگ قلعہ کے اوپر سے ایسے تیر اور پتہر مارو کہ وہ لوگ پاس قلعہ کے
نہ آنے پاوین اور دو پہلوان تمہارے پاس ایسے زبردست ہین کہ اونکا مقابلہ
کوئی کرنے والا لشکر اسلام مین نہین ہے ایک مرحب ہی اور دوسرے
حارث کہ اپنا ہم سر روزگار مین نہین رکہتے

پہنچنا لشکر اسلام کا نیچے قلعہ صعب و نطات کے اور جمع ہونا یہودیون کا اوپر قلعہ کے اور لڑائی کرنا

یہودیون نے موافق رای سالار اپنے کی برجون بر حصار کی جا کر ہزار ہزار آدمی
واسطے مارنے پتہر اور تیر کے مقرر کیا تاکہ دروازہ تک کوئی آنے نپاوے اور جب
یہ دیکہا انہون نے وانکے تیر قلعہ تک پہونچے اونہون نے پتہر مارنا شروع کیا کبہی یہود
... لشکر کے مثل شیر حملہ کرتے تہے اور کبہی ...

اونپر حملہ کرتے تھے جب شب ہوئی تو جناب رسول زمانؐ نے واسطے طلایہ کے لوگ مقرر کیے یہودی بھی مشعلین روشن کرکے رات بھر ہوشیار رہے بیت

یہودان ہم از بیم جان تا سحر	برافروختہ شمع و بستہ کمر

مرنا سلام ابن مشکم کا اور قایم مقام ہونا کنانہ کا اور اپنی قوم کو جمع کرکے مصلحت کرنا کہ اس قلعہ شق و نطات کو چھوڑ کر پاس اہل و عیال کے چلو

جب اسیطرح سے کشمکش مین دو تین روز گذرے تو سلام ابن مشکم دنیا سے گذرا اور یہودیون نے موافق اپنے دین کے کفن و دفن اوسکو کیا اور کنانہ کو قایم مقام اوسکے سپہدار ہوا رات بھر نگہبانی قلعہ کی کرتے تھے اور دن بھر لڑتے تھے جب کئی روز گذرے تو کنانہ نے یہودیونکو پاس اپنے جمع کرکے کہا کہ تین مقام پر لشکر پھیلا ہوا پریشان ہو رہا ہے اسکی نگہبانی نہین ہو سکتی دوسری یہ کہ دشمن سے لڑنے مین خاطر جمع نہین ہے کہ ہمکو فکر مال اور عیال کی ہے تیسرے یہ کہ اگر فوج دشمن اونپر جا پڑیگی تو روز روشن اونکی آنکھون مین تیرہ و تار یک و سیاہ ہو جاویگا اور حال اونکا تباہ ہو جاویگا اس سے بہتر یہ ہے کہ ان دو نو قلعونکو چھوڑ کر سب ایک جا جاوین اور تعجب نہین ہے کہ اہل و مال و اسباب ان دو نو قلعونکا لیکر طرف یثرب کی پھر جاوین اور ہم ساتھ اتنے سامان جنگ ایسا مہیا کرین گے کہ یثرب تک چھین لین گے موسائیون نے یہ رائے اوسکی بہت پسند کی اور صلاح کی کہ آج رات کو قلعہ سے نکل چلین گے

حکم دینا واسطے طلایہ کے عمرؓ کو اور گرفتار ہونا ایک یہودی کا اور لانا پاس حضرت سرورِ کائنات کے اور عرض کرنا حال اونکا

اور امان دینا یہودیونکو اور جانا اونکا قلعہ شق اور نطات سے طرف قلعہ صعب کی اور سوار ہونا لشکر اسلام کا ساتھہ فتح وفیروزی کے اور قبضہ کرنا قلعہ پر اور مسلمان ہونا ایک یہودیکا

جب پہر بہر رات گذری تو ناگہان ایک شخص موسائیوں سے آیا اور نگہبانان دین نے اوسکو گرفتار کیا اور عمر کے پاس لائے انہون نے حکم دیا کہ سر اسکا تن سے جدا کرو تب وہ اسیر گریہ وزاری کرنے لگا اور کہا کہ مجکو بے سبب کیون قتل کرتے ہو پاس حضرت پیغمبر کے پہلے لیجاو کچہہ اونکی خدمت مین عرض کرنا ہے یہ سنکر پاس حضرت خیر البشر کے لیگئے جناب رسول خدا نے پاس اپنے بلاکر پوچھا کہ کیا کہتا ہے اوسنے عرض کیا کہ لشکر اسلام کیطرف سے جو سختی ہوئی ہے تو یہودیون نے یہ صلاح کی ہے کہ آج رات کو یہ قلعہ چھوڑکر طرف قلعہ صعب کے روانہ ہون مینے یہ بات سنکر اپنے دلمین خیال کیا کہ ان لوگون پر اب زوال آیا ہے اب انکا ملک بیگانہ مال اور جو نقد وجنس کہ موسائیون نے جہان جہان چھپایا ہے وہ سب آپکو بتادونگا مگر بعد امان پانے کے لیکن مین امیدوار اسبات کا ہون کہ بخشش فرمائیے اور مال اور عیال میرے بچائیے جناب سید انبیاء نے وعدہ امان دینے کا اوس سے کیا اور حکم دیا کہ صبح کو سب اہل لشکر آراستہ ہوکر اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہون اب اوس طرف حال سنئے کہ جب آدہی رات گذری تو یہودیان نے دونون قلعون کو چھوڑ دیا اور طرف قلعہ صعب کے روانہ ہوئے اشعار

چو آمد سحر نا مداران دین	بپشت ستوران نہادند زین
مہیا شدہ خود بسامان ساز	بدرگہ رسیدند وقت نماز

حاشیہ: ا نام قلعہ — ۲ نام قلعہ دیگر

جب صبح ہوئی حضرت اشرف انبیا نماز سے فارغ ہوئے تو مرکب زرین لجام پر
مانند آفتاب جلوہ افروز ہوئی اور دلیران دین ہمراہ رکاب ظفر انتساب داخل حصار
ہوئے تو کسی ذی حیات کو سوای اوس یہودی امان یافتہ کے اور کسیکو وہان
نپایا جناب رسول خدا نے حسب خواہش اوسکے اوسے مسلمان کیا اور وہ
خوشی خوشی حضرت کو قلعہ کے اندر لے گیا اور جہان جہان مال دفن تہا اوسکا سب
نشان بتادیا غرض کہ وہ دونو قلعہ معہ مال و اسباب کے قبضہ و تصرف مین جناب سالت مآب کے آئے

گہیرنا قلعہ صعب کا اور گرانی غلہ کی اور ہونا جنگ کا کفار اور مسلمانون مین اور بہیجنا خبر کا مدینہ منورہ مین اور روانہ ہونا حضرت علی مرتضیٰ کا طرف خیبر کے

تہوڑی تہوڑی آدمی واسطے نگہبانی اون قلعونکے چہوڑکر اور آپ لشکر ظفر پیکر
لیکر سے طرف صعب کی روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو حکم گہیر لینے قلعہ کا
فرمایا دلیران دین نے حسب فرمان جناب ختم المرسلین ہر چہار طرف سے قلعہ کو گہیرا تب
مشرکین نے قلعہ پر سے تیر و پتہر مارنا شروع کیا جب کئی روز گذری تو مشرکین نے
اہل دین پر چہار طرف سے آمد رسد کی بند کی اسو جہہ سے قحط لشکر اسلام مین پڑگیا
اور تین شبانہ روز سوای گردۂ ماہ و مہر کے ایک گردۂ نان کسی مسلمان کے
دیکھنے مین نہ آیا یہ خبر جب جناب شیر خدا کو پہونچے تو باوجود آشوب چشم کے بیکبار
بیتابانہ یثرب سے طرف خیبر کے سفر کیا

جمع کرنا کنانہ کا قوم کو اور صلاح کرنا اور رای مرحب کے قبول کرنا اور مال و اسباب کو طرف قلعہ قموص کے بہیجنا

اور آپ مستعد جانے پر ہونا اور شکوہ کرنا مسلمانون کا قحط سی اور دعا کرنا حضرت کا اور الہام ہونا فتح کا

جناب امیر علیہ السلام اثنائی راہ مین تھے کہ قلعہ صعب فتح ہوگیا راوی کہتا ہے
کہ مؤمنین مین ضعف سی طاقت اسقدر نتھی کہ شمشیر زنی کرین اور قلعہ کا
لینا بہت دشوار تھا باسید فتح قلعہ کو گھیری تھے اور راہ آمد رفت یہودیون کے
بند کئی تھے کنانہ نے جو یہ حال دیکھا خوف سے دل اوسکا کانپنے لگا اور ایک
صحبت قرار دی کہ اوسمین سرداران یہود اور بزرگان قریش سب جمع ہون
کنانہ نے جو سبکو ایک جگہہ دیکھا تو آہ سرد دل پر درد سی کھینچی اور کہا معلوم نہین
کہ آسمان ساتھ ہماری اور اولاد ہماری اور خاندان ہمارے کیا گردش
لادیگا اور اس شہر آباد کو کسطرحسے برباد کریگا تم لوگونکی اس مقدمہ مین کیا
رای ہے ہر ایک نی موافق عقل اپنی کے کہا کنانہ نے کسیکی بات پسند نکی
مرحب کیطرف دیکھہ کر کہا کہ ای مرد لشکر شکن ہم سبکو تیری بازو کے زور پہ
امید قوی ہے تیری کیا رای ہے اوسنے کہا کہ ای سردار کیا کہون مین ان سب
کرداروںکو جو تمسے واقع ہوئی ننگ وار جانتا ہون ابھی اہل اسلام تمسے دور ہے
کہ تم سراسیمہ ہوکر فرار پر آمادہ ہوئے اور پیچھے دیوار کے چھپے اسواسطے میںنے
تیغ میانسے نہ لی اور جنگ سی انکار رکھا اگر تم لوگ اب بھی کمر جنگ پر باندہو اور
کارزار کو مدنظر رکھو تو مین اپنے اہل وعیال کو قلعہ قموص مین پہونچا دون اور اس
قلعہ کو چھوڑ دینا چاہیے جب اوس قلعہ کو مستحکم کرلیوین گے تو ہم اور رہا رس میدان
جنگ مین قدم رکھین گے کنانہ نے اس باتکو پسند کیا اور کہا کہ تمہاری رائے

بہت پسند ہی پس موافق رای مرحب کہ اہل دین سے پوشیدہ اہل و عیال اور
ناموس اور مال لیکر راتون رات راہ کوہسار سی طرف اوس حصار کی روانہ ہوئے
اور خود اس فکر مین تہے کہ کس تدبیر سے باہر قلعہ سی نکلین اس درمیان مین
چند آدمی لشکر اسلام سے ضعف اور بہوک کی شکایت پاس جناب رسولِ
انام کے لائی اور خواہش دعا کی کی حضرت اشرف انبیاؐ نے ہاتہ اوٹھاکر
دعا کی کہ ای خداوند روزی رسان اور ای بہیجنے والے رزق کے آسمان سے
تو رحم کران جوانانِ ناتوان پر کہ تیری راہ مین جان نثاری کرتے ہین اور دانا
پانی گرانئی غلہ سے مرتے ہین اب تو جلد فتح دی یہ دعا فرماتے تہے کہ حال

قبولیت دعا کا بطور الہام حضرت نبیؐ پر ظاہر ہوا

تب طلب کرنا لشکر اسلام کا اور بشارت دینا فتح کی اور حوالہ
کرنا نشان کا جناب علی نامدار علیہ السلام کو اور جانا لشکر اسلام کا
دروازہ پر قلعہ کے اور فتح کرنا قلعہ کا غنیمت ہاتہ آنا اور شراب
پینا عبداللہ کا اور تنبیہ کرنا اوسکو اور پہونچنا حضرت علی
ابن ابی طالب علیہ السلام کا اور متوجہ ہونا سمت قلعہ قموص کے

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے نشان لشکر طلب کر کے جناب نامی
اصحاب کو مرحمت فرمایا اور جملہ اصحاب سی ارشاد فرمایا کہ تائید رب قدیر سے
دل اپنے قوی رکہو اور زخم تیر و سنان سے اندیشہ نکرو پروردگار بہ لطف مہربانی
اس حصار کو تمہاری ہاتہ سے فتح کرائیگا موافق اس حدیث کی اصحاب دین مین
خوشی اور بشارت سی طاقت دو چند ہو گئی اور بشوق تمام شیر کردار او پر دروازے

دوڑ کر سپر سر پہ اور تیر ہاتھ مین لیئے ہوئی نصر من اللہ کہتے ہوئی جا پہونچے اور
یہودیون نے دروازہ ہائی قلعہ کو عقب سی گل و سنگ یکجا کرکے دیوارسی
بنائی تھی اور ایک دروازہ پر جمع ہوکی تیر و پتھر کا منہ پہ سایا تھا پھر جس جانب
مجمع کیا تہا ادہر فرصت پا کر نکل گیئے اور طرف قلعہ قموص کے روانہ ہوئے
دلیران دین نے اوس دروازہ کو تبرسی کاٹ کر توڑا اندر جاکے دیکھا کہ پتھروں سے ٹیلہ
بنا ہے راہ آمد و رفت کی بند کی ہے ان سب نے ایک ایک پتھر کو ہاتھوں سے ٹہیل کر
راہ کہولے جس سمت قلعہ مین جاتے تھے نعمت طرح بطرح کی پاتے تھے ایک جا
چند یہودیونکو پاکر اوسی دم تیغ بید ریغ سے راہی عدم کیا پھر وہ سب مال
اور غنیمت سامنے حضرت خیرالانام کے لیگیے سب جناب حبیب خدا نے اسباب
غنیمت اصحاب کو تقسیم کیا سُننے مین آیا ہے کہ کئی مٹکے شراب کے تھے اوسکو
حضرت نے حکم دیا کہ انکو زمین پر ٹہادو اور ایک انصار عبداللہ نامی تھا کہ اوسکو
شراب بہت مرغوب تھی بے اختیار اوسنے چند ساغر پہلے سے پیئے تھے
تو جن لوگون نے دیکھا تھا اونہون نے حضرت سے آکر عرض کیا حضرت
اوسپر غضبناک ہوئی اور نعلین مبارک سی سرکوبی اوسکی کی اور ہونٹوں سے
فرمایا کہ اسیطرح سے اسکی گفش کاری کرو اہل دین نے حسب الحکم حضرت شاہ
انبیا کے سزا معقول دی عُمر نے لعنت اوسپر کی حضرت عمر پر خفا ہوئی اور
فرمایا کہ تو خلاف شریعت کی لعنت کرتا ہے مومن پر لعنت نکرنا چاہیئے عمر
اپنے اس کہنے سی پشیمان ہوا جناب حبیب خدا نے کئی روز توقف کیا
تاکہ سپاہ آسودہ ہوجاوے جناب شیر خدا اس عرصہ مین خیبر سے آ پہونچے شعر

نشانید زانو برزانوی خویش	چو دید آن جگر گوشہ را پیش خویش
بپرسید از روی لطف آنجناب	کہ چون ست چشم تو یا بوتراب

جناب شیر خدا نے عرض کیا کہ خاک قدم جناب کی مجکو طوطیای چشم ہے اور آپکے ندیکھنے کا غم رکھتا ہوں ہیں اور آشوب چشم سے کچھ غم و الم نہیں ہے
حضرت نے فرمایا کہ خداوند عالم جلد شفا بخشیگا

جانا حضرت کا مع لشکر اسلام طرف قلعہ خیبر کے اور وہان پہونچکر اوترنا نیچے قلعہ کے

جب تہوڑی دونون سپاہ نے آرام پایا تو حضرت نے حکم روانگی کا فرمایا
روی کہتا ہے کہ جب موسائی طرف قلعہ قموص کے گئے تہے تو آلات حرب اور سامان جنگ سب مہیا کیا تہا اور جا بجا مورچونپر نگہبان مقرر کئے تہے تاکہ آمد لشکر اسلام کی دیکہکر خبر دیوین اسطرف سے شاہ انبیا ساتہہ فوج فتح و ظفر مع سواران لشکر شکن اور بہادران شیر افگن کے سرتاپا غرق آہن ہوکر مثل دریا کے موج مارتے ہوئی ہمراہ رکاب ظفر انتساب جناب رسالت مآب کے نیچے قلعہ خیبر کے پہونچے اور بلندی اور استحکام قلعہ کو دیکہکر سب اہل لشکر کہنے لگے کہ تدبیر فتح کرنے اس قلعہ کی نظر نہیں آتی حضرت نے حکم دیا کہ قلعہ سے اتنی دور خیمہ استادہ کیا جاوے کہ تیر اور پتہر اہل قلعہ کا تم تک نہ آسکے پس اصحابوں نے ایک جگہہ کشادہ و ہموار دیکہکر خیمہ استادہ کیا اور لڑائی کو ایک رات اور ایک دن موقوف کیا اور وہان آسایش کی
بہیجنا حضرت رسالت پناہ کا عمر کو ساتہہ لشکر اسلام کے

واسطے جنگ یہودان قلعہ قموص کے اور آگاہ ہونا مرحب کا اور بھیجنا حارس کو میدان جنگ مین

صبح کو جناب رسول دین نے حکم دیا کہ سب سرداران لشکر کمر باندہ کر حاضر ہوین جب اہل دین حاضر ہوئی تو عمر کو پاس بلا کر اور نشان لشکر کا دیکر سپاہ دائیں کیا اور فرمایا کہ سپاہ کو آگے پیچھے ہونے دینا جب یہودی مقابلہ پر آوین تو جنگ کرنا اور پشت لشکر سے ہوشیار رہنا اور جو یہودی آگے بڑہین تو ایک قدم پیچھے نہ ہٹانا اور اسقدر کوشش کرنا کہ نصرت ہاتھ آجاوے یہ فرما کر رخصت کیا عمر نے دست قبول آنکھون پر رکھا جب نیچے قلعہ کے پہونچے تو نگہبانون نے مرحب کو خبر دی کہ سپاہ آپہونچی مرحب نے حکم دیا کہ پانچ سو جرار کمر باندہ کر ہمراہ حارس کے جاوین اور حارس سے کہا کہ ابتک جو کام اور دونسے متعلق تہا اب مین سرگرم رزم ہون تو میدان مین جا اور دیکھ کہ یہ کون سرکش ہی جو نیچے قلعہ کے میدان مین آیا ہے حارس اوسکے حکم سے گہوڑی پر سوار ہوا اور نشان کفار کا ہاتہہ مین لیکر فوج کی صفین باندہے ہوئی ساتہہ شکوہ وشان کے دروازہ قلعہ سی میدان مین مقابلہ کو آیا

آنا حارس کا اور جنگ کرنا اور بہت سی انصار دین کو قتل کرنا اور شکست کہانا لشکر اسلام کا ❊

اسطرف سی جب عمر اپنی سپاہ لیکر میدان کے سامنے پہونچا اور حارس نے اسکو دیکہتے ہی گہوڑا بڑہایا اور مقابلہ پر آکر مبارز طلب کیا ایک اہل دین نے اسطرف سے گہوڑا بڑہایا اور مقابلہ پر آیا اور تیغ وسنان چلنے لگی آخر کار ہوا

غالب آیا اور اس مرد دیندار کو سنان پر اوٹھا کر زمین پر پٹکا کہ زمین اوسکے
خون سے رنگین ہوگئی پھر اوسنے مبارز طلب کیا تو ادھر سے پھر سوار گھوڑا اوڑا کر
پہونچا اور جانبین مین خوب حرب و ضرب ہوئی آخر کار یہ بھی اوسکے ہاتھ سے
تلوار کھا کر تلف ہوا اسیطرح سے کئی اہل اسلام ایک کے بعد ایک گیا اور اس کافر
بدکیش کے ہاتھ سے مارا گیا پھر کسیکو جرأت اور حوصلہ اوس سے لڑنے کا نرہا پھر حضرت
عمر نے اہل اسلام کو فہمائش کی مگر کسی نے اپنی جگہہ سے جنبش نکی جب حضرت نے
تاکید بہت کی تو سب نے کہا کہ ہم سپاہی ہین اور تو سردار ہے اب تجھکو چاہیے
کہ تو مقابلہ کو اسکے جا اور اس بلا کو ہمسے دور کر ادھر سے قلعہ کے مرحب حارس کو
شاباشی دیتا تھا اور سب یہودی ہنستے تھے یہانتک کہ کئی بار حارس نے
مبارز طلب کیا اور کچھ جواب نہ پایا تب اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ سب یکبار لشکر
دین پر حملہ کرو بس یہودی آنکر گری اور ہنگامہ جنگ کا گرم ہوا اور
طرفین مین خوب تیغ و سنان کے وار چلنے لگے اوسوقت اہل دین ثابت قدم
نرہے اور قدم پیچھے ہٹایا جناب رسول خدا کی نصیحت کو بھلایا بیت

بہ فتند از پیش فوج یہود	مجال کہ ایشان مناسب بود

غرض کہ یہودی باجے بجاتے ہوئی ساتھ فتح و ظفر کے طرف قلعہ کے گئے
کنانہ نے حارس کو دیکھ کر گلے سے لگایا اور بہت خوش ہوکر پہلوانو مین
مرتبہ اسکا بڑھایا پھر مرحب بھی اوسکے پاس آیا اور گلے سے لگایا اور ہاتھ
بوسہ دیا اور محفل طرب و سرور کی آراستہ کی اور خوب شراب و کباب
کھایا پیا اور سب زن و مرد خوشی سے تالیان بجاتے تھے اور

ادہر انصار دین بشہر مندکی سمت پاس سالار دین کے آئی اور حضرت ؑ ساتھ اللہ او مہربانی کے فرمایا کہ مقام شہر مندگی کا نہیں ہے

دوسری روز بہیجنا حضرت کا ابوبکر کو واسطے جنگ ہوساکر لوگونکے اور حملہ کرنا حارث کا اور فرار ہونا لشکر اسلام کا

دوسری دن جب حضرت خیمہ سے برآمد ہوئی ابوبکر کو بلا کر نشان سالاری کا عنایت فرمایا اور کہا کہ وہی لوگ ہین جو تمسے بہاگکر قلعہ نطات وشق وہان آئی ہین اگر وہ میدان مین آوین اور ارادہ آگے بڑہنے کا کرین تو تم پیچھے نہ ہٹنا یہ سنکر ابوبکر مع لشکر حضرت سی رخصت ہو سامنے قلعہ کے پہونچا نگہبانون نے مرحب کو خبر کردی کہ لشکر اسلام آپہونچا اوسنے حارث کے ساتھ لشکر کو روانہ کیا جسوقت دونو جانب سی صف آرائی ہوئی تو اہل دین نے آپسمین کہا کہ کل کے بہاگنے کی شرمندگی مٹانا چاہیئے اور آج ہاتھ زندگی سے دہوکر خوب جنگ کرنا چاہیئے حارث نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ ایکبار سب ملکر کل کی طرح سے انپر حملہ کرو اور بہگادو سبنے اوس سی کہا کہ ہم سب تیری فرمان بردار ہین جیسا حکم دیگا ویسا بجالاوینگے بس یہ تجویز کرکے سب نے ایکبارگی لشکر اسلام پر حملہ کیا اور جانبین مین خوب تلوار وسنان چلنے لگی اوسوقت حارث نے اوپر نشان بردار کے دلیرانہ حملہ کیا کہ نشان بردار سے نشان کو چہین لون ابوبکر ارادہ اوسکے کو پہچان کر وہان سے بہاگا دلیران دین نے جب دیکہا کہ سردار لشکر کا بہاگ گیا ناچار وہ بہی گریزان ہوئی موسائیون نے جب دیکہا کہ سب بہاگ گئی تو پہیرہ وغیظ

ساتھ فتح و ظفر کے اندر قلعہ کے گئے اور باجے خوشی کے بجانے لگے اور وہ لوگ بسبب خجالت اور شرمندگی کے سر اونچا نکرتے تھے جناب رسول خدا نے مہربانی سے فرمایا کہ تم سب دلمین ہراس نکرو خدا آسان کر دیگا کچھ مقام درد کا اور پریشان ہونیکا نہین ہے

دوبارہ بھیجنا عمر کو اور ارشاد کرنا کہ تلافی اپنے بھاگنے کی کرو اور باہر آنا حارس کا اور حملہ کرنا اوپر عمر نشان بردار کے اور پھر گریز کرنا انکا وہان سے

دوسرے دن جب آفتاب نکلا اور جمال مبارک سے آنکھین مومنین کی روشن ہوئین اور منور ہوئین حضرت نے علم دست مبارک مین لیکر عمر کو پاس بلاکر عنایت کیا عمر نے نشانکو لیکر گھوڑی پر سوار ہوا اور سب لشکر اسلام کو اپنے ہمراہ لیکر نیچے قلعہ کے پہونچا نگہبان نے خبر مرحب کو دی کہ فوج اسلام آ پہونچی مرحب یہ سنکر ہنسا اور حارث سے ازراہ طعن کہا کہ پھر اہل اسلام واسطے مقابلہ کے آئی ہین یہ سنکر حارس بھی مسکرایا اور ہتیار اپنے بدن پر آراستہ کرکے اور نشان لیکر معہ اپنے ہمراہیونکے باہر قلعہ سے نکلکر مقابلہ پر آیا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ دیکھون آج کون سالار بنکر آیا ہے یہ کہکر معہ اپنے ہمراہیونکے گھوڑے اوٹھا کر جنگ مغلوبہ کی ادہر سے بھی دلیران دین کیطرفسے تیغ زنی مین دریغ نہین کرتے تھے حارس نے اپنے تئین نشان بردار تک پہونچایا اوسنے خیال کیا کہ پھر یہ میری پاس آپہونچا اور نشان مجھسے چھین لیجاویگا اس خیال سے یہ وہانسے گریزان

ہوئی اور اہل دین ساتھ مشرکین کے بڑی بہادری سے جنگ کرتے رہے
جب دیکھا کہ سالار لشکر بھاگ گیا تب لاچار ہو کر وہ بھی کارزار سے دست بردار
ہوئی اور مشرکین پہاڑ سے طبل جیسے باجے بجاتے ہوئے اندر قلعہ کے گئے
اور دلیران دین نے خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت
کچھ جنگ کرنا ساتھ ان مشرکین کے ہم پر دشوار نہین ہے مگر ہم ناچار ہین کہ سردار بھاگ آتا ہے

سر افگندہ از شرم و غیرت بپیش	بگفتند با شاہ دین راز خویش
کہ ہر چند ما را جنگ دشوار نیست	چہ سازیم لیکن کہ سردار نیست

فرمایا حضرت رسالت مآب نے کہ کل اوس دلیر کو علم عطا
کرونگا جو کرار غیر فرار ہوگا اور گمان ہر ایک کا اپنی اوپر اوس
علی الصباح حاضر ہونا سب کا اس امید مین سے

جناب رسول خدا نے اصحاب کی گفتگو سنکر ارشاد کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ
کل کے روز اوس شخص کو بھیجونگا کہ جو کرار غیر فرار دوست پروردگار کا ہے
اور فتح اس قلعہ کی اوسکے ہاتھ سے ہوگی سبھون نے حیران ہو کر کہا کہ
اس رتبہ کے لائق کون ہے حضرت علیؑ تو بسبب آشوب چشم کے معذور ہین
اور جو جو صاحب کہ اپنی تئین صاحب وقار سمجھتے تھے خوش ہو کر اپنے
دلمین امیدوار ہوے اور جناب امیر علیہ السلام نے یہ بات سنکر ہاتھ
دعا کا طرف خداوند ارض و سما کے بلند کیا اور عرض کیا کہ ای خالق تو
جسکو چاہتا ہے منصب عنایت کرتا ہے کوئی تیرا مانع نہین ہے یہ کہکر اونکی
آنکھ سے آنسو گر پڑے اور اسی درگاہ باری مین بجاری چشم سے عجز و انکسار کر کے رہے جب صبح ہوئی اشعار

بر آمد شہ دین بہ ایوان باز	دو دیدند یاران امید وار

سب سے پہلے سعد وقاص خود اور زرہ پہنکر اور جوشن بیچ بر کیے ہتیار آراستہ کیئے دوڑا تو آگے جناب رسول خدا کے آکر بیٹھے اور عرض کیا کہ مین حاضر ہون مجکو نشان عنایت ہو اسیطرح ہر ایک اصحاب اپنے اپنے تئین آراستہ کر کے آتا تھا اور نشان طلب کرتا تھا لیکن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کسی کو جواب نہ دیتے تہے اور خاموش بیٹھے تہے **

طلب فرمانا حضرت کا جناب حیدر کرار کو اور دعا کرنا واسطے صحت چشم کے اور اچھا ہونا حضرت علی مرتضیٰ کا اور ہتیار لگا کر آراستہ ہو کر حاضر ہونا پاس جناب رسول خدا کے

جب صحبت مین جناب رسول مختار کی سب اصحاب آکر جمع ہوئی اشعار

ز اصحاب پرسید حیدر کجاست	کشایندۂ باب خیبر کجاست
علی را طلب کرد خیر البشر	کہ بود آن مہ آسمان ظفر

یہ حکم سنکر جو لوگ امید وار حاضر دربار تہے گرد ملال سے چہرے اونکے غبار آلودہ ہوئے ایک صاحب امید وار نے عرض کیا کہ ای حجت کردگار حضرت علی نامدار بسبب آشوب چشم کے رفتار سے عاجز ہین اشعار

نکرد التفات بحرفش نبی	کہ در دست بودش دوائی علی
بسلمہ بفرمود آن شہریار	کہ شتاب و اورا بزودی من آر

جناب سلمان خوشی خوشی پاس جناب شیر خدا کے گئے اور کہا بیت

کہ ای شیر فیروز جنگ خدا	تو بودی مراد از حدیث لوا

حبیب

جب جناب نبی سلمہ کے طلب فرمانا جناب حبیب خدا کا معلوم ہوا اوس شیر بیشہ دلاور کو تو بشوق تمام ہمراہ سلمہ کے شانے پر ہاتھ رکھکر بسبب آشوب چشم تکیہ دوش کو کیے ہوئی حمد وثنا ہی پروردگار کرتے ہوئی خدمت بابرکت جناب رسول خدا مین حاضر ہوئی حضرت یہ حال دیکھکر آنکھو مین اشک بھر لائی اور خوش ہوکر پوچھا کہ کیسے ہو یا بوتراب جواب مین عرض کیا کہ اے خاتم الانبیا سوائی اسکے کہ آپکے دیکھنے سے محروم ہون اور کوئی رنج نہین جناب رسول خدا نے پاس اپنے بلایا اور سر مبارک اپنے زانو پر رکھا اور لعاب دہن دونو آنکھو مین لگایا اور دعا کی جناب امیر فرماتی ہین کہ بعد دعا کرنے شاہدین کے کسیطرحکا درد و آشوب میری آنکھو مین باقی نرہا اور مثل آفتاب کے آنکھین روشن ہوگئین پھر جناب شیر خدا کہنے سی حضرت سید انبیا کے واسطے جنگ کی سرگرم ہوئی اور سلاح اپنی طلب کی خود زیب سر اور زرہ دربر و تیغ در کمر نیزہ بکف سپر دوش سب درست ہوکر پیش نظر اوس حضرت خیر البشر کی آکر کھڑی ہوئی اشعار

سپر بود بر شانۂ آن جناب	چو ابر سیہ پہلوئے آفتاب
بآراست ضیغم چو در اچنین	بامد بر سید المرسلین

سوار ہونا جناب حیدر کرار کا واسطے جنگ کفار کے اور دعا کرنا حضرت سید ابرار کا اور روانہ ہونا تنہا طرف قلعہ کی اور بعد جانا اصحاب کا

جناب سردار انبیا نے نشان فوج کا طلب فرمایا اور شیر خدا کو عنایت کیا

اور سب انصار دین کو حکم دیا کہ فرمان برداری امیر المومنین کی کرنا ہو مبادا
سبھون نے عرض کیا کہ اب جان نثاری ہماری ملاحظہ فرمائیگا حضرت نے
جب علی مرتضیٰ کو رخصت کیا اور جناب باریمین عرض کیا کہ پروردگار علی کو
فتح یاب کر کے مجھہ تک سلامت پہونچانا اور وقت روانگی کے حضرت علی
مرتضیٰ نے جناب رسول خدا سے پوچھا کہ درباره یہودونکے کیا حکم
ہوتا ہے حضرت نے ارشاد کیا کہ جب تک اسلام کو قبول نکریں تم ہرگز
امان ندینا اس حدیث کو سنکر جناب امیر علیہ السلام نے گھوڑیکو بڑھایا
اہل دین نے عرض کیا کہ یا حضرت ذرا توقف فرمائی ہم بھی ہتیار لگا کر
تیار ہو لیوین پھر آگے بڑھی حضرت نے جواب دیا کہ مین حکم جناب رسول سے
ایک ذرا تامل نہین کر سکتا بس یہ کہکر آپ تنہا طرف قلعہ خیبر کو روانہ ہوئے

پہنچنا اسد اللہ الغالب کل غالب کا نیچے قلعہ کے تنہا اور
برچھا پتھر مین گاڑنا اور خبر پانا مرحب کا اور کہنا نگہبانکا
قول منجم کو اور پھر بھیجنا حارث کو واسطے جنگ کے ✤ ✤

راوی کہتا ہے کہ ایک گرد دامن دشت سے نمودار ہوئی نگہبان نے اوسکو
دیکھہ کر کہا کہ یہ ہر روز کی سی گرد نہین ہے کہ اوس گرد مین سے حضرت
نمودار ہوے اور نگہبان اوس جناب کو دیکھکر خوف جان سے کانپنے لگا
اور بغور دیکھنے لگا تو دیکھا اوسنے کہ حضرت نے آتے ہی برچھا اوس پتھر مین
ایسا مارا کہ بالشت بھر در آیا جب اوسنے یہ تماشا قدرت خدا کا دیکھا تو عمامہ
سر سے پھینکر واہی موسائیان کہتا ہوا پاس مرحب کے گیا اور کہا کہ سوچ

اودھر جو نجومی نے حکم لگایا تھا کہ جس نامور کا ایک بالشت برچھا اس
پتھر مین اوتر جاویگا وہی اس قلعہ کو فتح کریگا وہ بات ظہور مین آئی ہے
مرحب یہ سنکر ہنسا اور حارس سے بھی کہا کہ جا تو دیکھ کہ یہ کونسا دلیر جوان ہے
سیر اکیلا واسطے لڑنے کے آیا ہے سر اوسکا جا کر کاٹ لا حارس یہ سنتے ہی
مثل مست ایک اوٹھکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور چہار طرف سے یہودیے
دوسش و خروش اوسکے ہمراہی مین چلے جب دروازہ قلعہ سے باہر آیا تو یہ
معلوم ہوتا تھا کہ گویا غار سے اژدہا نکلا ہے ساتھ قہر و غضب کے تیورے
چڑہائے ہوئے میدان مین آیا اور پیچھے اوسکے یہودی صف باندھے

اوباجی بجاتے ہوئے آکر کھڑے ہوئے

آنا حارس کا باہر قلعہ سے اور پہونچنا لشکر اسلام کا اور مبارز طلب کرنا اوسکا اور تین آدمی کا انصار دین سے شہادت پانا اور رجز پڑہنا حارس کا مغرور ہو کر میدان مین سامنے شیر خدا کے

حارس نے اپنے لشکر سے کہا کہ مین تنہا جاتا ہون تم یہان مستعد رہو جس وقت
آواز میری جوش و خروش کی تمہارے کان مین آوے فوراً تم گھوڑے اوٹھا کر
لشکر اسلام پہ آ پڑنا یہ سمجھا کر گھوڑیکو میدان مین جولان کیا اور مبارز طلب کیا
اس عرصے مین دلیران دین بھی میدان مین صف باندھ کر نیچے نشان کے
کھڑے ہوے ایک بہادر نے مقابلہ کو گھوڑا بڑہایا حارس نے ایک وار گرز کا
اس زور سے لگایا کہ سپر خود پر اور خود اندر گردن کے گھس گیا اور وہ جان سے
گذر گیا دوسرا شخص اہل دین سے تیغ بکف سامنے حارس کے آیا حارس نے

اودہر جو نجومی نے حکم لگایا تھا کہ جس نامور کا ایک بالشت برچھا اس
پتھر مین اوتر جاویگا وہی اس قلعہ کو فتح کریگا وہ بات ظہور مین آئی یہ
مرحب یہ سنکر ہنسا اور حارس سے کہا کہ جا تو دیکھ کہ یہ کونسا دلیر جان سے
سیر اکیلا واسطے لڑنیکے آیا ہے سر اوسکا جا کر کاٹ لا حارس یہ سنتے ہی
مثل شیر ایکباری اوٹھکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور چہار طرف سے یہودی
جوش و خروش اوسکے ہمراہی مین چلے جب دروازہ قلعہ سے باہر آیا تو یہ
معلوم ہوتا تھا کہ گویا غار سے اژدہا نکلا ہے ساتھ قہر و غضب کے تیوری
چڑہائی ہوئی میدان مین آیا اور پیچھے اوسکے یہودی صف باندہے
اوباجی بجاتے ہوئی آکر کھڑے ہوئے

آنا حارس کا باہر قلعہ سے اور پہونچنا لشکر اسلام کا اور مبارز طلب کرنا اوسکا اور تین آدمی کا انصار دین سے شہادت پانا اور خبر پڑہنا حارس کا مغرور ہوکر میدان مین سامنے شیر خدا کے

حارس نے اپنے لشکر سے کہا کہ مین تنہا جاتا ہون تم یہان مستعد رہو جس وقت
آواز میری جوش و خروش کی تمہارے کانمین آوے فورًا تم گھوڑے اوٹھا کر
لشکر اسلام پر آپڑنا یہ سمجھا کر گھوڑیکو میدانمین جولان کیا اور مبارز طلب کیا
اس عرصہ مین دلیران دین بھی میدان مین صف باندہ کر نیچے نشان کے
کھڑے ہوئے ایک بہادر نے مقابلہ کو گھوڑا بڑہایا حارس نے ایک وار گرز کا
اس زور سے لگایا کہ سپر خود پر اور خود اندر گردنکے گھس گیا اور وہ جان سے
گذر گیا دوسرا شخص اہل دین سے تیغ بکف سامنے حارس کے آیا حارس نے

بھی تیغ نیام سے لی اور ایک دم کی بھی امان نہ دی ایک ہی وار مین کام انکا
تمام کیا اور اوس ملعون کو غرور دوچند ہو گیا گھوڑیکو سامنے اہل اسلام کے
دوڑا کر کہتا تھا کہ مین تمہاری خونکا پیاسا ہون جب اہل دین نے یہ کلام
اوسکا سنا تو ایک شخص نے اہل دین سے گھوڑا بڑھا کر ایک بند نیزہ کا
اوسکی ناف پر باندھا اوسنے زور بازو سے نیزہ پکڑ کر ایسا جھٹکا دیا کہ
وہ دیندار ایک نیزہ بلند ہو کر پشت زین سے زمین پر گر پڑے اور تمام
اوستخوان انکے چور ہو گئے اس صدمہ سے جان بحق ہوئی اوسوقت
یہودیون نے آواز شاباش کی بلند کی غرور اسکا کئی نیزہ بڑہ گیا اور
گھوڑیکو میدانمین جولان کرکے رجز پڑہتا تھا اور لاف زنی کرتا تھا

اور کوئی رعب سے اوسکے سامنے نجاتا تھا

سننا جناب حیدر کرار کا رجز حارس کی اور ہراس اہل اسلام کا
دیکھ کر خود گھوڑا اوٹھانا واسطے مقابلہ حارس کی اور وار
حارث کا رد کرکے اپنا وار کرنا اور جہنم واصل ہونا اوسکا
اور بھاگنا یہودیون کا اور خوشی ہونا لشکر اہل
اسلام کا اور خبر پہونچنا مرحب کو للمولفہ

چو شیر خدا دید در رزم گاہ	تطاول ز دشمن ہراس سپاہ
بدل تابش از غیرت دین نماند	عنان را بجنباند و مرکب براند

جب جناب شیر خدا نے دشمن کا غلبہ اور اپنی فوج کو ہراسان دیکھا
ہاتھ قبضہ ذوالفقار پر رکھ کر مثل شیر غضبناک کی شکار پر جھپٹے

اور کہا کہ ای مغرور تو اپنی قوت بازو پر بہولا ہے اور چشم پوشی
حق سے کرتا ہے حضرت محمدؐ وہی جو خاتم الانبیا ہین کہ توریت جسپر تمہارے
گواہ ہے اسیواسطے خداوند ذوالجلال نے خون اور مال تمہارا حلال
کیا ہے اگر تو صداقت سے اسلام اختیار کرے تو مین جناب رسول مختار
ریاست خیبر کی تجکو دلوا دون اور کیا خوب ہو کہ ایسا جوان انصار دین
مین شریک ہووے حارث یہ سنکر ہنسا اور جواب یہ دیا بیت

چنین داد پاسخ کہ ای نامدار	غم من چہ داری غم خود بدار

مین وہ شخص نہین ہون کہ فریب مین آؤن یہان کام تیغ اور سنان
کا ہے باتین بنانے سے اپنے زبان کو بند کر ولمؤلفہ

برآشفت از آن حرف شیر خدا	بدو گفت ای ناکس تیرہ رای
تو اول برآور تمنای خویش	کہ من خصم را میدہم دست پیش

حضرت نے فرمایا کہ پہلے تو اپنا وار کرلے کہ تجکو آرزو باقی نرہے پس وہ
یہودی یہ سنکر غضبناک ہوا اور شمشیر میان سے لیکر اوس شیر یزدان کے
سر پر لگائی آپنے سپر پر رد کر کے ذوالفقار کھینچی اوس برق کردار کو
دیکھکر آنکھہ اوسکی خیرگی کرنے لگی اور تمام بدن خوف سے کانپنے لگا اور
سپر اپنے سر پر لے گیا ہاتہ سیدہا کرنے پایا تہا کہ حضرتؑ نے نعرۂ اللہ اکبر
کہکر اس زور سے ذوالفقار لگائی کہ سر سے پیر تک دو ٹکڑے ہو کر
زمین پر گر پڑا اور یہودی لرزان و ہراسان ہو کر گریزان ہوئی بیت

غضنفر برفت از پئی آن گروہ	کہ میخواست مرحب برآید ز کوہ

حضرت نے پچھاڑا اونکا نہ کیا اور ساتھ فتح و فیروزی کے اپنے لشکر میں پہنچے سب اہل دین خوش و مسرور ہو کر ہزار ہزار آفرین حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر کرنے لگے اور یہودی سب بھاگ کر پاس مرحب کے روتی ہوئی گئے اور سب ماجرا بیان کیا مرحب کے تن بدن میں اس بات سے آگ لگ گئی

ہتھیار لگانا مرحب لعین کا واسطے مقابلہ شاہ دین کے اور باہر آنا قلعہ سے اور پہنچنا اور لاش حارث کو دیکھ غضبناک ہونا

مرحب کا حارث کے مارے جانے سے مانند فیل مست کے تیغ کھینچے ہوئے میدان میں آیا اور مبارز طلب کرنے لگا اس طرف سے سوائے حضرت شیر خدا کے اور کسیکو جرأت نہ تھی کہ مقابلہ کو اوس سے جاتا اشعار

نہ فر فلک سائے شیر خدا	در آن بیشہ آن اژدہا ظلم ہوا
بدین شان و شوکت بہ پیکار شتافت	بہ آوردگہ رفت جولان کنان

ساتھ اس شان و شوکت کے جب وہ سالار معرکہ دلاوری و یکتا عرصہ بہادری میدان میں واسطے مقابلہ اوس سرکش کے آیا تو اوسنے بطور رجز کے کہا کہ میں ہون مرحب سردار قوم میری تیغ شیر و پلنگ سب پہچانتے ہین اگر پہاڑ پر گرز اپنا مارون تو وہ مسمار ہو کر خاک مین ملجاوے اور میری مقابلہ کا روزگار مین کوئی نہین ہے اور اگر ہووے تو سامنے میری آوے جناب امیر علیہ السلام نے گھوڑا بڑھا کر یہ رجز پڑھا اشعار

منم آنکہ پروردگار مجید	مرا بہر دفع شمار آفرید
منم گفت آن خصم جان ہوش	کہ مادر مرا نام حیدر نمود

نخستین آنکه در راه دین خدای	درآورده ام سرکشان را ز پای
کنون نوبت تست ای خصم دین	بیا پیشتر آنچه گفتم ببین

مرحب نے جو نام جناب حیدر کرار کا سنا تو مانند بید کے کانپنے لگا اور سمجھا کہ وقت مرگ کا قریب آیا ہے کہ آگے اوس یہودی نے ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک شیر غضبناک اوسکو پھاڑے ڈالتا ہے اس خواب کی دہشت سے سوتے میں اوچک پڑا اور روبرو اپنی ماں کے یہ خواب بیان کیا اوسنے علم نجوم سے جواب دیا تھا کہ خوابکی تعبیر یہ ہے کہ حیدر نامی نامور تجکو قتل کریگا جب نام حضرت کی زبان سے سنا تو یہ خواب اوسکو یاد آیا رنگ اوسکے چہرہ کا متغیر ہوگیا لیکن حمیت کے واسطے جنگ کے آگے آیا

گھوڑا بڑھانا مرحب کا اور طلب اسلام کرنا حضرت کا اور انکار کرنا اوسکا اور تیغ لگانا حضرت پر اور رد کرنا اوسکا اور آنا ملائکہ کا واسطے حفاظت زمین کے اور تھامنے بازو جناب شاہ دین کے اور گرنا خاندان جنونکا صدمہ ذوالفقار سے

راوی کہتا ہے کہ حضرت نے تعبیر خوابکی اوسکو یاد دلائی اور خواہش اسلام کی جو کی کہ وہ ماری جانے کے ڈر سے جلا ہوا تھا حضرت علی مرتضیٰ کو کلمات بیہودہ کہتا ہوا تلوار میان سے لیکر مانند فیل مست کے روبرو آیا اور ہاتھ جو بلند کیا تو سونڈ ہاتھی کی معلوم ہوتے تھے اور گردن کی غصہ سے مثل سلاح ہاتھی آہن معلوم ہوتے تھیں گھوڑا پیشہ کر

حضرت کی گھوڑے سے ملا دیا اور ایک وار تلوار کا فرق مبارک پر ایسا دے
لگایا کہ سپر حضرت کی کٹ گئی حضرت نے سپر کو پیچھے سر کے پھینک دیا اور
اوسکی بیہودہ گوئی پر غضب ہو کر ذوالفقار کو نیام سے کھینچا اشعار

بشوریدتا سدرہ چرخ برین	بلرزید تا پشت ماہی زمین
بگاو زمین گفت گاو فلک	کہ اینک سپر کش بسر از سمک

حضرت نے گھوڑے کو بڑھا کر اور رکابوں پر کھڑے ہو کر دست مبارک کو
بلند کیا اسوجہ سے کہ اوس شقی کا قد بہت قد حضرت سے بلند تھا چاہا کہ تیغ لگاوین اشعار

در آندم کہ میخواست ضرغام دین	زند تیغ بر تارک آن لعین
ندا آمد از درگہ کبریا	بسرافیل و جبرئیل و میکائیل

تو درگاہ رب العالمین سے ملائکہ مقربین کو حکم ہوا کہ ہماری شیر کو آج
غصہ آیا ہے زمین تاب ضرب اوسکی کی نہ لا سکے گی اور جسدم سے اوس برق
آتش فشانکے نام و نشان ہی جہان کا باقی نہ رہیگا جلد اپنی نفس پہونچا
جبرئیل شہپر اپنے کو سپر واسطے حفاظت بنی جانکے کر دی اور اسرافیل
ہاتھ اور میکائیل بازو تھانبے اس ضرب کو کم تا نوبت

کہ این ضرب او ضرب دست حق است کرا طاقت ضرب آن دلخست

فوراً ہوا جب حکم خداوند جہان کے ملائکہ آسمانے آئے حضرت نے نام خدا لیکر
تیغ بید ریغ اوسکی سر پر اس زور سے لگائی کہ مع گھوڑی چار ٹکڑے ہو کر زمین پر گرے اشعار

چو مرحب درآمد بدستش ز پا	قضا گفت اہلا و قدر مرحبا
سرچرخ دین چو فردوس گل گل شگفت	جہان آفرین بارک اللہ گفت

جب تلوار حضرت کی اوس شقی کو معہ گھوڑی کے کاٹ کر زمین مین ایک
بالشت درآئی حضرت جبرئیل نے جلدی سے پر اپنے جو زمین پر سپر کی تھی سمیٹے
اسیر ہی تین پرکٹ گئے اور صدمہ سے اوس ضرب کو ایک خاندان جینونکا گر پڑا

کھینچنا ذوالفقار کا خاک سے اور رخ کرنا طرف یہودیون بدکردار کی اور بھاگنا اونکا اور کھینچ لینا تختہ کا اور پھاندنا حضرت کا خندق کو اور قتل کرنا کفار کو اور لے جانا یہودیونکا سپر جناب حیدر کرار کو

پھر حضرت نے وہ تیغ خون چکان زمین سے کھینچی اور طرف یہودیونکے لشکر
کے حملہ کیا اور یہودی بھاگ کر طرف قلعہ کے گئے اور پار خندق کے
جاکر پل تختہ کو کھینچ لیا اور جناب شیر خدا جب خندق پر پہونچے تو دیکھا
کہ پل نہین ہے گھوڑی پر سے اوتر کر دامن قبا کا گردان کر ایک جست کیا
تو کہتے ہے کہ چالیس گز کی چوڑائی اوس خندق کی تھی اوسکو پھاند گئے
اور یہودیون پر حملہ کیا وہ طرف قلعہ کی بھاگے تب قلعہ کے لوگون نے اون
عورتون نے کہا بھاگنے والو نے کہ ایک آدمی سے تم اسقدر ڈر کر
بھاگے چلے آتے ہو اگر مرحب مارا گیا تو کیا ہوا ہم بہانے سے تمہاری مدد کرینگے
اور عورتون نے کہا کہ تم ہماری چادرین اوڑھو اور ہتیار ہمکو دو
ان کلمات سے یہودیونکو غیرت آئی اور چار و ناچار نیچے حصار کے
جمع کر کار زار کرنے لگے پانچ سو سوار واسطے کمک کی قلعہ سے اور باہر آئے
دلیران اسلام اسطرفسے کنارے خندق کے کھڑی ہوی دیکھتے تھے

راوی کہتا ہے کہ جب چار و نطرف سے جناب شیر خدا گھر گیئے تو جسکے اوپر حملہ کرتے تھے اور ذوالفقار لگاتے تھے وہ دو ٹکڑے برابر ہوتا تہا اسیطرح سے بہت کافرون کو جہنم واصل کیا لمولفہ

دران دامن کوہ خاک کہ بود	گل ارغنی شد ز خون یہود
قضارا دران دم بحکم قدر	بافتاد از دست ضیغم سپر

اتفاقًا اوس ہنگامہ مین سپر حضرت کی ہاتھہ سی گر پڑی اور ایک یہودی لیکر بہاگا حضرت نی اوسپر حملہ کیا وہ بہاگ کر قلعہ مین چھپا اور یہودی بیچ مین آگئے حضرت نی غصہ مین آکر ایسا حملہ کیا اوس لشکر سے کوہ تاب نہ لا سکے بہت سی جہنم واصل ہوئے اور باقی ماندہ نے قلعہ مین جاکر دروازہ قلعہ کا بند کر لیا اور جناب شیر خدا نزدیک دروازہ کے جا پہونچے دروازۂ قلعہ بند پایا

جانا یہودیون کا قلعہ مین اور بند کرنا دروازہ کا اور غضب مین آنا حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا اور اوکھاڑنا دروازہ آہن کا اور پنجہ گاڑ کر دروازہ کو اوکھاڑ کر اسی گز دور پھینکنا اور سپر بنانا پھر امان مانگنا کفار کا اور حوالہ دینا حضرت کا حکم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ کو

دروازہ کو بند دیکھہ کر حضرت اسد اللہ الغالب کو غصہ آیا اور واسطے اوکھیڑنے در کے مستعد ہوئے جسوقت پنجہ دروازہ پر رکھا تو اونگلیان اعجاز سے دروازہ مین گڑ گئین اور لوہا مثل موم کے ہو گیا بس حضرت نے

اوسکو تکان دیگرا وکہا اصفیہ کہ زوجہ حاکم قلعہ کی تہی وہ تخت پرسے نیچے گر پڑی اور پیشانی نے اوسکی زخمی ہوگئی اور تمام زمین قلعہ لرزہ مین آگئی اشعار

ز عرش و ز کرسی ز لوح و قلم	ز بحر و ز بر و ز حل و حرم
ز رضوان و غلمان و حوریان	ز لاہوت و ناسوت و از لامکان
ز علوی ز سفلی ز مغز و ز پوست	ز مومن ز کافر ز دشمن ز دوست
برآمد ہزار آفرین خدای	بر آن دست و بازوی خیبر کشای

اسطرف خندق سے جو دلیران دین کمرین باندہے ہوے کہڑے تہے غصہ سے پیچ و تاب کہا رہے تہے اور قلعہ خیبر سے اواز آہ و فغان زن و مرد و بچے و جوان کے آسمان تک پہونچتے تہے اور روزن سے یہ تماشا دیکہہ کر حیرت سے اپنمین کہتے تہے کہ یہ قدرت خدا مجسم ہی بشر کا کام نہین ہے حضرت نے بجاے سپر دروازہ قلعہ کو اوٹہا کر اپنے سرکے اوپر رکہا یہ حال دیکہہ کر یہودیے اوپر سے قلعہ کی اوتر کر سامنے حضرت کے سر جہکا کر کہڑے ہوے اور الامان زبان پر جاری کیا حضرت نے ہاتہہ کو روک کر فرمایا کہ مجکو حکم حضرت رسول زمان کا ہے کہ جب تک اسلام نہ لاوگے تب تک امان نہ پاوگے یہ آہ و زاری سے کچہہ تمہین فائدہ نہ بخشنے گی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین جا کر بہت سی عجز اور انکساری کرو اگر وہ حکم امان کا فرماوینگے

تو اوسوقت آمان تمکو ملے گی اور جناب شیر خدا اساتھہ
گروہ یہود کے یہ گفتگو کر رہے تھے کہ وہاں حضرت سالار مبین
کسی طرح اس فتح مبین سی آگاہ ہوئے

خبر فتح کی پہونچانا حضرت جبرئیل امین کا جناب سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ کو حکم الٰہی ہے کہ شیر خدا کو
بلاؤ اور پیشوائی کو جاؤ اور طلب فرمانا حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا جناب علی مرتضی علیہ السلام کو

راوی معتبر خاصان اصحاب حضرت خیر البشر سے کہتا ہے کہ
پہلے حضرت روح الامین نے خوش خبری فتح خیبر کی جناب
ختم المرسلین کو سنائی اور بیان کیا کہ پہلے حارث کو جہنم واصل
کیا بعد اوسکے مرحب کو داخل دوزخ کیا اسکے بعد خندق سی جست
کرکے در کو اوکھاڑا اور ہزاروں یہودیوں کا سر تن سے اوتارا اب
ذوالفقار ہاتھہ مین لئے دروازہ قلعہ مین کھڑے ہین اور اندر
قلعہ کے یہودی الامان الامان کہہ رہے ہین اب حکم جہان آفرین کا ہے
کہ ای سید المرسلین علی کو پاس اپنے بلاؤ اور اعزاز و
اکرام سے پاس اپنے بٹھاؤ اور عذرخواہ ہو اور اس کوشش کا
شکریہ ادا کرو جناب حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ یہ سنکر خوشی
سے مقداد یا ابوذر کو جناب امیر علیہ السلام کے پاس بھیجا
اور پیام دیا کہ تم میرے پاس آؤ اور سپاہ کو دروازہ

حصار پر واسطے خیبر والے کے چھوڑنا موسائی سے نکلنے پہاڑ دین
پہنچنا سید انبیا کا اصحاب کو واسطے بلانے حیدر کرار کے اور حال
پوچھنا جبرئیل سے پر لٹکانیکا اور نقل کرنا اونکا قصہ شہر لوط اور
ضربت اسد اللہ کو اور پہنچنا انصار کا اور خوشخبری فتح کے دینا ہ

رسول خدا نے جبرئیل کو جو پر لٹکائے دیکھا تو پوچھا کہ سبب تمہارے پر لٹکانے
کا کیا ہے ہنس کر روح الامین نے کہا کہ اے سید المرسلین اس جنگ مین
ہاتھ سے شیر خدا کے مجھکو ایسی ضرب لگی ہے کہ شہپر اپنا زمین پر لٹکائے رہتا
ہون رسول خدا نے تعجب سے فرمایا کہ تفصیل اوسکے بیان کر جبرئیل نے کہا
کہ ایام گذشتہ مین ایزد قدیر نے قوم پر لوط نبی کے غضب نازل کیا تھا
اور وہ پندرہ قریہ تھے مجھکو حکم ہوا تھا مین نے ان گانونکو پانی پر سے ایک
پر کے اوپر اوٹھا کر اتنا بلند کیا تھا کہ آواز کتون کے ملائک آسمان سنتے تھے
جب ارادہ نیچے پھینکنے کا کیا تو ندا آئی یزدان پاک سے کہ تو اس بوجہ
کو اتنی دیر تک اپنی پر پر رکھ کہ ایک بوڈہا اس قوم مین جاگتا ہے وہ سو جائے
پس اوس شب کو زمین ساتھ اس طول و عرض کے میرے کاندہے پر
سات گنٹے رہے جب وہ بڈہا سویا حکم خداوند عالم سے مثل گرد کے مین نے
اپنے بالو پر سے جھاڑ دیا اور مجھکو کچھ سنگینی و گرانی اوسکی معلوم نہوئی
اور اوس لڑائی مین جب آپ کے چچازاد بھائی نے تلوار مرحب کے
سر پر لگائی تو ندا جانب کبریا سے آئی کہ آج میرے شیر کو غصہ آیا ہے
زمین تاب ضربت اوسکے کی نہ لائے گی اور صدمہ سے ذوالفقار کے بنی جانکا

نشان باقی نہ رہیگا تم اور میکائیل اور اسرافیل جلد زمین پر پہنچو فرشتے جاتے ایک تو ہاتھ تہامے اور ایک بازو اور ایک زمین بچھاوے چنانچہ میں نے زمین پر بچھائے اور حفاظت قوم نبی جان سے کہ بکی باوجود کہ دونو فرشتے ہاتھ اور بازو تہامے تھے لیکن ایسی ضرب ذوالفقار کی تہی کہ مجھکو معلوم ہوا کہ تمام پہاڑ اور سب آسمان ایکبار مجھپر گر پڑے اور تین پر میری تیزی ذوالفقار سے کٹ گئی اس سبب سے پرا پنے زمین پہنچا آتا ہون مگر بسبب فتح ہونے خیبر کے ایسا خوش ہون کہ اپنے اس صدمہ کا ملال نہین کرتا ہون پہر تو ہر ایک اصحاب آتا تہا اور اس مژدہ کو حضرت سے بیان کرتا تہا اور چہرہ مبارک خوشی سے مثل گل کے باغ شگفتہ ہوجاتا تہا۔

پہنچنا اسد اللہ الغالب کا پاس سرور کائنات کی اور استقبال کرنا حضرت کا اور گلے سے لگانا اور مبارک باد دینا جانب خدا سے اور دینا حضرت جناب امیر علیہ السلام کا

جناب امیر علیہ السلام جب حسب طلب حاضر خدمت بابرکت جناب رسالت ہوئے تو اشرف انبیاء واسطے استقبال کے دولت سرا سے باہر تشریف فرما ہوئے جب قریب حضرت کے پہنچے تو جناب امیر علیہ السلام نے سر انبیاء واسطے قدمبوسی کے جہکایا اور حضرت رسول خدا نے علی مرتضےٰ کو گلے سے لگایا اور آنکھوں اور پیشانی کے بوسے لیئے اور فرمایا کہ تمہارے ہاتھ سے آج وہ کام ہوا ہے کہ پروردگار جہان نے مجھے حکم دیا کہ مین تمسے عذرخواہ ہون

اشعار

بخواہم ز تو عذر این کارزار	ہم از خود ہم از جانب کردگار
خوشا حالت اے بندہ سرفراز	کہ خواہد ز تو عذر آن بے نیاز

جب رسول خدا نے اپنے جانب سے اور خدا کی جانب سے عذر خواہی بیان کی
پس یہ سنتے ہی جناب امیر علیہ السلام کے آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور
خوشی سے پیشانی اوپر خاک کے رکھکے یہ بیان بھی عرض کرتے تھے کہ کیا کام
بین آیا ہے اس بندہ خاکسار سے کہ نظر رحمت سے نبی اور خدا اسطرح سے فرماتے
ہین حاصل سعی ہمت اور وقار صاحب ذوالفقار کو دیکھکر شل سپند کے
آتش حسد مین جلتے تھے اب حال اون یہودیون تیرہ بختونکا یہ تھا کہ آپسین
کہتے تھے محمد بیشک خاتم انبیا ہے کہ جسکے اوپر توریت گواہ ہے لیکن ہم یہ
چاہتے ہین کہ اولاد اسحاق سے ہوتا یہ نسل ذبیح سے ہین دل قبول نہین

اشعار

ولے آن بزرگان انصاف بند	کہ بہر خود آن رتبہ میخواستند
چو کردند آنرا خدا کے پسند	عنایت نبات شریعت سے تھا
نبودند حکم ازل را بلہ	بآن ہم نکردند پس اکتفا
گرفتند خود مایۂ اوتحجاب	نہ بے صدق کیشان بدل انتساب
کجا بود ہم اکنون کجا آدم	نجار عقم انسا بیجا آمدہ ہم
بیار رید مسعود رحم ای اہل گوش	مر ساقی نہ من بیدہ امرد اہو ش
نہ این ہستی از ساغر دیگر است	زمیخانہ ساقی کوثر است

سوار ہونا سید کائنات کا اور پہونچنا کنارہ خندق کے اور جست کی

علی مرتضی کا اور در آہنی کو پل بنانا اور گذرنا رسول خدا کا اوس پر سے مع اصحاب کے اور تعجب سے پوچھنا ابو بکر کا اور ہنس کر جواب دینا رسول مقبول کا کہ اسکا تعجب نہ جانو

حبیب خدا ہمراہ صاحب ذوالفقار کے دولت سرا سے طرف حصار کے روانہ ہوئے اور تابداران دین پیچھے پیچھے ساتھ ادب و آئین کے چلے جاتے تھے اثناے راہ مین مرحب کو دو ٹکڑے مع گھوڑا پڑے دیکھکر قول جبرئیل کا یاد آیا اور بازو کو ضرغام دین کو بوسہ دیا سب مردان دین حضرت پر تحسین و آفرین کرتے ہوے کنارہ خندق کے پہونچے رسول خدا نے خندق کو دیکھکر فرمایا کہ اسپر سے جانے کو راہ چاہیے شیر خدا نے فوراً ایک جست کیا اور اوس پار جاکر وہ دروازہ آہنی جو اوکھاڑ ہوا پڑا تہا اوٹھا کے خندق پر پل بنایا مگر وہ دروازہ عرض مین خندق سے ایک ہاتہ بہر چہوٹا تہا شیر الٰہی نے اوسکو ہاتہ پر رکھ لیا اور واسطے اوتارنے اہل دین ہاتہ بڑہاکر اوس کنارہ سے ملادیتے تہے پہر سب کو سوار کرکے اس کنارہ سے ملادیتے تہے ابو بکر نے حیران ہوکر رسول مقبول سے عرض کیا کہ اسوقت علی نے میرے ہوش و حواس کہو دیئے ہین رسول خدا نے مسکراکر فرمایا کہ پیرون کو تو دیکھہ دیکہا اوسنے کہ ہوا پر استادہ کہڑے ہین اسکو اور زیادہ تعجب ہوا اوس وقت پیغمبر خدا نے ہنسکر ارشاد کیا کہ ایسی باتون کا ظاہر ہونا علی سے عجب نہ جاننا چاہیے غرضکہ رسول خدا جب مع اصحاب اوس پل سے اوترکر داخل قلعہ ہوئے اوسوقت جناب امیر علیہ السلام نے اوس در کو دور پہینکا اور آپ ذوالفقار کو میان سے نکالکر آگے سید انبیا کے چلے

عجز کرنا یہودیونکا اور ترحم کرنا سید کائنات کا اور خون اونکے سے درگذر کرنا اور کنانہ کو بلانا اور اوس سے طلب کرنا مال کا اور انکار کرنا اوسکا زیور سے بشرط خون اپنے کے اور خبر دینا جبرئیل کا اور رسوا ہونا اوسکا اور داخل جہنم ہونا اوسکا اور اخراج کرنا یہودیون کا

یہودی یہ سامان دیکھکر سر دپا برہنہ سامنے حضرت کے آگئے اور قدمون پر گرکر الامان اوپر زبان کے جاری تھے رسول زمان نے مہربانی سے قصور اونکا معاف کیا اور حکم دیا کہ ہر ایک اس قوم کا اپنا کپڑا اور کہانا کچھہ لیلیوے اور باقی مال و اسباب و ہتیار و نقد و جنس اور کچہہ قلعہ کے باہر لیجانے نپاوین یہودیون نے ہر چند اسکے واسطے گریہ وزاری کی مگر حضرت نے اس سے زیادہ اور حکم نہین دیا اب حال نہین کنانہ کا سنا چاہیے کنانہ کہ سردار اوس قوم کا تہا گرفتار ہو کر سامنے حضرت کے آیا آپ نے ارشاد کیا کہ وہ خزانہ اور مال جو چہپایا ہے یعنے وہ زیور کہ جو تو عرب کو کرایہ پر دیتا تہا اوسکو حاضر کر وہ حق اصحاب دین کا ہے اوس عرض کیا کہ وہ زیور اور علاوہ اوسکے جو کچھہ اور تہا وہ سب اس قلعہ گیری مین لڑائی کے صرف ہوگیا حضرت نے کہا کہ اگر تیرا قول سچ ہے تو تو جان سے امان پاویگا اور اگر جہوٹ نکلا تو تہہ تیغ کیا جائیگا از راہ حرص کے اوسنے اس شرط کو قبول کیا ایک یہودی نے اوس سے کہا کہ اے بی خوف یہ شرط جو تونے قبول کی ہے اوسکی خبر حضرت کو جبرئیل دیدینگے اوسوقت تیرا مال اور جان دونون جاوینگے کنانہ نے از راہ جہل کے کچھہ نہ سنا اور اپنے بات پر مضبوط رہا یہان تک کہ جبرئیل نے

جانب رب جلیل سے خیر البشر کو خبر دی کہ فلاں جنگل میں خزانہ اسکا پوشیدہ ہے
حضرت نے چند انصار دین کو وہاں بھیجا وہ بے رنج اوس گنج کو وہاں سے پاس
نبی کے لائے حضرت نے اوس منکر کو دیکھایا وہ خوف جان اور ندامت سے
گونگا بنگیا حضرت نے حکم اوس کے قتل کا دیا اصحاب نے اوسکو باہر قلعہ کے
لیجا کر قتل کیا ۔

حکم فرمانا رسول خدا کا مال یہودیونکا تقسیم کرنیکو اور دروازہ آہن کو جناب امیر کا تقسیم کرنا ٹکڑے ٹکڑے کرکے برابر اور انکا حصین لانا رسول کا صفیہ کو اور حال زخم پیشانی کا بیان کرنا اوسکا

حبیب خدا نے حکم دیا کہ دلیران دین و مال و قیدیوں کو باہر قلعہ سے لادین انصار
دین حسب الحکم سب مال اور قیدی سامنے ختم المرسلین کے لیگئے حضرت نے سب
مومنین کو تقسیم کیا جب نوبت دروازہ آہنی کے پہونچے تب رسول خدا نے علی
مرتضے کو حکم دیا کہ تم اسکو تقسیم کرو حضرت نے اوس دروازہ آہن کو مثل
کاغذ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے سب انصار دین کو تقسیم کر دیا بعض شخص نے
بنیال کمی بیشی کے اوسکو تولا سب ٹکڑوں کو برابر پایا اس بات پر سر جھکایا سوا
اعجاز کے اور کچھ نپایا صفیہ زوجہ کنانہ کے تھی وہ حسب و نسب سے زیادہ بیٹی
اخطب کے وہ بھی حصہ میں ایک مومن کے آئی تھی اوس مرد دیندار سے
حضرت نے مول لیکر ساتھ آزادی کے سرفراز کیا اور اپنی عقد میں لائے
جب خدمت سرور دین میں آئے تو حضرت نے پیشانی کے زخم کو دیکھکر باعث
پوچھا اونسے عرض کیا کہ جب شیر خدا نے دروازہ قلعہ کو اوکھاڑا تھا تو بہار کو ایسے

نکالن ہوئی تھی کہ مین تخت سے نیچے گر پڑے اور پیشانی میرے زخمی ہوگئی

عاجز ہونا یہودیونکا انصار سے اسباب پر کہ اخراج نہ پائیں اور جرات نہ کرنا انصار کا اوپر اس کام کے اور شیر خدا کو متفق کر کے خدمت حضرت مین التماس کرنا اور قبول کرنا اس شرط سے کہ نصف مال اپنے کسب سے دیا کریں اسپر راضی ہونا یہودیون کا

جب رسول خدا نے یہودیونکا جلائے وطن کا حکم دیا تو زمانہ اونکے آنکھون مین تیرہ و تار ہوگیا اور قتل سے زیادہ دشوار ہوگیا ہر ایک انصار کے پاس آکر گریہ زاری سے کہنے لگے کہ اے دلاوران نامدار ملک تو تمہارے قبضہ مین آیا اور مزدوری کے واسطے ہر طرح کی پیشی ورکی ضرورت ہوگی اور بغیر پیشی ورکی زمین سے کچھ زر حاصل نہوگا ہمارے واسطے رسول زمان سے سفارش کرو کسی اصحاب نے اس بات کا اقرار نکیا تب ناچار ہوکر معہ خلیفہ ثانی پاس علی مرتضی کے آئے حضرت نے قبول کیا اور خدمت مین پیغمبر خدا کے حاضر ہوکر سفارش اونکی کو حبیب خدا نے اسس شرط سے قبول کیا کہ وہ اپنا ملک اس ملک کو نجانین گے اور مثل مزدورون کے واسطے زراعت اور باغبانی کے پیشہ کرین مگر اوسمین سے نصف مزدوری داخل کیا کرین سب یہودیون نے اسس شرط کو قبول کیا اور سکونت اختیار کی

متفق ہونا یہودیونکا اوپر اس بات کے کہ زہر رسول خدا کو دیوین عہد کرنا زن ابن مشکم کا اور زہر دینا اور طلب فرمانا

حضرت کا اور اقرار کرنا اوسکا

راوی کہتا ہے کہ بعد فتح خیبر کے واسطے بندوبست ملک کے چندے وہان مقام کیا چونکہ یہودیون کو کسی طرحکا قابو نہ تہا آپسمین صلاح کی کہ کسیطرح سے زہر حضرت کو دیوین ابن مشکم کے زوجہ کہ وہ سالار قوم تہا اس فعل بد پر امادہ ہوے اور عمدا ابوبکر سے پوچہا کہ طبیعت حضرت کے کس کہانے پر رغبت کرتی ہے اونہونے کہا کہ شانے کا گوشت بکریکا بہت حضرت کو پسند ہے اوسنے یہ سنکر ایک بچہ گوسفند کا بریان کیا اور اوسمین زہر ملایا اور شانے کے گوشت مین زیادہ ملاکر بطرف ہدیہ پاس خیر الانام کے بہیجا رسول مقبول نے سب اصحابون کو واسطے کہانا کہانے کے بلایا اور حسب ارشاد آکر گرد اوسکے بیٹھے پہلے بشر نام انصاری نے ایک لقمہ اوس کہانے مین سے کہا یا پس فوراً ہی اسکا بتلانے لگا مگر بسبب ترک ادب کے ضبط کیا پہر اوسکے بعد اشرف انبیا نے بہی ایک لقمہ گوشت شانے مین سے چبایا فوراً ارشاد فرمایا کہ یہ گوشت گوسفند کہتا ہے کہ مجہہ مین زہر ملایا ہے جب بشر نے یہ بات زبان مبارک سے سنی عرض کیا کہ میرے بہی طبیعت اوسکے کہانے سے مالش کر رہی ہے رسول خدا نے کہانیکو سامنے سے اوٹہوا دیا اور سب اصحاب اس ماجرے سے آزردہ اور غضبناک ہوئے اور ارادہ قتل یہودیونکا کیا رسول خدا نے تسکین اون مومنین کی فرمائی اور حکم دیا کہ اوس زن حیلہ ساز کو معہ ایک یہودی نامور کے حاضر کرو موافق حکم کے دربان گئے اور اونکو لاکر خدمت بابرکت مین حاضر کیا حضرت نے اونسے کہا کہ جو کچہ تمسے پوچہا جاوے سب سچ سچ بیان کرنا جہوٹہہ نہ کہنا اونہونے عرض کیا کہ جو پوچہیے گا سچ سچ عرض کرینگے جہوٹہہ نہ کہینگے نبی نے پوچہا کہ دادا تمہارا

کون تہا اور کیا پیشہ کرتا تہا اونہون نے عرض کیا کہ فلان نام تہا اور فلان پیشہ کرتا تہا
حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ نہ یہ پیشہ تہا اوسکا نہ یہ نام تہا مین تجسے بہ تکرار کہتا ہون
کہ جو تجہکو یاد ہے بلکہ یہ نام اور یہ پیشہ تہا سہون نے اسکا اقرار کیا اور کہا کہ اس جہوٹہ
سے مجہکو امتحان لینا منظور تہا اب جو پوچہیگا سب سچ بیان کرینگے پہر حضرت نے
پوچہا کہ اس کہانے مین زہر ملایا تہا اوس عورت نے اقرار کیا سبب پوچہا اوسنے
کہا کہ آپکے ہاتہ سے میرے باپ اور بہائی سب مارے گئے ہین سے اس ملال و
خیال سے زہر دیا تہا کہ اگر آپ نبی ہین تو آگاہ ہوجائیگا اور نہین تو مجہکو خوشی ہوگی
حضرت نے فرمایا کہ تو نے اسکا خود اقرار کیا اسوجہ سے تجہکو معاف کیا ورنہ سزا دیجاتی
پس یہودی شرمندہ و ذلیل ہوا اوس عورت سے رخصت ہوکر اپنے مکانون کو
گئے اور بشیر کا اور کا حال متغیر ہوا اور اونکو اونکی خیمہ مین لے گئے یہان پر دو قول ہین
ایک یہ کہ سال بہر زندہ رہے دوسرے یہ کہ اسی زہر کی وجہ سے دوسرے روز
راہی ملک عدم ہوئے

آنا جعفر طیار کا ملک زنگبار سے اور پیشوائی کرنا علی مرتضی کا اور پہنچنا اونکا معہ یہودیونکے خدمت مین حضرت کے اور تقسیم کرنا اصحاب پر اور تعریف کرنا حاکم زنگبار سے

موافق حکم رسول خدا کے جعفر طیار طرف زنگبار کے بیت اللہ سے گئے ہوئے تہے اور
حکم نبی کے منتظر تہے کہ جب طلب فرماوین حاضر ہوون رسول خدا نے جب ارادہ
خیبر کے جانیکا کیا تہا تو ایک نامہ واسطے بلانے جعفر نامدار کے حاکم زنگبار کو اس
مضمون کا لکہا تہا کہ ایک عرصہ سے مین نے جعفر کو نہین دیکہا ہے تو اس نامہ کے

بھیجے ہی اونکو ہمارے پاس روانہ کر دے جب یہ نامہ پہونچا نجاشی نے جعفر طیار کو
اوسی وقت بلایا اور مضمون خط کا سنایا جعفر طیار نے فوراً ارادہ وہان سے روانہ ہونے
کا کیا نجاشی نے کہا کہ آج تم ہمارے مہمان ہو یہ کہکر زاد راہ اور جہیز اور تحفے واسطے
رسالتمآب کے مہیا کر کے دوسرے دن نہایت لطف و مہربانی سے رخصت کیا
جعفر۔ ونکے راہ طے کر کے خیبر مین پہونچے حضرت نے خبر انکی آنے کی سنکر
علی مرتضیٰ کو مع انصار واسطے پیشوائی کے بھیجا علی مرتضیٰ سے جب انسے راہ مین
ملاقات ہوئی تو علی مرتضیٰ واسطے ملنے کے بڑے بھائی سے پہلے گھوڑے سے
اوترے پھر وہ بھی گھوڑے سے اوترکر بغلگیر ہوئے اور دیر تک گلے سے ملے رہے
پھر ایک ایک انصار نے دست بوسی کی اور پھر وہان سے خدمت رسول مختار مین حاضر
ہوئے حضرت نے بھی تعظیم کی اور دیر تک حال پوچھا کئے انہون نے نجاشی کا خط اور
ہدیے پیش کش کئے حضرت نے بہت خوشی سے اصحاب کو تقسیم کر دیئے

**آنا حجاج سوداگر کا واسطے مسلمان ہونیکے اور رو سے اعتقاد کے
اور التماس کرنا واسطے اجازت اس بات کے کہ جو مین چاہون
وہ اہل مکہ سے بیان کرون اور جانا اوسکا مکہ مین اور ہنسی
کرنا اہل مکہ سے اور رنجیدہ ہونا مسلمانونکا اس حیلے سے**

راوی کہتا ہے کہ ایک تاجر حجاج نام کہ کثرت مال سے عرب میں مشہور تھا ہر ملک مین نام
و نشان رکھتا تھا لیکن رہنے والا کعبہ کا تھا اتفاقاً واسطے تجارت کے اوس زمانہ
مین خیبر مین آیا اور خبر فتح ہونے خیبر کے ہاتھ شیر خدا کے سنکر دل سے اعتقاد لایا
اور پاس نبی کے آیا حضرت نے اوسکو اسلام سکھایا اوسنے عرض کیا کہ یا حضرت آپ

جانتے ہین کہ میرے اوقات تجارت مین بسر ہوتی ہے اور مین قریشین اب جاونگا
اور اونسے بابت قرض وغیرہ کے بہت کچھ لینا ہے جو وہ آگاہ ہو جاوینگے کہ مین مسلمان
ہوا ہون تو وہ مجھکو ایک حبہ نہ دینگے اگر اپکا حکم ہو تو مین اونکو خوشخبری سناؤن اور
اپنا مطلب حاصل کرون حضرت نے فرمایا کہ اچھا جو تیرا جی چاہے وہ کہنا بس یہ خدمت بابرکت
سے رخصت ہو کر روانہ ہوا اور راہ طے کر کے کعبہ مین پہنچا اوسکو دیکھکر سب جمع ہو
اور پوچھا کہ تو کہان تھا آیا ہے اوس نے کہا کہ خیر ہے اور ایک خوشخبری بھی تمہارے
واسطے لایا ہون سبہون نے شتاب ہو کر پوچھا کہ جلدی بیان کرو اوس نے کہا کہ
محمد اسیر ہوا ہے جو ہے اوسنے تمہاری مشکل کشائی کی سنتے ہی بیان پر
کہنے لگا کہ لشکر ... مین ہے پر شکست کی ہے اب اوسکے بزرگی سے جو کچھ کرامات
ظاہر ہوئی ہے اوسکو بیان کرون سات مرتبہ تیرے تصدق ہونگا حجاج نے
کہا کہ اسکا ... جو ... خیبر کے ... پہونچے تو مرحب اوسکا بھائی اور دلیران
آتے ہوئے کارزار میدان ... مین آئے اور مرحب نے علی کو ایک ضرب سے شہید کیا
اور اوسکے ... ہمراہیون نے کسیکو قتل کیا اور کسی کو اسیر کیا اور محمد کو
... سے ... اور ... کے پیر گلے مین ... پہنا کر
... مین سالار ... بھی گرفتار ہوئے ہین
ارادہ انکا یہ ہے کہ یہان زندہ لاکر انتقام اپنے ... کا لین اور محمد
... مین ... آیا ہے اوسکے خریدنیکو روپیہ چاہئے اسواسطے مین
آگے بڑھ آیا ہون تاکہ روپیہ تم لوگونسے اپنا لیکر وہان جاکر وہ اسباب خرید کرکے
یہان لاکر بیچون اس خبر سے سب بہت خوش ہوئے اور کہا کہ کل ہم تمہارا

روپیہ سب ادا کر دینگے سب آپس میں بیٹھ کر کہتے تھے کہ محمد قید ہو گئے اور اہل [illegible]
جو کوئی ملتا تھا اوس سے کہتے تھے کہ ہم تم سے انتقام لیوینگے [illegible]
کہ اگر خدا نخواستہ ایسا ہی ہوا تو تمہارے ہاں رہی اسمین کیا ہے [illegible]
حجاج کا [illegible] جمع کر کے دیا اور کہا کہ بھائی تو جلد جا اور ابھی اپنی چیزیں
ہمارے واسطے خرید کر لا

سنا عباس کا اخبار برخلاف کو اور آدمی بھیجنا پاس حجاج کے
اور آنا اوسکا اور خبر فتح کے کہنا عباس سے اور
اور بعد دو روز کے ظاہر کرنا

اول روز [illegible] عباس کعبہ میں تھے یہ خبر اعدا [illegible]
ایک آدمی حجاج کے پاس بھیجا اور دریافت کیا اوسنے کہا [illegible]
حاضر ہوا [illegible] جو کچھ حال ہے وہ سب مفصل عرض کر دیگا [illegible]
حجاج [illegible] ہو کر خدمت عباس میں آیا اور سب حال [illegible]
خوشی [illegible] بیان کیا [illegible] بیان کیا اور کہا کہ [illegible]
[illegible] جانے کے آپ اس خبر کو مشہور کیجیگا [illegible]
[illegible] سر پر باندھ کر اور پیراہن [illegible]
[illegible] حال سے [illegible] [illegible]
[illegible] کہ خوشی سے آج عید [illegible]

[illegible] اور خبر دینا عباس کا
[illegible] وجہ سے اور اندوہگین

ہونا مشرکین کا اور شاد ہونا اہل دین کا

عباس نے جو یہ بات کہی کہ میرا بھتیجا جسکا علی نام ہے وہ ایسا بہادر ہے کہ جناب حیدر
بعد شکست کے بزور شمشیر فتح باب ہوا اور خندق میں عمرابن عبدود کا سر کاٹکر
[illegible] ہوا ایسا ہی نامدار نے مرحب کو ساتھ تائید پروردگار کے ایک ضرب سے
دو ٹکڑے کیا اور حارث وغیرہ اور سب یہودیوں کو قتل کر کے خندق سے
بیت کے در آہنی کو اوکھاڑ کر پل بنایا اور کنانہ جو سردار یہودیوں کا تھا وہ گرفتار
ہو کر سامنے نبی کے آیا اور رسول خدا نے اوسے خزانہ طلب کیا اوسنے چھپایا
پہر قتل کے لئے کہا یا اس حیی یہودی قتل کیا گیا اور صفیہ کہ زوجہ اوسکی [illegible]
آئی مشرکین یہ سنکر زرد ہو گئے اور کہا کہ یہ خبر غلط ہے مگر [illegible] عباس [illegible]
[illegible] اپنا روپیہ وصول کیا یہ سنکر وہ سب حیران [illegible]
[illegible] بہت گھبرائے بعد چند روز کے جب خبر پہنچی [illegible] یقین
فتح رسول مقبول کا بخوبی حاصل ہوا اوس وقت سب کفار سرنگوں ہوئے
اور اہل دین آپس میں مبارکبادی دیتے تھے اور مشرکین ذلیل ہوتے تھے اب
یہاں سے قصہ خیبر کا بتائید پروردگار تمام ہوا

شعر

کنون سر سخن در فدک می کشم | ز خیبر سوی [illegible] می کشم

داستان فدک کے بعد آگاہ ہوئے فتح خیبر کے سب قوم [illegible]
ابن سعد کہ فرستادہ رسول مقبول کے آنکر التماس کیا کہ تم
پاس رسول خدا کے جاؤ اور ہماری طرف منت و عاجزی کرو

ابن مسعود کا خدمت رسول مختار میں

راوی کہتا ہے کہ جب رسول خدا طرف خیبر کے تشریف لیچلے تھے تو بعد کئی منزل کے چھوڑ کر طرف فدک کے پھرے تھے وہاں سے ابن مسعود کو جانب فدک واسطے ہدایت کرنے اہل اسلام دین کے پاس مشرکین کے بھیجا تھا کہ اگر وہ مانیں گے تو بہتر ورنہ [illegible] لڑیں گے پس پہنچا ابن مسعود حسب ارشاد رسول وہاں [illegible] فہمایش کرتی رہے مگر کسی نے جواب نہ دیا تھا اور حیلہ و حوالے ایام [illegible] کرتے رہے کہ حال خیبر کا معلوم ہو جاوے جب فضل خدا سے فتح خیبر دریافت ہوئی تو دل مشرکین کے ٹوٹ گئے اور دست تاسف ملتے ہوئے پاس ابن مسعود کے آئے اور گریہ وزاری سے کہا کہ اے نامور ہمارے قصور کو معاف کر اب ہم واسطے صلح فرمانبرداری کے موجود ہیں تم پاس رسول مختار کے جاکر ہمارے جانب سے عرض کرو کہ کسی نامدار کو واسطے عہدنامہ کے مقرر کرکے ہمارے پاس بھیجیں

آنا ابن مسعود کا طرف خیبر کے اور مبارکباد دینا [illegible] اور بیان [illegible] رسول خدا [illegible] واسطے تعظیم کے [illegible] اسلام اور [illegible] اور [illegible] آنحضرت [illegible]

بعد چند روز کے ابن مسعود خدمت میں حبیب خدا کے پہنچے اور مبارکباد فتح خیبر کی دی اور سب کیفیت یہود فدک کی بیان کی اور عرض کیا کہ جب خبر فتح خیبر مشرکین کو [illegible] خدمت بابرکت میں حاضر ہونے لگا تو سب نے پاس میرے آن کے بعجز و زاری پیام صلح کا دیا اور عرض کیا ہے کہ کوئی شخص معتمد و معتبر ہمارے پاس جانب رسول مختار

ہووے تاکہ ہم سب موافق قول و قرار اوسکے صلح کریں اور ابواب مخالفت مسدود ہو جائیں رسول زمان نے یہ بیان سنکر شیر مردان علی مرتضی کو طلب فرمایا اور کہا

شعر

بدو گفت اے امیر دین پناہ	فروزندہ شمع آئین راہ
ز تو نیست کس معتمد مرا	بباغ فدک رفتہ باید ترا

تم جانب یہودان فدک جاؤ تلقین دین کرو اگر اسلام لائیں تو بافراغ جان و امان پائیں اور جو انکار کریں تو صلح میں تم کو اختیار ہے جیسا مناسب جاننا ویسا عمل میں لانا جناب امیر نے دست قبول سر و چشم پر رکھا اور سمت فدک کے روانہ ہوئے جب قریب باغ فدک کے پہونچے اور ان تیرہ دلونکو معلوم ہوا کہ فشندہ سر آپہنچا دہشت سے رعشہ بدنونمین پڑگیا اور جبین سائی کرتے ہوئے پاس اوس شیر الٰہ کے حاضر ہوئے اول ولی خدا نے دعوت اسلام کو چاہا یہودیون نے گریہ زاری سے عرض کیا کہ ہمکو تکلیف اسلام سے معذور رکھیئے اور جو حکم کیجیگا ہم بجا لاوینگے پھر صلح کے گفتگو ہونے لگی بعد قیل و قال بسیار کے یہ قرار پایا کہ نصف زمین ندر شاہ دین پیغمبر کہ وہ مخصوص واسطے اوسی کے ہو اور اوسکے حاصل میں نہ شراکت اہل دین کو ہو نہ مشرکین کو باقی رہے یہودیون نے اسبات کو قبول کیا اور شیر خدا وہان سے چلے شعر

پس از چند روزے امیر نجف	بیامد بدرگاہ عز و شرف
چو تقبیل دست مبارک نمود	بعرض مقدس رسانند انچہ بود

آنا جبرئیل کا پاس رسول خدا کے اور حکم خدا سے دلوانا باغ فدک کا بتول اور حسن اور حسین علیہ السلام کو

جبرئیل امین نے جناب رب العالمین سے ختم المرسلین کے پاس آکر
کہا باغ فدک حق تمہارے فرزندونکا ہے حضرت نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جبرئیل
نے کہا کہ فاطمہ و حسن و حسین علیہ السلام انکو دیدو پیغمبر نے بحکم خدا سنا فورا فاطمہ
و حسنین کو اپنے پاس بلایا اور کاتب کو بلا کر حکم دیا کہ سند باغ فدک کے اوپر نام بتول
و حسنین کے لکھوا دے [illegible] اسمین حق [illegible] دکا [illegible] ہاتھ مین جناب
رسالتمآب کے [illegible] بحضرت [illegible] جناب فاطمہ کو عنایت فرمایا [illegible]
فدک پر عامل اپنے جانب بھیجا اور انکی جانب سے تا حیات سرور کائنات انکے
قبضہ و تصرف میں رہا بعد انتقال سرور دین کے ابوبکر نے فدک کو غصب کیا خیر النسا
[illegible] پاس ابوبکر کے گئین ابوبکر نے پڑھکر منظور نہ کیا اس قصہ کا بیان آگے آویگا

پھرنا سرور کائنات کا خیبر سے طرف وادی قری کے اور تکیہ لگانا رسول اللہ کا دوش اسد اللہ پر اور آنا وحی کا اور فوت ہونا نماز عصر کا اور پوچھنا حضرت کا اور پھر آنا آفتاب کا اور ادا کرنا نماز کا

راوی کہتا ہے کہ [illegible] میں بتائید رب العالمین فتح خیبر ہو کر طرف وادی قری کے
آئے [illegible] یہودیون کے تہی اور مقام صہبا مین منزل فرمائے علی
وقت عصر کے پاس حضرت کے تھے اور حبیب خدا سر زانو پر رکھکر سوگئے تھے اسمین
وحی نازل ہوئے اس عرصہ مین آفتاب غروب ہوگیا جب حضرت ہوش مین آئے
تو انہوں نے سر اوٹھا کر پوچھا کہ تمنے نماز عصر ادا کی یا نہیں جناب امیر علیہ السلام نے
عرض کیا کہ ابھی [illegible] پشت رسالتمآب نے دونو ہاتھ طرف آسمان کے [illegible]

اور دعا کی کہ اے پروردگار تیری اطاعت اور رضائے رسول مین نماز علی کے
قضا ہوئی ہے تو آفتاب کو پھیر دے تا علی نماز عصر پڑہی اور قدر و منزلت علی کی
اہل دین پہ روشن ہوجائے بمجرد اس دعا کے حکم خالق اکبر کا ملائیکہ کو صادر ہوکہ مغرب
سے آفتاب کو کھینچکر بلند کرو تاکہ علی نماز عصر ادا کرین پس موافق حکم خداوند جہان کے
ملائیکہ نے زیر زمین سے اوپر سپہر برین کے خورشید زرین کو کھینچا اور وقت کھینچنے کے
ایک آواز مہیب ایسی ہوئی معلوم ہوتا تہا کہ آسمان شگافتہ ہوجائیگا اوسوقت جناب
امیر علیہ السلام نے نماز ادا کی کہ اس قدرت قادر قدیر کو دیکہکر سب برنا و پیر حیران ہوگئے
اور پروردگار و رسول مختار کو حیدر کرار کا اقتدار و مرتبہ ظاہر کرنا تمام خلایق پر منظور
ہی نظر تہا سو یہ رجعت آفتاب کا معجزہ دیکھایا

پہونچنا رسول خدا کا وادیئے قری مین اور جمع ہونا یہودیونکا اور جنگ کرنا زبیر اور علی اور رہ جانا کا او رفتحیاب ہونا ور حسب دستور جنبر مال تقسیم کرنا اور اوس جگہ سے تیمار مین تشریف لیجانا اور وہان کے لوگونکا خبر دینا اور وہانسے ساتھہ فتح و فیروزی کے مدینہ مین آنا اور طعنہ کرنا مسلمانونکا اوپر یہودیونکے

راوی یہ بیان کرتا ہے کہ جب سالار دین بعد فتح خیبر قریب وادی قری کے پہونچے
یہودیون کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ رسول خدا واسطے جنگ کے اس جانب کو آتے ہیں تو
آپس مشورہ کرنے لگے اور طرف ہر قبیلہ کے قاصد روانہ کیے واسطے لڑائی کے مسلمانو نسے
سب آکر جمع ہو یہ خبر سنکر گروہ گروہ یہودیونکے جمع ہوکر جانب وادے قری روانہ ہوئے
اور اوسطرفسے رسول خدا ساتھہ لشکر ظفر پیکر کے واسطے انتقام لینے کے داخل اوس

مقام پر پہوے تو دونو جانب سے صفین آراستہ ہوئین اور آواز قرنا و کوس سے میدان
خروش ہوا اور دل بہادر ونکا جوش مین آیا ایک نامور یہود یونسے اوپر قوت بازو اپنی
کے مغرور نشان ہاتھہ مین لیے ہوے درمیان دونون صفونکے خروشان مبارز طلب
کرنے لگا مقابلہ کو اوسکے زبیر لشکر اسلام سے نکلکر سامنے آئی آپسمین جنگ ہونے
لگے بعد ردو بدل بسیار کے زبیر نامدار نے ضرب تیغ سے دار البوار مین بہیجا دوسرا
یہودی اور لشکر کفار سے مقابلہ کو آیا اوسکو بہی جہنم مین پہونچایا اور یہ ساتھہ فتح
و فیروزی اپنے لشکر مین پہر آے اس عرصہ مین صف اعدا سے ایک بہادر نے گہوڑا
اوٹھایا اور دونون صفونکے درمیان مین آکر رجز پڑہنے لگا کہ حارس اور مرحب
کا قاتل کون ہے میرے مقابلہ کو آوے مجہے نام و نشان کے بہی تیغ آتش فشان
کو دیکہے اسد اللہ الغالبؑ نے یہ گفتار سنکر گہوڑا طرف اوسکے بڑہایا اور نزدیک
جاکر فرمایا کہ مین ہون قاتل اون دونونکا پہر دونون طرفسے حملے ہونے لگے پہلے
اوس یہودی نے تیغ اوپر سر مبارک کے لگائی خود پر پڑی مگر کارگر نہوئی بعد اوسکے
شیر خدا نے ایسی ضرب لگائی کہ سر سے زمین تک دو نیم ہوکر زمین پر گرا جب کوئی مقابلہ
کو نہ آیا تب حضرت لاچار ہوکر طرف لشکر اپنے کے پہرائے پہر لشکر کفار سے ایک اور
یہودی رجز کہتا ہوا آیا اس طرف سے دحیانہ نامدار نے گہوڑا بڑہایا اور نیزہ کے آپسمین
وار چلنے لگے آخر کار دحانہ نامدار غالب آے اور اوس بدکردار کو نوک نیزہ پر
اوٹہاکر زمین پر مارا کہ فوراً جہنم واصل ہوا اسی طرح دس آدمی اوس روز
مشرکین سے واصل جہنم ہوے جب شب ہوئی تو دونو لشکر اپنے اپنے مقام پر واپس
آئے اور آرام کیا دوسرے روز جب آفتاب بلند ہوا دونو جانب سے لشکر آراستہ

ہوکر میدان مین آے اہل دین نے ارادہ جنگ مغلوبہ کا کیا مشرکین پر ایسا رعب غالب
ہوا کہ قبل جنگ کے بہاگے اور اہل دین نے تعقب کرکے اکثر کو گرفتار کیا مال و اسباب
اونکا سب لوٹ لیا اور مثل خیبر کے اون لوگون کو بہی واسطے کشت کاری وغیرہ کے
امان دی گئی بعد اسکے رسول مختار طرف تیمار کے کہ وہ زمین بہی مسکن یہودیونکا
تہا روانہ ہوے یہودیون نے آمد فوج ظفر موج سنکر حاضر خدمت بابرکت ہوکر ساتہہ
عجز و انکسار کے خبریہ دینا قبول کیا حضرت وہانسے معہ لشکر اسلام ساتہہ فتح وظفر
کے روانہ ہوکر چند روز مین داخل یثرب ہوے اور دلیران دین ہر کوچہ و بازار
مین شاد و خرم پہرتے تہے اور یہودیون پر طعنہ زنی کرتے تہے وہ مارے ندامت
کے سر جہکا لیتے تہے

آنا سرور کائنات کا کعبہ مین واسطے ادا کرنے عمرہ کے اور محمد اور بشیر کو پیشتر اپنی روانگی کے اور آگاہ ہونا قریش کا اور خوف سے اوپر پہاڑ کے چلے جانا اور ایلچی بہیجنا خدمت حضرت مین اور تسلی دینا حضرت کا

راوی کہتا ہے کہ جب حضرت یثرب مین داخل ہوئے تو چندے آسایش فرمائے
جب وقت حج کا قریب آیا تو آپ نے حکم دیا کہ سب سپاہ واسطے بجالانے عمرہ کے
طرف بطحا کے چلے مگر وہ ہے لوگ ہون کہ جو سال گذشتہ مین ہمراہ تہے مگر وہ
اصحاب کو معہ چند انصار ہمراہ کرکے پیشتر روانہ کیا ایک محمد اور دوسرے بشیر اور
فرمایا کہ قسم ہتیار سے تلوار و سنان جو چاہو پاس رکہنا لیکن داخل حرم نہونا انتظار
ہمارا کرنا جب یہ لوگ یعنے بشیر و محمد قریب کعبہ کے پہونچے تو ایک منزل کے فاصلہ

مقام کیا وہانکے باشندون نے کعبہ مین جاکر سرکشان قریش کو خبر دی کہ محمدؐ
غصہ سے آتے ہین اور کچھ لوگ بہت سے اونٹونپر تیر وکمان تلوار عمود وسنان
بار کیے ہوئے معہ بہت سے گھوڑونکے آگے آئے ہین جسوقت اہل مکہ نے یہ خبر سنی گھبرا کر
صلاح کے اور ایک شخص زبان آور کو بطور ایلچی کے خدمت حضرت مین بھیجا اور
آپ بخوف جان اپنی اپنی مکان خالی کرکے پہاڑ پر چڑھ گئے ایلچی جب خدمت رسالت
مآبؐ مین پہونچا تو بعد اداب بجا لانیکے بزرگان بطحا کا پیام دیا رسول خداؐ نے فرمایا
کہ مین اوسے عہد پر مضبوط ہون مگر تم لوگونکے قول کا کچھ اعتبار نہین ہے اور جو لوگ
کہ آگے اونٹونپر ہتیار بار کیے ہوئے آئے ہین وہ احتیاطاً ہتیار لیگئے ہین اوسے وقت
حضرت نے حکم دیا کہ دلیران دین اعلات حرب کو بطن ناجح مین چھوڑدین سوا کے
ایک ایک تیغ کے اور کوئی ہتیار پاس نرکھین سو وہ بھی قیام مین رہے اس بات
سے ایلچی بہت خوش ہوا قبل حضرت کے جاکر یہ سب حال سنایا وہ سب لوگ بہت
خوش ہوئے اور کہا کہ ہمارے آنکھونپر قدم مبارک رکھیئے اور شوق سے حضرت تشریف
لاوین اور حج ادا کرین اسطرح سے حضرت ایک ناقہ پر سوار اور چہار طرف دلیران
نامدار کعبہ مین پہونچے

پہنچنا سرور کائنات کا اور طواف کرنا اور کنجی کعبہ کی طلب کرنا
اور نہ دینا اونکا اور خاموش رہنا حضرت کا اور آذان دینا بلال کا
اوپر بام کعبہ کے اور ملال کرنا قریش کا اور باہر آنا احرام
سے حضرت کا

شعر

زبان پر لبیک و حمد و سپاس | دل و چہرہ ہا شادمان اساس

امساک کہتے ہوئے اصحاب دین شاد شاد ہمراہ رکاب ختم المرسلین مسجد مین آئے اور وہان سے طرف حجر اسود کے آکر سواری پر سے بوسہ لیا پھر تمام اصحاب دین نے بھی بحکم سالار دین حجر اسود کو چوما حضرت بسواری طواف کرتے تھے اور انصار پیادہ اور بزرگان بطحا پہاڑ پر سے نظارہ کرتے تھے بعد اسکے قریش کو حضرت نے پیام بھیجا کہ کنجی کعبہ کی بھیجو کچھ عہد و پیمان مین ہرج نہوگا ہم اندر کعبہ کے نماز پڑھین گے جب یہ پیام ایلچی نے بیان کیا تو قوم قریش نے کہا کہ یہ شرط عہد مین نہ تھے سوائے عہد کے اور دست اندازی نکیجیے جب یہ جواب ایلچی نے حضرت سے آکر بیان کیا حضرت خاموش ہو رہے یہ سمجھکر کہ جواب جاہلان باشد خموشی جب وقت ظہر کا آیا تو اشرف المرسلین نے ساتھ اہل دین کے نماز کو کھڑے ہوے اور بلال کو حکم اذان کا فرمایا بلال نے بام کعبہ پر جاکر اذان اس آواز بلند سے کہی کہ کوہ پر اعدائے دین نے سنی اور مثل سانپ کے پیچ و تاب کھایا اور پھر احرام سے معہ مومنین کے باہر آئے اور اپنے منزل گاہ مین رونق افروز ہوئے

گھر مین آنا رسول خدا کا اور خواستگاری کرنا نکاح کے ساتھ میمونہ کے اور آنا سہیل کا اور خویطب کا واسطے باہر نکالنے حضرت کے اور قبول کرنا حضرت کا اور چھوڑنا ابو رافع کو واسطے لانے میمونہ کے مدینہ طیبہ مین

راوی یون روایت کرتا ہے کہ زوجہ عباس عالی مقام کی ایک بہن تھین میمونہ نام اونسے نکاح کرنے کا پیام جناب رسالتمآب نے معرفت جعفر کے بھیجا جعفر نے انکی

بہن سے جاکر بیان کیا اس بیان سے میمونہ شرمائین اور کہا کہ عباس بجائے باپ کے ہین
اونسے کہو حضرت عباس کے زوجہ نے یہ سب حکایت روبرو عباس کے بیان کی عباس
بہت خوش ہوئے اور کہا کہ زہے فخر وسعادت کہ میمونہ زوجہ صاحب نبوت کے ہوئین
اسکار کا سرانجام دل وجان سے کرون گا یہ کہکر عباس خدمت نبی مین آئے اور تخلیہ
دیکھکر عرض کیا حضرت نے مسکرا کر سر جھکا لیا مگر بشاشت چہرہ پر ظاہر ہوئی عباس نے
خطبہ آغاز کیا اور بعد ایجاب قبول کے عقد پڑھا لیکن دولت سرا مین رسول خدا نے
نہین بلایا اسوجہ سے کہ پہلے طعام ولیمہ تقسیم ہونا چاہیے اسکے سامان مین تین روز
گذرے چوتھے روز جب قریش نے کہا کہ ابھی تک کچھہ سامان جانے کا اہل دین نہین
کرتے ہین تو سہیل وخویطب کہ صلح مین دار ومدار رکھتے تھے پاس رسول خداؐ کی
آئے اور کہا کہ عہد مین یہ شرط تھی کہ تین روز سے زیادہ شہر مین توقف نکرینگے سو
تین روز گذر گئے اب جانا چاہیئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مجھکو ایک کار خیر درپیش ہو گیا
تھا مین نے عقد کیا ہے تمہارے مروف سے بعید نہین کہ ایک دو روز کا توقف کرو
تاکہ مین کھانا تقسیم کرون جو امین اوس بیحیا نے کہا کہ ہم تمہارے طعام کے محتاج
نہین تم آج ہی ہمارے شہر سے جاؤ اوسوقت سعد عبادہ نے اوس بیحیا سے غضب
ناک ہوکر کہا کہ تو جھوٹا ہے یہ زمین تیرے باپ کے نہین ہے یہ ملک خدا ہے حبیب خدا
اس آہستگی سے کہتے ہین اور تو اس درشتی سے جواب دیتا ہے کیا اپنے دلمین
سمجھا ہے بس سہیل مارے خوف کے کانپنے لگا رسول خداؐ نے شفقت سے کیفیت
دیکھکر فرمایا کہ یہ جرات اسکو ہمارے عہد سے ہوسکے ہے تمکو آزردہ ہونا نچاہیے اور
حکم دیا کہ اصحاب دین تیاری کوچ کرین سہیل اس مہربانی سے نہایت خوش وخورم

ہوا اور رخصت ہوکر اپنے قوم مین گیا اور حضرت نے ابو رافع کو بلاکر حکم دیا کہ جب تک سامان سفر کا میمونہ کے ہتیار ہو تم یہان مقیم رہنا اور آپ معہ انصار دین سوار ہوکر طرف یثرب کے روانہ ہوئے

آنا خالد و عمر عاص و عثمان بن طلحہ کا پاس حضرت کے اور مسلمان ہونا

راوی کہتا ہے کہ جب خورشید رسالت حرم سے خوش وخرم داخل بیت اشرف ہوئے اور قریش نے عاجز سے طاقت مقابلہ کے اپنی مین ندیکہی تو دلین بہت فکر کرتے تہے کہ کیا تدبیر کرین جو محمدؐ پر غالب آوین منجملہ اونکے خالد بن ولید اندیشہ کرتا تہا کہ مین بادشاہ حبش کے پاس جاکر مدد چاہون اور کبہی کہتا تہا کہ قیصر روم کے پاس جاکر اوس سے امداد طلب کرون اور انصار ہو جاؤن اور پہر کہتا تہا کہ اس سے کچہہ فائدہ متصور نہین ہے اس فکر مین تہا جو یہ خیال آیا کہ محمدؐ کے پاس چلکر مسلمان ہون اور حصول اسلام سے عزت پاؤن مگر تنہا جانے سے متفکر تہا کہ عثمان بیٹا طلحہ کا جو ہاتہہ سے شیر خدا کے مارا گیا تہا دونو متفق راے اور ایک دل ہوکر طرف یثرب کے چلے اثناے راہ مین عمر عاص سے ملاقات ہوے آپسمین بغلگیر ہوکر ایک صحبت قرار دی جب عمر عاص کو ارادہ خالد کا معلوم ہوا تو ہنسا اور کہا کہ مین بہی ایسے ارادہ سے زنگبار سے آتا ہون ان تینون آدمیون نے متفق ہوکر یہ صلاح کے کہ پہلے شیر خدا کے خدمت سے مشرف ہونا چاہیے پس چند روز کے بعد داخل مدینہ ہوے اور اسباب سفر کر کے کہولا اور پاس ولی اللہ کو روانہ ہوے اور عذر خواہ گئے شیر خدا نے مہربانی و نوازش فرمائے اور پاس حبیب خداؐ کے لے گئے رسول خدا خالد بن ولید کو دیکہکر مسکرائی اور اونسے

سامنے آکر خیر الانام کو سلام کیا حضرت نے اسلام تعلیم فرمایا اور وہ کردار اپنے تہ

قائل وپشیمان ہوکر زمرہ اصحاب مین شریک ہوئے

نامہ لکہنا حضرت رسالت مآب کا بشر جلیل حاکم بصری کو اور نامہ لیجانا حارث کا اور شہید ہونا اونکا اور بہیجنا زید کو معہ لشکر اسلام ہوا واسطے سزا دینے اوس ملعون کے

لکہا ہے کہ بعد مراجعت کعبہ کے ایک نامہ مدینہ کے طرف حاکم بصری کے لکہا اور حارث نامدار کو نامہ دیکر روانہ کیا بعد چند روز کے مقام موتہ مین پہونچے کہ وہان سے حد قیصر روم کے تہی اور وہان بشر جلیل حاکم قیصر کیطرف سے تہا اوسنے خبر حارث نامہ بر کے سنکر پاس اپنے طلب کیا اور کہا کہ مجہکو گمان ہے کہ تو پاس سے محمد کے آیا ہے سچ بتا تو بہتر ہے ورنہ سزا دونگا حارث نے کہا کہ اے حاکم سچ ہے مین قاصد ہون رسول مقبول کا اور حاکم بصرے کے پاس جاتا ہون یہ سنتے ہی اوسکو ایک جوش آیا اور بلا سبب حارث کو شہید کر ڈالا جب یہ خبر خیر البشر کو معلوم ہوئی کہ بیگناہ نامہ بر مارا گیا حضرت نے حکم دلیران دین کو فرمایا کہ لشکر واسطے انتقام لینے بشر جلیل حاکم سے تیار ہو مگر تین ہزار سوار جرار مہیا ہوکر واسطے کارزار کے حاضر خدمت رسول مقبول مین ہوئے بعد نماز صبح کے جب حضرت باہر دولت سرا سے تشریف لائے اوس جگہہ کہ جہان مردان دین جمع تہے اونمین سے زید کو پاس اپنے بلاکر سالاری اوس سپاہ کے دی اور سب اہل دین سے فرمایا کہ زید تمہارا سردار ہے خلاف حکم اسکے کچہ نکرنا اور اگر یہ راہ خدا مین شہید ہو تو سردار تمہارا جعفر نامدار ہوگا اور اگر وہ بہی شہید ہو تو سردار تمہارا ابن رواحہ ہوئیگا اور اگر وہ بہی راہ خدا مین مارا جاوے تو تم اپنے مین سے ایک سردار قرار دینا مگر وارد گیر سے موںہ نہ پہیرنا خدا وند عالم

تمکو فتحیاب کریگا دلیران دین نے قبول کیا اتفاقاً قوم خیبری سے ایک یہودی اوس صحبت مین تہا حدیث رسول خدا سے سنکر زید سے کہا کہ اگر موسے و داؤد اسطرح کا حکم دیتے تو اپنے گہر ایک شخص بہی پہر کر نہ آتا محمد بیشک نبی ہاین تمہارے آخر زندگی ہے زید نے ہنسکر کہا کہ مرنا راہ خدا مین عین زندگی ہے بعد اسکے حضرت نے باہر شہر کے سب کو رخصت کیا اور فرمایا کہ درختون کو قطع نکرنا اور بڈہے اور بچونکو تنگ نکرنا او رخانہ برباد ی کسی کی نکرنا سبہون نے یہ قبول کیا اور رخصت ہوئے

روانہ ہونا سپاہ اسلام کا طرف موتہ کے اور آگاہ ہونا شرجیل لعین کا اور بہیجنا سدوس بہائے اپنے کو اور مارے جانا اوسکا اور قلعہ بند ہونا شرجیل کا

جب شرجیل آگاہ ہوا کہ فوج پیغمبر واسطے انتقام خون حارث کے آ پہونچی ہے بہت پشیمان اپنے کردار سے ہوا اور لشکر گران اطراف و جوانب سے جمع کرنے لگا ایک بہائی اوسکا سدوس نام کہ سرکشی مین مشہور خاص و عام تہا معہ پچاس سوار کے واسطے دریافت حال کے بہیجا تاکہ معلوم ہو کہ کسقدر فوج ہے اور کیا ارادہ ہے سدوس روانہ ہوا جب وادیہ قری مین سپاہ اسلام پہونچے تو آنے سے سدوس کے آگاہ ہوے دلیران دین نے یہ خبر سنکر اوسپر حملہ کیا اور چہار طرفسے اوسکو گہیر کر قتل کیا جب یہ خبر شرجیل کو پہونچی تو وہ خوف سے قلعہ بند ہوا

نامہ لکہنا شرجیل کا قیصر روم کو اور فوج گران بہیجنا اوسکا واسطے کمک کے اور آگاہ ہونا لشکر اسلام کا آنے سے فوج گران کے

واسطے کمک کے

شرجیل نے قیصر کو لکھا کہ اگر فوج کثیر واسطے مدد کے روم سے نہ آویگی تو یہ سرزمین قبضہ سے نکل جاویگی قیصر روم نے نامہ کو پڑھکر اوسپر نفرین کے اور کہا کہ کیون نامہ بر کو قتل کیا کہ نوبت فساد کے پہونچی مگر چار و ناچار لشکر گران واسطے کمک کے روانہ کیا جب سپاہ مثل مور و ملخ کے بیشمار داخل ہوتے ہوئے تو راوی کہتا ہے کہ لاکھ آدمی سے زیادہ شمار مین تھے شرجیل کا دماغ نخوت سے آسمان پر گیا اور خیمہ ہاے رنگ برنگ سے زمین صحرا تنگ دیکھاے دینے لگا جب اہلدین کو ظاہر ہوا کہ وہ لاکھ آدمی سے زیادہ ہین اور ہم تین ہزار ہین

کس تدبیر سے کارزار کرین

صحبت کرنا لشکر اسلام کا اور یا تا اسبات کا کہ آدمی پاس رسول خدا کے واسطے طلب کرنے کمک کے روانہ کرین اور صلاح دینا ابن رواحہ کا اور قرار دینا جنگ کا

بزرگان لشکر نے آپس مین یہ مشورہ کیا کہ یہان مقام کرین اور ایک آدمی خدمت خیر الانام مین واسطے آگاہ کرنے کثرت فوج شام کے اور طلب کرنے کمک کے روانہ کرین جب یثرب سے سپاہ اور آلبوے نوا کے بڑہین سب نے اسپر اتفاق کیا لیکن ابن رواحہ کو شاق ہوا اور کہا کہ اے نامداران لشکر شکن یہ بات اس وقت بہتر تھی کہ جو حفاظت اپنے جان کے منظور نظر ہوتے انبوہ دشمن سے کیا خوف ہے فتح خدا کے ہاتھ ہے بدر مین کب ہمارے ساتھ سپاہ تھے اور یہ ہتیار کہان تھے اور فوج دشمن کسقدر تھے اب بہی مردانہ وار کوشش کرو اگر فتح یاب ہوگے

تو ساتھ خوشی و خورسندی کے سامنے رسول مقبول کے چلین گے اور اگر مارے گئے
تو سرخ رو درگاہ خدا مین ہونگے دونو طرح سے مطلب حاصل ہے اور ظفر کرنا کیا ضرور
یہ سنکر سب نے انکے رائے کو پسند کیا اور مستعد جنگ ہوے اور مرگ کو گوارا
کرکے آگے بڑہے بعد چند روز کے مقابلہ پر دشمن کے پہنچکر مقام کیا اور دن بہر آراستگی
لشکر و مقام مین مشغول رہے دوسرے روز جب آفتاب بلند ہوا تو دونون
طرف سے نامداران لشکر گہوڑون پر سوار ہوکر میدان جنگ مین آے آگے صف اسلام
کے زید نامدار نشان ہاتہہ مین لئے ہوے اور ادہر سے سپاہ سرجبیل مثل دریائے
نیل میدان مین آکر جم گئے زید نے داہنی اور بائین اور قلب لشکر مین لوگون کو
جمع کر لشکرگاہ کے اپنے خوب مضبوطی کے اور دلیران دین کو تائید جہان آفرین سے
کچہہ خوف نہ تہا مگر ابوہریرہ کہ اسنے ایسا لشکر کبہی دیکہا نہ تہا یہ دہشت سے بے حال
ہو گیا سب نے اسکی تسکین کی اور علیحدہ صف سے لگائے

آنا زید کا میدان مین اور ایک جماعت کو قتل کرنا اور شہید ہونا اور حضرت کا اعجاز سے دیکھنا اور اصحاب سے کہنا

پہلے جس شخص نے کہ گہوڑا اوٹہایا اور تلوار میان سے لے اور کثرت فوج سے
نڈر اوہ زید تہا شمشیر و خنجر و گرز و سنان سے ہنگامہ دار وگیر گرم ہوا بہت سے
سرکشون کو اس دلیر نے تلوار آبدار اپنے سے بے سر کیا آخر کار بعد جنگ بیشمار زخم
سنان سے شہادت پائے راوی کہتا ہے حکم پروردگار سے پردہ زمین کے
سامنے سے رسول خدا کے اوٹہہ گئے تہے اور جو واقعہ کہ میدان مین ہوتا تہا
رسول خدا اصحابونکو خبر دیتے جاتے تہے جب زید پشت زین سے زمین پر آ رہے

تو سالار دین نبی اصحاب سے کہا کہ زید شہید ہوئے اور علمبردار جعفر ہوئے
اور جعفر کا میدان جنگ مین آنا اور جہنم مین داخل کرنا ایک جماعت
کثیر کو اور شہید ہونا

پس جعفر علم ہاتھہ مین لیکر شوق شہادت مین گھوڑے سے پیادہ ہوے اور گھوڑیکو
پے کیا کیونکہ پھر نا منظور نہ تہا اور دل مین یہ تصور کیا کہ دنیا اور تعلقات دنیا پر
طلاق ہے یہ کہکر قلب لشکر عدو مین حملہ آور ہوے ہر چہار طرف سے رومیون
نے گھیر لیا جو کہ بہاے علی نامدار کے تہے ہجوم سپاہ سے کچہ خوف نکیا اور
مشغول کارزار رہے جس صف پر حملہ کرتے تہے مثل کائی کے پہٹ جاتی تہے
اور جسپر وار کرتے تہے وہ دو ٹکڑے ہوتا تہا اور یمین و یسار و قلب لشکر کو
درہم برہم کر دیا جو کہ ہاتھ سے اعداء کے ستر زخم کہاے تہے اور خون مین نہاے
تہے ایک جگہ پر نشان لئے ہوئے صف سے ذرا ٹہرے تہے کہ ایک ناپاک نے
بازو پر ایسے تیغ لگائے کہ ہاتھ قلم ہوگیا انہون نے دوسرے ہاتھ مین علم لیا +
دوسرے ہاتھ پر ایک اور لعین نے دوڑکر تلوار لگائے انہون نے علم پیرون
سے روکا تو پشت پر سے ایک شقی نے ایسے ضرب لگائے کہ وہ علم وار مع علم
زمین پر گرے اور حوران بہشت نے تیر او نکا زانون پر لیا اور رسول خدا ؐ
شہادت اون کے دیکھکر گریان ہوے اور اصحاب سے بیان کیا کہ اوپر پرور
دگار نے اپنے بخشش سے دو بازو جواہر کے انکو عنایت فرمائے کہ وہ بہشت
مین پرواز کرین

جانا ابن رواحہ کا میدان جنگ مین اور شہید ہونا اور خالد کا سردار ہونا اور

تدبیر کرنا شب کو بدلنے میں لباس لشکر کے اور شہرت کرنا پہنچنے کمک کی جناب امیرؑ سے

پھر ابن رواحہ نے علم لشکر اسلام کا لیکر میدان میں قدم رکھا اور صف دشمن پر رستمانہ حملہ کرتے تھے ہر چہار طرف سے آدمیوں نے گھیر لیا تیر و شمشیر لگانے لگے اور یہ حملہ ہائے رستمانہ دیکھاتے تھے زخم ہائے کاری سے آخر کار شہید ہوئے رسول خدا صنے انکے حال سے اصحابوں کو اطلاع دے بعد اونکی شہادت کی نامداران لشکر دین نے علم کو دست مشرکین سے بچایا اور خالد نامور کو سزاوار اس منصب کے پایا علم انکو دیکر اپنا سالار لشکر بنایا خالد جب کہ لشکر اسلام کے سالار ہوئے چار ناچار واسطے جنگ کے تیار ہوئے اور ابن ولید کہ انکے قوم سے تہا معہ اپنے ہمراہیان کے نگہبان و جان نثار خالد کا رہا اور خالد بھی معہ رفیقون کے حکیمانہ جنگ کرتے تھے کبھی بڑہتے تھے اور کبھی ہٹتے تھے یہان تک کہ لڑتے لڑتے دن تمام کیا جب شب ہوئے تو لڑائے موقوف ہوئے دلیران جنگی دونو طرف کے اپنے اپنے منزل گاہ کو پھر گئے خالد نے اوسے شب کے ایک صحبت مردان دانشمند سے قرار دے اور پوچھا کہ تدبیر کار کل میدان کارزار کے کسطرح کیجاوے ہر ایک نے اپنے اپنے رائے بیان کے آخر کار یہ قرار پایا کہ کل صبح کو جب لشکر دونو طرف سے آراستہ ہونے لگے تو مشہور کردو اشعار

زیثرب بہ یاری فراوان سپاہ	کہ آمد بحکم حبیب اللہ
کہ از تیغ او شیر در روبہ نیست	امیر سپہ شیر یزدان علیست

لیکن یہ بات اسطرح سے مشہور ہو کہ فوج دہنے طرف کے بائین جانب جاوے اور

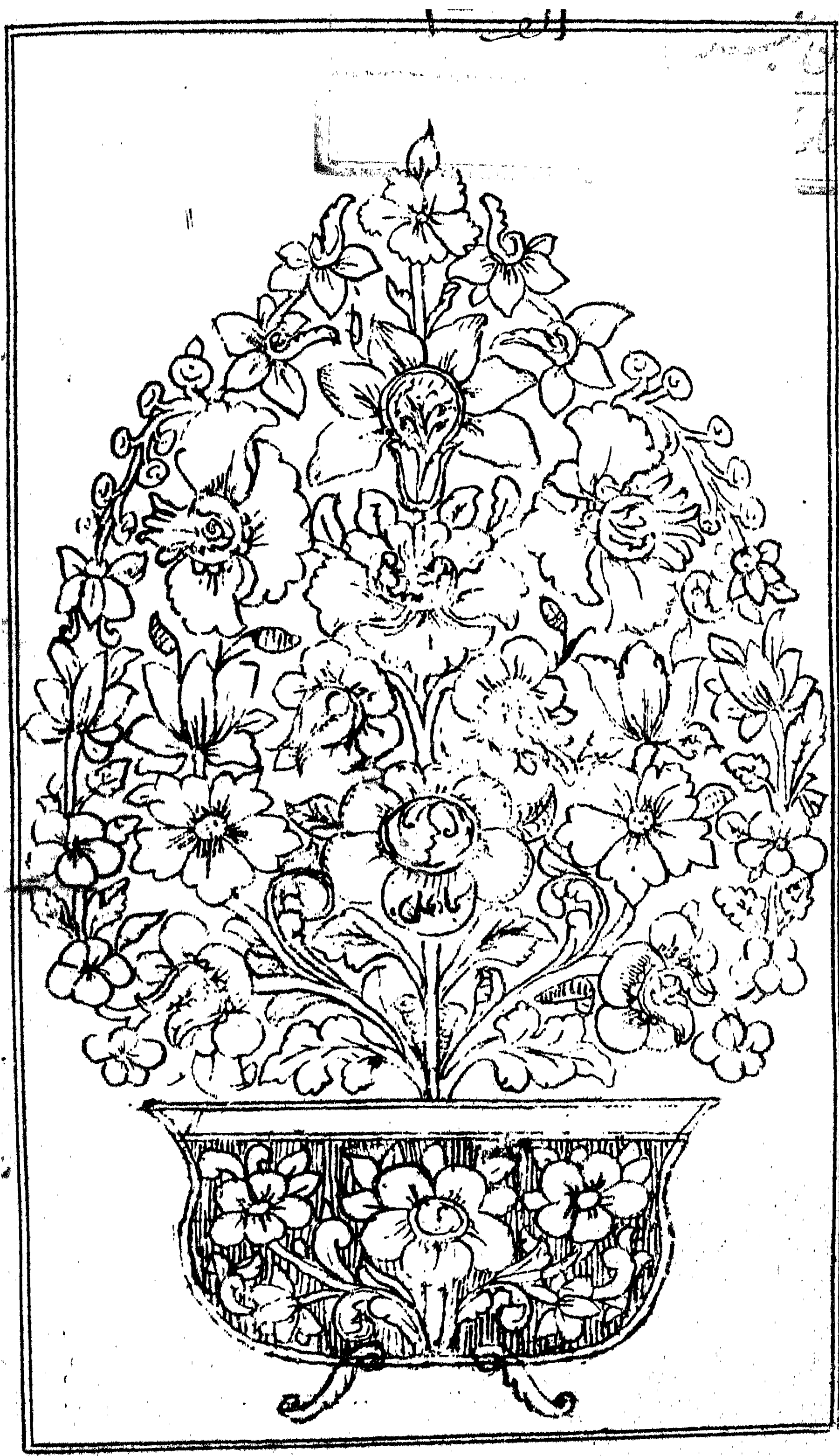
بائین جانب کے دہنے طرف جاوے اور قلب لشکر سے لوگ سامنے آوین اور پشت
پر سے خالد نامور ساتھ ایک گروہ کے آوی جب مشرکین نشان ہائے اہل دین کو
دیکھین گے اور خالد نامور پشت سپاہ سے گہوڑا دوڑاے ہوئے آویگا سب نعرۂ
اللہ اکبر کہکر ایک بارگی اونکے سپاہ پر حملہ کرینگے تو یقین ہے کہ عنایت آلہی سے
دشمن کو پائی ثبات باقی نرہیگا اس بات پر سبہون نے اتفاق کیا اور اپنے اپنے
خیمہ مین آرام کیا ✤

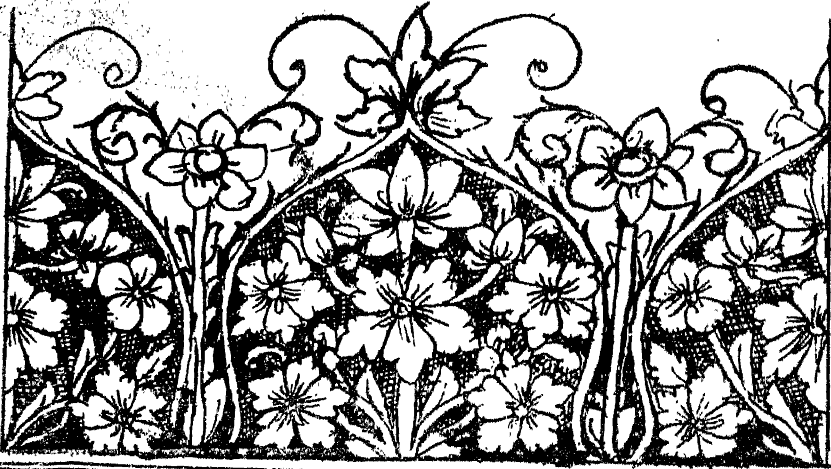
دوسرے دن جانا خالد کا فوج مین اور مشہور کرنا آمد علیؑ مرتضی کو اور ڈیرے
تہین اوپر فوج رومیون کے دیکہانا اور بہاگنا اوس فوج کا اور پہرنا
اہل اسلام کا اور خبر دینا سیدا نام کا اصحاب کو ✤ ✤

جب صبح ہوے تو منادی نے ندا کے کہ اے غافلون خوش ہو کہ کمک تمہاری آتی ہے
اور رومیون نے یہ آواز سُنے کہ یثرب سے فوج گران اور امیر اونکا شاہ مردان علیؑ ہے
ایسا خوف دلون پر اونکی چہایا کہ فوج اسلام کو دیکہکر اور فوج سمجہے پیچ سے خالد
ناگہان لشکر لئے ہوے فوج فوج دریائے موج طرف رومیونکی تلوارین کہینچی ہوئی
جلو ریزہ چلا اور سبہون نے نعرہ اللہ اکبر بلند کئے جب قریب دشت کین کے پہنچے وہانکی
فوج نے بھی نعرہ بلند کیا اور یہ کہا اشعار

کہ اینک بتائید رب مجید	بہ امداد ما از مدینہ رسید
در آرندۂ عمر و مرحب ز پاے	بر آرندۂ باب خیبر ز جائے
فرازندۂ رایت مصطفی	کشائیندۂ عقدۂ ناکشا ✤
ستانندۂ فتح از کردگار	علیؑ ولی صاحب ذوالفقار

یہ کہکر میمون نے تلوار میان سے کہینچ لی اور ایکبارگی قلب لشکر دشمن پر جا پڑے اس جرأت کو جو دیکھا اعدائے دین ہراسان ہوئے اور وہ لشکر گریان ہر سو گریزان ہوا اور اہل دین بہی اونکی شادمان تہوڑی دور تعقب مین گئے لیکن کچھ اسباب غنیمت سے نہ لیا اور جان کی سلامتی کو غنیمت جانکے اپنے جگہ پر پہر آئے اور وہان بہی نہ ٹہری اسوجہ سے کہ مبادا دشمن پہر آوین اپنے اونٹون پر بار کرکے آگے چلے گئے اس فتح کے بہی خوشخبری حضرت نے انصار دینکو سنا آنا رسول مختار کا گہر مین جعفر طیار کے اور تسلی دینا زوجہ اون کے کو + اہل و عیال جعفر کو آگاہی اونکی شہادت سے نہ تہی رسولخدا گہر مین اونکی تشریف لیگئے زوجہ جعفر نے فرش پاکیزہ حضرت کے واسطے بچہایا اور بہت خوش ہوئین دو لڑکے کمسن جعفر کے تہے اونکو حضرت نے اپنے پہلو مین بٹہایا اور اونکی سر پر مثل یتیمونکے ہاتہ پہیرتے تہے اور روتی تہے جب زوجہ جعفر نے یہ حال دیکہا تو سراسیمہ ہوکر پوچہا تو حضرت نے حال شہادت جعفر کا بیان کیا وہ بیقرار ہوکر رونے اور پیٹنے لگے حضرت نے فرمایا کہ رونیکو منع نہین کرتا مگر بال نوچنا خلاف شرع کے سمجہئے اور تم یتیمونکا غم نکہاؤ انکا سرپرست مین ہون بعد تشفی دینے کے دولت سرا مین تشریف لائے تو آواز گریہ سیدہ کے سنے اونکو بہی جاکر تسلی دی اور آپ بہی بہت روئے اور اصحاب سے ارشاد کیا کہ کچہ آب و طعام مہیا کرو کہ اولاد جعفر اندوہ غم مین ہین اونکی کہانیکا اہتمام کرنا ضرور چاہئے جناب امیر اوس روز دولت سرا مین نہ تہی کسی ضرورت کو گئے ہوئے تہے جب آئی تو یہ حال سنا مگر بجز رونے کے اور صبر کے کچہ زبان پر نہ لائے جانب رب العالمین سے آیہ رحمت و اجر صابرین کے نازل ہوا اور بعد تین روز کے حضرت نے فرزندان جعفر کو بلاکر لباس بدلوایا اور بہت شاد کیا اب تمام ہوئے جنگ احزاب فقط





آغاز داستان فتح حرم محترم اور فساد ہونا غلام خزاعی و غلام بنی بکر مین اور شب خون مارنا قوم بنے بکر کا اوپر قوم خزاعی کے اور توڑنا عہد نے کو اور پشیمان ہونا اونکا

بیان تفصیل اون شرطون کے کہ جو وقت صلح کے ساتھ رسولخدا ؐ اور اہل بطحا کی ہوئین تہین ایک اون شرطوںمین یہ تہے کہ خلاف اپنے قسم کے کوئی نکری بنے بکر ساتھ کفار کے ہم قسم تہے اور بنی خزاعہ ساتھ رسولخدا ؐ کے ہم قسم تہے دو نو گروہ کعبہ مین رہتے تہے اور آپسمین دشمنی رکہتے تہے مگر بسبب عہد نامہ جناب رسالتمآب کے ایک دوسری پر خواہش نکرتا تہا ایک روز ایک غلام بنے بکر سے جناب رسالتمآب پر طعنہ زنی کرتا تہا اور سخن ہائی بیہودہ اوس جناب کو کہتا تہا جاہلان چند اوسکے باتون سے خندہ زن تہے کہ ایک غلام جی خزاعہ سے وہان آگیا جب اوسنے یہ باتین سُنے تو آشفتہ ہوکر کہا کہ ای ناپاک بی شرم تجہکو کہان زیبا ہی کہ تو جناب کا نام مبارک اپنے زبان پر لاتا ہی وہ تیرا دل برہم ہوکر اوس سے تلخ گوئی کرنے لگا جب غلام بکر نے

ناسزا کہا اوسوقت غلام خزاعی نے اوسکو ایسا مارا کہ سر اوسکا شق ہوگیا اور وہ
بھاگ کر بزرگان بنی بکر مین واسطے فریاد کرنیکے گیا اون لوگون کو اوسکی باتون پر ایسا
طیش آیا کہ عہد کو بھلایا اور سہیل و خویطب و عکرمہ اور شر چند آپسمین کوشش کرنے
لگے اور احتیاطا بہ پاس عہد ونکی پھر صبر کیا جب آدہی رات گذری اپنے اپنے چہرو نپر
نقاب ڈال کر اور مسلح ہوکر قوم بنی بکر کے ہمراہ قوم خزاعہ پر شب خون مارا قوم خزاعہ
عہد نبی کو معتبر جانکر اپنے خواب گاہ مین آرام سے سوتی تہے جب یہ ہنگامہ برپا ہوا
سبکے سب سراسیمہ بی جامہ و بی عمامہ گریزان طرف کعبہ کے ہوے کہ شاید وہان
پناہ ملی لیکن اون ستمگارون نے قریب بیس آدمی کے جان سے مارے اور باقی
بہت سے زخمی ہوی اوسوقت چار و ناچار کوچہ و بازار مین چھپنے لگی اور جا بجا پوشیدہ
غرض کہ جب اس تدبیر سے معاتہہ سے دشمنونکی اپنے تئین بچایا تو دوسرے روز یہہ
راز آشکارا ہوا اور ہر شخص کی زبان پر یہ جاری تہا کہ قوم بنی بکر سے قوم خزاعہ
پر شب خون فلان فلان شخص نے مارا وہ لوگ کہ جو صلح پر خوش بیٹھے تہے
اون کو نہایت ناگوار ہوا اور وہ لوگ اپنے کردار سے پشیمان ہوے شعر

پشیمانئی اما نمید اد سود | کہ کنجشک از دست پرّیدہ بود

آنا قریش کا پاس سفیان کی واسطے تدبیر کے اور قرار دینا سفیانکا اپنے جانیکو واسطے عہد تازہ باندہنے کے اور آنا قوم خزاعی کا قبل اوس کے پاس رسولخدا کے اور فریاد کرنا اور خوشخبری اعانت کے پانا اور رخصت ہونا

راوی کہتا ہی درستی کام مین سب حیران ہوکر پاس سفیان کے آئے اور افشا کے

ساز کیا اور حجاب سے کہا کہ مجھسے بدی واقع ہوئی ہی تمکو چاہیئے کہ درستی اسکی کرو جسسے
بہتر لایق کوئی نہین ہی سفیان نے کہا کہ مجھکو یقین ہی کہ جب اہل اسلام یہ بات سنینگے
تو گمان اسباب کا میری نسبت بہ یقین کرینگے اب یہ بہتر ہی کہ مین پہلے اس خبر سے
یثرب مین پہنچ جاؤن اور کہون کہ مین واسطے تازہ کرنے عہد کے آیا ہون اور چاہتا
ہون کہ مدت عہد نامہ کی زیادہ ہو جاوی محمد اس بات کو سنکر قبول کر لیوین گی
جب عہد نامہ لکھہ جاویگا اور یہ خبر بعد معلوم ہوگی تو کچہہ غم نہین ہی مگر آگی کو احتیاط
رکھنا ضرور چاہیئے سبہون نے یہ رائی اسکی پسند کی اور یہ سامان سفر کا درست
کرکے روانہ ہوا راوی کہتا ہی کہ قوم خزاعہ سے عمر نامی معہ چند آدمیونکی سفیان کے پہلے
واسطے دادخواہی کے روانہ ہوچکا تہا اور درگاہ حضرت حی قیوم سے رسول مقبول کو
قبل پہنچنے اون سبکے یہ خبر معلوم ہو گئے تہے اور حضرت اہل دین سے بیان کر چکی
تہے اور صحن دولت سرا مین رسول خدا استادہ تہے اور مکرر فرماتی تہے کہ مدد
کمک دونگا مین ایک بانوی محترم نے عرض کیا کہ آپکا مدعا کیا ہے حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ ایک شخص قوم خزاعہ سے داد چاہتا ہے اوسکا جواب دیتا ہون
جب یہ بات دو روز اہل دین مین مشہور رہے تو تیسرے روز عمر خزاعہ اوس وقت
کہ حضرت مسجد مین رونق افروز تہے روتا ہوا آیا اور بعد درود و سلام کے سامنے
خیر الانام کے باادب کھڑا ہوا اور اوس قصہ کو نظم مین بیان کیا حضرت نے مہربانی
وشفقت سے کہا کہ ای عمر بس کر اور غصہ سے طرف دولت سرا کے چلے کہ ردای مبارک
زمین پر کہینچتی جاتی تہے اور پیشانی مبارک پر شکن تہے اور یہ فرماتی تہے کہ نصرت
نہ پاؤن رب حرم سے جو تیری نصرت نہ کرون عمر خزاعہ کو اسبات کے سننے سے

نہایت خوشی و تسکین ہوئے اور سمجھا کہ اب امید میری برآویگی جب پھر حضرت وقت
ظہر واسطے نماز کے دولت سرا سے باہر آئے اور سب اصحاب جمع ہوئے تو عمر خزاعہ کو
حکم دیا کہ تو مع اپنے ہمراہیون کے طرف کعبہ کے جا اور متفرق رہنا مین عنقریب
نصرت تمہاری کرونگا پس ہوافق ارشاد کے وہ زمین ادب کو بوسہ دیکر رخصت
ہوا اور حضرت نے اصحابون سے ہنسکر ارشاد کیا کہ آج یا کل سفیان یہان داخل
ہوا چاہتا ہی مگر اوسکے آرزو مجھسے برنہ آویگی اور وہ منفعل و شرمندہ یہانسے پھر جاویگا

چو بگذشت شب روز دیگر پگاہ	جہان دیدہ سفیان بیامد زراہ

آنا سفیان کا خدمت رسول زمان مین اور جواب نہ پانا اور پھر پاس
حبیبہ بیٹی اپنے کے جانا اور خفیف ہونا اور پھر رجوع کرنا سیدہ
سے اور مایوس ہونا اور آنا خدمت مین علی مرتضے کی اور جواب
پانا اور خود صحبت مین ذکر کرنا اور پھر جانا اسپنے وطن کو

منفعل ہوکر دوسرے روز صبح کو سفیان بیچ مکان حبیبہ بیٹی اپنی کے کہ وہ عقد
مین رسول زمان کے تھے داخل ہوکر چاہا کہ فرش رسالت مآب پر بیٹھے فوراً
حبیبہ بیٹی اوسکی نے فرش کو اوٹھا لیا اسبات سے یہ بہت شرمندہ ہوا اور
کہا کہ خوب حرمت میری تو نی کی اگر ایک لحظہ مین اس فرش پر بیٹھتا تو کچھ
نقصان نہ تھا حبیبہ نے جواب دیا کہ یہ مسند رسولؐ کی ہے اور تو نجاست کفر
سے ملوہی اور احترام بیچ مذہب خیر الانام مین کفار کا خواہ مان یا باپ
یا چچا یا کوئی ہو نہین ہے سفیان نے آزردہ ہوکر کہا کہ اسے زشت خو
تو میرے گھر مین تو یہ عادت نہین رکھتے تھے اب کسو واسطے اسقدر بی ادب

ہوگئے اوسنے کہا کہ شکر خدائے جہان آفرین کا کہ مجھکو ظلمت کفر سے پاک کیا اور تیری
عقل و دانش پر عجب ہے کہ بت کو اپنے ہاتھ سے تراش کر جس سے نہ کچھ فائدہ ہے نہ نقصان
اوسکی پرستش کرتا ہی سفیان نے جواب دیا کہ ای ننگ خاندان اب مین بھولی سے
بھی تیرے طرف ندیکھون گا یہ کہکر غضب ناک طرف مسجد کے خدمت رسول خدا مین گیا
اور راز دل اپنا بیان کیا اور بہت کوشش تازہ ہونے عہد نامہ مین کی لیکن حضرت نے
کچھ جواب ندیا تب یہ شرمندہ و ناامید ہوکر آہستہ آہستہ جاکر دولت سرائی سیدہ پر
التجا کی اور ساتھ گریہ و زاری کے سب حال بیان کیا خیر النسائی فرمایا کہ یہ کام
مردونکا ہی مجھسے تعلق نہین ہے اوسوقت اسنے کہا کہ آپ حسنؑ و حسینؑ سے فرمائی
کہ وہ میرے شفیع ہون سیدہؑ نے فرمایا کہ یہ بات بھی بعید عقل سے ہی کہ بچے نادان کار ہائے
کلان مین دست اندازی کرین یہ جواب پاکر ناامید چلا جاتا تہا کہ خیال مین آیا کہ شیر
خدا کے پاس چلنا چاہیے چنانچہ علی مرتضےؑ کے پاس گیا اور لجاجت سے عرض کیا کہ

کہ آپ حلال مشکلات ہین میری یہ مشکل حل کر داد دیجیے شعر

یداللہ چنین داد پاسخ باو · کہ ہیہات بگذر ازین آرزو

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جس بات مین مرضی رسول خدا نہو اوس
بات مین کون کہہ سکتا ہی یہ جواب سنکر حسرت و اضطراب سے بیتاب ہوگیا او
کہنے لگا کہ ای ابوالحسن آپ مہربانی سے کوئی تدبیر مجھکو بتائی شیر خدا نے فرمایا کہ بہتر
اس سے کوئی بات نہین ہی کہ تو صحبت مین جاکر باآواز بلند کہہ کہ مین دونو طرف
پھیر درمیان مین رکھتا ہون یعنے اہل یثرب و اہل بطحا مین مصلح ہوا ہون اور [illegible]
کو اوٹھا دیا مین نے اب چاہیئے کہ آپ [illegible]

سنکر کہا کہ محمدؐ اس بات کو میرے مانینگے شیر خدانے فرمایا کہ قبول کرنیکا تو یقین
نہین ہے مگر تو سالار بطحا ہے تجھکو کہنا تو چاہیئے یہ لفظ سالار الحرمی کی سنکر مغرور ہوا اور
دوسرے روز صحبت مین آکر باواز بلند کہا حضرت سے یہ گفتار لغو پر تبسم کیا
پھر تو سب پیر و جوان ہنسنے لگی اور یہ شرمندہ و حیران ہوکر وہان سے روانہ ہوا

آنا سفیان کا بطحا مین اور آگاہ ہونا حال اوسکے سے ہند زوجہ اوسکی کا اور لات مارنا سفیان کو اور قربانی کرنا بتخانہ مین اور آگاہ ہونا قوم کا اور ہنسنا

راوی کہتا ہی کہ قریب شب کی بعد چند روز کے سفیان اپنے مکان پر پہنچا اور ہند
زوجہ اوسکی نی سنا یہ بہت خوشی خوشی دروازہ پر لینے کو آئی اور گرد و غبار چہرے سے
اسکے پاک کیا اور پوچھا کہ اتنا عرصہ یثرب مین کیون ہوا مجھے گمان تہا کہ تونے دین
محمدؐ اختیار کیا اور پوچھا کہ جس واسطے تو نی سفر اختیار کیا تہا وہ بات تیرے
حسب دلخواہ ہوئی اسنے سب حال مفصل جو گذرا تہا وہ بیان کیا ہند نے جو یہ گفتار
واہیات اسکے سنے غصہ سے ایک لات ماری اور سینہ پر چڑھ بیٹھے اور گالیان
دیکر کہا کہ اے بیوقوف کہان تونے یہ داڑھی کے بال سفید کئے ہین علی نے تجھسے ہنسے
کی تجھے تیرا موںھ کالا ہو کہ تو اس بات کو نہ سمجھا اور اپنے تئین لوگون مین ذلیل و خوار
کیا محمدؐ وہی ہے کہ بدر اور احزاب مین تجھکو بھگا چکا ہے اب تجھکو کیونکر چھوڑیگا
غرض کہ اسطرح کی باتین کرتی جاتی تھی اور داڑھی کی بال نوچتے جاتی تھی تمام اسکا
کہین پڑا تہا اور کپڑے تمام پھاڑ ڈالی تہے اور خوب زد و کوب انکی کرتے تہے
رات بھر اسی مین گذری جب صبح ہوئی تو مکان سے باہر آیا اور طرف بتخانہ کے گیا

اور ایک گوسفند قربانی کرکے خون اوسکا بت پر لگایا اور رو رو کر کہتا تھا کہ جبتک زندہ رہونگا تیرے پرستش کرونگا تجھکو نہین چھوڑونگا جب بتخانہ سے پھر آیا تو شتر گیر نے یہ خبر پائی اسیہون نے کہا کہ تازہ عہد کرکے آیا ہے جو یہ رسم بجالایا ہی بذوق تمام واسطے ملاقات کے آئی اور حال پوچھا اسنے سب بیان کیا سہون نے کہا کہ تف ہے تیرے اوپر نہ تو صلح سے اطلاع دیتا ہے اور نہ جنگ سے عجب کام کرکے آیا ہے سب نفرین کرتے ہوئے اسکے پاس سے چلے گئے

اعانت چاہنا سید انبیا کا درگاہ باری سے اور قبول ہونا دعا کا اور حکم دینا اہل اسلام کو واسطے تیار ہونیکے اور طلب کرنا آدمیونکا قبایل سے

راوی کہتا ہے کہ جب سفیان یثرب سے روانہ ہوچکا تو سید انبیا دولت سرا سے باہر آئی اور دعا کی کہ پروردگار عالم قریش کے دونپر ایسا قفل غفلت لگادے کہ قبل پہونچنے اس خبر کے مین وہان پہنچ جاؤن پس یہ دعا حضرت کے قبول ہوے اور حضرت نے اصحاب سے چند آدمی سنجیدہ وہوشیار کو راہ ہائے حرم کے طرف روانہ کیا کہ رات ودن باری باری سے راستون پر نگاہ بان رہین کہ کوئی آدمی اسطرف کو نہ آسکے حکم حضرت سے وہ نامور گئے اور ایسا بند وبست راہ کا کیا کہ ہوا کو بھی آنا دشوار ہوا بعد اسکے چند اصحاب حاضر ہوا کے طرف قبایل کے بھیجا تاکہ فوج ہر گروہ سے فلان روز اس مقام پر پہنچے اور مین بھی اوس روز سوار ہونگا وہ لوگ طرف قبایل کے روانہ ہوے اور حضرت نے مہاجر وانصار کو حکم دیا کہ آلات جنگ و سامان سفر سے مستعد ہو رہو

نامہ لکھنا حاطب کا اہل بطحا کو اور خبر دینا جبرئیل کا اور پھینچنا

حضرت کا مرتضی علیؑ کو واسطے لانے نامہ کے اور شرمندہ ہونا خاطب کا

ایک شخص اصحاب ہجرت سے خاطب نام نے نامہ اہل بطحا کیطرف لکھا کہ رسول خداؐ ارادہ جنگ کا رکھتے ہین اور سب طرح کی تیاری ہو چکے ہے مگر سمت کا ذکر نہین فرمایا ہے لیکن عقل سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری سمت آوینگے مگر چونکہ مین عیال وہان رکھتا ہون اور کوئی دوست میرا نہین ہے مگر تم سے امید وار ہون کہ وقت مشکل کے اونکو بچانا اور اپنے پناہ مین رکھنا یہ نامہ لکھکر ایک عورت کو دیا تاکہ کوئی اس بات کو نجانے اور یہ نامہ اہل بطحا کو پہنچ جاوے جب وہ نامہ لیکر روانہ ہوے تو حکم رب العالمین سے روح الامین نے خاتم المرسلین کو یہ خبر دی حضرت نے علی مرتضے علیہ السلام کو چند اصحاب ہمراہ کر کے یہ حکم دیا کہ تم عورت نامہ لئے ہوئے جاتی تمکو ملی اوس سے نامہ لیکر میرے پاس لے آؤ جناب امیر حسب الحکم روانہ ہوے اور جا بجا ڈہونڈتے جاتی تھے کہ ناگہان وہ عورت ہاتھ آئی حضرت نے جب نامہ اوس سے طلب کیا تو وہ مکر گئے ہر چند اصحاب نے تجسس کیا مگر نامہ نملا اصحابون نے جناب امیر سے عرض کیا کہ یا حضرت نامہ اسکے پاس نہین معلوم ہوتا ہے شہ اولیا نے جواب دیا کہ ہیہات اشرف انبیا جہوٹ نہ کہین گے مین اس سے طلب نامہ لیتا ہون یہ کہکے قبضۂ ذوالفقار پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے خدا کی اور حبیب خدا کی اگر تو نامہ ندیگی تو سر تیرا جدا کر دونگا اوس عورت نے خوف جان سر کے بالونسے نامہ نکالکر پیش کیا ہمراہی اس بات سے سرنگون ہوے اور حضرت نامہ خدمت رسالت مآب مین پہنچا کر سب حال عرض کیا رسول خداؐ نے حاضر کرنے خاطب کا حکم دیا وہ شرم و خوف سے کانپتا ہوا سامنے حضرت کے حاضر ہوا حبیب خدا نے اوس سے پوچھا کہ یہ بات کیسی مطلب تیرا کیا تہا اوس نے سر جھکا کر عرض کیا کہ یہ قصہ

پیرے سے اللہ آگاہ ہے کہ میں ایسا دین کو مضبوط رکھتا ہوں کہ دل سے بت دست پرست کا
دشمن ہوں از روی طمع کی کہ ملک اور مال وعیال وہاں سے غارت ہو جاوین اسکو
سے میں نے لکھا تھا کہ میرا حق اوس قوم پہ ثابت ہوا اور وہ ممنون ہوکر میرے مال وعیال
کے حفاظت کرین اس بات پر خدا گواہ ہے حضرت نے تصدیق اس قول کے کی
لیکن عمر یہ بات سنکر تلوار میان سے لیکر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ اگر مجھکو حکم ہو تو ابھی
سر اس منافق کا تن سے جدا کروں حضرت نے کہا ای عمر ایسا گمان نسبت حاطب کے
کرنا چاہئے دین میں یہ کامل ہے مگر اس سے سہواً خطا ہوئے ہے تو اپنے تلوار کو
میان میں کر پس یہ منفعل ہوکر اپنے مقام پر بیٹھ گیا

روانہ ہونا سرور کائنات کا واسطے فتح حرم کے اور پہنچنا منزل قدید میں اور ترتیب دینا فوج کا کہ ہر قبیلہ سے جدا جدا الشان لیکر چلین اور اپنا نشان صاحب نے ذوالفقار کو دیکر حکم دیا کہ آگے آگے چلین اور پہنچنا مرظہران میں کہ چار فرسخ کعبہ وہاں سے تھا

راوی کہتا ہے کہ جب اقامت ان رسول خدا نے قبایل میں پیغام پہونچایا تو سپاہ
گران معہ گرز وسنان آمادہ جنگ ہوکر مدینہ میں داخل ہوئے پس جناب رسالتمآب
اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور دلیران دین ہمراہ رکاب سعادت انتساب چلے
اور آگے آگے شاہ دلدل سوار نشان صاحب ہاتھ میں لئے ہوئے ساتھ شوکت و اقتدار کے
روانہ ہوئے بعد چند روز کی منزل قدید میں پہنچ کر حبیب خدا نے حکم آراستگی
لشکر کا دیا دلیران جنگی بارہ ہزار شمار میں آئے اور مہاجر خصوصاً سات سو سوار
اور انصار چار ہزار تھے حبیب خدا نے ترتیب صفوں کی اس طرح سے

فرمایا کہ انصار و اصحاب ہجرت رہے اور بائین اور فلان فوج کا نشان فلان
شخص ہو۔ اور اپنا نشان جناب امیر علیہ السلام کو عنایت فرمایا اور اہل حشم کو
حکم ہوا کہ آگی آگے لشکر کے چلین اور نامداران ہر قوم کو حکم ہوا کہ اپنے اپنے نشانکی
سر اور ہیں آگے ہوا اور ہوا تیجی ہون آہستہ آہستہ اور املی کرین اور
ایک صف سے دوسرے صف جدا ہو جب ترتیب اسطرحسے لشکر کی فرماچکی
تو سوار ہوکر آگی بڑھے بعد قطع ہونے چند منزل کے اوس مقام پر کہ جو چار فرسخ
کعبہ سے ہٹا ہوا تہا مر ظہران زمین مسطح تھے اور دامن مین اوس صحرا کے ایک
ٹیلہ تہا وہان لشکر اوترا

اترنا اشرف انبیا کا مرظہر مین اوپر ٹیلہ بلند کے اور حکم دینا کہ سب لوگ آگ
روشن کرین اور آنا عباس کا اور ہراسان ہونا اور بہیجنا آدمی کا خدمت رسول خدا
مین اور روانہ ہونا

کثرت خیمہ ہائی رنگ برنگ سے وہ میدان وسیع تنگ دیکہائی دینے لگا اور
دلیران دین نے کمرین کہولین اور آسائش پائے جب دن گذرا اور شب ہوئے
حبیب خدا نے سب چہوٹی بڑے کو حکم دیا کہ اپنے پاس آگ جلاؤ سب سے پہلے
عمر رضی نے اپنے یہان آگ جلائے جس طرف نظر جاتی تہے میدان آتشے دیکہائی دیتا تہا
عباس کو اوس روشنی سے نہایت تشویش ہوا اور دل مین کہا کہ اگر رسولخدا
ساتھ اس طیش و غضب کے کعبہ مین داخل ہونگی تو ایک قریش بہی امان نپائیگا
عباس نے اون غافلون سے کہلا بہیجا اور آپ بہی مکان سے باہر آئے

آنا بدیل اور حکیم کا پاس سفیان کے اور روانہ ہونا واسطے خبر لینے

سرور کائنات کی ور پہنچنا عباس کا اونکی اطلاع ہمراہ لیکر خدمت میں سفیان کو لانا

راوی کہتا ہے کہ اوس رات کو سفیان پھر کر آیا تمام رات وہ دل پریشان اور
جویان خبر رسول زمان کا رہتا تھا اوس روز بدیل ابن ورقا بھی وقت عصر اوسکے پاس
آئے اور کہا کہ اے ارجمند محمدؐ کے کچھ خبر معلوم نہیں ہے اس فکر میں خون خشک
ہوا جاتا ہے آؤ سر راہ یثرب پہر دیکہیں کسی سے ملاقات ہو تو کچھ خبر ملجاوے
اونے یہ رائی پسند کی اور ہمراہ ہوا شام کو قریب اوس ٹیلہ کے پہنچے تو دیکھا کہ ایک
آگ آسمان تک بلند ہے حیرت ہوئے اور دوڑ کر اوپر اوس ٹیلہ کی چڑھ کر واویلا
زبان پر جاری تھا دیکھا کہ فوج گران قیاس سے باہر اوس بیابان میں پڑی ہے
اور ہر ایک آگ جلائی ہوئی ہے یہ حیرانی سے کہتے تھے کہ یہ لشکر کسکا ہے بدیل نے
کہا کہ یہ بنی خزاعہ ہیں واسطے انتقام کے آئے ہیں سفیان نے کہا کہ عجب ہی تیری
باتوں پر خزاعہ نے یہ فوج گران کہاں پائی اسے گفتگو میں یہ تینو آدمی تھے کہ
عباس اوسے تاریکی شب میں اوس جگہ پہنچے اور آواز دی کہ یا ابا حنظلہ اوسنے
آواز پہچان کر کہا کہ یا ابا الفضل تم ہو اونہوں نے کہا کہ ہان پھر وہ خوشی کرتا
ہوا پاس آیا اور کہا کہ یہ آگ کیسی ہے اور یہ لشکر کسکا ہے اونہوں نے کہا کہ
ارے بے خبر تو آگاہ نہیں ہے کہ حبیب خدا یہ لشکر گران لیکر واسطے انتقام کے آئے ہیں
اسی رات میں جو تدبیر تجھسے ہوسکے وہ کرلے پھر کل نہ تو ہوگا نہ بت ہوگی اور نہ بت پرست
ہوگی سفیان کہنے لگا کہ ای سید نامدار جو آپ تدبیر فرمائیں وہ بجا لاؤں کہ میرے
ہوش و حواس بجا نہیں ہیں عباس نے کہا کہ اس سے بہتر کوئی رائی نہیں ہے
کہ تو میری ساتھ خدمت میں اوس جناب کی چل اور ایمان لا تا امان ملے

اس بات سے سفیان فکرمند ہوا مگر عباس نے شتر اپنا آگی بڑھا کر ہاتھ اوسکا پکڑ کر اوپر اونٹ کی
بٹھا لیا اور طرف لشکر کے چلے اور پیچھے پیچھے وہ دونو آدمی بھی کانپتے ہوئے چلے آتے تھے
پہلے گذر خیمہ عمر پر ہوا کہ شدت آگ سے پشہ بھی معلوم ہوتا تھا عمر نے پہچانا اور سمجھا کہ
یہ امان لینے کو آئی ہین تلوار اوٹھا کر طرف نبی کے جلد روانہ ہوا تاکہ ایسے قبل پہنچ کر
عرض کری کہ سفیان کے قتل کا مجھکو حکم ہو عباس نے جو یہ اضطراب اوسکا دیکھا تو ناقہ
کو تیز کیا تاکہ قبل عمر سے پہنچین عمر بھی کودتا پھاندتا دوڑتا جاتا تھا کہ مین پہلے پہنچوں مگر
عباس آگے پہنچے

آنا عباس کا اور لانا سفیان کا خدمت رسول خدا مین اور کچھ کلمہ عرض کرنا اور درگذر کرنا حضرت کا قتل قریش سے اور رخصت کرنا اور التماس کرنا عباس کا نگاہ رکھنے سفیانکو واسطے دیکھنے فوج اسلام کے

جب صبح ہوی عباس نے سفیان سے کہا کہ رسول خدا کے پاس چل جب سامنے آئے تو
حضرت نے فرمایا کہ ای بیعقل ابتک تو نے خدا کو نہین جانا اور مجھکو رسول نہین پہچانا اوسنے
کہا کہ نبوت کا تو مجھکو یقین نہین ہے مگر حقتعالی تو ایک ہی اور اگر دو ہوتے تو میرے
مدد کرتے چچا نے حضرت کے فرمایا کہ بیہودہ گوئی مت کر خیر البشر تیرے قتل کا حکم دینگے
یہ سنکر خوف سے کانپنے لگا اور ڈر کے گواہی رسالت کی دینے لگا عباس رسول خدا سے
سفارش کرنے لگی اور کہا کہ یہ اپنے قوم مین صاحب اعتبار رہے اور امیدوار احسان کا
ہے کہ اسکو ایسا امتیاز بخشئے تا اپنے قوم مین سرخ رو ہو اور آرزو کرتا ہی کہ اسکے
قوم کو امان ملے حبیب خدا نے حکم دیا کہ گھر اور مال اور عیال اسکے کو امان دی
مین نے اور جو اسکے گھر پناہ لیجائیگا اوسکو بھی امان ملیگی جب ابو سفیان نے یہ

نے اونے عرض کیا کہ میرے گھر مین اتنے وسعت کہان کہ قریش آجائین پھر حضرت نے فرمایا کہ جو کعبہ مین جائیگا وہ امان پائیگا سفیان نے کہا کہ کعبہ مین بھی تو گنجایش نہین ہے حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے ہتھیار ڈالدیگا اور دروازہ گھر کا بند کرکے بیٹھیگا وہ بھی امان پائیگا سفیان اس کلام کو سنکے کہنے لگا کہ اب مین اپنے مقصد کو پہنچا عباس نے رسول خدا سے عرض کیا کہ اگر اجازت دیجیے تو سفیان اپنے قوم کو جاکر اس عنایت کی خبر دیوے حضرت نے رخصت کیا عباس نے خدمت رسالت مین عرض کیا کہ سفیان گو بظاہر ایمان لایا ہے مگر اسکے قول کا اعتبار نہین ہے اپنے قوم مین جاکر بہیجا چلنے سے کوئی عناد کرے اسمین جو حکم ہو تو مین اسے ٹھہرا دون اور حضرت کی فوج کا تماشا دیکھاؤن حضرت نے یہ بات پسند کی اور عباس اوسکے پیچھے بہت جلد روانہ ہوے اور راہ مین اوس کو روکا وہ گھبرا کر کہنے لگا کہ اب کیا ہے اونہون نے کہا کہ مین اسوجہ سے دوڑا آیا کہ تجھکو اس فوج کا تماشا دیکھاؤن تاکہ تو اون لوگون سے جاکر یہان کا حال سب مفصل بیان کرے پس عباس اور سفیان نے ایک جگہ واسطے دیکھنے لشکر کے قرار دی اور اوسطرف سے دلیران دین بحکم حضرت سے مسلح ہوکر نشان ہاتھ مین لیے ہوئے صفین باندھے ہوئے چلے

سوار ہونا سید کائنات کا اور گذرنا فوج کا آگے سفیان کی اور نشان دینا عباس نامدار کا ہر گروہ کا اور حیران رہنا سفیان کا اس شوکت و نشان سے

راوی کہتا ہے کہ حضرت ناقہ پر سوار ہوے اور انصار حرین صفین باندھے ہوے روانہ ہوے پہلے سب سے خالد بن ولید معہ ایک ہزار سوار کے نیزہ ہائے خارا شگاف

صا تہون مین لیے ہوے آگے سفیان کے گذرا سفیان نے عباس سے پوچہا کہ یہ
جوانمرد کون ہے عباس نے کہا کہ یہ خالد بیٹا ولید کا ہے سفیان نے اہانت سے
ہنس کر کہا کہ یہ بہی پدر کو وک کو اسقدر وقار حاصل ہوا بعد اوسکے زبیر پانچ سو سوار
ہمراہ لئے ہوئے اپنے زور و بازو پر نازان سامنے سے گذری سفیان نے پوچہا
عباس نے کہا یہ دلاور زبیر ہے کہ جسکو تو بطل کہتا تہا اوسکے بعد ایک گروہ اور
ساتھ شکوہ کے سفید نشان لئے ہوئے اور اپنے قوم سے پانچ سو سوار لئے ہوئی
ابر و پر گرہ ڈالے ہوئے خنجر بکف بہ سرعت تمام سامنے سے گذرے سفیان نے
پوچہا عباس نے کہا کہ یہ ابوذر نامی اصحاب خاص رسول خدا سے ہے بعد اوسکے
بنی کعب خود بر سر و جوشن در بر سر سے پا تک غرق آہن گہوڑون پر سوار اور
دو نشان دہنے و بائین لئے ہوئی اوسکے پیچہے سے پانچسو سوار مانند شیر نر کے نعرہ
اللہ اکبر کہتے ہوئے گذرے سفیان نے پوچہا عباس نے کہا کہ یہ فوج بنی کعب کے
تہے بعد اسکے حی مزینہ سے ایک ہزار سوار آگے اوسکے سردار ابر و دلت ہر بل ڈالے
ہوئے اور کلاہ کج کئے ہوئے فولاد مین غرق بازو پر کمان کمر مین تیغ ہاتہ مین سنان
کثرت فوج پر نازان تین پرکالہ کا نشان لئے ہوئے تکبیر گویان سامنے سے
نکلے سفیان نے پوچہا عباس نے کہا کہ یہ فوج مزینہ ہے جو قریب مدینہ کے ہے
بعد اسکے سپاہ جہینہ بقصد جہاد مسلح و مکمل آٹھ سو سوار بشوق جنگ شمشیر
برہنہ دوش پر اور نعرہ اللہ اکبر کا خروش کرتے ہوئے سامنے سے گذری سفیان نے
پوچہا عباس نے کہا کہ یہ گروہ جہینہ ہے اسیطرح اللہ دلیر اولاد کی حشم ہر گروہ و
قبیلہ کے گذرتی تہے اور عباس بتاتی تہے پہر سفیان نے پوچہا کہ رسول خدا

ابھی تک نہین نکلے عباس نے کہا کہ اون کے ہمراہی کی فوج اور اصحاب اس آب و تاب سے ہونگی کہ تو اونکو دیکھکر بیتاب ہو جائیگا اشعار

بدو گفت عباس اے بی بصر	نی گفتمت مبگذشت او اگر
چواری توان فوج را در نظر	نماند بدل تاب و ہوش بسر

پہنچنا سرور کائنات کا اور دیکھنا سعد عبادہ کا اور طیش سے کہنا سفیان سے کہ احد کی مکافات کو اب دیکھیگا تو یہ سنکر سفیان ڈرکر رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوا اور عجز کرنے لگا حضرت نے تسلے دی اور تشفی کی

جب اوس فوج دریا موج کو اوس نو مسلمان نے دیکھا تو عباس سے کہا کہ حق کو چھپانا نچاہئے فوج ایران و روم کو دیکھا مین نے یہ شان و شوکت کسے مین نہین پاے لئے عباس نے کہا کہ ای مرد ہیر یہ سلطنت نہین ہے پیغمبری ہے تجھکو دل سے معرفت نہین ہے کہ تجھکو مرتبہ رسول اللہ کا معلوم ہے تنے مین وہ فوج جو ہمراہی کے تھے نزدیک آئی دیکھا کہ سعد عبادہ آگے سبکے نشان لیے ہوئے قربوس پر گرز ساتھ مین کمان اور پیچھے اونکی گروہ اوسیان سعہ ہزار سوار جرار سلاح کارزار سے آراستہ و پیراستہ تھے سعد عبادہ نے طیش سے سفیان کو دیکھکر کہا کہ اسے سرفراز قریش کچھ یاد رکھتا ہے احد سے اب تیرے بدن مین طاقت ہی مکافات اوٹھانیکی آج دیکھا تو نے کہ کفار کیسے ذلیل و خوار ہین اور پھر اپنے سوار کی جانب موںھ پھیر کر کہا کہ تمکو نام دلیری حرام ہوگا جواب قریش سے انتقام نہ لوگے جب سفیان نے یہ بات سُنی تو مانند بید کے کانپنے لگا تب وہ

بوہ تاجدار آگے بڑھا تو حبیب خدا اشرف انبیا شعر

ز نور رخ سید المرسلین	منور شد از بس زمان و زمین
ید اللہ بہ پیشش روان با لوا	فگندہ بہ پیش جلوہ فتح را
سپر کردہ سینہ وصی الہ	درآوردہ اسلام را در پناہ
خدا کے نبی دوست داران او	قضا و قدر پیشکاران او
گرفتہ بکف رایت مصطفیٰ	جناح ہمای ظفر کردہ وا

جب سفیان نے ساتھ اس شوکت و شان کے رسول زمان کو دیکھا نہایت حیران و پریشان ہوا اور دہنے اور بائیں ہزاران ہزار سوار جنگی زرہ پوش تیر افگن دلیر و ہنرمند بہادران صف شکن کچھ گھوڑون پر کچھ اونٹون پر جاتی تھے جب حبیب خدا قریب آئی تو سفیان نے آہ و فغان کرکے آواز دی کہ ای رحمت کردگار اور ای صاحب اقتدار آپنے حکم خونریزی قوم قریش کا دیا ہی حضرت نے فرمایا کہ نہین پھر سفیان نے کہا کہ ای مقتدای جہان ابھی جو سعد عبادہ گذرے تھے تو میرے تئین دیکھکے نہایت غصہ سے یہ کہا کہ اب وقت خونریزی سے ہمارے آیا ہے اور زمانہ ذلت قریش کا عنقریب پہنچا ہے آپ اپنے کرم اور مہربانی سے عفو تقصیرات فرمائی اشرف انبیا نی فرمایا کہ سعد نے غلط کہا آج روز ستیزہ کا نہین ہے بلکہ احسان و لطف و کرم کا اور پرالحرم کے ہے سفیان یہ جواب سنکر خوشی سے خندان و شادان ہو گیا اور اپنا گھوڑا بڑھا کر جانب حرم روانہ ہوا تاکہ خبر اون غافلون کو پہنچائی بعض نے حضرت سے عرض کیا کہ ای سید المرسلین ہمکو یقین ہے کہ سعد کے ہاتھ سے قریش کچھ

نقصان کچھہ نکچہہ ضرور پہنچیگا کسو جہ سے کہ وہ بہت ان لوگون سے آزردہ تھا

پہنچنا حضرت کا علی مرتضیٰ کو پاس سعد عبادہ کے کہ در کینہ کو وا نکرو اور قبول کرنا اونکا اور پہنچنا سفیان کا شہر مین اور سُننا قریش کا اوس سے حال کو اور پکڑنا ہند زوجہ اوسکے کا اور فکرمند ہونا قوم کا

پس جناب رسالت مآب نے شیر خدا کو حکم دیا کہ سعد کے ہاتھ سے نشان لی لو اور فہمایش کرو کہ جبتک میں حکم نہ دون طیش اوپر قریش کے نکرین علی مرتضیٰ نے پیام پہنچایا اوس نامدار نے دست اطاعت اوپر چشم قبول کے رکھکر نشان ہاتھ مین غضنفر کے دیدیا پھر حبیب خدا نے حکم دیا کہ سب فوج مقام ذیطوا مین مقام کرے جبتک حکم نہو آگی نہ بڑہی راوی کہتا ہی کہ جب صبح ہوے تو گردن کشان مکہ نے دیکھا کہ ایک گرد نمایان ہے دلون مین ہول پیدا ہوا اور کعبہ سے باہر شہر کے آئی کہ دیکھین یہ گرد کیسے ہے اسمین ناگاہ سفیان کا سامنا ہوا سبکے سب اودھر دوڑے اور کہا کہ کیا حال ہے اور یہ غبار کیسا ہے سفیان نے کہا کہ اے غافلون نبی ساتھ سپاہ گران کے ہزاران ہزار سوار جنگی لئے ہوی آپہنچی اور اوس سپاہ کے تعریف کہانتک کرون مختصر یہ ہی کہ تمنے حرم کو خواہ مخواہ لیا ہوئیگے اور مینے جب یہ لشکر گران دیکہا تو پاس نبی کے واسطے بچانی تمہارے کے عذر خواہ کیا اور ناچاری سے تصدیق اونکی کی تاکہ مجہسے راضی ہون اور تمکو امان ملی اول تو قبول نفرمائی تہے بعد عجز و انکسار کی یہ قرار پایا ہی کہ جو کوئی مکان مین دروازہ بند کئے بیٹھا ہے یا جود اخل حرم ہوا اور یا ہتیار ڈالدے تو قتل و غارت سے امان پاویگا وگرنہ جان و مال سے نقصان اوٹھائیگا جو چاہو اختیار کرو جب قوم نے اوس سے یہ بیان سُنا تو کہا کہ ای

روسیاتو نے کوئی بات نہ جنگ سے نہ صلح سے مقرر کی سفیان نے کہا چاہتے
نیک جانو اور چاہئے مدبیہ باتین کرتا ہوا داخل شہر ہوا اور سب کہتے تھے کہ
آب تم پر جنگ کرین یا صلح یہ کہتے ہوئے دروازہ تک اوسکے پہنچے اور ہند زن
اوسکے نے عقب دروازہ سے یہ سب ماجرا سنا غصہ سے باہر نکل آئی اور
پوچھا کہ یہ قصہ کیا ہے یہ سنکر ریش اوسکے پکڑ کر کہا کہ ای بوم یہ کیا خبر بد شوم
سناتا ہے کبتک ہم گنہگار رہین جلد وہ دن آوی کہ تجسے خلاصی پاوین اور
تیری ماتم مین بیٹھین اور غل مچانی لگے اور کہا کہ ای سرکشان قریش اسکا
سرتن سے جدا کرو جبتک یہ زندہ رہیگا یہی آفت رہیگی سفیان نے کہا کہ ای
بدمعاش تو اپنا سر بچانی کی فکر کر مکان مین جاکر دروازہ بند رکھ ورنہ سر کاٹا جاوے
اوسوقت سرکشان قریش سے کسینے راہ گریز اختیار کی اور کسینے راہ آمان
کوئی آمادہ جنگ ہوا

پہونچنا سرور کائنات کا مکہ معظمہ مین ایک جانب سے خالد کو اور ایک جانب سے زبیر کو بھیجنا اور ارشاد کرنا کہ سبقت جنگ مین نکرین اور ایک طرف خود داخل ہونا

راوی کہتا ہے کہ سپاہ دین ساتھ ختم المرسلین کے جب ذیطوی مین پہونچی اور ترتیب
صفونکی سرداران لشکر نے کے سب جابجا استادہ ہوئے جناب رسالت پناہ گوئی
بھی دلیران دین کو دیکھکر باگ گھوڑے کی روک لی اور استادہ ہوکر چار و طرف
لشکر کو دیکھا اور یاد آیا کعبہ سے ہجرت کرنا بیچ شب تیرہ کے اور ننگے پیر چلنا اور
غار مین چھپنا اور آپ یہ لشکر عظیم دیکھکر واسطے سجدہ تعظیم کے درگاہ رب میں

بچہا وہ پر جہک گئے اور چشم مبارک سے اشک روان ہوئے اور لشکر کو یہان سے چلے
اور تھی اور فرمایا کہ آگی آگی زبیر ساتھ سپاہ اپنے کیطرف بیت الحرام کے چلے
لیکن جب مقام حجون مین پہنچے تو وہان صف باندھ کر ٹھہرے تاکہ کسیکو آزار
نہ پہونچین اور خود سالار بطحی کارزار مین تقدم کرین تو اوسوقت یہ بھی کارزار کرین
لیکن اوسی مقام پر رہین جبتک کہ حکم مین بدون داخل کعبہ ہو نہ پہر یہ حکم لشکر
روانہ ہوے بعد اوسکے خالد رزم خواہ وہ اپنے فوج کو لیکر بدر باب شہر پناہ
کے ٹھہرین اور اونکو بھی اسیطرح سے فہمایش کرکے روانہ کیا بعد اسکے خود بدولت
مع فوج دریا موج کے راہ دوسرے سے روانہ ہوئے جب اوس جانب سے
فوج ظفر موج نے گہیر لیا تو دل جاہلان قریش کا طیش مین آیا شعر

چو از ہر سمت جانب آمد سپاہ	جہان گشت در چشم اعدا سیاہ

پہنچنا خالد کا اور سد راہ ہونا سہیل و عکرمہ و صفوان کا اور جنگ کرنا اور شکست کہانا اور ہتیار ڈالنا قریش کا اور پہنچنا سرور کائنات کا اور منع کرنا

ایک سہیل دوسرا عکرمہ تیسرا صفوان مع گروہ بنی بکر کے سب نیزہ بکف
گہوڑون پر سوار سعد کارزار کر سد راہ خالد بن ولید کے ہوئے اور در دروازہ
جنگ و فساد کا کہولا اور مردان دین مبین نے قہر و غضب کے ڈوٹے یہ بھی شیرانہ
حیثیت کر حملہ آور ہوئے اور لڑائی ہونے لگی اور ہاتھ سے دلیران دین کے تیس
آدمی تین سے زیادہ زخمی ہوکر اور گہوڑون سے گرکر واصل جہنم ہوئے اور اس
طرف دو دلاور سعید اونکے ہاتھ سے شہید ہوئے اور تائید ایزد جہان آفرین کی

فتح نصیب دلیران دین کو ہوئے حملہ ثانی رستمانہ سے سواران بطل اسنے خود سر پر سے اور سنان ہاتھونسے پھینکر با حال پریشان طرف کعبہ کے گریزان ہوے اور اصحاب دین نے پیچھی اونکی گھوڑے ڈالے اور تلوارین میان سے نکالی چلے جاتے تھے بعض کفار نے ہول و دہشت سے راہ کوہستان کے لی اوسوقت سفیان نے جوش و خروش سے آواز دی کہ ای نابکاران بی عقل و ہوش اپنے جانین کیون دیتے ہو ہتیار ہاتھ سے پھینک دو اور گھر و مین جاکر دروازہ بند کرلو تو رسول زمان سے امان پاؤگے جب اونکی کانو مین یہ آواز پہنچی تو سبہون نے ہتیار پھینک دئی اور مردان دین نے ہاتھ قتل سے روک لیا اوسوقت حبیب خدا بھی پیچھی سے آپہنچے خالد قدم بوس ہوا حضرت نے فرمایا کہ باعث جنگ کا کیا ہے اونھون نے عرض کیا کہ اعدا نے پہلے راہ روکی اور سبقت جنگ مین کے واسطے دفعہ کرنیکے ہمنے بھی حملہ کیا جب کفار نے ہتیار پھینک دئے ہمنے بھی ہاتھ روک لئے حضرت نے کہا کہ جو خواہش الہی ہے وہ بہتر ہے لیکن اہل ملت کو حرم مین خونریزی کرنا نچاہیئے حرام ہے بنی خزاعہ عصر تک بنی بکر پر تیغ زنی کرینگے خون بنی بکر کا ذوالجلال نے خزاعہ پر حلال کیا ہے شعر

کہ خون بنی بکر را ذوالجلال	برایشان از ان ظلم کردہ حلال

غسل فرمانا سید کائنات کا اور سوار ہوکر داخل ہونا کعبہ مین اور طواف کرنا اور ہمراہ ہونا مسلمانون کا اور شکستہ دل ہونا کفار کا

جو کہ میدان حجون خیمہ گاہ اوس عالم پناہ کا تہا اوس میدان کیطرف یہ فرما کر روانہ

ہوئے کہ نامداران دین پشت دین پر اسے آہنین سے جا بجا بہرے رہین تہین ایک لحظہ مین آنحضرت یہ کہکر خیمہ مین تشریف لیگئے اور بدن مبارک کو گرد و غبار راہ سے دہو کر لباس نورانی زیب بدن کیا اور سلاح سے آراستہ ہو کر ناقہ تیز رفتار پر سوار ہو کر طرف حرم کے چلے اور جلو مین مردان دین علم ہائے نصرت قرین کہولے ہوئے اور سامنے علی مرتضیٰ لوائے خاص لئے ہوئے جب اس شان و شوکت سے شفیع اُمم معہ اعوان ثابت قدم داخل حرم ہوئے بزرگان بطحا اندرون کعبہ اور سایۂ الناس بالائی کوہ سی نہچو کو نظارہ کرتے تہے اور کسیکو مجال جنگ کے باقی نرہے تہے جب مسجد مین معہ سپاہ داخل ہوئے توجہان چشم اعدا مین سیاہ ہوگیا اور وہان سے طرف حجر اسود کے خیر البشر گئے اور بوسہ لیا پہر تمام اصحاب خیر الانام نے بوسہ لیا بعد اسکے ختم المرسلین نے آواز اللہ اکبر کے بلند کی پیروان دین نے بہی ایک بارگی نعرۂ اللہ اکبر کو باواز بلند ادا کیا اوس آواز سے دلون مین ساکنان بطحی کے زلزلہ پڑگیا حبیب خدا نے طواف حرم بہی سوارہ کیا اور دلیران دین پیادہ بجالائے

پکڑنا رسول خدا کا دست علی مرتضیٰ کو اور ایک ہاتھ مین نیزہ لینا اور بتون کو گرانا اور شیر خدا کو اوپر کاندہی اپنے کے سوار کرانا اور بتون کو زمین پر مارنا

بعد طواف حرم کے خود ولت ناقہ پر سے اوترے اور ایک ہاتھ مین نیزہ لیا اور دوسرے ہاتھ سے ہاتھ شیر خدا کا پکڑ کر طرف بتونکی ساتھ قہر و طیش کے واسطے گرانی کے چلے اور پیچہے اہل دین قدم بقدم اس کثرت سے تہے کہ جگہ بیچ حرم کے

تنگ ہو گئی تھی راوی کہتا ہے کہ تین سو ساٹھ بت گرد اگرد حرم کے چنے ہوئے تھے
اور پیر زمین پر گڑے ہوئے اور مس اور آہن سے پرتے تھے کہ اپنے جگہ سے جنبش نکرین
جس بت کے پاس حضرت پہنچتے تھے تو فرماتے تھے کہ جاء الحق وزہق الباطل یعنے
حق آیا اور باطل تباہ ہوا اور پھر نیزہ سے اشارہ کرتے تھے فوراً بت گر پڑتا تھا اسیطرح
بت گرائے ہوئے جب قریب لات وعزا وہبل کے پہنچے کہ اونکو بسبب تعظیم کے کفار نے
مقام بلند پر رکھا تھا کہ کسیکا ہاتھ نہ پہنچے شعر

چنان کردہ مضبوط از سرب سنگ	کہ نتوان زجا کندہ شان با کلنگ
چو انجا رسید افضل انبیا	چنین گفت با دشہ اولیا
کہ بگذار اے سرور انجمن	کف پای خود بر سر دوش من

کفار نے بہت پایداری سے اون بتون کو قایم کیا تھا جناب امیر نے رسول خدا سے
عرض کیا کہ آپ میرے کاندھے پر آئیے اور ان بتون کو خاک پر گرائیے حضرت نے مسکرا کے
فرمایا کہ حق تمہارا ہے کہ جنگ احد مین تم تھے یا مین اور کچھ خوف کثرت اشقیا کا نکیا
اور جنگ احزاب مین بیابانہ آب جو قحط سے طعام نایاب تھا اوسوقت عمر عبدود
خندق کے اندر گھوڑا پہیندا کر آیا تھا تو کوئی اصحاب تاب مقابلہ کے نلایا تمنے
اوسکو مار کر گرایا خیبر مین جہانتک آنکھہ تمہاری دیکھتے رہے کیا کیا کفار نے سر اوٹھایا
آخرکار وہ مدعا بھی تمہاری ہاتھ سے بر آیا تم سزاوار اسکے ہو کہ میرے کاندھے پر
سوار ہو حضرت غلام وہن نے کہا کہ مین اونی غلام آپکا ہون بدل ا خداوند علام نے مجھکو
واسطے جان فدا کرنیکے آپ پر پیدا کیا شعر

نیاید زمن اے حبیب خدا	کہ [illegible] چشم امین بندہ پای

بدو گفت آنگہ بشیر و نذیر	چنین است حکم خدائے قدیر

رسولِ خدا نے کہا کہ حکم خلاق عالم ہے تم میرے کاندھے پر رکھو تاکہ لوگوں کو مرتبہ
و وقار درگاہ پروردگار سے تمہارا ظاہر ہو پھر شیر خدا نے عرض کیا کہ ادب کرنا مانع
ہے لیکن حکم خدا سے چارا نہیں یہ کہکر دوش مبارک پر پیر رکھا اور بلند ہوئے جناب
رسولِ خدا نے پوچھا کہ اب کیا دیکھتے ہو علی مرتضےٰ نے کہا کہ سر اپنا عرش پر دیکھتا
ہوں اور ایسی قوت پاتا ہوں کہ چاہوں تو آسمان کو گرا دوں یہ عرض کرکے پہلے
ہبل کو اوٹھا کر ایسا زمین پر پھینکا کہ ریزہ ریزہ ہو گیا زبیر نے سفیان سے کہا کہ
وہ دن یاد ہے جو علی ہبل کو کہتا تھا تو سفیان نے کہا کہ اسے سرفراز طلعت ہدی
سوا ان دو صاحبوں کے اور سب میری طرح سے پرستش کرتے تھے اسی طرح
شیر خدا نے اور بتوں کو بھی ایک ایک کرکے زمین پر گرایا اور دلیران قریش
دہنے اور بائیں سے ساتھ غصہ کے دیکھتے تھے مگر کچھ زور نہ چلتا تھا جب بت
گرانے سے فارغ ہوئے تو بہ پاس ادب کود پڑے اور زمین پر آکر مسکرائے رسولِ خدا
نے فرمایا کہ ہنسنے کس واسطے علی نے عرض کیا کہ میں ایسے جائے بلند سے زمین پر آیا
اور کوئی گزند نہ پائی رسولِ مقبول نے فرمایا کہ کیونکر گزند پہنچتی پہلے میرے
دوش پر سے بلند ہوئے اور پھر روح الامین نے اوتارا اس سوال و جواب سے
دل حاسدوں کا کباب ہوا

طلب کرنا کنجیوں کا سلافہ سے بھیجنا عثمان کو پاس اوسکے اور تامل کرنا اوسکا آخر کو دینا اور پھر رسول خدا کا کنجیاں پھیر دینا

پھر رسول خدا دروازہ خانہ کعبہ پر گئے اور دیکھا کہ دروازہ مقفل ہے اور سنے

اوسکے سلافہ زوجہ طلحہ کے پاس تھے وہ طلحہ کہ جو جنگ وحد مین مارا گیا تہا اور
کلید بردار ہے ہمیشہ سے اوسکے خاندان مین چلے آتی تھے اور ایک بیٹا سلافہ کا
عثمان نام ہاتھ سے خالد کے مسلمان ہوا تہا اوس سے حضرت نے فرمایا کہ جا جلد
اپنی مان سے کنجی خانہ کعبہ کی لا وہ گیا اور کنجی اپنی مان سے طلب کی اوسنے کہا کہ
جو مین کنجیان دونگی تو پھر ہاتھ نہ آوینگے اوسنے کہا کہ ای مادر مہربان بات کو سمجھکر
زبان پر لایا کر تو نہ دیگی تو بجبر تجھسے لیجاوینگے اوس بیچاری نے کہا کہ اگر جبر سے لیوینگے
مین صبر کرونگے رضا و رغبت سے نہ دونگی عثمان بیٹے اوسکے نے سمجہایا کہ جو خوشی سی
دیگی تو یقین ہے کہ پھر ہاتھ آوینگے اور اگر زور و جبر سے لیوینگے تو پھر ہاتھ آنا محال ہے
اس عرصہ مین وقت نماز کا آپہونچا حضرت نے صدیق و فاروق کو حکم دیا کہ تم جا کر عثمانکو
معہ کنجی جلد لاؤ یہ دونو اوسکے مکان پر گئے اور آواز دی کہ سلافہ دین منتظر کلید
حرم کے بیٹھے ہین جلد کنجی لیکر ہمارے ساتھ چل اور اگر تامل کروگی تو ہم اندر مکان کے
گھس کر کنجی سمیت تجھکو لیجاوینگے جو سلافہ نے یہ صدا سُنی کنجی بیٹے کو دیدے اور
کہا کہ تبسم اور عدی مراد خلیفہ اول و دوم سے ہے انکو نہ دینا عثمان دوڑکر کنجی خود
خدمت رسول مقبول مین لیگیا عباس نے کہا کہ یہ خدمت مجھکو عنایت ہو عثمان نے
کنجی مٹھی مین دبائی رسول خدا نے اوس سے کنجی طلب کی اور فرمایا کہ اگر تو ایمان
رکھتا ہے ساتھ خدا کے تو کنجی مجھکو دے عثمان نے کنجی پیش کی اور عرض کیا کہ یہ امانت
ہے اس خاکسار کے آیندہ آپ مالک و مختار ہین یہ بات سُنکر عباس بہی
خاموش ہو رہے حضرت دروازہ کہولکر داخل کعبہ ہوے دو رکعت نماز شکرانہ
ادا کی اور پہلے عمر کو بلایا اور اوسکو تعبیر خواب یاد دلائی اوسنے شرمندگی سے

سر جھکایا اور اقرار کیا بعد اوسکے عثمان ابن طلحہ کو دیدے اوسنے اس احسان پر
انکہیں قدمو پر ملین اور کنجیونکو لیکر چوما اور سر پر رکہا شکر کرتا ہوا اپنے مکان کو
روانہ ہوا اوسوقت شرفائی بطحی امیدوار ہوے کہ ہمارے حق مین کیا ارشاد
ہوتا ہے

حمد الہی کرنا سرور کائنات کا اور پوچھنا قریش سے کہ مجھکو اپنے حق مین کیسا جانتے ہو اور خوشی آمد کرنا اون سبکا اور عفو کرنا اور خطبہ پڑہنا اور حدود دین ارشاد کرنا

پہلے حبیب خدا نے حمد الہی اسطرح سے بیان کی کہ شکر سپاس ہے اوس خالق کو
کہ جسنے بندہ اپنے کو اوپر اہل عناد کے فتحیاب کیا اور وہ قادر ہے کہ جسنے اصحاب
فیل کو اپنے قدرت قادرہ سے پابہ زنجیر کیا تہا ایک قدم نہ بڑہا سکے سبحان اللہ
اب عنایت اور کرم سے تسلط اوپر حرم کے عطا فرمایا اور بتونکو سرنگون اور
خوار کیا پھر موںہ طرف اہل بطحا کے کیا اور فرمایا کہ مین تمہارے گمان مین کیسا ہون
سبہون نے عرض کیا کہ سوائی نیکی کے گمان بد کا نہین رکہتے ہین ہم اور تم برادر
کلان ہو اور صاحب اختیار ہو اور ہمسے برائی ہوی ہے ایسا کیجے کہ جیسا یوسف
نے اپنے بہائیون سے کیا تہا پس حضرت اونکی لجاجت اور عجز کو دیکہکر درگاہ
باری مین دونوں آنکہونسے اشک جاری کر کے فرمانے لگے کہ مین تائید رب
کریم سے وہی کرونگا جو یوسف نے اپنے بہائیون سے کیا تہا اور کسیسے کچہ
انتقام نہین لیتا ہون اس بات سے سب شاد ہو گئے اور حضرت نے
خطبہ سا تہہ فصاحت و بلاغت کے اسطرح پڑہا کہ وحوش و طیور وسمک اور [illegible]

نوع انسان و جن و ملک آب و آتش خاک و باد کوہ و صحرا آسمان و زمین اور جو کچھ
کہ ممکنات سے بیچ نظر کے آتا ہے یہ سب اوسکے قدرت کا تماشا ہے مشرق سے
مغرب تک تمام اہل عالم اوس سے خواستگار اور چونٹے سے تا بہ فیل جتنے جانور ہین
بیکار نہین ہین سب پر قدرت صانع پروردگار روشن و آشکار ہے اپنی عنایت سے
مجہہ بندہ بی یار کو انصار و اقتدار ایسا عنایت فرمایا کہ دین موسیٰ و عیسیٰ اور بت
پرستونکو باطل کیا اور مٹایا لوث بتونسے اوسکے امداد سے کعبہ پاک ہوا اور
سرکشونکا زیر خاک ہوا بعد شکر جہان آفرین کے احکام دین سے پہلے قصاص
اور دیت اور حدود جسطرحسے کہ قریش مین معمول تہا باطل کیا اور موافق شان
نزول کے اون احکام کو جو حدود الٰہی تہے جاری کیا اور اشرف بطحا سے کہا کہ
آج حق قدیر نے تمسے کبر و غرور کو دور کیا اور بنی نوع انسان تمام نسبت آدم علیہ
السلام سے رکہتے ہین جب ذریت ایک پدر کی ہوے تو ایک دوسرے پر تفاخر
کیا سب مبتدی اوسکے ہین باپ تمہارا ایک بندہ تہا اور یہ جانو کہ کوئی بندہ
نزدیک خدا وند عالم کے معزز عزت آبائی سے نہین ہے عزیز و مکرم وہ ہے کہ
جو متقی اور بندگی مین وہ جسکے ساتھ فرخندگی یا زندگی بسر کرے اشعار

بہ پیش خدا وند از بندگے	بود بندہ را فخر و فرخندگے
نہ از خود پسندی کبر و غرور	کہ او خواند عبدی چنین را کفور

حکم فرمانا سرور کائنات کا واسطے آذان کے بلال کو اور آذان دینا بلال کا اور بیہودہ گوئی قریش کی پوشیدہ اور خبر دینا جبرئیل کا

ہونا اور دولت سرا مین جانا حضرت کا اور دوسرے دن بتخانے توڑنے کا حکم دینا

جب حضرت خطبہ سے فارغ ہوے تو بلال کو حکم دیا کہ بام کعبہ پر جاکر آذان کہو بلال نے
بام کعبہ پر جاکر باواز بلند آذان کہے اہل شہر اور اہل جبل آواز کو سنکر ہیبت حق سے
کانپنے لگے اور سفیان اور چند مشرکین بیہودہ گوئی کرنے لگے سفیان نے اپنے
دل مین خیال کیا کہ اگر مین کچھ زبان سے کہونگا تو سنگریزہ زمین کے محمدؐ کو خبر دیوینگے
جب حضرت نماز سے فارغ ہوے تو جبرئیل نے خبر دے کہ فلان فلان ایسا کہتا ہی حضرت نے
اون سرکشونکو طلب کیا اور جو کچھ اونہونے کہا تہا وہ سب اونکے سامنے بیان کیا
سبنے اعتراف اور اقرار کیا اور کہا کہ فی الحقیقت بیہودہ گوئی تہے اب یقین ہوا کہ آپ
رسول امین بیشک ہین اس راز سے سوائی خدا کے کوئی آگاہ نہ تہا یہ کہکر مسلمان
ہوے سفیان نے عرض کیا کہ مین بہے اوس صحبت مین تہا مین نے کوئی بات نہین
کہی حضرت نے مسکراکر اوسکے دلکی بات بیان کردی بعد اوسکے سوار ہوکر جانب
خیمہ گاہ تشریف لیگئے اور دوسرے روز جب آفتاب بلند ہوا دلیران دین چارون
طرف سے واسطے حصول ملازمت ختم المرسلین کے حاضر ہوے آپنے چند نامداران
شمشیرزن کو انتخاب کرکے تھوڑی تھوڑی فوج ہمراہ کرکے حکم دیا کہ جہان جہان
بتخانہ ہون اونکو کہود کر گرادو اور بتون کو توڑ کر خاک مین ملادو دلیران دین نے
حسب ارشاد ختم المرسلین کے ہر چہار طرف جاکر جہان جہان بتخانہ تہے سب خاک مین
ملادئی نام ونشان بتونکا باقی نرکہا اور خوشی وخورمی سے آکر خدمت حضرت مین عرض
کیا اس خوشخبری سے حضرت شکر الہی بجالائی اور فرمایا کہ اب کعبہ مین بت پرستے

انشاء اللہ تا بہ قیامت نہو گے

پہنچنا رسولخدا کا طرف قوم خزیمہ واسطے اطلاع آنے اونکی کے اوس جگہ اور عناد سابق کسے اون بیگناہون کو ساتھ بکرکے قید کرنا اور قتل کرنا

بعد دو تین روز کے حبیب خدا نے خالد کو تین ستو سوار ہمراہ کرکے حکم دیا کہ تو جا معہ ہمراہیون کے جہان پر خزیمہ رہتے ہین اور ایک گروہ آل سلیم سے کہ خالد کے شریک تھے اونکو بھی خالد کے ہمراہ کیا اور خالد روانہ ہوے اور خالد کو قوم خزیمہ سے اس سبب سے عناد تھا کہ چچا اسکا سوداگر تھا اور ملک یمن سے مال لاتا تھا اوسے گروہ یمن منزل کے تھے اور خزیمہ نے اوسی قتل کرکے لوٹ لیا تھا لیکن اس بات کو زمانہ بہت گذرا تھا کہ اون قاتلون سے کوئی باقی نہ تھا دوسرے یہ کہ ہنگام کفر مین رسولخدا نے بہت پائمال کیا تھا جب خالد فوج لیکر قریب پہنچا اونکو خبر معلوم ہوے وہ بھی ہتیار لگاکر باہر نکلے خالد نے اونکو آمادہ جنگ دیکھکر پوچھا کہ تم اہل کفر سے ہو یا اہل دین سے سبھون کہا کہ ہم مسلمان ہین اور رسول خدا کے اطاعت کرتی ہین اور خدا کی عبادت کرتی ہین اور مسجد مین نماز پڑہتے ہین خالد نے مکاری سے کہا کہ پھر ہتیار کیون باندسے ہوا اونہون نے کہا کہ ہم ساتھ گروہ کے دشمنی رکھتے ہین اس ارادہ پر آئی تھی تمہارا گمان بھی نہ تھا خالد نے کہا کہ اگر سچ کہتے ہو تو ہتیار کھول ڈالو اونہون نے راست گوئی سے ہتیار کہولکر ایک جگہ رکھدئے پھر اپنے اپنے پاس بُلایا اوسوقت اپنے ہمراہیو نسے حکم دیا کہ انکے مُشکے باندہلو انصار واہل ہجرت نے انکار کیا کہ مسلمانو نکو ہم نہ باندہین گے مگر آل سلیم جو خالد کے قوم سی تھے

اونہون نے دور کرکے مشکین باندھلین اور کچھہ اوسمین سے بہاگ گئے اور سب
مال اونکا آل سلیم نے لوٹ لیا غنیمت اور قیدیون کو منزل گاہ پر اپنے لاکر ایک
ایک آدمی ایک ایک اپنے عزیز کو سپرد کیا

عاجزی کرنا ایک قیدی کا اہل خزاعہ سے اور لیجانا پاس زوجہ اوسکے کے اور گریہ وزاری کرنا اوسکا

جب ایک دن وایک رات گذری تو اون قیدیونسے ایک شخص نے اپنے نگاہبان سے
کہا کہ مہربانی سے بعید نہوگا جو میرے مکان تک مجھکو تم لیچلو تاکہ مین اپنے زوجہ سے
وداع ہون یہ مروت سے اوسکو اوسکے مکان پر لیگیا جب یہ قریب خیمہ اپنے کے
پہونچا تو اوس خیمہ سے ایک عورت باہر آئی اور اسکو دیکھکر لپٹ گئے اور دونوحہ سے
زیادہ گریہ وزاری کرتی تہے اور اشعار پڑہتے تہے پہر اوس نگہبان نے اوس سے
جدا کیا اور وہ ایسے گریان ونالان ہوی کہ بیان اوسکا نہین ہوسکتا جب وہ
جوان ہمراہ پاسبان کے روانہ ہوا تو یہ ہجران نصیب روتی ہوی اپنے خیمہ مین گئے شعر

زچشمش نہان گشت چون آنجوان	بخیمہ درون رفت شیون کنان

قتل کرنا خالد کا اسیران بیگناہ کو اور آنا اوس عورت کا اور شیون کرکے جان دینا

جب وہ دن گذرا اور شام ہوے خالد نے دلیران آل سلیم کو بلاکر حکم دیا کہ سب
اسیرونکی سرتن سے جدا کرو جب اونلوگونکو خنجر بکف اسیرون نے دیکہا تو روکر
کہا کہ ای مردان دین ہمارے قتل پر کیون آستین چڑہاتے ہو ہم تمہاری دین
وآئین مین ہین ایسے تمہارے کہنے سے ہتیار کہولڈالے اور تمنے ہمکو بیگناہ اسیر کیا

اور لوٹنا اب قتل کرنیکا باعث کیا ہے تم ہمکو پاس رسول مقبول کے لیچلو جو وہ حکم دینگے وہ ہم قبول کرینگے لیکن آل سلیم نے از راہ دشمنی کے کچھ نہ سُنا اور قتل کرنا شروع کیا وہ بیچاری ہر چہار طرف نگاہ کرتے تھے مگر کوئی فریاد رس اپنا نپاتی تھے جب وہ ظالم سر اسیرون کے کاٹ چکے تو خالد کو آکر خوشخبری دی یہ بہت شاد ہوا جب صبح ہوی تو قوم خزیمہ مین یہ خبر پہنچی کہ رات کو اون اسیرونکو بی سر کیا آہ و شیون ہر خیمہ سے بلند ہوا کوئی سر پیٹتا تہا اور کوئی بال نوچتا تہا پس وہ عورت کہ جسنے اپنے شوہر سے باتین کہین تہین وہ بیتابانہ گریبان چاک سر پر خاک پریشان حال لشکرگاہ مین آکر با حال تباہ اپنے تئین قتل گاہ مین پہنچایا اور کشتون کے گرد پھرتی تھے کہ ناگاہ تن بیسر اوس جوان کا دیکھکر اپنے تئین اوسکے پیرونپر ڈالا اور آنکھین اوسکے پیرونپر ملتے تھے اور نالہ کرتے تھے یہانتک کہ جان اپنی دی اس حالت کو ہر پیر و جوان دیکھکر رونے لگا اور خالد پر لعن

اور طعن کرنے لگا

فریاد کرنا ایک قیدی کا پاس رسول خدا کے اور آزردہ ہونا حضرت کا خالد سے اور مرتضی علیؑ کو واسطے خون بہا اور تاوان مال اور تسلے اوس قوم کے بھیجنا اور آنا خالد کا اور متوجہ نہ ہونا حضرت کا

اور شرمندہ ہونا اوسکا

راوی کہتا ہی کہ ایک ان اسیرون مین سے پاس نبی کے آیا اور کردار خالد کو سُنایا حبیب خدا جو آگاہ ہوے کہ ابن ولید نے اوپر اہل دین کے یہ ظلم شدید کیا تین مرتبہ غصہ سے فرمایا کہ بیزار ہون مین ای کردگار اس کردار بدکردار خالد سے

اور بعد اوسکے نقد و جنس عیوض نقصان کے مہیا کرکے علی مرتضیٰ کو بلایا اور ارشاد
فرمایا کہ یہ مال و اسباب طرف حی خزاعہ کے لیجاؤ اور اونپر مہربانی اسقدر کرنا
کہ غم اونکے دل سے بہول جائین پس شیر خدا حسب ارشاد رسول خداؐ اوس
قوم مین گئے تو سب روتے اور فریاد کرتے ہوی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے
حضرت نے لطف و مہربانی سے تاوان و خون بہا ہر ایک کو دی دیگر راضی کیا
جب وہ درد مند خوشنود ہوے امیر عرب شاہ نجف طرف پیغمبر خداؐ کے آئے
اور رضامندی اوس قوم کے بیان کے رسول خداؐ نہایت شاد و خورم ہوی
دوسرے روز خالد کینہ ور پاس خیر البشر کے آیا حضرت نے آزردگی سے مونہہ پہیر لیا
یہ بی التفاتی سے شرمندہ و خوار ایک گوشہ مین بیٹھا اور اصحاب حضرت جو
خالد کے ہمراہ تہے اور قتل خزیمہ سے پہرے تہے اونہون نے دست بوسی کے
رسول خداؐ نے اونسے حال پوچہا اونہون نے بی لاف و گزاف معہ احوال اوس
عورت کے تمام و کمال بیان کیا حضرت نے رو کر کہا کہ تم مین سے کوئی
رحم نکرتا تہا تا شید پروردگار مجید سے یہ داستان سب تمام ہوے



راوی کہتا ہے کہ سالار دین نے تائید جہان آفرین سے جنگ حرم سے جب فتح پائی اور ساکنان دور حرم غم و غصہ سے اپنے جگہ ساکن ہوے اور ثقیف وہوازن دو گروہ عظیم کہ بیچ ملک طایف کے مقیم تھے اور کثرت الات حرب اور افزونئے مال و سامان مین مثل اون کے کوئی عرب نہ تھا اشراف اور بزرگان اوس قوم نے آپس مین ایک روز کہا کہ محمدؐ فتح حرم سے بہت قوی ہوگیا ہے اور کسیکو جہا مین بغیر اپنے تابعداری کرای نہ چھوڑے گا اور نہ کوئی دین و آئین سواے آئین اپنے کے باقی رکھے گا آخر کار ہمسے بھی طلبگار کارزار ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے سے حفاظت کا سامان کرین سب اس راے پر متفق ہوی

امداد طلب کرنا قوم ثقیف کا یعنے کعب اور آل کلاب سے اور انکار کرنا اونکا اور متفق ہونا بنی سعد اور بنی نصر اور آل حلیم اور مالک کو سردار کرنا اور ابو جرول کو علم دینا اور باہر آنا ساتھ گروہ کے اور منزل اوّل مین ستا اور ید کا اور استعجاب کرنا

پہلے واسطے جمع کرنے سپاہ کے اور قبیلون سے کہ آپس مین ہم سنت تھے مدد طلب کی بنی کعب اور آل کلاب نے انکار کیا اور بنی نصر و آل جثیم اور بنی سعد نے کمر اوپر دشمنی کے باندہی اور مستعد واسطے امداد کے ہوے سردار قوم ہوازن ایک جوان سغرور مالک نام کو اوپر اپنے امیر ہر صغیر و کبیر نے کیا اور گروہ سے آلات جنگ سے آراستہ ہو کر یلان خود و جوشن پوشان گھوڑونپر سوار ہو کر قریب تیئیس ۲۳ ہزار کے آمادہ جنگ خداوندی پاس اوس نوجوان کے

جمع ہوئے اور مالک غرور سے ہزار در ہزار اپنے اوپر نازان ہوا اور نشان اپنا ابو
جہردل کو جو قوت مین مثل رستم و سام تہا اور عراق و حجاز زمین مین اپنا مقابل نرکہتا
تہا تنہا ہزار آدمی سے لڑتا تہا اوسکو دیکر کہا کہ ای لشکر شکن یہ سب تیرے ہمت
و زور و بازو پر قوی دل ہین ابو جہردل نے وہ نشان لیا سب سپاہ بہت خوش
ہوئے کہ صاحب لوا ایسا جوان پہلوان ہوا اسکے بعد مالک نے خیال کیا کہ مال و عیال کو
ہمراہ لے لیوین تاکہ اونکی پابندی سے کوئی منہ دشمن سے نہ موڑے اور سب کو حکم
دیا کہ ناموس و مال کو ہمراہ لیکر طرف کعبہ کے روانہ ہوا اور آگی آگی فوج کے ابو جہردل
رزم خواہ اور پیچھی لشکر بیکران چلے جاتی تھے جب مقام رُوطاس مین پہنچے تو منزل کئے
راوی کہتا ہے کہ اوسوقت قوم حیثم سے ایک جہان دیدہ جوان نامی درید نام
بوڑہا نشیب و فراز زمانہ کا دیکہے ہوئے دانشوری مین مشہور عرب ایکسو ساٹھ
برس کا سن اند صاحب اوس منزل مین مقیم ہوئے تو اوسکے کان مین آواز رونے
لڑکونکے پہنچے اوسنے پوچہا کہ میرے کانمین آواز عورتونکی اور لڑکونکی رونے کے
آتی ہے اس رزم گاہ مین عورتون اور بچونکا کیا کام ہے ایک شخص نے فوج سے
کہا کہ سالار ہمارا مالک نوجوان ہے واسطے آرام و رفع ملال کے اہل و عیال کو
ہمراہ لیا ہے اورا اور قوم نے بھی موافق حکم اوسکے کے اسپر عمل کیا ہے درید نے
یہ سُنکر ایک آہ کہینچی اور کہا کہ یہ خام عقل ہے

آدمی بھیجنا درید کا واسطے طلب کرنے مالک کے اور آنا اوسکا
اور نصیحت کرنا درید کا اوسکو اور غضب ہونا مالک کا اوپر درید کے اور چلاجانا
درید کا اور ارادہ کرنا مالک کا اوپر قتل اسکے اور

ناچار ہوکر متفق ہونا قوم کا ساتھ اوسکے اور طرف حرم کے جانا

درید نے ایک آدمی دانا کو اپنے قوم سے بلایا اور کہا کہ پاس اوس نوجوان کے جا
اور بعد سلام کے کہنا کہ مجھکو چند باتین ضروری کہنا ہین بسبب نابینا ہونے کے
مین عذر رکھتا ہون اگر تو قدم رنجہ فرمائی تو بہتر ہے پس وہ یہ سُنکر اوسکے
پاس گیا اور پیام پہنچایا مالک فوراً اسکے خیمہ مین آیا اور تخلیہ چاہا درید نے پوچھا
کہ ای نامدار پہلے یہ بیان کر کہ کون کون گروہ کمر بستہ ہین مالک نے کہا کہ بنی کعب آل
کلاب عمرو عامر پسر ہائی عوف کہ شیران نر سے خوف نہین رکھتے ہین درید نے کہا کہ
کلہ کو پسند ہین اور کون ہے مالک نے کہا کہ ابو جرول کہ جو سپہ سالار لشکر کے نظر ہے
اوس پیر نے کہا کہ بس ایک مرد ہے ای جوان اب یہ کہو کہ زن و اطفال کا دشت نبرد
مین کیا کام مالک نے کہا کہ ہر چند کہ جان بہتر ہے لیکن ناموس اوس سے بہتر ہے
کہ جان واسطے ناموس کے دیتا ہے مرد درید نے اوسوقت درد سے کہا کہ افسوس ای
نادیدہ مرد یہ گفتگو خیالی ہے روز بد نہ آوی مبادا شکست ہوی تو نہ فرزند یاد رہیگا
نہ زن اپنے اپنے جان کی پڑی گے اوسوقت ننگ و عار نہ باقی رہیگا ابھی کچھ نہین
گیا ہی ان ضعیفون پر رحم کر اور ایک نامہ بنی کعب آل کلاب کو واسطے دینی ملک و مال کے
لکھ کہ پہلے تم جنگ کروا ونکی بعد تو میدان مین قدم رکھ بھاگنے سے محفوظ رہیگا
مالک اس گفتگو سے بر آشفتہ ہوا اور تیوری پر بل ڈالکر کہا کہ اسے پیر بیہودہ
گو تیرے حواس مین خلل آگیا ہے اس سے حراس تجھپر غالب ہے کس نے تجھسے رائی لی ہے
جو تو ایسے باتین کرتا ہے تدبیر جنگ مین تیرا کیا کام یہ کہکر غصہ سے اوٹھ گیا درید
اپنے لوگون سے کہا کہ یہ لڑکا نادان ہے ابھی نشیب و فراز زمانہ کا نہین دیکھا ہے یہ

خورد سال نادانی سے سب کو پایمال کرائیگا اگر اپنے جان و مال کے سلامتی چاہتے ہو تو
اس نوجوان کے ہاتھ سے بچو دلیروں نے یہ بات سُنکر مالک کے فرمان برداری سے سر
پھیرا مالک نے دیکھا کہ اہل حجاز سب پھرے ہوی ہین جہالت سے تلوار اوپر ناف
اپنے کے رکھی اور کہا کہ اگر دلیران سپاہ میرے حرمت نگاہ نرکھین گے اور کہنے سے
لوگون کے بیوفائی کرینگے تو مین جان اپنے دونگا پہلے تو اتفاق کیا اور اب نفاق
سبھون نے چار و ناچار شرم سے کہا کہ تو اپنے تئین ہلاک نکر ہم عہد و پیمان سے
نپھرینگے مالک نے جب یہ جواب سُنا تو دل اوسکا مثل گلشن کے شاداب ہوگیا
اور دوسرے روز صبح کو طرف حرم کے روانہ ہوا

خبر پہنچنا ہنگامہ کفار کے سید ابرار کو اور آدمی بھیجنا حضرت کا واسطے دریافت کرنے حال اوس سپاہ کے اور جانا مرد دیندار کا اور خبر لانا اور عظمت و کثرت اونکی کو بیان کرنا اور حکم دینا حضرت کا اہل اسلام کو اور سب قومون کو جمع کرنا اور مہیا ہو کر آنا قومونکا خدمت رسول مقبول مین

جب جناب رسالتمآبؐ کو خبر پہونچی کہ طائف مین کثرت سے مشرکین جمع ہین اور
طرف حرم کے آتی ہین یہ خبر سُنکر حضرت نے ایک نامور دین دار دانشمند ہوشیار
کو بلا کر حکم دیا کہ تم لشکرگاہ دشمن مین جا کر غور سے دیکھو کہ کسطرح کے سامان سے
ہین اور سپاہ دار آپس مین ایک دل ہین یا نہین پس ادب سے بوسہ دیکر وہ شخص
روانہ ہوا پھر سالار دین نے اہل ہجرت اور انصار دین کو حکم دیا کہ سامان جنگ
مہیا کرو اور نامداران بطحا زمین کیا کافر گیا اہل دین سب آمادہ رفاقت سید المرسلین

پر ہوے شمار سپاہ ظفر انتساب حساب مین سولہ ہزار تھے اس عرصہ مین وہ خبردار بھی آپہنچا اور عرض کیا کہ سپاہ قریب تیس ہزار کے کفار کی ہے اوس مین سوار زیادہ اور پیادہ کم ہین اور سرتاپا غرق آہن ہین اور مردان جنگی سے جرول نامی ایک دلیر کعب اور مرحب سے کچھ کم نہین ہے اور دانشمندی و رائے دینے مین درید نامی عقلمند ہے مگر ناموافقت مالک سے خاموش ہے اور سپاہ دراسپس مین خوب صفائی رکھتے ہین اور سامان اون مشرکو نکا شرح بیان سے زیادہ ہے اور چارپاؤن سے ایسا دشت بھرا ہوا ہے کہ نظر پہنچنے مین کوتاہی کرتی ہے حضرت نے ہنسکر فرمایا کہ امید ہے کہ خدائی جہان سے کہ مال اور اجناس اون مشرکونکا نامداران دین پر تقسیم ہوا وسکے بعد حکم دیا کہ دلیران جنگی آراستہ واسطے کارزار کے ہون اور اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہون حسب فرمان واجب الاذعان جوانان عالیشان نے زرہ ہائی داؤدی اور خودہائی آہنے سر پر رکھکے اپنے تئین آراستہ کیا اور شمشیر و ترکش باندھے اور برچھےین لگائی اور سپر ہین اوپر پشت کے اور سنانین پر ہیبت کی لئے ہوے اور زوبین اور گرز ہائی گران رکھے ہوے پہلوان لشکر سامنے سالار دین کے حاضر ہوے

سوار ہونا سرور کائنات کا واسطے جنگ گھوڑے کفار نابکار کے اور نشان سونپنا شاہ دلدل سوار کو اور روانہ ہونا +

حبیب خدا دولت سرا سے باہر تشریف لائے اور فرق مبارک پر کلاہ آہنی رکھی اور تیغ کمر مین باندھے ہوے اور سپر دوش پر ڈالے ہوی اس شان و شوکت سے باہر تشریف لائے اصحاب چارون طرف سے دوڑی حضرت نے نشان خاص علی مرتضیٰ کے

طلب کر کے عنایت فرمایا اور کہا کہ جانتا ہون یہ جنگ بھی تائید خدا سے تیری ہے ہاتھ سے فتح ہو گے شیر خدا نے اوس نشان کو ہاتھ مین لیکر بوسہ دیا اور آنکھون سے لگایا اور آگی آگی رسول مختار کے روانہ ہوے شعر

ہمین رفت در پیش ضرغام دین	بدنبال او اشرف المرسلین
دلیران دین از یمین و یسار	چو آمد بدرگاہ عرش افتخار

حضرت بھی اپنے ناقہ پر سوار ہو کر معہ اوس لشکر ظفر پیکر کے روانہ ہوے تمام دشت و کوہ کثرت لشکر و انبوہ سے بھرا ہوا دیکھائے دیتا تھا اوسوقت ابو بکر کثرت فوج کو دیکھکر تعجب سے کہنے لگا اس سپاہ سے کوئی ہرند آویگا چاہے قیصر روم ہو اور چاہے سلطان زنگ بار ہو اور ثقیف و ہوازن کیا جان رکھتے ہین جو اس سپاہ کیطرف دیکھین ہمارے فتح بیگمان ہو گے اس بات سے حق قدیر بشیر و نذیر کو شکست فوج سے خبر دیتا ہے کہ سواے چند آدمیون کے پاس رسول مقبول کے کوئے فضول کو نہ رہیگا تا کہ اپنے زور بازو پر نازان اور مغرور اس ہزیمت سے ندامت اوٹھائین

خبر بھیجنا مالک کو اور بھیجنا آدمی واسطے خبر کے اور آنا اوسکا اور خبر چھپانا اور قید کرنا مالک کا اوسکو اور بھیجنا دوسرے آدمی کو واسطے خبر کے

راوی کہتا ہے کہ جب سالار دین معہ فوج آگی بڑہے اور یہہ خبر مشہور ہوی جب مالک نے سُنا تو دو آدمی ہوشیار کو بلا کر کہا کہ لشکر گاہ سرور دین مین جا کر کمی بیشی لشکر سے خبر لاؤ پس وہ دونو قریب لشکر کے آئی اور دو دلیران دین سے

سامنا ہوا اور یہ اونکو دیکھکر پھر گئے مالک سے کہا کہ ہم لشکر تک گئے تھے وہان
دو سوار ہمکو ملے کہ اونکی وحشت سے ہول ہمارے دل مین پڑ گئے اسوجہ سے کہ
ایک نے اونمین سے تیوری پر بل ڈالکر کہا کہ تم کون ہو ہماری سپاہ سے نہین ہو
ایسا رعب ہمپر چہایا کہ چلنے سے پیر اور گفتار سے لب بند ہوگئے مگر ہمنے کچھ جواب
ندیا لاچار ادھر کو پھر آئی اور یقین جانتے ہین ہم ای سرفراز عرب کہ جو کوئی اونپر
نظر ڈالیگا ہمسے زیادہ مضطر و پریشان ہوجا ویگا مالک اس گفتگو سے آزردہ
ہوا اور کہا کہ تمکو نہ بہیجے بین مینے غلطی کے تم قابل زندان ہو تمکو قید کرنا چاہیئے تاکہ
یہ بات سنکر سپاہ بیدل نہو بعد انکے دو اور جوان واسطے امتحان اس بات کی
مقرر کئے کہ تا لشکر حق پرستون کے خبر لاوین وہ بھی گئے اور دیکھکر پھر آئے اور
مالک سے کہا کہ جو پہلے سنا تھا ویسا ہی ہے اور کہا کہ دو منزل پر یہانسے لشکر حق
پرستان ہے ہمارے نزدیک جنگ سے صلح بہتر ہے اسپر اون دونون کو بھی
اسنے قید کیا +

جمع کرنا مالک کا قوم اپنے کو واسطے مصلحت جنگ کی اور قرار دینا کہ اوس صحرا مین رہین اور اگر ہونگے آڑ پکڑین اور خبر پہنچنا حضرت کو اور فوج کو مرتب کرنا اور نشان دوسرا عمرو اور سعد وقاص کو دینا اور روانہ کرنا

بعد اونکی قید کرنیکے ہر قوم سے چند آدمی آزمودہ کار جمع کئے اور مالک نے کہا کہ اے
دوستون محمدؐ واسطے جنگ کے آگئے اور علم نشان لئے ہوئے ہین کل یا پرسون پہنچ
جاوینگے ای مردان جنگ کہان پر لڑائی کیجاوے ایسے جگہ مقرر کرو کہ میدان تمہارے

ہاتھ رہے ہر ایک نے ہر ایک جگہ کا نام لیا دوسرے نے اوسکا عیب بیان کیا آخر ایک
شخص جہان دیدہ نے کہا کہ اس میدان سے بہتر کوئی جگہ نہین ہے کسو جہ سے
کہ وہ ناواقف آدینگے اور ہم یہان گھات سے گڑہو مین بیٹھے ہونگے جب اون کا
گذران کوچو مین ہوگا ہم ہر چہار طرف سے تیغ و سنان مین گھیر لیونگے اونکو سوائے
بہاگنے کے اور کچہہ نہ بن آویگا میدان ہمارے ہاتھ رہیگا یہ بات اوس جہان دیدہ کی
لشکر سب نے پسند کے اور اوسی میدا مین قیام کیا حضرت کو جب یہ خبر ہوی کہ کنارے نے
حنین مین مقام کیا حضرت نے حکم دیا کہ لشکر بھی اوسیطرف روانہ ہوا ور ترتیب لشکر
آپنے دوبارہ کیا ایک نشان عمر کو اور دوسرا سعد وقاص کو اور باقی اسیطرح
اور اہل حرم واہل یثرب کو بھی جدا جدا نشان عنایت فرمائی سب دلیران دین
جوشان وخروشان دہنے اور بائین اور آگی اور پیچھی مثل شیران خونخوار کے چلے
جاتی تھی جب اوس مقام پر پہنچے کہ صحرا گڑہون سے اور ٹیلو نسے ہولناک ہو رہا تھا
اور اوس بلندی و پستے مین سوائی کوچونکی اور کوئی راہ نہ تھی ناچار کوچونسے
روانہ ہوی اور ایک دوسرے سے پراگندہ ہوکر تہان ہوے

آنا لشکر اسلام کا کوچون سے طرف میدان کے اور ڈوٹ پڑنا لشکر کفار کا اور بہاگنا لشکر اسلام کا اور پہنچنا ایک اصحاب ہجرت کا پاس سفیان کے اور طعنہ کرنا سفیانکا

جب گذر اوس میدان مین ہوا تو دیکھا کہ ایک دریائی آہن ہے اور مردان خنجر گذار
مثل نہنگو نکے بیشمار ہین وہ تلوارین دفعتًا کہینچ کر اوپر اسکے ڈوڑے اپر ایسے
ہیبت تاری ہوے کہ سوای جان بچانیکے اور کچھ نہ بن آیا سب سے پہلے خالد بہاگا

کہ جسکو بعض مسلمان زبانی رسول اللہ صلعم کے سیف اللہ کہتے ہین جب ایک بارگی
اسقدر سپاہ بہاگی تو شور و غل صحرا مین پیدا ہوا کوئی نیزہ پہینکتا تہا اور کوئی
تلوار اور کوئی سپر پہینک کر بہاگی جاتی تھی ہرچند سالار دین آواز دیتے تہے
کہ ہمارے پاس آؤ مگر کوئی نہ سنتا تہا اور خدا ؤنبی سے شرم آتی تہے اتنے مین ایک
اصحاب ہجرت سے کہ مہر و وفا مین دعوی رکہتا تہا بہاگا ہوا سفیان کے پہلو سے نکلا
سفیان نے ہنسکر آواز دے اور کہا کہ توہی تو ای جوان کہتا تہا کہ اگر سو ہزار جان ہون
تو قدم پر رسولِ زمان کے فدا کرون اور جو کوئی کفار سے امان چاہتا تہا تو تلوار
کہینچکر اوسکے قتل کرنیکو موجود ہوتا تہا آج تو پروردگار نے تینتس ہزار آدمی واسطے
تیرے قتل کے بہیجے ہین آج کیا ہوئی وہ تیغ خون ریز تیرے یہ شرط وفا نہین ہے
کہ اسوقت رسول خدا صلعم کو تنہا چہوڑکر بہاگا جاتا ہے تو پہر جا اور جہانتک ہو سکے
مشرکین سے جنگ کرلیکن اوسنے اِن باتونکو کچہہ نہ سنا اور ایکطرف اوس
دشت مین بہاگا چلا گیا شیر خدا تنہا مقابل مین تیس ہزار کے رہ گئے

بہاگنا ہر قوم کا اور رہنا رسول خدا صلعم کا معہ آٹھ آدمی آل ہاشم سے اور آپ
ناقہ بڑہانا واسطے جنگ کے اور ہمراہ رکاب ہونا سفیان اور حارث کا
اور دوسرے طرف عباس کا اور عرض کرنا اسد اللہ الغالب کا کہ جبتک
مین زندہ ہون آپ لڑنیکو نجاوین اور جناب امیر علیہ السلام کا خود
جانا مقابلہ مین تیس ہزار کے اور تعجب کرنا قریش کا کہ آٹھ آدمی
تیس ہزار کا مقابلہ کیا کرینگے

ولی خدا معہ آٹھ آدمی آل ہاشم سے کہ یہ سب نزدیک وقریب تہے پاس خیر الانام کے باقی رہے

رسول خدا نے کچھ خیال بہاگنے کا انصار کے نکیا از روی یقین کے فرماتے تھے کہ تم کوشش کرو خداوند کریم فتح دیگا یہ کہکر اپنا ناقہ بڑھایا اور نیزہ سر پر پھرایا چاہا کہ حملہ اوپر لشکر کین کے کرین سفیان حارث نے باگ روک لے اور جانے سے منع کیا اور دوسرے جانب سے عباس نے کہ سامنے سے شیر خدا آئی اور کہا کہ نہین ہو سکتا اے رسول خدا کہ علی زندہ رہے اور آپ جنگ کو جائین بعد میرے سر کٹنے کے خدا اپکا نگہبان ہے اس بات سے رسول خدا رونے لگے اور اپنے جگہ پہ ٹہر گئے ادہر سے یہ صاحب ذوالفقار اور ادہر سے وہ تیس ہزار کفار آمادہ پیکار تہے زمین اور آسمان مہر و ماہ وحش و طیر جن و پری حور و غلمان سب محو تماشا تہے کہ دس آدمی سے تیس ہزار کا مقابلہ ہے اور وہ لشکر گران اونکے آنکھون مین بیقدر معلوم ہوتا تہا

آنا ابو جرول کا میدان مین اور طلب کرنا علی مرتضیٰ کو اور رجز پڑہنا اور آنا اسد اللہ الغالب کا میدان مین اور اوسکو قتل کرنا

جب ابو جرول نے دیکہا کہ اب نبی کے پاس آٹھ آدمی رہ گئے ہین اپنے مقام سے گہوڑا بڑھا کر میدان مین آیا اور نشان کو گاڑا اور اپنا حسب و نسب بیان کرکے مبارز طلب کرنے لگا کوئی مقابلہ کو اوسکے نہ گیا دوبارہ اوس سرکش نے رجز پڑھکر آواز دے شعر

کہ مرحب کش آمد خیبر کشا	کہ سازد ہم آورد خود را دو تا
نہانکوہ ثابت قدم در وفا	کہ شیر خدا خواندہ اش مصطفیٰ
نزاہل فرار است یا بر قرار	اگر ہست برجائی خود استوار

کہ کشندۂ مرحب اور کنندۂ در خیبر کہان ہے شیر خدا نے جب یہ گفتار بیہودہ اوس مکار کے
سُنے دلدل کو واسطے جنگ کے بڑھایا اور ذوالفقار میان سے نکالے اور دوسرے
ہاتھ مین نشان مصطفے لئے ہوئے سامنے اوسکی آئی اور ہنس کر فرمایا کہ مرحب کا دوسم
وہ الا مین ہون اب تیرے بھی دلکی آرزو برا دیگے ابو جرول نے جو میدان مین اسطرح
شیر یزدان کو دیکھا تو اپنی گفتار سے پشیمان ہوا ناچار اوس اسپر قضانی تلخی موت کو
گوارہ کیا اور جان سے ہاتھ دھوکر ساتھ قہر و غصہ کے تلوار نیام سے لیکر مثل پیل ومات
سامنے اوس شیر زبان کے آیا اور حضرت کے سر پر ایک تیغ بیدریغ لگائی جو کہ فرق
مبارک پر خود آہنی تہا کارگر نہوئے اور مثل آری کے دندانی دار ہوگئے اوسوقت
نوبت حملہ غضنفر کے پہنچی حضرت نے پنجہ مین قبضۂ ذوالفقار کو مضبوط پکڑ کے دلدل کو
بڑھایا اور سر پر اوسکے وار لگایا کہ سر سے تا قاش زین دو پر کالہ ہوکر زمین پر آیا اور
مانند مرحب کے دہنے اور بائین دو ٹکڑے ہوکر گرا اوسوقت ہر چہار طرف سے صدائے
احسنت بلند ہوئے

خالی دیکھنا مالک بن نہاوکا میدان کو شیر خدا سے اور موبخہ کرنا
طرف اون آٹھ آدمیون کے اور ایک کو اون مین سے شہید کرنا
اور حملہ کرنا طرف سید کائناتؐ کے اور آگاہ ہونا شیر خدا کا اور
حملہ کرنا اوپر اوسکے اور بہاگنا اوسکا اور جانا حضرت کا اوسکے
پیچھے اور حکم دینا سید کائناتؐ کا عباس کو واسطے بلانی فوج کے
اور آنا سوا انصار بہاگی ہوئی کا اور ایک مٹھی خاک کا پہینکنا او
جناب امیرؑ کا حملہ کرنا

راوی کہتا ہے کہ جب شیر خدا نے میدان جنگ میں مشغول کارزار تھے اور پاس سالار دین کے
چند آدمی دیکھکر مالک نے گھوڑا اوٹھایا اور نیزہ لئے ہوئے قریب حضرت کے حملہ آور آیا اون آٹھ
آدمی سے ایک نے بڑھکر اوسکو روکا اور وار نیزہ و سنان باہم چلنے لگے مالک نے اوس
مردوین کو تیغ و سنان سے اوپر زمین کے گرایا اور غرور سے جوشان و خروشان ہوکر
چاہا کہ حضرت پر حملہ کرے اوسوقت زمین نے پیر اوسکے گھوڑی کے پکڑے تھے
شیر خدا اپنے شکار سے فراغت پا چکی تو دیکھا کہ مالک بدکردار حضرت کی طرف سنان
اوٹھائی ہوی ہے تو آپنے اوسکی طرف گھوڑا ڈالا اور نعرہ کیا کہ میں ہوں لڑنیوالا
تیرا خبردار ہو میں آپہنچا جو مالک نے شیر خدا کو آتی دیکھا اونے گھوڑا بھگا کر سامنے سے
گریزان ہوا طرف لشکر اپنے کی پس علی مرتضیٰ ذوالفقار خون چکان لئے ہوی سامنے
نبیؐ کے آ کھڑے ہوی تو جناب رسالتمآبؐ نے عباس سے کہا کہ تم انصار دین کو آواز
دو اسوجہ سے کہ آواز عباس کی بڑی تھی عباس نے باواز بلند پکارا کہ اے نامداران
دین جسکے واسطے آسمان و زمین خلق ہوا ہے وہ آٹھ آدمی سے مقابلہ میں بیس ہزار کے
کھڑا ہے اس آواز سے قریب سو آدمیوں کے انصار سے بیتاب ہوکر گھوڑے دوڑا کر
پاس رسالتمآبؐ کے آئی اور شرمندگی سے سر جھکائی ہوئے اشکبار تھے
رسولخداؐ نے سب کو تشفی دی اور شیر خدا سے ارشاد کیا کہ ایک مٹھی بھر خاک مجھکو
اوٹھا دو علیؑ نے گھوڑی سے اوترکر ایک مٹھی خاک زمین سے اوٹھا دی اشرف
الانبیا نے مٹھی میں لیکر کہا کہ یا علی جب میں یہ خاک اوپر صف مشرکین کے پھینکوں
اوسوقت تم گھوڑا طرف مشرکین کے بڑھانا اور انصار سے فرمایا کہ تم رفاقت
میں علیؑ کے جانا پس بموجب حکم کے سب انصار اقبال مند نے ہمراہی علی مرتضیٰ کے

اختیار کیے اور رسول مقبول نے نصرت خدا سے طلب کی جب حضرت نے دست
دعا بلند کیا تو واسطے امداد کے درگاہ کبریا سے کروبیون کو حکم ہوا وہ فوراً ابلق
گہوڑون پر سوار ہوکر گردون سے میدان گیرودار مین آ پہنچے

خاک پہینکنا اشرف انبیا کا طرف کفار کے اور گہوڑا دوڑانا حیدر کرار کا معہ سو انصار کے اور زیر تیغ کرنا کفار کو اور بہاگنا ونکا

جسوقت حضرت نے وہ خاک مٹھی سے طرف لشکر کفار کے پہینکی ایک شور دشت
کین مین بلند ہوا اور معلوم ہوتا تہا کہ ستاری مثل سنگ ریزونکی آسمان سے
گرتی ہین فوراً شاہ دلدل سوار نے بھی معہ سو انصار کے گہوڑی طرف کفار کی دوڑا
اور نعرہ تکبیر کہتے ہوئے وہ سو سوار تائید حق سے صف مین تیس ہزار کے در آئی
اور کچہ خوف کثرت دشمن سے نکیا جب علی مرتضیٰ نے قلب لشکر مین نعرہ اللہ اکبر
بلند کیا رسول اللہ نے انصار سے ارشاد فرمایا کہ اب ہنگامہ رزم گرم ہوا اور ایسا
شور وغل کفار مین ہونی لگا اور ایک دوسرے کے ماتم مین رونے لگا اور حضرت کے
جسپر ضرب پڑتی تہے تا زین دو ٹکڑے کرتی تھی اور برق ذوالفقار سے سر ونکا
مینہ برستا تہا اور دریا لہو کا جاری تہا دوسرے وہ دلیران ابلق سوار لشکر خاص
پروردگار مشرکین کو تن سے کاٹ کر ذلیل وخوار کرتی تہے اور وہ انصار دین
بھی کفار پر حملہ دلیرانہ کرتی تہے دونو طرف کے دلیر خروشان وجوشان مثل نہنگون کے
دریائی خون مین شناور تہے اور صدائی دار وگیر سے میدان رزم گرم تہا اوس
ہنگامہ مین صاحب ذوالفقار نے صفون کو توڑ کر مالک سردار پر حملہ کیا وہ مثل
روباہ کے مقابلہ سے شیر خدا کے بہاگا سپاہ بی سر حیران وپریشان ہوکر

اضطراب سے بھاگی اوسوقت کہنا درید کا یاد آیا اپنے اپنے جان کے فکر تھے نہ خیال مال نہ فرزند و عیال باقی رہا راہ وہی راہ بھاگے جا بھاگتے تھے جان اپنے غنیمت جان کے جسطرف آمان باقی تھے چلی جاتے تھے شعر

پراگندہ گشتند از یک دگر	پدید آمد گشت یاد از پسر
بجز همت و همره کرہ یافتند	غنیمت شمرده دل بشتافتند

جانا مالک کا معہ قوم ہوازن طرف حی ثقیف کے اور شیر خدا کا خدمت رسول مقبول میں ساتھ فتح فیروزی کے آنا اور بوسہ دینا حضرت کا پیشانی کو اور مال غنیمت کفار کو ضبط کرنا اور عباد بن بشیر کو اوپر اوس مال کے چھوڑنا

مالک معہ قوم ہوازن طرف قلعہ طایف کے گیا اور حی ثقیف میں درید اوسکے قوم گئے اور ایک گروہ نے باحال تباہ طرف نخلہ کے راہ لی اور علی مرتضی ساتھ فتح و فیروزی کے خدمت رسول مقبول میں حاضر ہوئے رسول خدا نے علی کے پیشانی کو بوسہ دیا اور گلے سے لگایا اور دعا دیکر فرمایا کہ خدا تجھسے راضی ہے اور مین علی مرتضی پای مبارک پر جھکے اور رو کر عرض کرنے لگے کہ میرا بھی مقصد یہی ہے کہ خدا اور رسول مجھسے راضی ہون اسکے بعد حضرت جناب میرا گھوڑے پر سوار ہوئے وہ لوگ کہ جو خوف کفار سے بھاگی تھے بفضل خدا سے جب ظفر یاب رسالت مآب کو اوپر اعدا کے دیکھا گھوڑے دوڑا دوڑا کر میدان قتال میں پہنچے اور مال کفار سے میدان کو لبریز پایا تھا لوٹنے کو بڑھا یا نقد و جنس اور لڑکے عورتین چارپائے سب لیکر پاس رسول مختار کے لائی جب شمار کیا تو چھ ہزار مرد و زن و لڑکے

وغیرہ سب ہوئے اور اونٹ چوبیس ہزار اور گوسپند چالیس ہزار سے زیادہ
اور چالیس ہزار سکہ اوسوقت کے خدمت حضرت مین یہ سب مال واسباب
لیکر حاضر ہوئے تو حضرت نے عباد بن بشیر کو بلاکر فرمایا کہ عنایات رب مجیب سے
یہ غنیمت بیشمار تمکو نصیب ہوی ہے لیکن ابھی موقع تقسیم کا نہین ہے تم
اسکو بحفاظت تمام طرف جعرانہ کے لیجاو کہ وہ گاؤن درمیان مکہ اور طایف کے ہے
اور وہان چراگاہ بہت سے ہین جب مراجعت کرونگا تو اسکو تقسیم کرونگا
پس اونہون نے زمین ادب کو بوسہ دیکر چاہا کہ روانہ ہون کہ ایک عورت نے
امیرون مین سے غل مچایا

غل مچانا ایک عورت کا اسیرون مین سے اور کہنا اسبات کا کہ یارسول خدا مین آپ کے خواہر رضاعی ہون اور بلاکر حضرت کا مہربانے کرنا

اوسوقت ایک عورت نے ساتھ شور وفغان کے کہا کہ یارسول اللہ مین
کوکا آپ کے ہون یہ سنکر حضرت نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ کیا
نشان رکہتے ہے اوسنے بیان کیا کہ ایام طفلی مین ایک روز آپ میرے آغوش
مین تھے اور آپنے دندان مبارک سے میرے کاندہے کو پکڑ لیا تہا جب حضرت کو
یاد آیا تو ردائے مبارک بچہادی اور اوسپر بٹہایا اور بہت تعظیم وتکریم سے کے
اور اوسکے باپ مان کا حال پوچھا اوسنے عرض کیا کہ عرصہ گذرا کہ وہ دنیا سے
گذر گئے پھر حضرت نے اوسکو مسلمان کیا اور پوچھا کہ اگر تیرا جی چاہتا ہے
یہان رہنے کو تو بہن مثل اپنے بہن کے تجھکو رکہونگا اور اگر وطن جانے کا

ارادہ ہو تو کہو اوسنے وطن جانا اختیار کیا حضرت نے غلام و کنیز اور اونٹ اور گوسپند اوسکو عنایت فرمائی اور رخصت کر کے ارشاد کیا کہ جب جعرانہ مین ہم منزل کرینگے تو اپنے قوم و قبیلہ سے آنا مین سرانجام معیشت تیرا کر دونگا پس وہ خوش و خورم اوس انجمن سے ساتھ عزت و آبرو کی روانہ طرف وطن کے ہوے

بھیجنا ابو عامر کا واسطے قتل کفار کے اور شہید ہونا اونکا اور فتحیاب پھرنا لشکر اسلام کا

بعد اسکے حبیب خدا نے ابو عامر اشعری کو سپاہ ہمراہ کر کے حکم دیا کہ طرف اوطاس کے جلد جاؤ اور اعدا تک اپنے تئین پہنچاؤ اور مہلت اونکو پانی پینے کے بھی نہ دینا اونسے قتل کرنا اور جو کچھ غنیمت ملے اوسکو لی آنا پس وہ نامور مثل باد معہ سپاہ جا پہنچا اور دونو طرف سے تلوار چلنے لگے اور آواز دار و گیر کے بلند ہوے اور بہت سے نامور جانبین کے خاک و خون مین نہائی اور درید ہوشمند ساتھ ذلت و خواری کی اس جنگ مین مارا گیا اور اسطرف ابو عامر نامدار نے راہ خدا مین جان نثار کی لیکن تائید رب جہان آفرین سے دلیران دین نے اوپر اعدا کے نصرت پائی اور غنیمت بہت ہاتھ آئی جب اہل دین پاس سید المرسلین کے پہنچے تو حضرت نے شاباش و آفرین فرمائے اور چارپاؤن کو جعرانہ مین پاس عباد کے بھیجدیا

خبر پہنچنا حضرت کو اس بات کی کہ مالک نے طایف مین ایک سال کا بندوبست رسد وغیرہ کا کیا ہے یہ سنکر شیر خدا کو معہ فوج واسطے استیصال اوسکے اور سرا اوس کے مکان مین آگ لگا دینا

جب رسول خدا کو خبر پہنچی اہل طایف مین اوس نابکار نے کہانی اور پینے اور آلات حرب وغیرہ ایک سال کا سامان واسطے جنگ کے جمع کیا ہے حضرت نے حکم دیا کہ مردان جنگ آزمودہ کار جانب طایف کمر باندہین اور شیر خدا کو بلا کر نشان خاص عنایت فرمایا اور آپ بھی ایک ناقہ بادپا پر سوار ہو کر روانہ ہوے گرد و پیش دلیران کلاہ زرہ پوش اور تمامی سپاہ ساتھ شان و شوکت کے روان تھے کہ اثنا ے راہ مین ایک مکان پر گذر ہوا کہ مالک نے اوسکو بنایا تہا رسول خدا نے حکم دیا کہ آگ اسمین لگا دو جب وہ مکان زرنگار جلکر غبار ہو گیا تو حضرت مع سپاہ وہان سے روانہ ہو کر طائف مین پہنچے اور حکم دیا کہ دلیران دین اس قلعہ کو مثل نگین کے بیچ مین کر لیوین نامداران دین نے قلعہ کو ہر چہار طرف سے گہیر لیا اور مردمان قلعہ نے اوپر سے تیر و پتھر مارنا شروع کیا اور اس طرف سے مردان دین جواب دیتے تھے اسیطرح تمام دن لڑائی رہے مگر دلیران دین بہت زخمی ہوے جب شب ہوی تو حصار کے نیچے سے مردان کار اپنے اپنے جگہہ پر پھر آئی وشب تیرہ اون پر کچھہ بیداری اور کچھہ خواب مین گذری جب صبح ہوے دلیران جنگی نے مثل شیر کے چہار طرف سے قلعہ کو گھیر لیا اور چاروں طرف سے راہ عدو کے بند کی لیکن اہل قلعہ کو اسوجہ سے کچھہ پریشانی نہ تھے کہ سال بہر کا سامان جمع تہا اسیطرح سے دن بھر اہل دین مشرکین سے کبھی جلدی کبھی ساتھ درنگ کے جنگ کرتی تھے

خلوت کرنا رسول خدا کا ساتھہ حضرت امام دین کے اور راز کہنا اور دروازہ توڑنی بتونکی بہیجنا اور آنا ایک جماعت کفار کا واسطے جنگ کے اور اونمین سے خثعمی نامی کو جہنم مین بہیجنا اور بہاگنا اوس قوم کا

ایک روز سرور دین نے تنہا علی مرتضیٰ کو بلایا اور کچھ راز دیر تک ارشاد کیا کئی اصحاب سے
ایک جماعت نے آپس میں کہا کہ آج رسول خدا نے اپنے چچا زاد بھائی سے بہت سی
راز کہے ہیں یہ بات سنکر پیغمبر نے فرمایا کہ میں نے نہیں کہے ہیں بلکہ خدا نے ارشاد کیا ہے
او سوقت اوس قوم کو تعجب زیادہ ہوا اور حسد سے دل کباب ہو گئے حضرت نے
شیر خدا کو حکم دیا کہ تم جہاں بت خانہ پاؤ کھود کر گرا دو شیر خدا نے زرہ اوپر بدن کے
آراستہ کی اور کمر چست پر راہ خدا کے باندھکر درگاہ فلک اشتباہ رسول اللہ میں
حاضر ہوئے حضرت نے نشان خاص عنایت کیا اور دلیران جنگی سے ایک جماعت کثیر
ہمراہ کر کے سپرد خدا کیا اور رخصت فرمایا غضنفر ہاتھ میں نشان لئے اونچی نیچی
سب نامداران دین چلے جاتے تھے جسطرف پہنچتے تھے بتخانوں کو مسمار و برباد کر دیتے
تھے ایک روز اثنائے راہ میں ایک فوج نمودار ہوئے کہ مردمان خشم تمام کمر بستہ
واسطے انتقام کے تیر و خنجر لئے ہوئے زیادہ شمار سے میدان جنگ میں پہنچے اونمیں سے
ایک آدمی جنگجو کہ جہان میں مثل اوسکا کم تھا اور قوت و دلاوری میں رستم
وقت تھا وہ میدان میں گھوڑا دوڑا کر آیا اور مبارز طلب کرنے لگا کسی نے دلیران
دین سے مقابلہ اوسکا نکیا ہرچند اوسنے طعنہ زنی کی کسی نے سامنا نکیا جب شیر خدا نے
دیکھا کہ خوف سے اوسکے کسیکو جرأت میدان میں جانیکی نہیں ہے تو حضرت نے
خود چاہا کہ گھوڑی کو بڑھائیں کہ ایک مرد دیندار ابو العاص نامی آگے آیا اور کہا کہ ای
ہژبر ژیان میدان میں جانیکا آپکا کام نہیں ہے آپ سالار ہماری ہیں اور آپکی
جان کی ساتھ ہماری جانیں ہیں آپ اپنے جگہہ پر ٹہریے اور کسیکو اوسکے مقابلہ کو
بھیجیے حضرت نے فرمایا کہ دیکھتا ہوں تو اپنے لشکر میں کوئی مرد میدان اوسکا نہیں ہے

اگر میں اس دار و گیر میں تمہید ہوں تو یوں سالار اس لشکر کا ہوتا یہ کہکر گھوڑا اوٹھایا اور
اوس طرف سے اوس جوان ختعمی سے آتی ہے ایک تیغ اوپر خود حضرت کے اس زور سے
لگائی کہ اگر سنگ خارا پر پڑتی تو شق ہوجاتا مگر تائید حق سے کچھہ کارگر نہوئے جب شیر
پروردگار نے ذوالفقار کو بلند کیا اور پاس اوس ہیل سست کے جاکر ایسا ایک نعرہ
اللہ اکبر بلند کیا کہ ہیبت اوسکے سے تمام کوہ و صحرا لرز گیا اور سر نجس پر ایسا ایک وار
ذوالفقار کا لگایا کہ معہ زرہ دو نیم ہوکر پشت زین سے زمین پر آیا اور مشرکین اس
ضربت کے خوف و بیم سے تاب جنگ کے نہ لائی اور فرار ہوے شاہ مردان نے
تعقب نکیا پھر شیر خدا نے تائید پروردگار سے قوم ثقیف و موازن کے سب بتخانی
توڑکر برابر کردئے اور نام بتخانہ کا باقے نرکہا شعر

بہر بر زبان قاتل مشرکان	بتائید پروردگار جہان
بجی ثقیف و موازن تمام	ز بتخانہ و بت بر انداخت نام

خواب دیکہنا سرور کائنات کا اور تعبیر دینا کہ قلعہ خالی نہوگا اور التماس کرنا قوم کا واسطے جنگ کے اور اذن لینا اور ایک جماعت کا شہید ہونا اور پھر آنا اور پہنچنا اسد اللہ کا اور رسول خدا کا شیر خدا سے راز کہنا اور ندا دینا عمر کا اور منع کرنا حضرت کا

راوی کہتا ہی کہ سالار دین نے شیر خدا کو جب واسطے توڑنے بتخانون کے بھیجا تہا
تو ایک شب کو خواب مین دیکہا کہ ایک جام شیر کا سامنے رکہا ہی اور چاہا حضرت نے
کہ نوش فرمائین کہ ناگاہ ایک مرغ نے منقار سے اوس جام کو گرا دیا اس مین
آنکھہ حضرت کی کہل گئے تعبیر خواب حضرت نے اسطرح سے فرمائی کہ یہ قلعہ فتح نہوگا

جب صبح ہوئے تو خلیفہ اول سے اوس خواب اور تعبیر کو بیان کیا لشکر مین اوس
خواب نے شہرت پائی خلیفہ ثانی پاس رسول ربانی کے آیا اور سب حال پوچھا حضرت نے
ارشاد کیا کہ سچ ہے یہی تعبیر خواب ہے اسنے عرض کیا کہ اگر یہی حکم قضا و قدر ہے
تو آپ اجازت دیوین تاکہ سپاہ زیر قلعہ سے چلی آوے حضرت نے اجازت
دی اور عمر گیا اور دلیران دین کو یہ حکم پہونچایا مردان جنگ ازمائی کہا کہ اگر بغیر
فتح کئے اس جنگ کے ہم جاوینگے تو برابر والون کو کیا موںھ دیکھا دینگے
امیدوار ہین کہ اس ننگ کو ہم پر گوارہ نفرمائین عمرؓ پاس سالار دین کے آیا
اور پیغام انصار دین کا پہونچایا حضرت نے کہا کہ جو سب کی رائی واسطے جنگ کے
ہی تو کمر مضبوط باندہین اور قلعہ کو چہنین یہ پھر گیا اور جو حکم ملا تہا اوسکو بیان کیا اوس وقت
دلیران دین نے ہر چہار طرف سے قلعہ پر حملہ کیا اور اوپر سے اہل قلعہ نے تیر و سنگ
مارنی شروع کئے صبح سے شام تک اسیطرح جنگ رہی اور بہت کوشش واسطے
لینے قلعہ کے مردان دین نے کے لیکن کچہ کارگر نہوئی اور چند انصار نے شہادت
پائے جب شب ہوی تو خدمت رسولؐ مختار مین پھر آئے حضرت نے مہربانی سے
فرمایا کہ تمہاری کوشش مین فرق نہین لیکن حکم خدا ابھی واسطے فتح کرنی اس
قلعہ کے جاری نہین ہوا ہے تم دل تنگ نہو پھر حضرت نے اوس مقام پر انتظار
علی مرتضیٰؑ مین توقف فرمایا بعد دو روز کے جناب امیر علیہ السلام نے آکر قدمبوس
ہوئے اور حضرت نے گلی سے لگایا اور ہاتھ پکڑ کر خلوت مین لیگئے اور دیر تک
حسب فرمان ایزد منان راز نہان بیان کیا عمرؓ کو حیرت ہوے اور پس پردہ آکر
آواز دے کہا اے مقتدا ساتھ علیؑ کے خلوت اور راز گوئی کبتک ہوگی حضرت نے

کہا کہ مین نہین ساتھ علیؑ کے راز کہتا ہون بلکہ رب کریم نہایت کرم سے راز کہتا ہے کسیکو اسمین مقام چون وچرا کا نہین ہے جب عمرؓ نے یہ سُنا تو شرمندہ ہوا اور صلح حُدیبیہ کا عتاب یاد آیا تو چُپ ہو رہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ ساتھ علیؑ کی بہت دیر تک راز کہا کئے مگر سوائی خدا کے اور کوئی آگاہ نہوا جب وہ باتین تمام ہوئین تو جناب امیر علیہ السلام خندان خندان اپنے خیمہ مین تشریف لے گئے

آنا رسول خداؐ کا جعفرانہ مین اور تقسیم کرنا مال غنیمت کا قوم کو اور مہربانی کرنا سفیان پر

جناب رسول خداؐ دوسرے روز وہان سے روانہ ہوکر جعفرانہ مین پہنچے تو پہلے سب سے سفیان نے کہا کہ اس مال مین سے کچھ مجھکو بھی عنایت فرمائی اوسکے کہنے سے حضرت نے تبسم کیا اور چالیس وقیہ چاندی اور سو اونٹ جوان و فربہ اوسکو عنایت کئے اوسوقت وہ بہت خوش ہوکر تعریف کرنے لگا اور عرض کیا کہ دو لڑکے جوان رکھتا ہون اونکو بھی کچھ عنایت ہو حضرت نے مثل اوسکے اون دونو کو بھی عنایت کیا اوسوقت یہ بہت سے مدح وثنا کرنے لگا اور کہا کہ اس ہمت وسخا کو نہ کسی سے سُنا ہی نہ دیکھا ہے اوسکے بعد سہیل وصفوان وحارث وخویطب اور حکیم اور سب سرفرازان ملی کو سو سو اونٹ دیکر سرفراز کیا حکیم نے کہا کہ مین اور سو اونٹ کے تمنا رکہتا ہون حضرت نے موافق خواہش اوسکے سے اور سو اونٹ عنایت کئے اور ایک گروہ کو اوس قوم سے پچاس پچاس اونٹ دئے اور یہ بخشش اسواسطے تھے کہ تا دین حق کے طرف رغبت کرین

پڑہنا عباس کا قصیدہ کو سامنے رسول خداؐ کے اور عطا فرمانا

اوسکو چار اونٹ اور ناگوار ہونا اوسکا اور حکم دینا حضرت کا واسطے کاٹنے اوسکے زبان کے علی مرتضیٰؑ کو اور لیجانا اوسکو باہر صحبت کے اور سو اونٹ دینا اوسکو اور راضی ہونا اوس کا اوپر چار اونٹ کے

ایک شخص عباس پسر مرداس کہ فن شاعری مین دخل رکھتا تھا اوسنے قصیدہ حضرت کی تعریف مین پڑھا حضرت نے چار اونٹ اوسکو دینے کا حکم دیا اوسکو از روے طمع کے یہ بخشش کم معلوم ہوئے اسوجہ سے کئی شعر ناپسند دیدہ زبان پر لایا جب وہ گفتار بیہودہ حضرت کے کان تک پہنچے تو ضرغام دین کو حکم ہوا کہ زبان اسکے کاٹ ڈالو وہ حضرت آستین اوسکے پکڑکر صحبت شاہ دین سے باہر لیگئے عباس نے جو ہاتھ اپنا علیؑ کے ہاتھ مین دیکھا تو خوف سے کانپنے لگا اور رو رو کر کہنے لگا کہ ای شیر پروردگار زبان میرے فی الحقیقت کاٹئے گا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ حکم رسولؐ مین ایک سرمو فرق نہین ہوسکتا ہے یہ سنکر وہ بیقرار زار زار رونے لگا حضرت اوسکو ہاتھ پکڑے ہوے پاس اونٹون کے لیگئے اور کہا کہ ای پسر مرداس رسول اللہؐ نے سو اونٹ تک تجھکو حکم دیا ہے جو انہین سے پسند کرلے جب اوسنے یہ خوشخبری سنی دست و پا چومنے لگا اور رو رو کر کہنے لگا کہ ای اہلبیت سخاوکرم آپ کا زبان کاٹنا یہ ہے اب آپ جتنے فرمائین اوتنے شتر مین لون جناب امیرؑ نے ارشاد کیا کہ میرے رائی تو یہ ہے کہ اوپر عطائے رسولؐ کے راضی ہو کہ یہ تیرے حق مین بہتر ہی عباس نے قبول کیا اور وہی چار اونٹ لے اور اپنے مکان کو تعریف کرتا ہوا چلا گیا

رشک کرنا انصار کا تقسیم غنیمت سے اوپر قریش کے اور باتین بنانا اون لوگونکا اور سننا حضرت کا اور مجمع کر کے سب بیان کرنا اور اون کا راضی ہونا

جوانان کوتاہ نظر کم ظرف نے آپسمین کہنا شروع کیا کہ میدان رزم مین ہم جان فشانی کرین اور دشمن سے غنیمت ستانی کرین اور بنی عبر ونکو زر اور شتر تقسیم کرتے ہین اور تیر و تبر ہمارے حصہ مین ہے اسیطرح کے باتین آپس مین کرتے تھے یہ باتین سب سماعت خیر الانام مین پہنچین حضرت نے فرمایا کہ ایک خیمہ نزدیک دولت سرائے نصب کرو اور اوسمین سب مال جمع ہو جب وہ خیمہ استادہ ہوا اور سب انصار اوسمین جمع ہوے حضرت جناب امیر علیہ السلام کا ہاتھ تھام کر خیمہ مین لیگئے بعد حمد و ثنا ے خداوند جہان کے اسطرح سے انصار سے عذب البیان ہوے کہ مینے ایسا ایسا سنا ہی جو لوگ کہ بزرگان قوم تھے اونہون نے شرمندگی سے سر جھکا لیا اور عرض کی کہ ہرگز یہ گفتگو ہمارے نہین ہے جوانان نادان جاہل کا بیان ہوگا امیدوار ہین کہ قصور ہمارا معاف ہو پھر اشرف انبیا نے کہا کہ حقوق میرے کو یاد کرو آیا گمراہ نہین تھے تم اور مینے ہدایت نہین کے میرے کوشش سے مسلمان صاحب اعتبار اور مالدار ہوے سبھون نے کہا کہ آپ کے حق ہماری گردن پر حد سے بیشمار ہین پروردگار نے آپ کے طفیل سے ہمکو مرتبہ عالی پر پہنچایا پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ جو جور و ستم تمپر ہوا مینے ساتھ دیا اور احترام و ادب کیا جب یہ بات فرما چکے سب انصار دو نے لگے اور پائے مبارک کو چوما اور عرض کیا کہ اسقدر لطف و مہربانی کیجئے کہ جسکے مستحق ہو جائین مال اور اسباب سب آپ پر فدا ہے خوبئ اعمال چاہئے جسمین مرضی

آپ کی سے وہی خوشی ہماری ہے حضرت نے فرمایا کہ اہلحرم کو جو اسباب میں نے دیا ہے وہ از راہ قرابت کے نہ تھا بلکہ اون سرکشون کے تالیف قلوب کے واسطے تھا کہ ایمان ناچاری سے لائی ہین نہ کہ رغبت سے اور تمکو جو مال دنیا نہین دیا تو خاطر جمع سے تھے کہ تم ایمان کامل رکھتے ہو اب صاف صاف کہتا ہون آیا تم راضی نہین ہو کہ وہ قوم اونٹ اور گوسفند لیکر اپنے گہرون کو جائین اور تم بخوشی و خورم ساتھ میرے اپنے مکانونکو چلو جب یہ بات اشرف انبیا نے کہی تو سب انصار باوفا نے عرض کیا کہ ہمکو یہ مال درکار نہین بلکہ یہ چاہتے ہین کہ آپکی خدمت مین صبح و شام جان و مال سے فدا رہین

وعظ فرمانا حضرت رسالت پناہ مکا قوم کو اور گریہ کرنا اون کا اور ہاتھ پکڑنا ید اللہ کا اور اون کے گہر مین تشریف لیجانا

حضرت نے فرمایا کہ یقین سے جاننا چاہئے تمکو کہ دنیا مین زندگی چند روز ہے آخر کار جدائی ہے اور دنیا کو فنا ہے اور عقبا کو بقا ہے وہ بات کرنا چاہئے کہ فردوس مین ہمیشہ باہم رہین اور وہان موت نہین ہے جب مین اس دنیا سے گذرونگا تو یہ انتظام باقی نہ رہیگا اور بہت سے لوگ اہلبیت حق سے پھر جاوینگے اور آل میرے پر انقلاب واقع ہوگا اور کینہ ہائے دیرینہ سے اوپر آل یتیم میرے کے جفا و ستم بہت کرینگے مین تم لوگون میں بحکم خداوند ارض و سما دو چیزین گران قدر چھوڑے جاتا ہون قران اور عترت اپنی کو اور پروردگار اپنے قدرت سے اوپر لب کوثر کے ان دونو کو ساتھ اکرام کے مجھہ تک پہنچائیگا اور جو انکی بزرگی کریگا وہ انکی ساتھ اوپر حوض کوثر کے میرے پاس آئیگا اور آب شیرین کہ وصف اوسکے مین زبان قاصر ہے پئیگا اور قیامت مین تشنہ ہوگا اور کردار بد سے ندامت پائیگا اور دوسرے یہ کہ جو ان دو چیز سے پھریگا

روز حساب پیاسے اور زبان منہ سے نکالے ہوئے پشیمان اپنے کردار نا صواب سے اور
ہراسان دشواری عذاب سے اور خود شان عجز وزاری سے بہ امید مددگاری میرے
آئینگے اور ملائکہ انکو میرے پاس سے ساتھ قہر کے نکالین گے اسوقت کہونگا کہ یہ اصحاب
میرے ہین ملائکہ کہین گے کہ آپ آگاہ نہین ہین کہ بعد آپ کی ان ظالمون نے آپکے
اولاد سے کیا کیا ہی یہ لائق شفاعت درحم کے نہین ہین جنت سے انکو کیا کام دوزخ
انکا مقام ہے یہ کہتے ہوئے ڈورانی طرف جہنم کے لیجائینگے پھر وہ ہمکو بتائین گے
جسکو روز جزا سرفرازی اپنی منظور ہو وہ مجھسے جدا نہو اور وفائی خدا پر راضی رہے
اس فرمانے سے سید المرسلین کے دلیران دین رونے لگے اور حضرت وہانسے
اوٹھے اور ہاتھ جناب امیر علیہ السلام کا پکڑکر اپنے بارگاہ مین تشریف لیگئے

آنا چند آدمیون کا اہل کفار سے اور ایمان لانا اور درخواست رہی قوم سکے کرنا اور پھیر نا حضرت کا اونکو

راوی کہتا ہے کہ دوسرے روز جب آفتاب بلند ہوا تو دس قوم گر تحفہ سے چند آدمی
پاس رسول خدا کے آئے اور ساتھ صداقت وصفائی کے بیان کیا کہ ہم گناہ گارون سے
گناہ بہت ہوئے ہین لیکن خداوند عالم نے آپ کو رحمۃ للعالمین ارشاد کیا ہے
امیدوار ہین کہ ہمپر بخشش کیجئے ایک شخص اونمین سے شیرین زبان آگی آیا اور کہا
کہ حلیمہ جو آپکے مادر رضاعی ہین وہ نسبتی بہن ہمارے تھین اگر وہ بادشاہ یمن یا
سلطان روم کو دودہ پلاتین تو ان سے ہمکو فائدہ بہت پہنچتا اور آپ تو سب سے
افضل ہین کہ آپ پر سب کا حق عیان ہے ہمپر بخشش وکرم کیجئے اور برابر والدہ مین
تحریم فرمائے حضرت نے ارشاد کیا کہ تمنے خود اس کام مین دیر کی ہین ... تا ... شین

تھا اسیر باقی اور غنیمت ابھی تک میں نے تقسیم نہیں کئے ہیں اب سچ کہتا ہوں میں کہ سب
غنائم نہیں دونگا میں کہ اہل جہاد بھی حق رکھتے ہیں ان دو چیزوں میں سے یا اسیر
یا غنائم ایک چیز تم لو اوس وقت اون حاجتمندوں نے کہا کہ ناموس ہمارے ہمکو
عنایت ہوں خیر الانام نے فرمایا میں نے اپنا حصہ اور آل ہاشم کا بحل کیا تمکو اور اصحاب سے
بھی اجازت دلوادونگا مگر اسطرح سے کہ صبح کے نماز میں جب اصحاب دین جمع ہونگے
تو تم آکر اپنے حاجت بیان کرنا جب وقت نماز کا ہوا اور موذن نے آذان کہے اور سب
اصحاب دین جمع ہوئے حضرت نماز میں تھے کہ وہ لوگ آئے اور اپنے ناموس کے
واسطے خواہش کئے حضرت نے اصحاب دین کیطرف دیکھکر ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ
ضلالت سے پھرے ہیں اور اسلام اختیار کیا ہے انکی اوپر مہربانی کرنا سب کو روا ہے
اور میں نے اپنا حصہ اور اپنے عزیزونکا حصہ بحل کیا تم بھی اگر اپنا حصہ بخش دو تو اس
قوم پر احسان ہوگا اور جسکو نقصان معلوم ہو وہ عوض میں اسیر کے چھ اونٹ
مجھسے لے سب نے عرض کیا کہ قیدیوں پر کیا موقوف ہے اگر آپ ہمارے جان
ومال کو تقسیم کیجئے تو ہمکو عذر نہیں ہے پھر حضرت نے اسیروں کو اوس قوم کے
حوالہ کیا اور وہ اپنے مراد کو پہنچکر خوش اور شاد ہوئے +

دریافت کرنا رسول خدا کا احوال مالک کو اور وعدہ پھیرنے مال کا کرنا اور آنا اوس کا اور مشرف ہونا اسلام سے اور کعبہ میں آنا رسول اللہ ص کا

سرور انبیا نے اون لوگوں سے پوچھا کہ مالک کا کیا حال ہے لوگوں نے عرض کیا
کہ کیا کہیں حال ہم اوس نوجوان کا طایف میں افسردہ دل اور خوف زدہ اپنے

کرنا رسے منفعل ہے حضرت نے ارشاد کیا کہ جو وہ میرے پاس آئی اور نور اسلام سے
زنگ کفر وضلالت کو دور کرے تو مین اوسکے مال اور اسباب معہ اہل عیال
اوسکو دونگا اور اسکے سوا انعام بھی دونگا وہ لوگ دعا دیتے ہوے شاد شاد
طرف اپنے شہر کے روانہ ہوے جب طایف مین پہنچے تو مالک کو خبر دی وہ سنتے ہی
اس خبر فرحت اثر کے طرف سید انبیا کے روانہ ہوا اور پہلے آکر حضرت کی خدمت
مین آداب و تسلیمات بجا لایا بعد اسکے کلمہ شہادت کو زبان پر لایا حضرت نے
بہت لطف و مہربانی سے جواب سلام ارشاد فرمایا اور پاس اپنے بٹھایا تب
شرمندگی سے اوسنے سر جھکایا حضرت نے شفقت سے مال و اسباب معہ اہل و
عیال اور سو اونٹ زیادہ بطور انعام اضافہ کرکے دل اوسکا بڑھایا اور شہر
طایف کا امیر بنایا پس مالک بخوشی و شادمانی رخصت ہوکر طرف طایف کی
معہ اہل و عیال اپنے کے گیا اور حضرت نے گوسپند وغیرہ اور مال اوپر اصحاب
کے تقسیم فرمایا اور جعفرانہ سے طرف حرم کے روانہ ہوے جب داخل کعبہ سرور
کائنات ہوے اور عمرہ سے فراغت کی

شعر

عزیزی ز اصحاب عتاب نام	خردپیشہ و صاحب احترام

پس ایک اصحاب عتاب نام صاحب احترام کو اوپر اوس ملک کے حاکم کیا اور چنید
آدمی ہر جان دین سے واسطے تعلیم ارکان دین کے اہل حرم پر مقرر کئے اسواسطے
کہ لوگوں کو احکام اسلام سکھاوین اور سفیان کو بھی جبر جان کا حاکم کیا وہ
ولایت اون کے ملکیت کے بعد اوسکے خود بدولت طرف مدینہ کی تشریف لائے

آغاز داستان نازل ہونے آیہ تحریم کے اور خلوت کرنا آنحضرت کا ماریہ سے اور پہنچنا حفصہ کا اور اوپر اپنے حرام کرنا ماریہ کو اور منع کرنا اظہار حال کو

ہجرت سے نوان سال تھا کہ رسولخدا پر آیہ تحریم نازل ہوا اور باعث اوسکا راوی نے لکھا ہے کہ خیرالانام کا یہ قاعدہ تھا کہ ہر روز ساتھ ایک زوجہ کے آرام فرماتے تھے ایک روز باری حفصہ کے آئی تو طرف حجرہ اوسکے کے قدم رنجہ فرمایا اوسنے عرض کیا کہ آپ آج مجھکو معاف فرمائے کیونکہ مجھی اپنے باپ سے کچھ کام ہے اوسکو حضرت نے اجازت دی جب وہ دروازہ سے باہر ہوئے نبی نے رغبت جانب ماریہ کی کہ وہ جاریہ حضرت کے تھے اوسکو اپنے پاس طلب کرکے دروازہ بند کرلیا حفصہ اپنے باپکے پاس سے آئی اور دروازہ کو بند پایا اسپر رونا چاہا رسولخدا نے دروازہ کھولا وہ روکر کہنے لگی کہ اے اشرف خلق کیا عزت دتوقیر میری رہی ہے کہ بستر میرے پر یہ کنیز بیٹھی ہے حضرت نے اوسکو تسکین و دلاسا دیا اور فرمایا کہ مینے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا یہ سنتے ہی شادمانی سے خوش ہوئے حضرت نے کہا کہ مینے واسطے تیرے اوسکو حرام کیا لیکن تو اس راز کو کسی سے نہ کہنا اور اگر کہی گے تو گنہگار خدا اور رسول کے ہوگے

کہنا حفصہ کا اس راز کو عایشہ سے اور فخر کرنا اس راز کی ظاہر کرنے بین اور ظاہر کرنا عایشہ کا رسول خدا سے اور آزردہ ہونا رسول خدا کا اور نازل ہونا آیات کا

بعد ایک ساعت کے اشرف انبیا واسطے کسی ضرورت کے باہر گئے حفصہ نے

بذوق تمام بیٹی نے ابوبکر کے کہا کہ ایک خوشخبری میں تجھکو دیتی ہون کہ آج
خیر الانام نے بہ پاس خاطر میرے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا لیکن اس راز کو کسی سے
بیان نکرنا شعر

کہ فرمود تاکید سید مرا	کہ دارم نہان دردل این ماجرا

ظاہر مین عایشہ نے قبول کیا مگر دلمین کہا کہ موقع پاکر حضرت سے کہونگی اسمین جبرئیل جناب
رب جلیل سے پاس رسول جلیل کے معہ آیہ تحریم لیکر نازل ہوئے اور سب حال بیان کیا
دوسرے روز جو شفیع امم نے طرف حجرۂ عایشہ کے قدم رکھا اوسنے از راہ طعن کے
کہا کہ ای سرور دین دل آپکا غمگین ہوا آجکی بارے سے بیٹے ماریہ کو دی لیکن اور دنکی
بارے مین اون کے عیش کو مبدل بطیش نفرمائیگا اوس سے جو یہ کہا یہ رسول مقبول یعنی
سنا نہایت ملول ہوئے کچھ جواب ندیا اور طرف حجرۂ اپنے کے چلے گئے اور حفصہ کو
بلاکر فرمایا کہ ای ناقص العقل کسواسطے تونے یہ راز ظاہر کیا اسکا سبب حفصہ کا اور منہ زرد
ہوگیا اور عرض کیا کسنے آپ سے بیان کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ حق علیم و خبیر نے
اسنے شرمندگی سے سر جھکا کر پشیمان چلے گئے

بیان آیات وحی کے نازل ہونیکا بیچ مقدمہ عورات رسول مقبول کے

روح الامین نے جانب رب العالمین سے خدمت مین سید المرسلین کے آیہ تحریم
پہنچایا کہ اوپر اپنے کسواسطے حلال کو مرضی ازواج سے حرام کیا پروردگار غفور و رحیم
ہی اور بیان فرماتا ہے کہ کفارہ قسم کا آسان ہے پروردگار نے بطور حکایت کے
بیان کیا کہ پیغمبر نے صداقت سے بعض ازواج اپنے سے راز اپنا کہا تھا اوسنے
کم ظرفی سے افشا کیا خداوندا نے اوس سے آگاہ کیا جب نبی نے اوس سے

پوچھا کہ کیوں یہ راز افشا کیا دست کہا کسنے خبر دے تمکو نبی نے فرمایا جو علیم وخبیر ہے اسکے باب میں مستتب لا سباب نے عتاب سے طرف ازواج نبی کے خطاب کیا کہ نادم ہو گفتار اپنے سے اور توبہ کرو گناہوں اپنے سے اور نبی کو رنج مدو کہ خدا اوسکا یار و مددگار ہوا اور وہ امت میں صالح المؤمنین ہے اور روح الامین اور ملائکہ کررو بین اوسکے مدد کو زمین پر آتے ہیں نبی تمکو طلاق دیگا اور پروردگار اوسکو عورتیں تمسے بہتر دیندار اور ایمان اور پرہیزگار اور فرمانبردار باکرہ دیگا اور بیان اشارہ آیت کا یہ ہے کہ ثیبہ بیٹی عمر کے کہ ایک شوہر پہلا رکھتے تھے اور عائشہ بیٹی ابوبکر کے باکرہ تھی جو حضرت کے نکاح میں آئے اس بیان کے توضیح میں رب قدیر نے آیت چند بطور نظیر کے ضرب المثل فرمائی ہیں کہ جسطرح عورت لوط و نوح نبی کے کہ حکم اونکی ہے با صبر ہوئیں تھیں اور خیانت کی تھی اسوجہ سے خدا نے اونکو اون سے جدا کیا اور اون عورتوں کا بوجہ عصیان و انتقام گئے نار جہنم میں مقام ہوا اور بعد اسکے مثال عورات نیکوکار کے فرماتا ہے مانند عاصیہ زوجہ فرعون کہ راہ دین میں او سکے کا شوہر سے بہت ایذا اوٹھائی اور ایمان سے نہ پھرے جب تو اسنے واسطے رہائی کے دعا کی تو بہشت بریں میں جگہ پائے دوسرے مریم مادر مسیح کہ خداوند عالم نے اسکا تقویٰ پاکی سے جیسی عفت الٰہ کہا ہے اور فرمایا خدا نے کہ اگر تمکو نبی طلاق دینگے تو ہم عوض اوسکے عورت ثیبہ مثل زن

فرعون او باکرہ مثل مریم کی عطا کر دیگا

بیان معنے صالح المومنین کا

پہلے جو مدعی حجت قوی ڈھونڈھی تو ثابت ہوتا ہے گناہ کہ آیہ اِن تتوبا گواہ ہے اور وہ گناہ یہانتک پہنچا کہ طلاق ضرب المثل خداوند عظیم نے کتاب کریم میں بیان فرمائے

وراوسکے سوا کلام اور حدیث قول خدا ونبی سے توبہ قبول ہونا ثابت نہین ہے بلکہ
ارشاد خالق انس وجان نے یہ اوصاف صاف جناب بشیر خلائق کے عوض بین عطا فرمایا
زنان خوب ترکا اوس جناب رسالت کو سُنایا ہے اور خوبی زن فرعون اور مریم بمقابلہ
بطور ضرب المثل کے خوب تر اور نیکی کے تصریح کرتی ہے دوسرے مثال زوجۂ لوط
اور نوح سے مقام نوحہ وزاری ہے کہ بیبیان پیغمبران سابق کے تھین اور کفر وخیانت
اونکی کتاب اللہ سے ظاہر ہے تیسرے یہ کہ اوس امت بیشمار سے ایک آدمی کو
رسول مختار اور پروردگار نے اختیار کیا اس بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب زمانہ
پلٹ جاویگا تو نبی سے سب اجنبی ہوجاوینگے لیکن حقتعالے جو دلونکی حال سے
آگاہ ہے تو دلالت کرتا ہے قول اوسکا اوپر جانفشانی کرنے علی مرتضیٰؑ کے
اور صالح المومنین مین جو اصحاب نے اختلاف کیا ہے کہ یہ کس سے مراد ہے
یہ بات بھی از روئی عناد کے ہے وگرنہ ظاہر وآشکار ہے کہ مقام نصرت مین مراد
صالح المومنین سے اوسی نامدار سے ہی کسواسطے کہ کسی لڑائی مین پیغمبر سے جدا
نہین ہوئے اور جہان مشکل پڑے اور اصحاب بھاگی یہ ہر جگہ ثابت قدمی سے
جان فشانی کرتے رہی اور بیان رسولؐ زمان سے ظاہر ہے کہ آپنے فرمایا کہ حکم
خداوند جہان سے جو بینے آفتاب کے طرف نظر ڈالے تو قدرت خدا سے دو سطرین
لکھے ہوئے دیکھین کہ اللہ خدا ہے اور محمدؐ نبی ہے اور علیؑ ولی ہے اور روشنے
آفتاب کے اس کلام کے برکت سے تمام عالم پر روشن ہے اور فضل خدا سے
صالح المومنین سوئے امیر المومنین کے اور کسی سی مراد نہین ہوسکتے

اور قسم کھانا رسولؐ خدا کا اور ایک ماہ حضرت کا حجرہ مین بیٹھنا

راوی کہتے ہیں جبکہ خاطر مبارک رسول اللہ ازواج سے مکدر و ملول ہوئے آزردگی سے قسم کہائی کہ ایک مہینے تک باصبر ہونگا اور اوس مدت تک کسیکے گہر نجاؤنگا تو مسجد میں ایک حجرہ تہا اوس میں سکونت اختیار کیے اور وقت نماز کے باہر تشریف لاتے تھے اور پہر حجرہ میں چلے جاتے تہے سب اصحاب دین کو یقین ہوا کہ رسول امین نے طلاق دی ازواج کو اور ازواج میں بہی اضطراب ہوا ہر ایک دوسرے کو برا کہتے تہے عمرؓ نے ایک روز جاکر عرض کیا کہ سب خاص و عام میں مشہور ہوا ہے کہ ازواج کو خیر الانام نے طلاق دی حضرت نے فرمایا کہ یہ خبر سراسر خلاف ہے لیکن مینے قسم کہائی ہے جبتک وہ مدت تمام نہوگی میں نجاؤنگا عمرؓ نے یہ جواب سُنا خوشی سے تکبیر کہے جب یہ راز ہویدا ہوا تو سب کے دلوں سے وہ خیال باطل گیا اور ازواج کو بہی خوشی حاصل ہوئے جب اونتیس دن گذری اور زمانہ قسم کا منقضی ہوا تو حضرت دولتسرا میں تشریف لیگئے سب ازواج قدمبوسی سے مشرف ہوئیں اور دل سب کا اوس عنایت سے شاد اور گہر سب کا آباد ہوا ۔

خبر پہنچنا جاسوس کے کفار کے پاس سلطان روم کے اور اتفاق کرنا اوسکا آمادہ ہونا واسطے جنگ کے اور حکم دینا حضرت کا قوم کو واسطے مہیا ہونے کے

راوی کہتا ہے جب خیر الانام کعبہ سے طرف یثرب کے آئی تو چندے آرام فرمایا انہیں شام سے خبر آئی کہ اعدائے دین کیا نصرانی وکیا مشرک اور کیا یہود سب آپسمیں متفق ہوکر پاس سلطان روم کے گئے اور ظلم وجور خیر البشر سے بہت کچھ بیان کرکے

ترغیب واسطے جنگ کے اور سکو دلائی ہے سلطان نے بھی مستورات ... لشکر روم اس عرزبوم سے جمع ہوا اور ہر شہر سے ایک ایک سردار معہ سپاہ بیشمار
ہمراہ لیکر میدان مین خیمہ استادہ کرے پس مقدار مین وہ لشکر مور و ملخ سے زیادہ ہے
اور دوسرا گروہ دادخواہ ہونگا مقام بلقا سے لشکر شام تک برابر جمع ہو رہا ہے اور
سلطان نے حکم دیا ہے کہ جب شہر بلقا سے سوار ہو ان تو سات دن لشکر طرف یثرب کے
روانہ ہو یہ خبر خیر البشر نے سنکر انصار و مہاجرین کو حکم دیا کہ جنگ پر کمر باندہین اور طرف ملک
شام کے قبل آنے اوس لشکر کے یہان سے روانہ ہون بموجب حکم شاہ دین دلیران کار
بایقین سرانجام جنگ مین سرگرم ہوئے اور طرف قبایل کے بھی آدمی روانہ کئے
راوی کہتا ہے کہ مردان رزم حکم خدا سے مستعد بعزم جنگ ہوئے لیکن کمی سامان
سفر اور درازی راہ سے نہایت تنگ تھے دوسرے اوس سال قحط و نایابی غلہ سے
اور پانی سے ہاتھ پاؤن سست اور لاغر ہوگئے تھے لیکن فرمان رسول آخر زمان سے
انحراف نکیا اور موافق مقدور اپنے کے ہر ایک نے سامان مہیا کیا ✽

حکم دینا حضرت کا امیرون کو دینے مین اسباب سفر و جنگ غریبون کو اور علی مرتضیٰؑ کو جانشین کرنا اور متوجہ بہ شام ہونا

جناب رسالت مآبؐ نے ممبر پر تشریف لیجا کر ارشاد کیا واسطے خوشنودی میرے اور
مرضی باری تم لوگون نے سفر اختیار کیا امیرونکو چاہیئے کہ غریبونکی خبرگیران ہون بموجب
ارشاد کے سب نے قبول کیا کسینے سب مال دیا اور کسینے نصف مال اور کسینے ثلث مال
دیدیا اور سب غریبون نے بھی سامان سفر درست کیا اور سبب یہ تھا کہ خداوند جہان نے
حکم فرمایا اوپر بندگان اپنے کے کہ جو اصحاب دین چاہے سوال کری اشرف المرسلین سے

اور اپنے مقدور کے موافق تصدق پہلے کرے جو یہ آیہ جاثریۃ اللعالمین ہے اوپر رسول امین کے آیا خوف تصدق سے کسینے کوئی بات نبی سے نہ پوچھی بجز شیر یزدان شاہ نجف کے کہ اون دنون روزوقتین روپیہ حضرت کا صراف کے پاس جمع تہا حضرت ایک روپیہ روز صبح کو تصدق راہ خدا مین کرتے تہے اور نبی سے سوال کرتے تہے اور جواب سنتے تہے اسطرح سے دس روز گذری اور سوائی جناب امیر علیہ السلام کے کسینے نبی سے کوئی بات نہ پوچہی جب دس روز کامل گذری پروردگار دانا وعالم سب کے دلون سے تہا اوسنے تکلیف تصدق کے بندون پر سے موقوف کی اوسوقت سب خوش دل ہوئے اور پاس رسولخدا کے آنے لگے اور مانند بلبل کے چہچہانے لگے اس حصہ مین اہل ملت تمام خاص وعام مین انصاف سے دیکہنا چاہئے کہ فرمان خلاق جہان سے دینے مین دو ایک روپیہ حال سب کا ظاہر ہوا نصف اور تمام مال دینا مرتبہ کمال رکہتا تہا اب یہ ضمنًا بیان ہوا اب شروع داستان اسطرح ہے کہ حسب ارشاد سید زمان سے اہل شہر اور اہل قبیلہ کیا تنگدست اور کیا غنی واسطے کارزار کے دلیران شمشیر زن تیس ہزار بسامان جنگ کئے ہوئے آراستہ وپیراستہ جمع ہوئے حبیب خدا صفوت کردار انجام کار سے آگاہ تہے کہ بی جنگ کے پہرنا ہوگا ملک شام سے اور تیغ نہ نکلی گے نیام سے علیؑ کو اسواسطے ہمراہ نہ لیگئے تہے اونکو مکان اور اسباب سب اپنا سپرد کرگئے تہے اور اپنے مقام پر چہوڑ گئے تہے اور خود بنفس نفیس تشریف لے گئے تہے

راہ دشمنی سے کہنا دشمنون کا کہ رسول خدا نہین چاہتے تہے علیؑ کا چہوڑنا اور آگاہ ہونا اسد اللہ کا اور پاس رسول کے ... کا آنا اور تسلی اون کے کرنا اور چہوڑنا واسطے جانشینی کے

راوی کہتا ہے کہ جب سالار دین نے علیؑ کو جانشین کیا تو چند حاسدان علیؑ نے یہ بات کہنا شروع کی کہ سید انبیا علیؑ سے بیزار ہین ایسے بات سے سرور کائنات نے علیؑ کو ہمراہ نہین لیا علی مرتضیٰؑ نے جب یہ بات سُنے تو غم سے بیتاب ہوگئے اور پاس سرور دین کے گئے شفیع اُمم نے جو ملکدر دیکھا کمال مہربانی سے پوچھا امیرعرب نے عرض کیا کہ اے اشرف کائنات جدائی آپکی مجھکو شاق ہے اور نعلین جہاڑنا فخر دو جہان ہے آپ مہربانی اور کرم سے اس نعلین بردار کو اپنے سے جدا نفرمائے اور زبان طعنہ زنی سے نبیؐ آزردہ ہوئے علیؑ سے جب یہ سُنا تو رسول خدا رونے لگے اور پیشانی مبارک کے چند بار بوسہ لئے اور فرمایا کہ تو یاور اور مددگار میرا ہے اور تو مثل ہارون موسیٰ نبی کے بعد وصی اور جانشین میرا ہے اسواسطے مکان اور ناموس تمکو سپرد کیا تم جاکر میرے جگہ پر بیٹھو علی مرتضیٰؑ نے جو یہ شفقت دیکھے تو خوشی سے چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہوگیا پھر ادب سے کچھ عرض نکر سکے اور طرف یثرب کے روانہ ہوئے اور خیر الانام جانب شام کے تشریف لیگئے اور بتائید خالق علام سرحد ملک شام مین مقام تبوک نام مین پہنچے وہ مقام عجیب فرحت فزا اور میدان دلکشا درختان بیشمار میوہ دار سایہ دار تہا حضرت اوس سرزمین پر اقامت گزین ہوے کہ وہان چند فائدے تہے ایک یہ کہ ملک شام قریب تہا دوسرے یہ کہ سپاہ کو آسایش رنج راہ سے تہے تیسرے یہ کہ لشکر سلطان روم سے وہان تباپانہ تہا اسواسطے ٹہرے کہ خبر صحیح معلوم ہو

ٹہرنا سرور کائنات کا تبوک مین اور پہنچنا ابوذر کا اور مہربانی کرنا اور حال آیندہ کا اون سے بیان فرمانا حضرت کا راوی

شیریں زبان اسطرحسے بیان کرتاہے کہ سید انس وجان جب یثرب سے جانب شام روانہ ہوئے تھے ابوذر اصحاب خاص بالیقین اوس جناب کے ستھے تنگ دستی سے سواری اونکو دستیاب نہ تھی پیادہ روے اختیار سے اور ضعیفی سے تمام بدن سست اور سامان سفر اوپر پشت کے تھا اسوجہسے ہمراہ رسول اللہؐ کے نہ پہنچے تھے جسقدر رہو سکتا تہا راہ طی کرتے تھے مثل گرد کاروان کے پیچھے چلے آتی تھے جب تبوک مین خیر الانام نے مقام کیا تو یہ بھی آکر پہنچے حضرت نے حکم دیا کہ چند اصحاب پیشوائی کو جاوین بموجب حکم کے کچہ اصحاب آگے واسطے پیشوائی کیگئے تو دیکھا کہ رخ زرد منھہ پر گرد پشتارہ پشت پر بندھا ہاتھہ مین عصا پاؤں مین آبلہ پڑے ہوئے اس حال تباہ سے بقوت ایمان طرف رسول زمان کے چلے آتے ہین رسول خداؐ نے اس حال سے اونکو دیکھکر تعظیم کے اور پاس اپنے بٹھایا یہ پاؤں پر حضرت کے گر پڑے اور رونے لگے حضرت نے اونکے سر کو اوٹھایا اور لطف و مہربانی سے حال پوچھا ابوذر نے عرض کیا کہ ای مقتدائے جہان غم جدائی نے اس ناتوان کو بیجان کیا تہا اب دولت قدمبوسی سے نہایت شادمان اور نوجوان ہوگیا ہون اور وہ رنج وسختی پیادہ روی کی بھول گیا حضرت نے اوپر اونکے آفرین کی اور فرمایا کہ مین اوس روز کو دیکھتا ہون کہ تمسے پوچھینگے کہ کون سے جگہ بہتر ہے تم کہوگے کہ زمین حرم سے تا ان ایمان سے مشرف ہوا ہون مین پھر تمسے پوچھینگے کہ بدتر جگہ کون سے ہے تم کہوگے کہ جہان کفر مین بسر کے مین نے پھر تمکو ایک اونٹ سست پر بٹھاکر مہار اوس کی کاٹ کے ہنکا وینگے نہ پاؤں مین رکاب ہوگے نہ ہاتھہ مین زمام اور تم تنہا نہ یار و اور ہمدم اوس سرزمین مین بسر کروگے ابوذر نے یہ حدیث سنکر سر جھکا لیا اور عرض کیا کہ جان ابوذر کے فدا ہو آپ پر اوس سرزمین تو میرا

سلامت رہیگا رنج و راحت یکساں ہے خاک جانیکے وقت پس راوی کہتا ہے کہ یہ سبب

عہد عثمان مین ابوذر پر گذرا +

توقف کرنا سرور کائنات کا تبوک مین دو مہینے تک اور پوشیدہ آدمی بھیجنا حاکم روم کا واسطے دیکھنے احوال رسول اللہ کے اور خبر لانا اوس شخص کا اور تکلیف دینا قوم اپنی کو اور قبول نکرنا اونکا اور زبان پھیرنا اون کا اور آنا رسول کا طرف یثرب کے

راوی کہتا ہے کہ سالار دین دو مہینے تک اوس سرزمین پر مقیم رہے اور شام سے لشکر نہ آیا
حضرت پر ظاہر ہوا کہ یہ خبر بے اصل تھے لیکن سلطان روم نے ایک شخص ہوشیار کو خدمت
رسول مین اسواسطے بھیجا تہا کہ جو خبر حضرت عیسیٰ نے دی ہی اوسکو دریافت کرے اور وہ خبر
یہ ہی کہ مہر نبوت پشت پر اور سرخی آنکھون مین اور غصہ کا نہونا اور تصدق کو رد کرنا
اور ہدیہ کو قبول کرنا وہ شخص دانشمند لشکرگاہ اشرف انبیا مین گیا اور صحبت مین صبح
و شام پوشیدہ رہتا تہا جب سب نشانیون سے آگاہ ہوا تو اپنے بادشاہ کی خدمت مین
پھر گیا اور سب حال اوس سے بیان کیا جب بادشاہ نے یہ سب حال مفصل سنا تو بزرگان
قوم اور افسران فوج کو بلایا اور یہ راز سنایا اور کہا کہ اظہار حق کرنا چھپانی سے بہتر ہے
بیشک محمد نبی ہے کہ انجیل اوسکے وصف پر گواہ ہے راہبون سے کہا کہ عیسیٰ نے بھی
ان باتونکی خبر دی ہے اگر حکم عیسیٰ کا بجالانا منظور ہے تو اس اقبال مند کے پیروی کرو
سب قوم کے چہرہ غصہ سے سرخ ہوگئے اور کہا کہ وہ دن خدا نہ لاوے کہ ہم عیسیٰ سے
پھرین اگر اے بادشاہ تجھکو منظور ہے تو دین محمدؐ اختیار کر سلطان نے جب یہ جواب
سنا تو عقلمندی سے زبان کو پھیرا اور کہا کہ مین تجکو آزماتا تہا اور مکرر امتحان لیا مینی

کہ سب ایک زبان ہوں اور اب یقین ہوا کہ تم اپنے دین اور آئین مین کامل ہوا اور خدا تمکو یہ نصیب کرے پھر سب خوش ہو کر ثنا وصفت بادشاہ کی کرتے ہوئے اپنے مکانو پھر گئے لیکن اہل تاریخ کو یقین ہے کہ یہ بادشاہ مشرف بہ دین ہوا تھا اور سالار دین بعد دو

مہینے کے طرف یثرب کے پھر آئے

خبر پہنچنا ارادہ سے عربون وادے رمل کے رسول خدا کو اور بھیجنا ابوبکر کو واسطے دور کرنے اوس قوم کے اور جانا اوس کا اور شکست کہانا اور پھر آنا

راوی کہتا ہے کہ ایک روز رسولخدا ساتھ مردان دین کے مسجد مین رونق افروز تھے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ ایک جماعت کثیر عربونکی وادے رمل مین جمع ہوئے ہے اور آپس مین صلاح کرتے ہین کہ مدینہ مین چلکر شب خون مارین حضرت نے یہ بات سُنکر ابوبکر سے کہا کہ اے سرفراز سپاہ کو ہمراہ لے اور نشان اپنے ہاتھ میں اوٹھا اور طرف رمل کے جا اور اون مشرکینو نکو وہان سے پریشان کر ابوبکر کے ہمراہ سپاہ بقدر ضرورت کرکے روانہ کیا یہ چاہتے تھے کہ خبر سے پہلے پہنچون مگر خبر اون مشرکون کو پہلے پہنچے یہان سے راوی داستان اسطرح سے بیان کرتا ہے کہ اوس راہ مین جانب مشرکین کے نشیب و فراز بہت سا تھا اور کثرت درختان صحرا سے راہ مسدود تھی جب مشرکین نے خبر پائی کہ لشکر سالار دین قریب آگیا ہے تو ہتیار سے آراستہ ہو کر گھات کی جگہ مین آکر بیٹھے کچھ درختونکی آڑ مین اور کچھ گڑھون مین چھپے تھے تا وقت کارزار آشکار ہون اور ادھر سے ابوبکر جلدی جلدی راہ طی کرتا تھا تا کہ اوس قوم بدکردار کو پریشان کرین لیکن غافل گردش آسمان سے

جب اوس وادے ہولناک مین آیا ہر درخت و گڑہون سے ایک نہنگ نکل آیا اور
تلوارین کہینچکر مشرکین اوپر اہل دین کے آکر گرے جو گروہ کہ آگے تہا وہ سب شہید
ہوا اور باقی بہت سے زخمی ہوئے اسوجہ سے سپاہ و بہدار کو سوائے بہاگنے کے
اور کچہ چارا نہوا ایک بارگی سب بہاگ کر جس راہ سے گئے تہے اوسی راہ سے پہر آئے
اور سامنے رسولؐ مختار کے شرمسار اظہار حال کیا حضرت نے از راہ کرم
کچہ جواب نہ دیا ٭

بہیجنا سید کائنات کا عمر کو واسطے دفع کرنے اوس قوم کے اور کمینگاہ مین بیٹہنا اون کا اور شکست دینا لشکر اسلام کو

حضرت نے عمر سے ارشاد فرمایا کہ نشان اپنے ہاتہ مین لے اور سپاہ ہمراہ لیکر
طرف مشرکین کے روانہ ہوا اور جس طرح سے مناسب جاننا اون سے انتقام
لینا یہ خوشی خوشی نشان لیکر گہوڑے پر سوار ہوا اور جوشان و خروشان ساتہہ
رفیقون کے کہتا تہا کہ ابکی ایسا نکرنا جیسا کہ ہوا ہے اب ساتہہ تدبیر اور عقل کے
سمجہکر جنگل مین پاؤن رکہنا اور سچ تو یہ ہے کہ اوس مرتبہ بہی بہادرون نے
کمی نکی تہے مگر بہدار کو ہمت نہوئے اور مین نبی ؐ پر جان نثار کرتا ہون ایک
سر مو پاؤن نہ ہٹاؤنگا تم بہی اگر تندہی و کوشش کرو تو دشمن کا مار لینا کچہ بات
نہین ہے سبہون نے کہا کہ ہم سب سر دینے کو موجود ہین اگر تم ثابت قدم ہوگے
یہ سُنکر جلدی جلدی راہ طے کرنے لگے اور کفار کو بہی یہ خبر پہنچ گئے وہ بہی کمینگاہ
مین چہپ کر بیٹہی جب یہ معہ سپاہ وہان پہنچے تو ناگاہ مشرکین کمینگاہون سے
تلوارین لے لے کر اہل دین پر آکر گرے اور آوازہائے ہو سے اوس قوم کی

ہیبت ایسے دلون پر چھائی کہ جان سپاہ اور سپہدار باقی نرہے گفتگو یاد سے بہلائے
اور مثل پتون درخت کے پراگندہ و پریشان باد خزان سے ہوشتابان طرف
رسول زمان کے بہاگ آئی اور سر شرمندگی سے جہکائے تھے حضرت نے ازراہ
کرم کے کچہ نفرمایا

درخواست کرنا عمر عاص کا واسطے دفعہ کرنے عربون کے اور بہیجنا رسول خدا اوس کو اور پہنچنا اوس کا اوس مقام پر اور متفرق ہونا لشکر کا اور شکست کہانا لشکر کا اور شہید ہونا چند آدمیونکا اور پہرانا

عمر عاص نے حبیب اللہ سے عرض کیا کہ مجہکو واسطے انتقام لینے کے اوس قوم پر
بہیجئے پیغمبر خدا نے مسکرا کر نشان عنایت فرمایا اور امیر لشکر بنایا عمر عاص اس
عنایت خاص سے بہت شاد ہوا اور نشان لیکر اپنے گہوڑے پر سوار ہوا اور
پیچہے پیچہے دلیران دین حکم رسول امین سے روانہ ہوے عمر عاص نے اپنے ہمراہیوں سے
کہا کہ دوبارہ تملوگ پہر آئے ابکی مین وہ بات بتاؤنگا کہ مثل تیر اوپر سر شرکین کے
پہنچ جاؤگے تم میرے کہنے سے باہر نہونا اس مین بہت اسیر اور غنیمت پاؤگے
جو یارون نے یہ بیان سُنا تو کہا کہ ہم کو رسول مقبول نے محکوم تمہارا کیا ہے
ہم تیرے حکم سے کبہی عدول نکرینگے دل عمر عاص کا اس بیان سے بہت
خوش ہوا اور جلد راہ طی کرنے لگا اوس طرف کفار کو معلوم ہوا کہ سپاہ اہل دین
آگئے یہ خبر سُنکر وہ سرکش خوش ہوے اور آلات جنگ سے آراستہ ہوکر کمینگاہ
مین نہان ہوئے اور اس طرف سے جب عمر عاص وہان پہنچا تو ناہمواری زمین
دیکہکر ہوش و حواس باختہ ہوے اور دل مین فکر کے کہ اس جگہ سے جلدی

گذرجانا چاہئے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ میرے نزدیک یہ مصلحت بہتر ہے کہ یہان سے گھوڑے ڈوڑا کر جلد نکل چلنا مناسب ہے تاکہ اعدا اپنے جگہ سے ہلنے نپائین اگر اس مین کسی کے شہادت ہو گئے تو ہو دلیران دین نے یہ رائے پسند کی اور سب گھوڑے ڈوڑا کر دس دس پانچ پانچ ہمراہ سے گذرنے لگے اس تدبیر نے حال سپاہ کا تباہ کیا ہر جگہ سے مشرکین تلوارین لے لے کر آپڑے اور عرصہ اوپر اون کے تنگ کیا نہ راہ آمد نہ جائے گریز اس سبب سے کئے دلیران دین شہید ہوئے اور رفیقون نے بہ کوشش تمام اپنے تئین اوس گھیر ہلاکت سے نکالا اور نفرین اوپر عمر عاص کے کرنے لگے عمر عاص سے سرجھکائی ہوئے شکستہ دل منزل بمنزل پاس رسول خدا ؐ کے آیا +

طلب کرنا سرور کائنات کا مرتضیٰ علیؑ کو اور حکم دینا واسطے جنگ عمرو کے اور لقب حبل المتین فرمانا اور واسطے رخصت کی بیرون شہر آنا شعر +

کشاینده باب خیبر کجا است	بفرمود آنکه غضنفر کجا است

حضرت نے شیر خدا کو طلب فرمایا اور مسکرا کر ارشاد کیا کہ تم اوس صحرا مین جاکر عوض خون دلیران دین کا اون مشرکین سے لو حضرت نے زمین ادب کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ خداوند کریم اقبال سے آپکے ظفریاب کریگا حضرت نے حبل المتین لقب دیا اور خود اوس یکہ تاز عرصہ لافتا کو اوپر دلدل کے سوار کیا اور باہر شہر تک واسطے رخصت کرنیکے آئے جب اوس مقام پر پہنچے کہ جہان عمر بن عبد ود کا سر جناب امیر علیہ السلام نے جدا کیا تھا تو حضرت رسالتمآبؐ نے درگاہ باری مین دعا کی کہ اے پروردگار علیؑ کو صحیح و سلامت

ہاتھ فتح و فیروزی کے پھر مدینہ تک پہنچانا اور اوس غضنفر کے ہاتھ مین نشان اپنا دیا اور رخصت کیا اور ہمراہی ابو بکر اور فاروق اور عمر عاص سب اصحاب خاص معہ اوسی قدر سپاہ کے کہ جسقدر پہلے روانہ ہوئی تھے رسول خداؐ نے ہمراہ کیکے حکم دیا کہ اطاعت سے علیؑ کے باہر نہونا کہ حکم انکا عین حکم میرا ہے سبھون نے بسر و چشم قبول کیا اور حبیب خدا وہان سے رخصت ہوکر دولت سراے کو آئی اور علی مرتضیٰ روانہ جانب عراق ہوے جو راہ قدیم تھے اوسکو چھوڑ دیا اسواسطے کہ راہ دوسرے ہموار و قریب کے تھے

روانہ ہونا ضرغام دین کا راہ عراق سے واسطے انتقام لینے عربون سے اور مکر کرنا عمر عاص کا اور پاس شیخین کے آنا اور کہنا کہ اس راہ مین شیر و سانپ بہت ہین اور بطور صلاح کے اطلاع دینا جناب امیر علیہ السلام کو اور حضرت کا قسم کا کہانا اور روانہ ہونا +

عمر عاص سمجھا کہ اس راہ سے جو اہل دین جاوینگے تو بیشک مشرکین پر فتح پاوینگے اس سبب سے کہ اس راہ مین کہین نشیب و فراز نہین ہے اور رسول خداؐ کے نزدیک اعتبار زیادہ ہوگا اور عزیز جانی گے اور ہمکو زندگی اوس شرمندگی سے تلخ ہوگی یہ سوچ کر اپنی جگہ سے اوٹھا اور پاس فاروق کے گیا اور کہا کہ ای بزرگان دانشمند علیؑ اگرچہ زور و بازو مین قوی ہین مگر نشیب و فراز زمانہ کا نہین دیکھا ہے اور اس راہ مین شیر مثل گلہ گوسپند کے پھرتی ہین اور سانپ مثل کیونٹی کے زمین سے نکلتے ہین تم اونکو اس راہ سے پھیرو کہ اہل دین کو مفت برباد و ہلاکت نکرین الغرض وہ دونو شخص گئے اور جاکر دشواری راہ کو بیان کیا غضنفر نے سب بیان سنکر تبسم سے کہا کہ رسول زمان نے میری اطاعت کو تمہین حکم دیا ہے یا مجکو فرمان برداری کو کہا ہے اس راہ سے نہ پھرونگا نبیؐ کے سر مبارک کی قسم

شیبین نے جب یہ قسم سُنے چُپ ہو رہے لیکن عمر حیلہ جو آواز بلند سے کہنے لگا کہ ای مسلمانو اس راہ سے پھر و اسواسطے کہ اسمین شیر اور گرگ بہت ہین نام داران دین نے کہا کہ معاف رکھیئے ہم تابع فرمان علیؑ ولی کے ہین اور محکوم اونکا نبیؐ نے کیا ہے نہ تیرا پھر تو یہ خجالت سے چُپ ہو گیا اور جناب امیر علیہ السلام رات کو راہ چلتے تھے جب آفتاب بلند ہوتا تھا منزل فرماتی تھی یہان تک کہ چند روز مین وہ راہ طے کی

پہنچنا علی مرتضیٰؑ کا دشت کین مین اور جنگ کرنا اور ساتھ فتح و فیروزی کے معہ غنیمت پھر آنا اور استقبال کرنا رسول خداؐ کا معہ قوم اور نازل ہونا سورہ والعادیات کا

راوی کہتا ہے کہ وقت صبح معہ فوج اوس دشت مین بخوف پہنچے اوسوقت اعدائی دین آگاہ ہوئے اور مرگ ناگہانی سے بیہمہ ہوکر کوئی تیر اور کوئی کمان اور کوئی نیزہ اوٹھانے لگا کہ یکایک سامنے سے دیکھا کہ نشان مصطفےٰ علی مرتضیٰؑ لئے ہوے اور ذوالفقار کھینچے ہوے سر پر آپہونچے اور آپنے اوس گروہ کو دیکھکر دلدل کو تیز کیا اور صف دشمن کو زیر تیغ بیدریغ کیا جس طرف رُخ کرتے تھے خون سے اوس صحرا کو لال رنگ کیا تھا اور کام اوپر اوس قوم کے تنگ کیا تھا آخر اوس قوم کو یارائی جنگ نرہا لاچار ہوکر فرار اختیار کیا اوسوقت جناب امیرؑ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ سب کو گرفتار کرکے مُشکین باندھو دلیران دین نے حسب الحکم جب اونکا تعقب کیا تب وہون نے ہتیار اپنے ڈالدئے اور انصار دین نے مشکین اونکی باندہ لین اور غنیمت بیشمار لیکر معہ اسیران کفار ہمراہ اوس شیر ازل کے بہ فتح و ظفر طرف یثرب کے روانہ ہوے جب رسول خداؐ کو یہ خبر پہنچی تو حکم فرمایا کہ سب اہل ملّت اپنے اپنے مکانون سے آکر ہمراہ میرے

واسطے پیشوائی علی مرتضیٰؑ کے چلین اوس طرف سے شاہ مردان آئے اور اسطرف سے
رسولؐ زمان تشریف لیگئے جب نگاہ شیر یزدان کے اوپر اوس نور پاک کی پڑی سے فوراً
گہوڑے سے اوترکر رکاب انتساب کو بوسے دئے اور جناب رسالت مآبؐ نے سینہ سے
لگایا اور پیشانئے مبارک کے بوسے لئے اور ارشاد فرمایا کہ جو کام تمسے ہوا ہے اس سے
خدا اور رسولؐ راضی ہوئے اوسوقت علی مرتضیٰؑ بسبب خوشی کے آب دیدہ ہوے سرور
انبیا نے ارشاد کیا کہ اگر مجھکو اندیشہ مثل امت عیسےؑ کے نہوتا ہین آج تمہاری ایسے
فضیلت بیان کرتا کہ جس خاک پر تم قدم رکہتے سب خلقت ہجوم کر کے مثل تبرک
اوس کو اوٹہا لیجاتے اور مریض اوس سے شفا پاتی جب حضرت نے یہ حدیث کرامت
بیان فرمائے فوراً سورہ والعادیات خالق کائنات سے اون کے شان مین آیا

جمع ہونا بزرگان قوم کا ایک جگہ اور مصلحت کرنا آپس مین کہ ایمان لاوین ہم ساتھ رسول خداؐ کے اور متفق ہوکر خدمت رسولؐ مقبول مین آنا +

راوی کہتا ہے کہ جب خبر اس فتح کے نزدیک و دور پہنچی سرکشون کے سر سے غرور
دور ہوا ہر قوم کے امیر نے اپنے قوم کو جمع کیا اور کہا کہ اے دوستون بیشک محمدؐ
نبی ہے کہ پشت و دستگی تائید ایزد سے قوی ہے کعبہ سے جب ہجرت کے تو کون سوائے
خدا کے ہمراہ تہا اور خیبر یہودیون سے کیون کر لیا اور بتون سے کعبہ کو کیونکر خالی
کیا اور تیس تیس ہزار کو چند آدمیون سے ہار کر بہگایا اور اس سامان سے کیا پاند
رہین گے کار زار سے بازی بازی ہر طرف سپاہ پہین گے اور ہم اون سے مقابلہ
مین سوائے مارے جانے کے کچھ فائدہ نہ اوٹہاوینگے اور ملک و مال سب تاراج ہوجائیگا

اور حال عقبیٰ کا کیا معلوم ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ ایمان لاوین کہ وہ قوم عرب نبی
خاتم انبیا ہین سبھون نے اپنے اپنے سردار سے یہ بات سنکر احسنت اور آفرین کہے

اور سب متفق ہوئے اور کہا کہ اس کام مین تعجیل کرنا چاہیئے

جب خبر ہوئے رسول خدا کو آنے سے عربون صحرانشین کے اور آراستہ کے اور زینت کے واسطے حکم دیا اور آنا اون کا اور مشرف بہ اسلام ہونا اور رخصت ہونا اور مرنا عبداللہ بن اُبی کا

رسول خدا کو جب یہ خبر پہنچی کہ تائید جہان آفرین سے از یمن تا شام کوئی مشرک نہین رہا ہر قوم سے ایک ایک سردار معہ اپنے ہمراہیون کے واسطے مشرف ہونے اسلام کے آئی ہین اس خوش خبری سے حضرت سجدۂ شکر درگاہ باری مین بجالائے اور اصحاب سے فرمایا کہ سامنے اس قوم صحرانشین کے جامہ ہائی ریشمی اور اور عمامہ زرین جو لباس فاخرہ ممکن ہو زیب و زینت سے آراستہ ہوکر آوین اور خود بھی پوشاک تبدیل فرمائے اور ایوان مین ایک محفل جنت آئین قرار دے اور اصحاب دین ہر چہار طرف حلقہ کئے ہوے بیٹھے اور حضرت صدر نشین تھے تمام مکان معطر و معنبر ہو رہا تھا کہ اس عرصہ مین عرب صحرانشین صحبت نور آگین مین حاضر ہوئے اور ساتھ خلوص صفائی کے رسم آداب بجالائے حضرت نے بھی لطف سے جواب دیا سب کے زبان پر کلمہ شہادت جاری ہوا اوسوقت حضرت نے رحمت اوپر اون کے بھیجی اور حکم اسلام کا ارشاد فرمایا سبھون نے اسلام بدل قبول کیا رسول آنام نے پاس اپنے بٹھایا اور ہر ایک آدمی کو ایک ایک اصحاب کے سپرد کیا تا کہ رسم ضیافت ادا کرین بعد ایک دو روز کے ساتھ

اکرام و انعام کے زاد راہ دیکر رخصت کیا بروقت جانے وطن اونکی کے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک سرور دیندار کو واسطے سکہانے احکام دین کے ہمراہ کیا راوی کہتا ہے کہ چند مہینے تک حبیب خدا کو بھی شغل رہا اکثر آمد و رفت خلایق سے اوس سال کا نام وفود ہوا تہا اور بفضل خدا یمن سے شام تک تمام آدمی مشرف باسلام ہوئے مگر عبد اللہ بن ابی کہ وہ راہ دین مین سست تہا اوس سال مین واصل جہنم ہوا اسلام سے مشرف نہوا تہا

آنا سایل کا مسجد مین اور سوال کرنا اور کسی سے حاجت اوس کے روا نہوئی اوسکو علی مرتضی نے ہنگام نماز مین انگوٹھی یاقوت کی کہ قیمتی خراج چہار سالہ مصر کے تہی عطا فرمائی اور سوال کرنا رسول اللہ کا بعد نماز کے اور حال سایل کا پوچہنا

راوی کہتا ہے کہ ایک روز وقت نماز کے سب اصحاب جمع تہے اور رسالتمآب تشریف فرمان ہوے تہے اس سبب سے لوگ نوافل وغیرہ سنتے نماز مین مشغول تہے کہ ایک سایل نہایت بہو کا عجز و انکسار سے کہتا تہا کہ ای مردان دین قسم ہے جھکو خدای جہان آفرین کے کہ آج تیسرا فاقہ ہے اور یہ اضطرار مجھکو گہر سے باہر لایا ہے اور ایک روز کے خوراک کا سوال کرتا ہون اسیطرح کہتا ہوا قریب علی مرتضی کے آیا حضرت رکوع مین تہے آواز سایل کے سنتے ہی دل سخاوت بہر آیا ایک انگوٹھی یاقوت کے جو حبیب خدا کو بادشاہ مصر نے بطور ہدیہ کے بہیجی تہی انگشت مبارک اوس کے طرف کر کے اشارہ کیا وہ سایل سمجہ گیا اور اوس انگوٹھی کو اوتار لیا کہ جو قیمتی چہار سالہ خراج مصر کے تہی اور دعائین دیتا ہوا روانہ ہوا اوسیوقت جناب رسول خدا مسجد مین

تشریف لائے اور محراب مین کھڑے ہوکر نماز پڑھائی بعد فارغ ہونے نماز کے اپنے مقام

پر بیٹھ کر پوچھا کہ اوس سایل کے آرزو جو نالہ و زاری کرتا تھا کون برلایا

عرض کرنا قوم کا کہ علیؑ نے سایل کو ایک انگوٹھی دی ہے یہ سنکر رسولخداؐ خوش ہوئے اور علیؑ کی حق مین دعا کی نازل ہونا جبرئیل کا اور لانا آیت کا اور بشارت دینا رسولخداؐ کا علی مرتضیٰ کو

اصحابون نے حضرت سے جو امر کہ واقع ہوا تھا علیؑ سے سب عرض کیا رسولخداؐ نے ہاتھ اوٹھا کر درگاہ باری مین دعا کی کہ اے خلاق عالم موسیٰ نے ہارون کے وزیر ہونی کے دعا تجھسے طلب کی تھی اور تونے قبول فرمائی تھی مین بھی تجھسے امیدوار ہون کہ میرے واسطے علیؑ کو وزیر مقرر فرما بمجرد اس دعا کے آثار وحی کے اوپر نبی کے ظاہر ہوے اور فرمان ایزد منان سے آیت انما روح الامین آسمان سے لیکر خوشی سے نازل ہوئے اور اوس آیت کو وہم راکعون تک پڑھ کر سنایا جب حضرت ہوش مین آئے تو تکبیر کہکر سجدہ بجالائے جب سجدہ سے سر کو اوٹھایا تو علیؑ مرتضیٰ کو سامنے بلایا اور مجمع مومنین مین اس آیت کو بہ اعلان سنایا اور بشارت دیکر فرمایا کہ جیسے ہارون کو موسیٰ کا وزیر کیا تھا اوسیطرح سے تمکو ولی اور صاحب امر بعد میرے تمام امت پر کیا ہے تمکو جو امت مین سے امام نجانیگا دین اوسکا ناقص اور ناتمام رہیگا علیؑ مرتضیٰ اس مہربانی خدا و نبی کو سنکر رونے لگے اور عرض کیا کہ کون سی عبادت ہوئی ہے جس سے یہ عنایت خاص اس عبد ذلیل پر جانب رب جلیل سے ہوئی باعث اسکا حضرت کے ذات سے ہے آپکا سایہ میری سر پر سے کم ہوا اور بعد آپکے زندگی اپنی نہین چاہتا ہون رسول خدا یہ سنکر رونی لگے

علیؑ و نبیؐ سے جب اسطرح سوال و جواب ہوئے تو جانب کریم سے دوسرا آیہ سا تھہ اشتلم کے ایسا آسمان سے آیا کہ اوس سے دل حاسدونکی جلکر کباب ہوگئے اور اوس حسد سے سوائے خرمن ایمان جلانے کے کچہ حاصل نہوا

آنا عمر او رمعدی کرب کا اور مسلمان ہونا اور ایک روز قاتل کو اپنے باپ کے دیکہنا اور دعوی خون کا کرنا اور جواب پانا رسول اللہؐ سے اور مرتد ہونا اور جانا اور خالد کو واسطے استیصال اوسکے کے بہیجنا بعد اوسکے علیؑ کو رخصت کرنا اور جانا اونکا

ایک روز معدی کرب خدمت رسول اللہؐ مین حاضر ہوکر اسلام لایا اور بعد سیکہنے احکام دین کے یثرب مین رہنا اختیار کیا تہا کہ ایک روز راہ مین اپنے باپ کے قاتل کو دیکہا غصہ سے آنکہون مین خون اوتر آیا اوسکو پکڑکر کہینچتا ہوا پاس رسولخداؐ کے لیگیا تاکہ انتقام خون پدر کا لیوے جب دعوی اپنا بیان کیا تو حبیب خدا نے فرمایا کہ دعوی ایام کفر کا بعد اسلام لانے کے خالق علام سے باطل ہوگیا تو اس سے دست بردار ہو جب اوسنے یہ سُنا ناچار گریبان اوسکا چہوڑدیا لیکن دین سے بھی دست بردار ہوا اور بددل ہوکر معہ اپنے ہمراہیون کے یثرب سے طرف اپنے قبیلہ کے روانہ ہوا اور اثناء راہ مین جو مسلمان ملتا تہا اوسکو لوٹ لیتا تہا جب حضرت کو اوسکے حرکت سے آگاہی ہوئے تو حضرت نے خالد کو حکم دیا کہ تو اوس کافر وسیاہ کیطرف بقدر ضرورت سپاہ لیکر جا اور اوس کے خاندان کو تباہ وبرباد کر اور مال وعیال اوسکا جو کہ اوس کا ہوگیا ہے حکم ذوالجلال سے اوپر اہل ملت کے حلال ہے پس خالد معہ سپاہ روانہ ہوا لیکن وہ سپاہ

نکار خالد سے بہت آگی نکل گیا تھا بعد جانے خالد کے دو روز کے جناب امیر علیہ السلام کو حضرت نے بلاکر نشان خاص عنایت فرمایا اور حکم دیا کہ مجھکو خالد کے جانیسے دل جمعی نہین ہے تم فوج ہمراہ لیکر جاؤ اور اس کام کا انصرام دو اور خالد کو معہ اوسکے ہمراہیون کے فرمان بردار کیا علی مرتضی حسب الحکم اپنے دلدل پر سوار

ہو کر معہ سپاہ کے روانہ ہوئی

نزدیک پہنچنا علی مرتضی کا لشکر خالد سے اور نامہ لکھنا کہ توقف کری اور ٹھانا اوس کا اور بھیجنا خالد بن سعید کو اور نظر بند رکھنا اونکا اور پہنچنا شیر خدا کا طرف معدی کرب کے اور نصیحت کرنا قوم اوسکی کو

اور نہ سُنا اون کا

جب علی مرتضی قریب لشکر خالد کے پہنچی تو ایک نامہ حسب ارشاد سید والا کے اس مضمون کا لکھا کہ تم دیکھتے اس نامہ کے جس جگہ پر ہو وہین ٹھہر و تا آنی میرے اس وجہ سے کہ تمکو رسول مختار نے تابع میرا کیا ہے ولید فی یہ مضمون پڑھکر بہت ہنسا اور کہا کہ لشکر آگی روانہ ہو چکا ہے یہ سُنکر خود بھی آگی بڑھ گیا یہ جواب قاصد لیکر پھیر آیا شیر خدا نے خالد بن سعید کو حکم دیا کہ تم جاکر جس جگہ وہ ملے وہین ٹھہرانا اور اگر ٹھانی تو فوج کو اوس سے جدا کر لینا خالد بن سعید روانہ ہوے اور بہت جلد اپنے تئین اوسکے پاس پہنچایا جب اوس سے ملاقات ہوے تو انہون نے کہا کہ ای نامدار یہ حرکت تجھسے بہت خلاف ہوے اگر سہواً ہوئی ہے تو اوسکو معاف کروا اور یہین پر ٹھہرا رہو جب تک شیر خدا تشریف لاوین اوسنے کہا کہ تابعداری کسیکی مجھسے نہین ہوتی ہے اور ہمراہی میرے جبیبا

رسولخدا نے کہا ہی ویسا کرینگی سعید یہ گفتگو بیہودہ سنکر آشفتہ ہوئے اور ہنسکر کہا کہ ای
فضول گو حکم رسول کے خلاف کرتا ہی حبیب خدا نے واسطے تابعداری علی مرتضی کے فرمایا ہی
اور تو اوسکی خلاف کرتا ہی اگر حکم رسول کا مانا ہی تو علی کے کہنے پر عمل کر اور اگر اسمین تامل ہے
تو جہان تیرا جی چاہے وہان جا یہ اوس سے کہکر چو کہ لوگ رسول خدا نے اوسکے ہمراہ کئی تھی
اونسے کہا کہ ای دلیران دین تمکو رسول مختار نے تابعدار اسکا کیا تہا لیکن اب محکوم تمکو اسکو
دونو کو علی مرتضی کا کیا ہی سبہون نے کہا کہ ہم تابع فرمان رسول زمان کے ہین ہمکو زید و بکر سے
کچہہ کام نہین ہے خالد یہ سنکر پشیمان ہوا اور لاچار ہو کر گھوڑے پر سے اوتر پڑا اور اوسی
جگہ مقام کیا دوسری روز شیر خدا بھی اوس مقام پر پہنچے اور خالد سامنے آیا حضرت نے
از راہ کرم کے کچہہ نفرمایا لیکن چہرہ سے خالد کے شرمندگی ظاہر تھی پہر اور بہادران لشکر
آ آکر مشرف ہوئے اور حضرت نے سب کو تشفی دی اور خود بھی اوس روز وہین مقام کیا دوسرے
روز جب آفتاب بلند ہوا حضرت سوار ہوئے اور پیچھے سب لشکر ہمراہ روانہ ہوا جب نزدیک
قوم معدی کرب کے پہنچی تو اوسکو خبر ہوئی کہ امیر عرب واسطے انتقام کے تشریف لائے ہین
تو اوسنے اپنے قوم سے کہا کہ کمر چست اور پر جنگ کی باندہو ایک نے کہا کہ ای شخص یہ علی ہین جسکے
مثل روئے زمین مین کوئی نہین ہے معدی کرب نے ہنسکر غرور سے کہا کہ کل میدان مین وقت
مقابلہ کے معلوم ہو جاوے گا

جب دوسرے روز دونو لشکروں کی صفین آراستہ ہوئین اوس وقت معدی کرب روبرو شیر خدا کے آیا اور فرار ہونا حضرت کا ایک دختر کو قبضہ مین لانا اور غنیمت ہاتھ آنا اور بریدہ کا بدگمان ہونا

جب دوسرے روز آفتاب نکلا تو دونو جانب سے دلیران جنگی میدان مین آئے اور مثل دیوار

اہن کے صف بندی ہوی سب منتظر تہے کہ دیکہیں پہلے میدان میں کون جاتا ہے کہ دفعتاً غصہ سے
معدی کرب گہوڑا بڑہا کر میدان مین رجز پڑہتا ہوا آیا اور دلیران دین سے مبارز طلب کیا۔
شیر خدا نے اودہر سے دلدل بڑہایا اور فرمایا کہ خبردار ہو مین واسطی مقابلہ کے آیا جب اوسنے
آمد شیر خدا کی دیکہی مضطر ہوکر گہوڑے کو بہگایا اوسوقت حضرت نے لشکر کو حکم دیا کہ اس کے
قوم کو زیر تیغ کرو دلیران دین نے حسب الحکم امیر المومنین گہوڑے اوپر اوس قوم کے دوڑائے
بہائی اور بہتیجا اوسکا اوس جنگ مین مارا گیا اور باقی قوم اوسکی فرار ہوئے بہادرون نے
اوپر مال و اسباب کے ہاتہ دراز کیا اور جہان تک قیدی اور غنیمت ہاتہ آئے لیکر پاس امیر
ع کے حاضر ہوئے جب اسیرون کو ملاحظہ کیا تو ایک لڑکی نوجوان اونمین سے حضرت نے اپنے
حصہ مین لی ایک شخص اصحاب سے بریدہ نام کہ وہ دل مین علی کیطرف غبار رکہتا تہا اوسنے
خالد کو یہ خبر دی خالد یہ سنکر بہت خوش ہوا اور سر محفل آکر کہا کہ ای ابوالحسن یہ کیا تہا حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ یہ عورت حصہ مین آل نبی کے بوجہ خمس کے آئی ہے خالد نے جو یہ جواب پایا اپنے
دل مین خیانت کا گمان کرکے بہت خوش ہوا

نامہ لکہنا خالد کا سرور کائنات کو اور بریدہ کو قاصد کرنا اور موتہہ پہیرنا رسولخدا کا اور توبہ کرنا بریدہ کا اور آنا علی مرتضیٰ کا اور غنیمت وغیرہ کو پاس خالد بن سعید کے چہوڑنا اور پہر آنا معدی کرب کا پاس اون کے اور مال اوس کو دینا اور باقی بطور زکات کے خدمت رسولخدا مین لانا

جب رات ہوئی تو بریدہ کو خالد نے بُلایا اور یہ سنکر سنایا کہ عجب کام علیؑ سے ہوا ہے
اگر نبی سنینگے تو نہایت آزردہ ہونگے مین اس حال کا عریضہ لکہتا ہون تو اس نامہ کو لیجا

خالد کا نامہ لیکر بریدہ کا جانا

اور خدمت مین رسول ؐ کے پہنچا اور زبانی بھی کہنا اور نامہ مین بالکل شکایت شیر خدا سے کی
تھے اور لکھا تھا کہ مال غنیمت مین سے علیؑ اپنے تصرف مین لائے یہ عریضہ بریدہ کو دیکر
روانہ کیا دوسرے روز جناب امیرؑ نے وہ غنیمت خالد ابن سعید کو معہ قیدی و مواشی وغیرہ
سپرد کرکے حکم دیا کہ تم چندی یہان مقام کرو مین رسولخدا ؐ کے پاس جاتا ہون جو کوئی
مشرکین سے تمہارے پاس آئے اور کفر سے نادم ہو اور اسلام اختیار کرے تو
مہربانی سے مال اور عیال اوسکو دیدینا اور جو کچھ مال و قیدی باقی رہین اور تحصیل مال
زکات سے جمع کرکے خدمت رسول ؐ زمان مین آنا اور چند آدمی واسطے ہمراہی اونکی کے
چھوڑ کر ساتھ فتح و فیروزی کے معہ سپاہ و خالد بن ولید پاس حبیب خدا کے حاضر
ہوئے لیکن بریدہ پہلے پہنچا تھا اور نامہ پیش کیا تھا اور حضرت نے مضمون نامہ کا
سُنکر غصہ سے فرمایا تھا کہ خالد چھوٹا ہے خالد یہ رتبہ کہان رکھتا ہے کہ جو اسطرح سے
نام علیؑ کا لیتا ہے علیؑ نے ہرگز بیجا نہین کیا جو کہ کنیز اپنے حصہ مین لے ہے اوس سے
حصہ اونکا زیادہ تھا بریدہ نے عرض کیا کہ جو آپ اسطرح سے ارشاد کرینگے تو قاعدہ
مین فرق آویگا ہر ایک اسیطرح سے دست اندازی کرنے لگے گا رسول خدا ؐ نے
فرمایا کہ وائے تجھپر تو عدوئے علیؑ ہے جو مجھپر حلال ہے وہ علیؑ پر حلال و مباح ہے
جو اوسکا منافق ہے وہ مجھسے امید بہتری کی نرکھے جانتو اے بریدہ کہ علی بعد میرے
بحکم خدا وصی اور مقتدا تمام امت پر ہے جو اوسکو دوست رکھے گا تو خدا دوست
اوسکو رکھیگا اور جو اوسکا دشمن ہے خدا اوسکا دشمن ہے بریدہ سے روایت ہے
کہ جب مینے یہ بات سالار دین سے سُنی تو ندامت سے اپنے دل مین کہتا تھا کہ
کاش زمین اسوقت شق ہو اور مین دھنس جاؤن بعد اسکے رسول ؐ خدا سے

عرض کیا کہ بینے سینہ سے کینہ علیؑ کا نکالڈالا امیدوار ہون کہ میرے واسطے طلب آمرزش
پروردگار سے کیجئے کہ دل میرا خوف خدا سے کانپتا ہے رسول خداؐ نے حال میرا
دیکھکر مہربانی سے دعا کی اوسوقت دلکو میرے قرار ہوا اوس روز سے سوائی علیؑ کے
اور کسیکو مین دوست نہین رکھتا ہون بعد دو روز کے علی مرتضیٰ بھی پہنچے رسولخداؐ
بہت خوش ہوئے اور گلے سے لگایا اور پیشانی کے بوسہ لئے اور دمبدم تعریف و
آفرین فرماتے تھے لیکن خالد بن ولید نے جو اپنے نسبت التفات نہ دیکھا نہایت شرمندہ
و پشیمان ہوا اور وہان سے پاس خالد ابن سعید کے عمر معدی کرب نجالت زدہ سر
جھکائے عذر کرتا ہوا آیا اور اسلام دوبارہ اختیار کیا ابن سعید نے مہربانی کے
اور مال و عیال اوسکو دیکر نہال کیا اسیطرح سے جو جو راہ دین اختیار کرتا تھا
مال و عیال پاتا اور جنے اسلام قبول کرنے مین تامل کیا مال و اسباب و عیال وغیرہ
سب اوسکی ضبطی مین رہے اور جو کچھ کہ زکات سے جمع ہوا تھا اور جو باقی رہا تھا وہ
سب لیکر خدمت خیر الانام مین حاضر ہوئی

نازل ہونا سورہ توبہ کا اور ابوبکر کو واسطے بیان کرنے اوسکے کے کعبہ کو بھیجنا اور دوبارہ حضرت جبرئیل کا آنا اور کہنا کہ خود جاؤ یا مثل اپنے کسیکو بھیجو بلانا علیؑ کو اور حکم دینا واسطے پہنچانے سورہ توبہ کے

نازل ہونا سورہ توبہ

اب یہان اور داستان راوی شیرین زبان بیان کرتا ہے کہ جناب ختم المرسلین کے
خاطر حق گزین مین یہ گذرا کہ اسسال سب اہل اسلام کو لیکر طرف بیت الحرام کے
جاؤن لیکن چونکہ کفار ہر طرف سے آکر برہنہ طواف حرم کرتے تھے اونکو

نومسلمانون سے بھی ایک جماعت کثیر اسی وضع ورسم پر جمع ہوتی تھے طبع اقدس کو یہ
رسم ناگوار معلوم ہوے ارادہ کیا کہ اسکو منسوخ کرین خداوند دانا وقیوم نے سورہ
توبہ کو نازل کیا اور چالیس آیات مین جو کچھ مرضی رسول کے تھے وہی مضمون تھا
حضرت اس سے نہایت شاد ہوسے اور شکر الٰہی بجالائے اور ابوبکر کو بلاکر وہ
آیات دین اور فرمایا کہ طرف حرم کے جا اور وقت حج کے پہنچکر روبرو اوس قوم کے
یہ آیات پڑھ اور حکم خدا کو پہنچا کر قانون شرع اون ناواقفون کو بتا اور قتل سے اور
برہنہ آنی سے منع کرنا یہ نصیحتین رسولخدا ص نے ابوبکر سے فرمایا کہ یہ آیتین دین سوسوا
ہمراہ کر کے رخصت کیا ابوبکر نے اپنے ہمنشینون مین عزت پائی اور خدمت حضرت
روانہ ہوا تیسرے روز جبرئیل امین جانب لیالمین سے یہ فرمان لیکر پاس رسول ص
امین کے آئے کہ ای اشرف انبیا بعد سلام کے رب جلیل فرماتا ہے کہ یہ حکم عظیم سے
تم یا جو مانند تمہارے ہو وہ پہنچائے پس یہ حکم سنتے ہی رسولخدا ص نے علی مرتضیٰ کو
بلایا اور ہنسکر ارشاد فرمایا کہ حکم حاکم علیم کا واسطے پہنچانے اس امر عظیم کے واسطے
میرے اور تمہارے ہے تمکو طرف حرم کے جانا چاہیے شیر خدا نے یہ سنکر رو کر
عرض کیا کہ ای اشرف کائنات آپکی شان مین خدا نی آیہ لولاک قرآن مین نازل کیا ہے
اور آپ کو انبیائے سلف سے بہتر اور اشرف بنایا ہے مین ناچیز کیا ہون کہ جو عزت
مین مانند آپکے ہون مین تو حکم بردار ایک غلام ہوا خواہ آپکا ہون جو فرمان آپ کا
ہوتا ہے اوس مین تاخیر کرنا ایک آن گناہ جانتا ہون رسول خدا اس بیان سے
بہت خوش ہوسے اور فرمایا کہ ناقہ قصوی کو جلد تیار کر کے لاؤ

عنایت کرنا ناقہ قصوی کو اور چار وصیتین فرمانا اور بھیجنا پیچھے ابوبکر کے

کہ آیات کو لیکر طرف مکہ کے جاؤ اور احکام سب قوم کو سناؤ پہنچنا جناب امیر علیہ السلام کا اور لینا ابوبکر سے آیتونکا اور مکہ مین فرمان خدا کو روبرو سب قوم کے بیان کرنا اور واپس آنا ابوبکر کا خدمت رسول مقبول مین

رسول خداصؐ نے ارشاد فرمایا کہ ای قوت بازو میرے اس ناقۂ قصوی پر سوار ہو کر جلد روانہ ہو اور اثنائے راہ مین ابوبکر سے وہ آیتین لے لینا اور سپاہ بھی ہمراہ اپنے لیکر بیت الحرام مین جانا اور ان آیتون کو روبرو سب قوم کے پڑہنا اور جاہلون کو طریقہ حج کے اوپر آئین دین کے تعلیم کرنا اور چار نصیحتین میرے طرف سے باواز بلند کہنا پہلے یہ کہ جو ایمان نہ لاویگا وہ بہشت نپاویگا دوسرے یہ کہ برہنہ طواف کرنا روا نہین ہے تیسرے یہ کہ کفار کو تکلم نجس کیا ہے خداوند حرم نے اب مشرکین سے کوئی گرد حرم کے نجائے چوتھی یہ کہ جو کوئی مشرکین سے عہد خدا اور رسولؐ مین ہو اگر مدت معین ہے تو اوس مدت تک امان ہے اب آگی مدت چار ماہ تک کے واسطی امان کے ہے اور بعد چار ماہ کے جو ایمان لاویگا وہ امان پاویگا وگرنہ خون اور مال اوسکا حلال ہے جب ان نصیحتون کو علیؑ نے سُنا تو زمین ادب کو بوسہ دیا اور ادب سے رکاب قصوی پر بوسہ دیکر سوار ہوے اور حضرت سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے شب و روز راہ طی کر کے اپنے تئین اوس مقام پر پہنچایا کہ جہان ابوبکر وقت صبح کے وضو کر کے ساتھ اپنے ہمراہیون کے نماز صبح کے پڑہنا چاہتا تہا کہ آواز قصوی کی سُنکر کہنے لگا کہ شاید رسولخدا آتی ہین آواز قصوی کی میرے کانمین آتی ہے تہوڑی دیر انتظار کرلو کہ یہ فرض اونکی ساتھ ادا کرین اسی گفتگو مین تھے کہ شیر خدا آپہنچے

اور بعد سلام علیک کے سب نماز مین مشغول ہوے بعد فراغ نماز کے ابو بکر نے
باعث آنیکا پوچھا امیر عرب نے کہا کہ جس کام کو تم آئی تہے اب اوس کام کے واسطی مجھکو ارشاد
کیا ہے کہ تمسے آیتونکو لیکر معہ سپاہ حرم کو جاؤن اور پیام پہنچاؤن پھر ابو بکر نے
پوچھا کہ اس راے کے بدلنے کا کیا سبب ہے حضرت نے کہا کہ ایسا سوال کرنا تمسے
بعید ہے میری مجال ہرگز نہین حکم خدا و رسول مین سبب پوچھون پس ابو بکر نے وہ
آیتین دیدین اور ولی اللہ معہ سپاہ طرف حرم کے روانہ ہوئے اور ابو بکر کے بارہ
مین دو قول ہین ایک یہ کہ پھر آیا خوف سے تاکہ پوچھی باعث ممانعت کو رسول مقبول سے
دوسرے یہ کہ ہمراہ علی مرتضیٰ کے روانہ ہوا اور جس جگہ علی مرتضیٰ آیات بیان کرتے تھے
وہان یہ بھی بیان کرتا تہا لیکن یہ خلاف عقل ہے کہ بعد ممانعت کے ایسا کیا ہو قول
اوّل درست معلوم ہوتا ہے اٰیندہ راست و دروغ بر گردن راوی

آنا ابو بکر کا پاس رسول خدا کے اور دریافت کرنا خطا اپنے کو اور فرمانا سید کائنات کا کہ از راہ عتاب کے نہ تہا حکم خدا سے دیتے خدا کو بہیجا اپنے اور پہنچنا علی مرتضیٰ کا کعبہ مین اور دہشت دلانا قوم کو

جب ابو بکر پاس رسول خدا کے آیا کہا کہ ای اشرف انبیا اوسوقت پروردگار عالم نے
جو یہ حکم بہیجا تہا اور سبہون نے گردنین بلند کے نہین آپنے مجھکو سرفراز فرمایا اور
اصحابون مین سے مجھکو چن لیا تہا کونسا نقصان مجھسے ہوا کہ راہ سے مین پہیرا
گیا اس غم سے افسردہ ہون کہ ہم چشمون مین سبک ہوا حضرت نے کہا کہ ای ابو بکر
غم نکہا کوئی قصور سے تجھکو نہین پہیرا ہے مگر بعد جانے تیرے کے جبرئیل از جناب
رب جلیل یہ حکم محکم لائے کہ یہ امر عظیم ہے تم جاؤ یا جو مثل تمہارے ہوا وسکو بہیجو

اس وجہ سے پاس خاطر کسیکا نہین ہوسکتا ہے علیؑ مجھسے ہے اور مین علیؑ سے ہون
اسوجہ سے مینے اونکو بھیجا ہے تو قدر و منزلت سے علیؑ کے واقف نہین ہے
جانتا ہے ابو بکر کہ بعد میرے علیؑ جانشین میرا ہے اور وارث میرا ہے اور خلیفہ اوسکو
امت کے ہے ابو بکر یہ سنکر چپ ہو رہا اور اس حدیث کو وقت پر فراموش کیا
اور وہان وسطے خدا مع سپاہ کے اوسوقت حرم مین پہنچی کہ جسوقت سب واسطے
طواف کے جمع تھے کیا مؤمن اور کیا مشرک اور کیا طاعت گذار اور کثرت
خلایق سے جگہ پیر رکھنے کے نملتے تھے کہ علیؑ مرتضیٰ ساتھ سپاہ کے ناگہان پہنچے
خلقت کی نظر جب اوپر اوس جناب کے پڑی سرکشونکی رنگ وہشت سے
زرد ہوگئے اور پیر چلنے سے لنگ ہوگئے

پہنچنا علیؑ کا کعبہ مین اور پڑھنا آیتون کا اور وصیتون کا اور مشرکین کا بیہودہ کہنا اور غصہ سے ذوالفقار پر علی کا ہاتھ رکھنا اور جاری کرنا حکم خدا اور رسولؐ کو اور پھر آنا پاس رسولؐ خدا کے

شیر خدا جب اون ہنگامہ مین پہنچے تو سوافق حکم جناب رسالت مآبؐ کے اون
آیات کو اس شان و شوکت سے پڑھا کہ مشرکونکی دل خوف سے تھرانی لگے
اور حکم علی عظیم سے رسوم قدیم کو باطل کیا بعد اوسکے وہ چار نصیحتین باواز بلند
بیان کین اوسوقت ایک مشرک نے بطور جہل کے کہا کہ باطل نہوتا وہ عہد جو تمہارے
چچازاد بھائی سے ہوا تھا تو مین تمکو پیشوا بناتا حضرت نے آزردہ ہوکر فرمایا کہ اگر
رسولؐ امام جنگ کو منع نکرتے تو قسم ہی اونہین کے سر کے کہ مین ابھی تجھکو تیغ سے
دو ٹکڑے کرتا جب اوس مشرک نے یہ غصہ دیکھا تو خاموش ہو رہا اور حضرت نے

پہنچنا علیؑ کا کعبہ مین

دیکھا کہ زبانی کہنا میرا کچھ اثر نہین کرتا اور جاہلان قوم برہنہ طواف کرتے ہین
تو ازراہ غضب کے ہاتھ اوپر ذوالفقار کے رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے خدا کے
حرم کے جو کوئی برہنہ پاؤن طواف مین رکھیگا تو اس تیغ سے دو ٹکڑے کردن گا
اس کہنے سے سب کے دلونمین خوف پیدا ہوا اور جسکے جسکے پاس لباس تھا اوسی
پہن لیا اور بی لباس باصر رہے اور بی لباسونکو حرم سے باصر نکالدیا اور جس
طور سے رسولخدا صنے فرمایا تھا اوسی قاعدہ سے حج کروایا اور بعد گذرنے ایام
حج کے خدمت سیدالمرسلین مین آئے اور تعمیل حکم رب العالمین جو بجالائی تھے
اوسپر سیدالمرسلین نے تحسین و آفرین فرمائی اور جبین مبارک کے بوسے لئے
اور ایسے لطف و مہربانی پیش آئے کہ دل حاسدون کے آتش حسد سے
کباب ہو گئے

بیمار ہونا حضرت امام حسن و امام حسین علیہم السلام کا اور دعا کرنا مرتضی علی کا اور نذر ماننا کہ بعد شفا کے تین روزہ معہ عیال کے رکھین گے اور صحت پانا حسنین ع کا اور روزہ رکھنا اور یہودی سے گیہون مزدوری پر لینا بطور اجورہ

راوی کہتا ہے کہ جب شاہ نجف اپنے مکان مین کعبہ سے مراجعت کرکے آئی
تو امام حسنؑ و امام حسینؑ دونو صاحبزادہ بیمار ہوئے اور حرارت تپ رگ و
پے مین در آئی اور تن نازنین مثل گلو کے مرجھا گئے تو شیر خدا نے یہ حال دیکھکر
درگاہ باری مین گریہ و زاری سے عرض کیا کہ ای کریم بحق محمد حسینؑ و حسنؑ کو
شفا کر اوسوقت یہ نذر بھی کے تھے کہ جسوقت انکو شفا ہوگے تو مین تین

روزہ رکھونگا پس دعا حضرت کی قبول ہوے اور حسنینؑ کو شفا ہوے جب فضل خدا سے مہائے تو وہ نذر بجالائے

کہ جسپر یوفون بالنذر خدانے کہاہے

اب یہان پر دو قول ہین ایک یہ کہ علیؑ و زہراؑ و فضہ نے روزہ رکہا تہا اور دوسرا یہ ہے کہ علیؑ اور زہراؑ اور حسنینؑ و قنبر و فضہ نے روزہ رکہا تہا اور مکان مین کچہ کہانیکو نہ تہا لاچار شیر خدا پاس ایک یہودی کے گئے اور اوس سے گیہو واسطی پیسنے کے چند سیر اس شرط سے لئے کہ ایک صاع یعنے پونی تین سیر پسوائی مین اجرت لینگے وہ گیہون لاکر جناب سیدہ کو دئے اور اونہون نے عصر تک پیس کر آٹا تیار کیا پھر شیر خدا یہودی کے پاس لیگئے اوسنے حسب اقرار اجرت دی شیر خدانے لاکر سیدہ کو دیا سیدہ نے چھہ روٹیان برابر پکائین اور ایک ایک حصہ مین روزہ دارون کے آئی اور واسطے نماز کے کہڑے ہوسے +

سائل کا سوال کرنا اور سب صاحبونکا روٹی کا دینا اور نماز پڑہنا اور شکر حق بجالانا

خداوند دانا نے چاہا کہ امتحان کرے اون روزہ دارونکا تا کہ اہل جہان مرتبہ علیؑ کا جانین اور جو لوگ کے اونسے حسد رکہتے ہین وہ پہچانین اسواسطے کہ حکم الٰہی ایک فرشتہ کو ہوا کہ وہ بشکل بشر مسکین و مفلس بنکر دروازہ دولت سرا پر واسطے کہانا مانگنے کے آیا شیر خدا جب نماز سے فارغ ہوئے اور ہاتھ طرف دسترخوان کے بڑہایا کہ دفعتاً سایل نے آواز دی کہ اسے خاندان سخا و کرم مین مسکین ضعیف نہ مال رکہتا ہون اور نہ طاقت اور سبکی دروازہ پر گیا مگر کسینے میرا سوال پورا نکیا آپ خاندان کرم سے ہین مجہپر عنایت کیجئے

سائل ... سوال ... (حاشیہ)

حضرت نے آواز سایل کے سنتے ہی روٹی اپنے ہاتھ مین لیکر باہر آئے اور نہایت مہربانی سے
فرمایا کہ سوائی اس روٹی کے اور کچھ میرے پاس موجود نہ تھا کہ مین حاضر کرتا جب سیدہؑ نے
یہ دیکھا تو اونہونے بھی اپنے حصہ کے بھی روٹی سایل کو بھیجدی پھر حسنینؑ نے بھی اپنے
باپ اور ماں کی پیروی کے بعد اسکے قنبر اور فضہ نے بھی اپنے اپنے حصہ کی روٹی دیدی
پھر تو اوس سایل کے جھولی بھر گئے اور ثنا و مدح کرتا تھا اور کہتا تھا کہ سخاوت آپکے
خاندان پر ختم ہے امام انام نے فرمایا کہ ہمکو شرمندہ نکرو ہم تجھسے شکریہ نہین چاہتے
پس وہ تعریف کرتا ہوا رخصت ہو کر چلا گیا اور سب نے پانی سے افطار کیا اور تمام
شب طاعت رب مین مشغول رہے جب صبح ہوئے تو پھر روزہ رکھا + +

دوسرے روز روزہ رکہنا علی مرتضیٰ کا معہ اہلبیتؑ اور مغرب کے وقت پھر سایل کا آنا اور پھر سب صاحبون کا کہانا اوسے طرح سے دینا +

صبح کو پھر علی مرتضیٰ پاس یہودی کے گئے اور اوسی طرح سے گیہون لاکر جناب سیدہؑ
کو دئے اور اونہون نے اوسیطرح سے آٹا پیس کر سامان افطار کا تیار کیا اوس
شب کو ایک ملک بحکم پروردگار علیم یتیم بنکر آیا اور سوال کیا کہ مین تین روز سے بھوکا
ہون اور یتیم ہون نہ باپ رکھتا ہون اور نہ ماں جس دروازہ پر جاتا ہون سوائے
ندامت کے کچھ نہین پاتا ہون جناب امیر علیہ السلام نے فوراً یہ سوال اوس کا سنکر
اپنے حصہ کی روٹی اوٹھالی اور فرمایا کہ وہ شخص تین روز کا بھوکا ہے اور ہمنے دو روز سے
نہین کہایا ہے مین اپنا حصہ اوسکو دونگا اور باہر تشریف لاکر اپنے حصہ کی روٹی سایل کو
دے اور فرمایا کہ اسوقت سوا اسکے کچھ موجود نہین ہے پھر جناب سیدہؑ نے اور حسنینؑ نے

اور فضہ نے اور قنبر نے اپنا اپنا حصہ اوس یتیم کو دیدیا اور وہ تعریف کرتا ہوا چلا گیا اور ان سب صاحبون نے پانی سے افطار کیا اور نماز مین مشغول ہوئے +

پھر تیسرے روز روزہ رکھنا علیؑ مرتضیٰ کا معہ اہلبیت کے اور شام کو پھر سائل کا آنا اور سب کا اپنے اپنے حصہ سے روٹی دینا

پھر تیسرے روز جب صبح ہوئے تو شیر خدا باز اسکئے اس ارادہ سے کہ عیال کے واسطے کچھ تدبیر طعام وغیرہ کے کرین پھر اوسی طرح سے کچھ تدبیر کرکے گندم لائے اور جناب سیدہؑ کو دئے اور اونہون نے اوسی طرح سے سب سامان تیار کیا جب شام ہوئے تو حکم پروردگار سے پھر ایک ملک قیدی بنکر آیا واسطے امتحان کے کہ دو شب روز تو بشر صبر کر سکتا ہے مگر آج تیسرا روز ہے دیکھیں آج بھی سخاوت کو کام فرماتے ہین جب شب تیسری آئے اور چاہا کہ افطار کرین پھر دروازہ سے آواز آئی کہ اے صاحبان بخشش و عطا مین عاجز قیدی مسافر برہنہ و گرسنہ ہون رات کو بسبب بھوک کے نیند نہین آئے اب میرے حال پر رحم کرنا چاہیئے شیر خدا یہ سنکر رونے لگے اور اپنے اہلبیتؑ سے فرمایا کہ ہر چند میرے اوپر آج تیسرا روز ہے مگر مین یہ کھانا اپنا اسکو دئے دیتا ہون خدا مجھکو اور دیگا یہ کہکر اپنے حصہ کا کھانا اوسکو دیدیا پھر سب اہلبیتؑ نے بھی پیروی حضرت کی کے سبنے اپنا اپنا کھانا دیدیا لیکن ضعف سے شبیرؑ و شبرؑ کہ سن اونکا چہ سات برس کا تہا وہ مثل پھول کے کملائے ہوئے بستر سے اوٹھنے کے تاب نرکھتے تھے اور والدین اونکے واسطے رضائے خدا کے یہ سختی اوپر اولاد اپنے کے گوارا کی اور وہ رات عبادت خدا مین ساتھ کرب کے بسر کے

چوتھی روز نازل ہونا سورۂ ہل آتی کا اور دستر خوان بہشت کا آنا پاس رسولخدا کے اور سوال کہنا جبرئیل کا اور پیغام پہنچانا خدا کا کہ آپ جا کر علیؑ اور زہراؑ سے عذر کیجیے اور آنا حضرت کا اور حسنینؑ کو گود میں لینا اور میوہ کا کاسۂ بہشت سے کھلانا

جب چوتھی روز صبح ہوسے آفتاب بلند ہوا اور ملائکہ نے اعمال خلایق کو درگاہ باری میں عرض کرنے لگے تو اس اعمال خیر کو اہلبیت کے مثل ہدیہ کے درگاہِ باری میں ہاتھوں ہاتھ تعریف کرتے ہوے ایک آسمان سے دوسرے پر لیجاتی تھے تو انبیائی سلف بھی ثنا خوان شاہ نجف کے ہوتی تھے جب عرش اعظم تک پہنچے تو پروردگار علیم نے قبول فرمایا اور لطف و عنایت سے لوح محفوظ پر لکھا گیا بعد اس کے رب جلیل سے جبرئیل کو حکم ہوا کہ لوح محفوظ سے سورہ ہل اتی کو کہ شان میں صاحب لافتا کے تھے اور ایک کاسہ طعام بہشت سے کہ دست قدرت سے بنا ہوا تھا لیکر پاس رسولؐ آنام کے جاؤ اور بعد سلام کے سورہ ہل آتی پڑھکر رتبہ آل اونکی کا عیان کرو اور حال حسنینؑ کو بھی بیان کرنا اور نبی کو واسطے عذر کے پاس علیؑ و فاطمہؑ کے بھیجو روح الامین سُنتے ہی حکم رب العالمین جو شوق سے بیقرار ہو کر عرش بریں سے او پر روئی زمین کے پاس ختم المرسلین کے آئے اور بعد سلام وہ قصہ تمام بیان کیا رسولخدا رونے لگے روح الامین نے کہا کہ حکم جہان آفرین ہے کہ آپ علیؑ و فاطمہؑ کے پاس جائے اور ہماری طرف سے بعد سلام کے عذر خواہی کیجیے اور حسنینؑ کو گلی سے لگا کر سر و چشم کی بوسی لیجیے اور سورہ ہل آتی کو پڑھ کر خوشخبری دیجئے اور اس نعمت خلد بریں سے

چوتھی روز نازل ہونا سورہ ہل اتی کا

سا تھ اون کے تناول کیجئے یہ رتبہ کسی نبی کے اولاد کو نہیں ہوا ہے ٭

آنا رسول اللہ کا گھر مین مرتضی علیؑ کے اور خوش خبری اجر و ثواب کے دینا اور شفقت فرمانا حسنینؑ پر اور حجرہ مین جاکر طعام بہشت کو صرف کرنا اور بعد اوس کی سجدہ شکر بجالانا اور باقی مانده کو لیجانا جبرئیل کا

رسول زمان حسب فرمان ایزد منان مکان مین شیر یزدان کے شادان تشریف لائے دیکھا کہ علی مرتضی و جناب سیدہ سرہانے حسنینؑ کے بیٹھی رو رہی ہین جب پیغمبر خدا پر نظر پڑی تو خوشی ہو کر دونو صاحب ذی شرف حضرت کی چشم مبارک سے حال اونکا دیکھکر آنسو جاری ہوئے اور مہربانی سے پیشانی کے بوسے لئے اور سلام و درود جانب خدا سے پہنچا کر خوش خبری اجر کے دے اور بالین حسنینؑ پر تشریف لاکر آواز دی صاحبزادون نے آنکھین کھولین اور چاہا کہ اوٹھین مگر بسبب ضعف کے نہ اوٹھ سکے تب رسول مقبول نے گود مین اوٹھا لیا اور سینہ سے لگایا اور سورہ ہل اتی کو تلاوت فرمایا جب اس مقام پہنچے کہ سعی تمہاری شکر کے گئے ہے یہ سنکر جناب امیر علیہ السلام سجدہ شکر مین جھکے اور سجدہ بجالائے کہ اطاعت ہماری قبول ہوئے رسول خدا مع آل عبا ایک حجرہ مین تشریف لیگئے کہ وہان جبرئیل نے حکم رب جلیل سے طعام بہشت سے دستر خوان چنا تھا سب صاحبون نے شکر کیا اور وہ کھانا نوش فرمایا لیکن اوسی طرح سے ظرف مملو رہا اور سب صاحب سیر ہو گئے اور وہ برتن جبرئیل آسمان لیگئے اور پنجتن زمین پر سجدہ خالق مین جھک گئے اور اس عنایت نعمت عظمی سے حال دل

دشمنوں کا کباب اور زہر آب ہو گیا

آغاز داستان سال دہم ہجرت سے اور رواج دین واسلام کا محکم

راوی لکھتا ہے کہ جب ہجرت سے د...

دشمنوں سے پاس سید المرسلین ... سے بہ اسلام ہوتی ہے اور سبھوں کا نام

ونشان مٹا کر مساجد ... اس سرزمین پر بت پرستی کا نشان باقی نہ رہا

اور شیطان علیہ ... ہائے دل کفر سے مصفا ہو گئے اس خوشخبری سے

بجال ... ہے بجالائے اور قبل اس سال کے بھی اسیطرح سے رجوع

خلائق ... مرسلین کے واسطے حاصل کرنے دین کے ہوئے تھے

گیارہوین برس کے ہجرت سے اور نامہ لکھنا طرف اہل یمن کے اور اونکا مشورہ کرنا باہم اور ابوالحارث کو معہ دس آدمی کے خدمت رسول اللہ مین بھیجنا اور ابوالحارث کا ساتھ بھائی کے گفتگو کرنا اور بھائی کا اوس کے خدمت رسول اللہ مین آنا اور مسلمان ہونا

... زبان اس طرح سے بیان کرتا ہے کہ ایک جماعت کثیر نصرانیوں سے نجران

یمن سے ... تھا اور وہین جمع تھے حضرت نے اوس قوم کو ایک نامہ واسطے

اسلام کے تحریر فرمایا جب نامہ وہان پہنچا اور پڑھا گیا آپس مین بہت قیل وقال

... بات قرار دی کہ سرداران قوم سے چند آدمی مین سے پاس سید المرسلین کے

بھیجیں اور اونسے سوال وجواب کرین اور جو کچھ کہ مناسب وقت ہو گا وہ عمل مین آوے گا

اون مین سے تین آدمی صاحب اعتبار کہ قول پر اونکے دار ومدار سب کا تہا ایک صاحب
عقل کہ عاقب نام اور محترم تہا دوسرا صاحب ہوش اور لقب بہ سید تہا اور تیسرا صاحب علم
... اور لقب واسقف رکہتا تہا اور بہت معتبر نزدیک سلطان روم کے
تہا اور اوسکے ... سرزمین کے تہے بہائی اوسکا کرز نام صاحب
الفصاحت اور ہوشیار بدرجہ تمام تہا ... اوسی صحبت سے ہمراہ اونکی طرف
یثرب کے روانہ ہوے یمن سے جب کئی منزل ... تو گہوڑا ابو الحارث کا ایک روز
ٹہوکر کہا کر گرپڑا اوسوقت کرز نے بے اختیار کہا کہ محمدؐ کو ... نے سے نبی کے لئے
ابو الحارث نے کہا کہ اے بدگہر اس طرح سے نہ کہو کرز نے ... ض کیون کیا
تو نے ابو الحارث نے کہا کہ آگاہ ہو محمدؐ بیشک خاتم الانبیا ہے کہ انجیل اوس ... زنے
جو یہ سُنا تو تعجب سے کہا کہ اگر اس بات کا یقین کامل ہے تو پھر تو ایمان کیون ۔
ابو الحارث نے کہا کہ جو مین ایمان لاؤنگا تو نزدیک سلطان روم کے اعتبار میرا
اور یہ دولت وعزت وامتیاز سب جاتا رہیگا کرز نے یہ سنکر اوسپر نفرین کے اور اوسے
وقت واسطے قدمبوسی رسول مقبول کے روانہ ہوا اور پہلی اپنے بہائی سے خدمت
حضرت مین پہنچا اور ادب سے سلام کیا اور حضرت نے مہربانی سے سلام لیا اور پہر کلمہ

شہادت زبان پر لایا رسول خدا نے اصحابون مین سرفراز فرمایا +

آنا نصرانیون کا مدینہ مین اور پہنے لباس زری جانا پاس رسول خدا کے اور التفات نفرمانا حضرت کا اور رنجیدہ دل ہو کر جانا اونکا پاس عثمان کے اور وہان سے آنا خدمت علی مرتضےٰ مین اور ارشاد کرنا جناب امیرؑ کا

جب نصرانی شہر مدینہ مین پہنچے تو لباس سفر تبدیل کر کے جامہ ہائی حریر سے اپنے تئین آراستہ کر کے اور عمامہ ہائے زرین و طلائی اوپر سر کے رکھ کے اور انگشتریان طلائی ہاتھ مین پہنکر خدمت حضرت مین حاضر ہو کر موافق اپنے طریق کے سلام کیا حضرت نے نہ جواب دیا اور نہ حال پرسی کے مشرق کے طرف اون لوگون نے گھڑے ہو کر نماز پڑھے حضرت نے ممانعت بھی نکی بعد نماز کے کچھ کلام کرنا چاہا حضرت نے کچھ جواب نہ دیا یہ نہایت ملول پاس رسول کے چلے گئے اور دل مین یہ خیال کرتے تھے کہ کیا تدبیر کرین اسے فکر مین پاس عثمان کے کہ اوس قوم سے شناسائی رکھتا تھا گئے اور کہا کہ اسے دوست قدیم محمد باوجود خلق عظیم کے معلوم نہین کہ ہمکو کیون اپنے صحبت مین ذلیل و خوار کرتے ہین ہم تیسے صلاح اس بات کے لیتے ہین اسوجہ سے کہ تم اونکی عادت سے آگاہ ہو اگر صلاح ہو ٹھہرین ورنہ اپنے وطن کو روانہ ہون اوسنے کہا کہ مجھسے زیادہ ابوالحسن آگاہی رکھتے ہین چلو اونسے اسکے صلاح لیوین یہ کہکر جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ یا ابو تراب حضرت کے بی التفاتی سے اہل نجران کے زندگی تلخ ہے اس سبب سے مایل اپنے وطن جانے پر ہین ہمین آپ کی رائی ہے شیر خدا نے ارشاد کیا کہ لباس حریر و طلائے درین رسول مین اسپر مردونکے حرام ہے اسواسطے حضرت نے التفات نہیں کیا اور دامن غرور سے زمین پر لٹکا کر چلنا یہ بھی مکروہ ہے غرور چھوڑ کر بہ لباس انکسار محفل رسول مختار مین حاضر ہون جو سوال کرینگے جواب پاوینگے عثمان اور ابن عوف نے یہ سنکر خوش خوش اہل نجران کو خبر دی وہ سب اس مژدہ سے دلشاد ہوئے

ارشاد کیا تہا اور جواب سلام کا پانا اور دریافت کرنا اس بات کا کہ حضرت عیسےٰ بن باپ کے کیونکر پیدا ہوئے اور مطابق وحی کے جواب دینا رسول خدا کا اور قبول کرنا اون کا

دوسرے روز اوس وضع سے کہ جو شیر خدا نے فرمایا تہا محفل اشرف الانبیا مین حاضر ہوئے اور سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا اور مہربانی سے واسطے بیٹھنے کے حکم دیا اور فرمایا کہ کل ابلیس ہمراہ تمہاری تہا اس سبب سے مین مخاطب نہ ہوا تہا بعد اسکے دعوت اسلام کے کی اوس قوم نے انکار کیا اور اسقف نے اوسوقت پوچھا کہ درباب حضرت عیسےٰ کے آپ کیا کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ بندۂ خاص اللہ کے صاحب وحی وکتاب ہین اسقف نے کہا کہ باپ اونکی تہے یا نہین حضرت نے کہا کہ وہ بی باپ کے پیدا ہوئے اوسنے کہا کہ پہر کیون آپنے بندۂ خدا کہا کسواسطے کہ بندگان خدا کوئی بن باپ کا نہین ہے حضرت نے فرمایا کہ کل اس بات کا جواب دیا جاویگا اور حضرت منتظر وحی کے ہوئے دوسرے روز جبرئیل امین ازجانب رب العالمین یہ آیہ لیکر آئے کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم حضرت نے اوسیوقت اون لوگونکو بلواکر یہ آیہ پڑھ کر سُنایا اور پہر دعوت اسلام چاہئے اونہون نے انکار کیا رسول خدا نے فرمایا کہ واسطے صداقت قول کے ہم تم درگاہ حق مین مباہلہ کرین اسقف نے یہ بات قبول کی اور کہا کل صبح کو مباہلہ کرینگے یہ کہکر اپنے مقام پر آئے اور آپس مین مشورہ کرتے تہے کہ صبح کو نزع کرین یا صلح اسقف نے کہا کہ مجھکو حضرت عیسیٰ نے خبر دی ہے کہ جو نبی ساتھ اجنبی کے مقابلہ کو آوین تو کچھ اندیشہ نکرنا اور جو ساتھ اولاد اپنی کے آوین تو تم آگی باذن نہ رکہنا کہ

کہ بیشک وہ خاتم انبیا ہین جب دعا کرینگے تو نصرانیون سے ایک شخص روم و شام مین باقی نرہیگا اس بات پر سبھون نے اتفاق کیا

آنا سرور کائنات کا واسطے مباہلے کے معہ جناب سیدہ اور علی مرتضیٰ و حسنین علیہم السلام کے اور دیکھنا اسقف کا اور کلام عیسیٰ کو خیال مین لانا اور مباہلہ نکرنا اور راہ عجز و انکسار سے جزیہ دینا اور خبر دینا حضرت کا خواب سے بیدار ہونے اوسکے کے اور مسلمان ہونا اوس کا

صبح کو بعد فراغ نماز کے حضرت نے اون لوگونکو طلب کیا کہ موافق وعدہ اپنے کے آوین اور رسول مقبول علیؑ و سیدہ و حسنینؑ کو ہمراہ لیکر دولت سرا سے باہر تشریف لائے اور اہلبیت سے ارشاد فرمایا کہ جب مین دعا مانگو تو تم آمین کہنا اور اوس طرف سے وہ نصرانی اہل کتاب سامنے آئے اور اہل بیتؑ کو دیکھکر پوچھا کہ یہ کون ہین ایک نے کہا کہ یہ جوان علیؑ داماد نبی ہے اور یہ چادر بتول دختر رسولؐ ہو اور یہ دونو فرزند انکی نواسے رسولخدا کے ہین اسقف نام و نسب سنکر مانند بید کے کانپنے لگا اور اپنے قوم سے کہا کہ یہ رسولؐ زمان بیشک بیگمان ہین عیسیٰ نے بھی نشان بیان کیا ہو اگر یہ خدا سے جہان آفرین سے چاہین تو پہاڑ زمین سے اوکھڑ آوے جو یہ زبان واسطے نفرین کے کھولینگے تو ہم مین سے ایک آدمی اوپر زمین کے باقی نرہیگا اسی گفتگو مین اسقف تھا کہ حضرت دوزانو بیٹھے اور فرمایا کہ آؤ ای نصرانیو تا قادر ذوالجلال اس مباہلہ مین انفصال فرمائے اسقف نے یہ سنکر اپنے قوم سے کہا کہ قسم ہو خدا و مسیح کی کہ یہ بیشک خاتم الانبیا ہین جسکی خبر مسیح نے دی تھی مین انکا دین قبول کرتا ہون اور تم بھی اپنے جان کے

دشمن نہو جس طرح سے ہوسکے کچہ جزیہ وغیرہ دیکر راضی کرنا چاہیئے اور عجز وانکسار سے کہاکہ معاف فرمایئے اور جوکچہ ارشاد ہوگا عمل مین لاوینگے رسولخدا نے کہاکہ اب تمکو اسلام قبول کرنا چاہیئے نصرانیون نے عرض کیاکہ اس سے بہی ہمین معاف رکہیئے ہم اپنے دین سے نہ پہرینگے حضرت نے فرمایاکہ آمادۂ جنگ ہو نصرانیون نے عجز سے کہاکہ ہم آپ سے تاب جنگ نہین رکہتے لیکن جو آپ صلح فرمادین اس شرط سے کہ حلہ ہائے یمنی قیمت مین ہر ایک چالیس درہم کا ہر سال مین دو ہزار پہنچایا کرینگے آپ امان دیجیئے حضرت نے بحکم خدا اس شرط کو قبول کرکے اون کو رخصت فرمایا جب وہ قوم رخصت ہوکر اپنے مکانون کو گئے تو اسقف نے سب ماجرا اپنے قوم سے بیان کیا اور دل مین ایمان مخفی رکہا ٭

نازل ہونا آیہ تطہیر کا واسطے اہل بیت کے نیچے عبا کے لینا رسول خدا کا اہل بیت کو

شعر

چنین گفت راوی کہ سالار دین	چو فرمود درباب ایشان چنین

راوی کہتا ہے کہ جب سالار دین یہ فرماتے کہ پروردگا عالم میرے اور میرے اہلبیت کی بد دعا سے نصرانیان عالم پہ آتش و قہر و غضب برسائے تو ایک آدمی اور درخت کا نشان بہی جہان کے باقی نرہتا اور جو لوگ کہ رتبہ اہلبیت مین حسد رکہتے ہین وہ آپس مین کہنے لگے کہ رسولخدا اپنے اولاد شان مین واسطے رتبہ بڑہانے کے یہ فرماتے ہین ایسا ہو نہین سکتا خداوند عالم الغیب نے واسطے ظاہر کرنے رتبہ اولاد رسول کے آیہ تطہیر وقت چاشت کے کہ رسولخدا حجرۂ ام سلمہ مین تشریف رکہتے تہے معہ جبرئیل کے بہیجا حضرت جبرئیل نے بعد سلام کے آیہ تطہیر کو ساتھ سرور انبیا کے پڑہا حضرت

اس آیہ کو سنکر شکر حق بجالای اور اہل بیت کو طلب کیا اور زانو بزانو پانچون صاحب بیٹھے اور ام سلمہ سے عبا طلب کی اونہونے حاضر کی اور پنجتن نے وہ رداء اوڑہی اوسوقت ام سلمہ نے عرض کیا کہ مین کیا اہل بیت مین نہین ہون حضرت نے فرمایا کہ خداوند قدیر نے آیہ تطہیر خاص پنجتن کے واسطے بہیجا ہی اسمین کوئی مرد و زن داخل نہین ہوسکتا ہے اور پنجتن نے واسطے سجدۂ شکر کے سر اوپر زمین کے رکہا اور اوس روز سے جب رسولخداؐ مسجد کو تشریف لیجاتی تہے تو صاحب تطہیر کہکر آواز دیتے تہے اور جناب امیرؑ و حسنینؑ ہمراہ ہوتے تہے ٭

خبر پہنچنا مرنے کی حاکم یمن کے اور رسولخداؐ کا پانچ ٹکڑے کرنا ملک کا اور حضرت جناب امیرؑ کو واسطے نکالنے کفار اوس ملک سے بہیجنا شعر

بدہ ساقی اکنون دو جامے یمن	کہ افتادہ ہر سر ہوائے یمن ٭

راوی کہتا ہے کہ ملک یمن سے خبر خیر البشر کو انتقال کرنے حاکم باذان کے آئے اور وہ ملک مثل جسم بیجان بیحاکم کے ہوگیا جو کہ وہ ملک بہت بڑا تہا سالار دین نے مصلحتاً اوس ملک کے پانچ ٹکڑے کئے ایک ٹکڑا ملک کا شہر باذان کو سونپا اور غم باذان کا دل سے بہلایا اور ایک سمت ساتھ لشکر کے معاذ بن جبل کو رخصت کیا اور تیسرے جانب ابوموسیٰ اشعری کو بہیجا اور چوتہے جانب عامر نامی ہمدانیون سے کہ قوم اوسکے بہت یمن میں تہے عطا کی اور پانچوین سمت ابن اسیہ کو عطا کے کہ وہ اہل ہجرت سے مرد دیندار مقرب سید ابرار کا تہا لیکن کنارون پر اوس سرزمین کے کفر کا اثر باقی تہا سزاوار اس امر کے سوائے علیؑ مرتضیٰ کے اور کسیکو نہ

جان کر انکو پاس اپنے بلایا اور ساتھ التفات تمام کے فرمایا کہ شعر

کہ اے شیر یزدان شمشیر من		ترا رفتہ باید بملک یمن	

کہ تم بنیاد کفر کو زمین یمن سے اوکھاڑ کر زمین یمن کو دار الایمان بناد و جناب امیر علیہ السلام نے عرض کیا کہ حکم آپکا حکم پروردگار کا ہے مین دل وجان سے حاضر ہون حضرت رسولخدا نے بہت تعریف کے اور فرمایا کہ تم آج جاکر سامان سفر درست کرو کل مین تمکو روانہ کرونگا علی مرتضیٰ اوس صحبت سے رخصت ہوکر سامان سفر مین مشغول ہوے راوی کہتا ہے کہ جب صبح ہوے تو رسول خدا نے دلیران دین کو حکم دیا کہ سب آراستہ ہون اور خیمہ واسطے علی مرتضیٰ کے آراستہ کیا جاوے اتنے مین شیر خدا کمر باندہے ہوے معہ سامان سفر خدمت رسولخدا مین حاضر ہوے سالار دین نے از راہ کرم کے فرمایا کہ مین تمکو واسطے دعوت اسلام کے بھیجتا ہون طرف یمن کے پہلے یہ چاہئے کہ کفار کو ساتھ لطف و مہربانی کے سمجھاؤ اور احکام دین سکھاؤ جو تمہارے کہنے سے اسلام قبول کرے اوسپر مثل بھائیون کے مہربانی کرنا اور جو تمہارے نصیحت نمانی اور کفر سے باز نہ آئے اوسکے رشتہ حیات کو شمشیر سے جدا کرنا اور اوسکا مال اور اہل وعیال سب غنیمت مین لینا جناب امیر نے انگشت اطاعت اوپر چشم کے رکھی حبیب خدا نے خوش ہوکر اپنا عمامہ خاص اپنے ہاتھ سے سر مبارک علی مرتضیٰ پر باندہا اور دو پیچ ایک کم اور ایک زیادہ جانب پشت کو لٹکائے اور نشان خاص دست مبارک سے ہاتھ مین علی مرتضیٰ کے دیا امیر عرب شاہ نجف نے نشان پر ادب سے بوسہ دیا اور نشان لیکر رخصت ہوے رسول اللہ نے ہاتھ دعا واسطے فتح و فیروزی کے درگاہ خدا مین بلند کیا

اور جناب امیر تائید رب قدیر سے ہر روزہ راہ طے کرتے ہوے سرحد ملک

یمن مین پہنچے

پہنچنا علی مرتضیٰ کا حی ہمدان مین اور باہر آنا اوس قوم کا واسطے جنگ کے اور طلب کرنا جناب امیر علیہ السلام کا چند آدمیون کو اون مین سے اور نصیحت فرمانا اور مسلمان ہونا اونکا اور نامہ لکھنا حضرت کا رسولِ خدا کو

پہنچنا حضرت کا ہمدان مین

پہلے جب شاہ مردان حی ہمدان مین پہنچے اوس گروہ کے دلاورون نے دا ہمہ سے جمع کیا اور سب زرہ پوش ہتیار سے آراستہ ہوکر تعظیم جنگ معہ تیر و تفنگ سامنے فوج اسلام کے آئے اور ادہر سے شیر خدا رایت مصطفےٰ کو لئے ہوے آگی سپاہ کے چلے آتے تہے جب ہمدانیون کو دیکہا تو باگ گہوڑے کے روک لے اور انصار دین سے ارشاد فرمایا کہ دہنے اور بائین صفین آراستہ کرین اوس طرف سے ہمدانیون نے بہی صف آرائی کے ولی خدا نے ایک اصحاب سے فرمایا کہ تم پاس ہمدانیون کے جاکر پیام دو کہ تم مین سے چند عقلمند واسطے سُننے نصیحت و پند کے پاس امیر کی آوین بعد اوسکے صلح یا جنگ اختیار کرین فرستادہ حضرت کا پاس اوس قوم کے گیا اور یہ کہا اون مین بزرگ اوس قوم کا ہوش مند تہا یہ پیام سُنکر خوش ہوا اور چند آدمی ہوشیار خدمت مین حضرت کے بہیجے جب وہ خدمت مین جناب امیر علیہ السلام کے آئے اور سلام موافق قاعدہ کے بجالاے شیر خدا نے از راہِ کرم کے فرمایا کہ اے دلیرو تم گروہ عرب مین صدق صفا و دانش مندی مین تعریف کئے گئے ہو جو کچہ کہ مین کہون اوسکو بغور و تامل سُنو اور راہ راست کو اختیار کرو پہلے یہ جاننا چاہئے کہ خداوند جہان نے ہمیشہ

انبیا کو واسطے حق و باطل جدا کرنے کے حضرت آدم سے نوح و خلیل و ذبیح اور موسی کو
عیسی تک واسطے رہنمائے خلقت کے بھیجا ہے اب اس رسول کو جو بھیجا تو اس مین
تعجب کیا ہے دوسرے جو تم جھوٹ جانتے ہو تو پیغمبر کے چند نشان ہوتے ہین
اعجاز اور وحی اور نازل ہونا کتاب کا اور احکام ملت ساتھ وجہ نیک کے اور اعجاز
خیر البشر سے زندہ کرنا مردونکا اور شق کرنا قمر کا اور علاوہ اسکے اور معجزی بہت سے
مشہور ہین دوسرے آیات کلام مجید کہ فصیح اور دانشمند مقابلہ مین ایک آیت کے
عاجز اور پریشان رہے تمہارے بھی کان مین پہنچا ہے کہ ایسا کلام کبھی سننے مین نہیں
آیا ہے اور اصل دین ہمارا پرستش اوس خدا کی ہے کہ جو خالق اور رزاق اور موت و
حیات بخشنے والا ہے اور محمد بیشک رسول اوسکے ہین کہ جنکے شرع مین صوم و صلواۃ
اور جہاد راہ دین مین اور خمس و زکات دینا شعار ہے اور صبر اور شکر اور صدق اور
عدل و کرم آئین دین مین بہترین عمل ہین اور تمہارے اصول مین ایک پتھر کو سجدہ
کرنا کہ کمتر ہر شئی سے ہے اور تابعدار شیطان کا ہونا اور فروع اوسکے مین فسق و
فجور اور دروغ دغا ہے ان دونون مین غور کرو کہ کون بہتر ہے اون لوگونکو نے
سنکر عرض کیا کہ آپنے نصیحت فرمائی از راہ لطف و کرم کے مگر اتنی اجازت ہو کہ
ہم سردار قوم سے بیان کرین جیسے اوسکی رائی ہوگی ویسا عرض کیا جاویگا جناب
امیر علیہ السلام نے اجازت دی اور وہ اپنی قوم مین گئے اور اپنے سردار سے
بیان کیا اوس دانشمند نے کہا کہ ای گروہ باتین یہ سب حق ہین اور حق سے
منکر ہونا جہل اور عناد ہے اور انصاف سے بعید ہے یہ کہکر معہ قوم خدمت حضرت
مین آیا اور درود و سلام بجالایا اور اسلام معہ تمام قوم کے قبول کیا شیر خدا

اوس سے بہت خوش ہوے اور عقل و دانش کے تعریف کے اور یہ سب حال سرور انبیا کو لکھا حضرت یہ حال سنکر بہت خوش ہوے اور سجدہ شکر بجا لاے اور جواب ساتھ لطف و مہربانی کے نامہ بھیجا +

آنا شیر خدا کا دوسرے قوم مین اور باہر آنا اوس قوم کا اور مکرر نصیحت فرمانا اور قبول نکرنا اون جاہلون کا آخر کار قرار اوپر لڑائی کے ٹھہرنا

اوس جگہ سے شیر خدا دوسرے سمت روانہ ہوے کہ وہان بھی مشرک سکونت رکھتے تھے جب خبر حضرت کے آنے کے سُنے تو مردان جنگی کئے ہزار زرہ پوش واسطے مقابلہ کے آئے اور اس طرف سے ولئے خدا نشان محمدی ہاتھ مین لئے ہوے آگے آگے سپاہ کے جب مقابلہ پر پہنچے اور جمعیت ارائے مشرکین کے دیکھے تو دلیران دین سے ارشاد فرمایا کہ اپنے جگہہ پر ٹھہرو مین اونسے حجت تمام کر لون یہ کہکر دلدل کو بڑہایا اور آگے صف مشرکین کے جاکر نصیحت کے جیسا کہ پہلا گروہ سمجھایا تھا اور دعوت اسلام چاہے لیکن اون سرکشان جہول نے نصیحت کو قبول نکیا شیر خدا اپنے لشکر مین پھر آئے اور صفین آراستہ کین اور قبل + جنگ کے دوبارہ پھر نصیحت فرمائی مگر اونہون نے نمانا اور آمادہ جنگ ہوے

آنا ایک کافر کا میدان مین اور رجز پڑہنا اور مقابلہ کو اوسکے اسود کا جانا اور بعد جنگ و کوشش بسیار کے قتل کرنا

اون مشرکین سے ایک شخص رجز پڑہتا ہوا میدان مین آیا اور اہل دین سے مبارز طلب کیا اس طرف سے بحکم شیر خدا ایک دلیرا سود نام مقابلہ کو گیا

اور دونوں مین سنان چلنے لگے آپسمین بہت سے حملے ہوے مگر ایک دونوں مین غالب نہ آتا تہا کہ اسود مثل شیر کے پہلو کے جانب سے جھپٹ کر آیا اور ایک نیزہ ایسا لگایا پہلو پر کہ وہ خانہ زین سے اوپر زمین کے آیا اور نعرہ تکبیر اہل اسلام مین بلند ہوا اور یہ بہادر بعد فتح و فیروزی کے اپنی لشکر مین پہر آیا

آنا ایک کافر کا میدان جنگ مین اور جناب امیر علیہ السلام کو طلب کرنا اور میدان مین جانا آپکا اور معہ بیس آدمی کے قتل کرنا اوس کو

بعد اسکے ایک نامور اوس لشکر سے گھوڑا بڑہا کر میدان مین آیا اور کہا کہ علیؑ کو مین اپنا ہم آورد چاہتا ہوں پس شیر خدا نے جو گفتار اوس نابکار کے سُنی فوج سے گھوڑا طرف میدان کے بڑہا کر مثل شیر غضبناک کے پاس اوس دشمن خدا کے پہنچے اور فرمایا کہ جسکو تو نے طلب کیا تہا وہ آیا ہوشیار ہو جب اوسنے یہ سُنا تو گھوڑا بڑہا کر چار و ناچار سامنے آیا اور تلوار میان سے لیکر لاف و گزاف بکتا ہوا حملہ کیا حقا خدا اسپر واسطے غضنفر کے ہوسے پہر حضرت نے نعرہ اللہ اکبر اس جوش و خروش سے کیا کہ سامعین کے ہوش اوڑ گئے اور ایک وار ذوالفقار کا ایسا اوس دشمن دین پر لگایا کہ سر سے تا پشت زین دو ہو کر اوپر زمین کے گرا اور لشکر اسلام سے آواز تکبیر بلند ہوے اور حضرت نے اوسکے قتل پر اکتفا نکیا اور مبارز لشکر کفار سے طلب کیا ایک سوار اور میدان مین آیا اوسکو بھی پہلو مین پہلے کے سُلایا اسی طرح سے بیس آدمی ایک دوسرے کے بعد مقابلہ پر شاہ دلدل سوار کے آئی اور دم ذوالفقار سے جان بر نہوسکے تائید خدا سے سپاہ دشمن مین پھر کوئی لڑنے والا نرہا

نہ آنا کفار کا میدان جنگ میں اور گھوڑا دوڑانا اسد اللہ کا اونکی اوپر اور شکست پانا اور امان طلب کرنا اونکا اور کرم سے امان دینا اور مسلمان کرنا اسد اللہ کا

جب کوئی مقابلہ کو میدان میں نہ آیا تو شیر خدا نے قلب لشکر کفار پر حملہ کیا اوس قبیلہ کے لوگ خوف سے بہاگے شیر خدا نے رحم فرمایا اور ہاتھ روک لیا اور زبان کہولی اور آواز دے کہ اے مردم زشت خو کیوں اپنے جان اور مال کے عدو ہو اسلام لاؤ تا امان پاؤ جب اونلوگوں نے اسطرح پر لطف اور مہربانی دیکھی اپنے کردار ناشائستہ سے پشیمان ہوے اور راغب طرف اسلام کے سو جان سے ہوے غضنفر سے امان چاہی بعد اسکے بہت سے آدمی اوس قوم سے عذر کرتے ہوئے حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا امیر المومنین نہایت خوش ہوی اور اونکی حق میں دعا فرمائی اور اعزاز و اکرام سے سب کو سرفراز کیا پھر اون افسران قوم نے عرض کیا کہ اے صاحب بخشش و عطا آپنے ہمکو دولت عم سے سرفراز کیا اور ظلمت کفر کو نور ہدایت سے روشن کیا ہمارے مال میں سے جو حق خدا ہو وہ لیجئے اور تقسیم کیجئے اور ساتھ فتح و فیروزی کے طرف اور مشرکوں کے قدم رنجہ فرمائی ہم معہ فوج ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہیں جو راہ دین میں آوے اوس سے حق لیجئے اور جو گمراہی سے باز نہ آوے آپ حکم رانی سے کیجئے تا ہم اوس سے لڑیں اور بہ تیغ بیدریغ کریں

جانا اسد اللہ کا گروہ کفار میں اور مسلمان کرنا اونکا اور زکوۃ لینا اور سرور کائنات کو نامہ لکھنا

جناب امیر علیہ السلام نے اون لوگوں کی تعریف کے اور ہمراہ لیکر اور مشرکین کے جو گھرا نشین تہے مثل برق کے گئے جسنے دولت اسلام کو قبول کیا اوسنے جان اور مال سے

امان پائے اور سواسے زکوٰۃ کے کچھ نقصان نہوا اور جسے ابلیس نے بہکایا وس کے
جان و مال کو جہالت سے وبال ہوا اور خود دستگیر اور مال و اسباب سب تاراج ہوا
پس اون ہمراہیون نے مال کثیر کیا مال غنیمت وکیا مال زکوٰۃ تائید پروردگار قدیر سے
جمع کیا اور وہ ملک سب فرمان بردار اہل اسلام کا ہوا اور جو کافر باقی رہے اونہون
نے جزیہ دینا قبول کیا شیر خدا نے یہ سب حال نامہ مین تحریر کرکے پیغمبر خدا کو بھیجا حضرت
نے جو یہ مضمون نامہ کا سنا تو نہایت خوش ہوے اور شاہ مردان کے حق مین بہ

دعا فرمائے

ارادہ کرنا طرف حجۃ الوداع کے رسول خدا کا اور قبیلون کو خط لکھنا اور طلب کرنا ونکا اور علی مرتضی کو لکھنا کہ تم کو یمن پر اپنے تئین پہنچا کر احرام باندہنا

راوی کہتا ہے کہ اس سال سالار دین نے بحکم رب العالمین ارادہ حج کا کیا اور ہر
گروہ اسلام مین خیر الانام نے پیام بھیجا کہ امسال واسطے حج کے یثرب سے
طرف حرم کے جاؤنگا تم مین سے جو کوئی زاد راہ رکھتا ہو اور کوئی مانع اوسکا نہو وہ آکر
آداب حج مجھسے سیکھے اور ہمراہ چلے جب خدام خیر الانام سے ہر قبیلہ مین یہ خط پہنچا تو ہر
قبیلے سے گروہ گروہ بکثرت جمع ہوئے اور جناب امیر علیہ السلام کو بھی یہ نامہ
لکھا کہ کوشش تمہاری سراسر مقبول خدا و رسولؐ ہوے مینے امسال احرام حج
بیت الحرام کا باندہا ہے تمکو چاہئے کہ ملک یمن سے طرف کعبہ کے مع انجمن آؤ
جب جاہ تم پر پہنچو گے تو غسل کرکے اور احرام باندہ کر میرے پاس آنا جب
یہ نامہ قاصد نے ضیغم کو پہنچایا مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر حکم نبی سے عازم راہ ہو

اور یہ روایت جو کے تواریخ مین مشہور وعام ہے لیکن راوئی اہل بیت اسطرح
شرح اس داستان کے زبان ابن یمان سے روایت کرتا ہے شعر

که آنراست گو را حذیفه است نام	بصدق است مشهور در خاص و عام

حکایت حذیفہ اور حضرت جبرئیل کہ بصورت دحیہ سر مبارک رسولؐ کو اوپر زانو کے رکہتے تہے اور آنا مرتضیٰ علی علیہ السلام کا اور سلام کرنا اور جواب دینا جبرئیل کا امیرالمومنینؑ کو اور بیدار ہونا پیغمبرؐ کا اور فرمانا کہ جبرئیل ستہے

راوی اس روایت کے ابن یمان کہ نام اونکا حذیفہ بھی ہی اور راست گو مشہور
خاص وعام مین ہین انکی بار مین روایت ہے کہ ایک روز احد نبی ہین دو شخص باہم مدعی
تہی پاس رسولؐ انام کے جسنے دعوی کیا تہا اوسکے گواہ حذیفہ تہے جب واسطی گواہی کی
طلب ہوسے اور حذیفہ نے گواہی دی تو رسولؐ مقبول نے گواہی انکی برابر دو گواہونکی
تصور فرمائی اوس روز سے یہ راست گو مشہور ہوی اون سے روایت ہے کہ
پیشتر جانے علیؑ مرتضیٰ کے یمن کو مین ایک روز واسطے کام کے خدمت رسولؐ انام مین
گیا تہا تو دیکہا مینے کہ دحیہ سر مبارک اوپر زانو اپنے کے رکہی ہین اور حضرت خواب
کرتی ہین جو مینے یہ بات سُنے ہتی کہ دحیہ جب بیٹھی ہون تو میری محفل مین بیجاب کوئی
نہ آوی کہ اکثر فرمان رب جلیل سے جبرئیل اسصورت سے میری پاس آتے ہین
یہ فرمان جو مجھکو یاد آیا تو مین فوراً وہین سے پھر آیا اثنائی راہ مین جناب امیر
علیہ السلام سے ملاقات ہوی کہ وہ بھی خدمت رسولؐ خدا مین جاتی تہے بعد سلام
وعلیک کے ہنسکر پوچھا کہ کہان سے آتے ہو اے ابن یمان مینے عرض کیا کہ خدمت

رسول خدا سے آتا ہوں پہر فرمایا کہ کس کام کو گئی تہے مینے عرض کیا کہ واسطے ایک سوال کے لیکن جو دحیہ کو بیٹھا دیکہا اور منع فرمانا نبی کا یاد آیا مین فوراً وہان سے پہر آیا علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ میرے ہمراہ آؤ اسواسطے کہ مین تمکو گواہ کرونگا مین ہمراہ شاہ نجف کے دولت سرائی رسول زمان پر آیا تو جناب امیر پردہ اوٹہا کر اندر گئے اور مین باہر کہڑا رہا سُنا مینے کہ شیر خدا نے دحیہ کو سلام کیا اسکے بعد دحیہ نے جواب سلام دیا اور کہا کہ اے امیر المومنین اپنے بہائی کا سر اب آپ زانون پہ لیجیے کہ اسکے سزاوار آپ ہین شیر خدا نے سر زانون پر لیا اور دحیہ باہر گئے جناب امیر علیہ السلام نے مجھکو اندر بلایا مین حاضر ہوا اور مثل غلامون سکے مودب بیٹھا اور ایک ساعت کے بعد حبیب خدا بیدار ہوئے اور فرمایا جناب امیر علیہ السلام سے کہ کسنے تمہاری زانون پر سر دیدیا علی نے عرض کیا کہ دحیہ نامدار سے یہ سعادت مجھکو حاصل ہوئے رسولخدا نے ہنسکر فرمایا کہ وہ روح الامین تہے یا علی بیان کرو کسطرح باتین تمسے ہوئین جناب امیر نے جو کچہ کہ باتین ہوئین تہین بیان کین رسولخدا نے فرمایا کہ مبارک ہو مبارک ہو تمکو یا علی کہ اس سے بڑھکر اعزاز ساکنان زمین سے کسیکو حاصل نہین ہوا کہ سالاری مومنین کے ساکنان عرش برین سے اور یہ حکم خداوند عالم کے جانب سے واسطے تمہارے آیا ہے اور مجھسے بھی جبرئیل نے کہا تہا کہ امیر المومنین خطاب کرون یہ کہکر میری جانب متوجہ ہوا اور کہا کہ اے حذیفہ مینے اپنے کان سے سُنا جو کچہ کہ جبرئیل نے کہا مینے عرض کیا کہ قسم ہے خدا و رسول کے مینے اپنے کان سے سُنا اوسوقت رسولخدا نے فرمایا کہ جو کچہ تمنے جبرئیل سے اور مجھسے سُنا ہے اسکو ہر شخص سے بیان کرنا تاکہ یہ راز افشا ہو حذیفہ کہتے ہین کہ جب

مین دولت سرائے رسول سے باہر گیا تو جو کوئی مجھکو اثنائے راہ مین ملتا تہا اوس سے
مین یہ حال بیان کرتا تہا اور ثناخوان جناب امیر علیہ السلام کا تہا ایک روز اثنائے
راہ مین عمر سے ملاقات ہوئے اوسنے کہا کہ ای حذیفہ مینے سُنا ہی کہ جس اہل دین سے
ملاقات تم کرتے ہو اوس سے رتبہ علیؑ کا ز بانی جبرئیل و رسول خدا کے بیان کرتے
ہو مینے کہا کہ سچ ہی مین حکم نبی سے بیان کرتا ہون عمر نے آہستہ کہا کہ مجھکو اس بیان سے
تعجب ہوتا ہے اسکے بعد علیؑ ولی حکم نبی سے طرف یمن کے گئے تہے اور اتنی روز دن
یمن مین رہے کہ رسولخدا واسطے حج کے آمادہ سفر ہوے

وحی بھیجنا جبرئیل کا جانب رب جلیل سے پاس اشرف انبیا کے واسطے جانے حج کے اور اداب ارشاد فرمانے کو اور بہیجنا اس خبر کا علیؑ کو اور روانہ ہونا اون کا

روح الامین پاس ختم المرسلین کے آئے اور کہا کہ خداوند عالم بعد درود وسلام کے
فرماتا ہے کہ جو کچہ امر و نہی سے تہا وہ سب تمنے بندون پر پہنچایا در رحجت تمام
کی دو امر اور باقی ہین اونکو بھی پہنچانا چاہئے ایک حکم واسطے حج کے ہی کہ جو لوگ
غنی ہون اونکو دو اور دوسرا حکم غنی اور فقیر کل عالم کے واسطے وہ وصیت ہے
کہ بعد رسولؐ کے گمراہ نہون اور اگر خلاف کرینگے تو سزا خدا دیگا تمکو چاہئے
کہ پہلے یثرب سے واسطے حج کے طرف حرم کے روانہ ہو اور منادی کرو کہ اصحاب
دین سب چھوٹی اور بڑی کیا اہل شہر اور کیا اہل قریہ سب واسطے حج کے ہمراہ
چلین اور اونکو آداب فرض وسنت سکہاؤ اور ایک وصی اپنا مقرر کرو حسب الحکم
خیر الانام نے طرف قبایل کے پیام بھیجا بموجب سُننے اس حکم کے مردمان سے جماعت

کثیر جمع ہوی حسب فرمان ایزد منان رسول زمان طرف کعبہ کے روانہ ہوے اور
تعداد شمار اصحاب مین کہ اس سفر مین ہمراہ تھے اختلاف ہو ایک راوی کہتا ہے کہ
ستر ہزار اور ایک راوی کہتا ہو کہ لاکھ اور ایک نے کہا ہو کہ ایک لاکھ چودہ ہزار
معہ اس مجمع کے بشان وشوکت منزلین طی کرتے ہوے چلے جاتے تھے جب مقام
ذوحلیفہ مین پہنچے تو گھوڑی سے اترے اور غسل کیا اور چھیاسٹھ اونٹ واسطے
قربانی کے علیحدہ کئے اور پھر گھوڑی پر سوار ہوے اور زبان مبارک سے لبیک
کہتے ہوئی اور موافق شاہ دین کے سب لین احرام باندہی ہوے لبیک کہتے تھے
مگر قربانی کا اتفاق نہوا اور صدائی لبیک مومنین سے زمین اور آسمان مین

ایک غلغلہ تہا +

آنا سرور کائنات کا واسطے طواف حرم کے اور پہنچنا اسد اللہ کا اور پیرچاہ لم سے اور احرام باندہنا اور ہدیہ لینا اور لشکر اسلام کو چھوڑنا اور خود پاس سرور کائنات کے چلے پہنچنا

ادس طرف سے جناب امیر علیہ السلام جب دشت لم مین پہنچے تو احرام ساتھ اس
نیت کے باندھا کہ احرام باندہتا ہو مین بیت الحرام کا ساتھ اوس قصد کے کہ جو
رسول انام نے کیا ہو اور واسطے قربانی کرنیکے الہام غیبی سے چونتیس ۳۴ اونٹ
لئے اور جو لوگ کہ ہمراہ حضرت کے تھے اونہوں نے بھی احرام باندہ جناب امیر
علیہ السلام نے اون سے کہا کہ میرے تئین شوق قدم بوسی حضرت نے بیتاب کیا ہے مین
قبل حج کے خدمت حضرت مین پہونچونگا تم سب یہین ٹہرو اور ایک شخص کو جو مین بہت
صاحب وقار تہا اوسکو سپاہ اور اونٹ اور مال غنیمت سب سپرد کیا اور کہا کہ

کہ تم لوگ یہان ٹھہرو مین حضرت سے کہکر تمہاری واسطے بھی جو حکم ہوگا وہ کہلا بھیجون گا
تم جبتک نگہبانی مال غنیمت کی دشمن سے کرو یہ کہکر منزلین طے کرتے ہوے بہت
جلد پاس رسولخدا کے پہنچے رسولخدا نے دیکھکر گلے سے لگایا اور بہت خوش ہوی
اور پوچھا کہ تمنے کیا نیت احرام کے ہے علیؑ نے عرض کیا کہ اس باب مین حکم آپکا کوئے
نہ پہنچا تہا اس واسطے یہ نیت کی کہ احرام باندہتا ہون مین اوپر قصد رسول اللہ کی
پہر حضرت نے پوچھا کہ اپنے ہمراہ ہدیہ لائی ہو جناب امیر نے عرض کیا کہ چونتیس اونٹ
لایا ہون رسولخدا نے خوشی سے فرمایا کہ اے ابوالحسن مین چہاسٹھ اونٹ لایا ہون پیچ
اور تمہارے ملاکر سو اونٹ ہوگئے اور تم پروردگار کی مہربانی اور عنایت سے میرے
حج مین شریک رہوگے احرام پر ثابت رہو اور اپنے لشکر کو پہر جاؤ اور غنایم کو معہ اوس
قوم کے لے آؤ تا کہ وہ بھی حج سے محروم نرہین حسب فرمان رسول زمان شاہ مردان
فوراً سوار ہوکر روانہ طرف لشکر اپنے کے ہوے

پہنچنا علی مرتضیٰ کا لشکر اسلام مین اور سننا اس بات کا کہ چند
آدمی غنایم کو لیگئے ہین اور یہ سنکر آزردہ ہونا اور غنایم کو
اونسے پہیر لینا اور آنا پاس رسول خدا کے اور شکوہ کرنا
اون لوگون کا اور حکم منادے کا دینا کہ شکوہ علیؑ کا نکرین

جب ضرغام دین لشکر مین پہنچے تو دیکھا کہ چند آدمی مال غنیمت سے قبا پہنے اور کمر بندہ باندہے
ہوے ہین یہ بات ناگوار طبع ہوے تو جسکے سپرد تہا اوس سے پوچھا کہ اسباب انکو
کیونکر ملا اوسنے عرض کیا کہ مینے منع کیا مگر ان لوگون نے میرے کہنے کو نمانا تب حضرت نے
آزردہ ہوکر حکم دیا کہ سب مال پہیر دیوین یہ سب خدمت رسول اللہ مین جاویگا

جسکو وہ چاہین گے اوسکو دیوین گے کسو بہ سے کہ وہ مالک اور مختار ہین اوسیوقت
وہ مال پہیر لیا گیا لیکن وہ آدمی آزردہ ہوئے اور ایسے یحیٰ معہ سپاہ و غنایم طرف
حرم کے روانہ ہوئے جب خدمت رسول مین معہ گروہ مسلمین پہنچے تو رسول خدا نے
ہر ایک پر شفقت اور عنایت فرمائی لیکن وہ چند آدمی کہ جنسے مال پہیرا تہا اونہوں نے
شکایت جناب امیر علیہ السلام کی کے کہ علی نے ہمکو بی آبرو کیا جو مال کہ ہمنے اپنے حصہ
مین لیا تہا اوس کو ساتھ قہر و غضب کے چہین لیا یہ شکایت جب رسول خدا نے سنے تو
منادی کو حکم دیا کہ باآواز بلند ندا کرے کہ کار دین مین دست اندازی مسلمین نکرین علی
یگمان اجرا سے حکم خدا مے دعیان کا کرینگے جب ندا سنے سب کا رنگ زرد ہو گیا منافق
غمگین اور دوست شادمان ہوئے اس بات سے کہ جو علی کرتے ہین وہ سبنے کو
قبول ہوتا ہے

داخل ہونا اسد اللہ کا کعبہ مین معہ علی مرتضیٰ اور مسلمانون کے اور بوسہ لینا حجر اسود کا اور سعی صفا فرمانا اور پہنچنا جبرئیل کا

بعد اسکے جناب رسالت مآب بارادہ طواف حرم اپنے ناقہ پر سوار ہوئے اور
شیر خدا اپنے دلدل پر سوار ہوئے اور اہل دین سے کیا بوڑہا کیا جوان معہ سوار
و پیادہ زیادہ حساب سے لبیک کہتے ہوئے چلے زمین و زمان مین لبیک سے ایک
شور بپا تہا تیسرے ماہ ذی الحجہ کو ساتھ اوس شوکت و شان کے اندر مسجد کے
داخل ہوئے اور بوسہ حجر اسود کا لیا بعد اوسکے سب اہل دین نے بوسہ لیا
پھر مقام خلیل اللہ مین معہ سپاہ تشریف لیگئے اور وہان جاکر دو رکعت نماز ادا
کے اور پھر مسجد سے باہر آئے تاکہ طریقہ حج کے ادا کرین پہلے مقام صفا مین گئے

اور طرف مروا کے ساتھ پھیرے گئے اور تسبیح اور حمد خدا زبان پر جاری تھے
بعد سعی کے جب مقام مروا پر ٹھہرے تو جبرئیل امین آیت لیکر آئے

وحی پہنچانا جبرئیل کا رسول امین کو اور حکم فرمانا رسول امین کا مسلمین کو کہ جو ہدیہ نہین لایا ہے وہ محل ہوئے اور نہ ماننا ایک جماعت کا

جب رسول خدا نے اوس آیت کو سنا تو اہل دین سے خطاب کیا کہ ای گروہ مسلمین حکم
جہان آفرین یہ ہے کہ جو ہدیہ اپنے ہمراہ لایا ہے وہ طواف عمرہ کرکے احرام پر ثابت
قدم رہے اور طواف حج بجا لائے اور جو ہدیہ ہمراہ نہین لایا ہے وہ بعد طواف
عمرہ کے محل ہوجائے جب پھر وقت حج کا آویگا تو از سر نو احرام باندہینگے جب
اون لوگون نے کہ جو ہدیہ نہین لائے تھے یہ سنا تو بہت سے لوگون نے
اطاعت کی اور اکثر حکم خدا سے پھرے اور ظاہر مین یہ بہانا کیا کہ کیونکر ہوسکتا ہے
کہ رسول خدا مو پریشان رہین اور ہم غسل کرین اور کپڑے پہنے جب یہ بات سالار دین نے
سنی تو دانتو مین اونگلی دبائی اور فرمایا کہ عمرہ مین داخل ہونا حکم جہان آفرین سے
مینے یہ حکم دیا ہی اور اگر مین یہ جانتا تو مین بھی ہدیہ نہ لاتا تم اگر مومن ہو تو حکم خالق کی
خلاف نکرو ایک نے اون آدمیون مین سے کہا کہ یہ حکم اسی سال ہے یا ہمیشہ کے واسطے
ہے حضرت نے فرمایا کہ جب حج ہوگا یہی حکم رہیگا پھر اوسنے عرض کیا کہ آپ سے یہ
آئین ہمنے سیکھا یہ کہکر احرام توڑا اور محل ہوا یہ نصیحت اکثر کو ناگوار ہوئے اور بعض
احرام باندہے رہے سننے مین آیا ہی کہ اونمین ایک عمر خطاب بھی تھا حضرت کو
یہ ناگوار ہوا اور فرمایا کہ ای عمر حکم خالق سے انحراف کرتا ہے اس جہت سے کہا کہ

مین ہرگز اس بات کو معتبر نہین جانتا کہ رسول خدا گرد و غبار مین ہون اور مین کپڑے پہنون اور
غسل کرون آپ مجھکو اپنے احرام تک معاف رکھئے حضرت نے آزردہ ہوکر فرمایا کہ تو
یہ حکم خدا بجا نہ لائیگا آخر اوسنے ایسا ہی کیا حضرت نے بعد طواف حرم کے حج کرکے طرف
خیمہ کے مراجعت فرمائے دیگران دین بھی بعد طواف کے خیمون مین آئے

آنا رسول خداؐ کا واسطے آداب حج کے اور نازل ہونا حضرت جبرئیل کا اور لانا سورۂ عنکبوت کا اور خبر دینا وصی کرنے کے علیؑ کو

راوی کہتا ہے کہ رسول خدا سات روز تک وہان مقیم رہے آٹھوین ذیحجہ کو معہ انصار
دین منٰی مین تشریف لیگئے اور ایک روز وہان رہے بعد اوسکے عرفات مین گئے
اور اوس جگہ ذکر خدا و نماز مین مشغول رہے اسی طرح اوپر قانون دین کے معہ اہل
اسلام افعال حج سے فراغت کرکے احرام سے باہر آئے بعد اسکی جبرئیل امین آسمان سے
سورۂ عنکبوت خدمت ذیشان رسول زمان مین لائے کہ مفاد اوسکا حسب فرمان
واجب الاذعان خالق انس و جان یہ تہا کہ آگاہی بندگان خدا و نبی سے پائین کہ بندی
یہ گمان رکھتے ہین کہ مین اونکو چھوڑ دونگا فقط بیان کرنے زبانی ایمان کے ایسا نہوگا
مین امتحان کرونگا مثل اگلے لوگون کے کہ جو کہ امتحان مین ثابت قدم رہیگا اور کامل الایمان
ہوگا بہتر اور جسکا کہ پاسے یقین لغزش کریگا اور بیگمان ہوگا وہ کافرین سے ہے جب
یہ وعظ سنے تو حضرت نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ وہ امتحان کیا ہے روح الامین نے
کہا کہ اے اشرف روی زمین رب العالمین نے بعد سلام کے یہ راز ظاہر کیا ہے
کہ جب حجت اپنی جہان سے اوٹھا لونگا اور بندہ مثل شاگرد اور نبی مثل اوستاد
کے ہے کہ احکام تمام خاص و عام کو پہنچا چکے گا اوسکو اپنے پاس بلا لونگا اور اوس کے

مقام پر ایک وصی اوسکا مقرر کرونگا کہ مین اس بات کو خوب جانتا ہون کہ شر کس سے
ظاہر ہوگا اور خیر کس سے سرزد اور اس کام کے علم و عمل مین کامل اور سہو خطا سے بری
مثل نبی کے معصوم وہ خلق کے واسطے مقتدا ہوگا تاکہ بسبب وافسر مین بندے اوسکے
احکام دین کم و زیادہ نہونے پاوین وہ نگہبان رہیگا یا رسول اللہ یہ امتحان ہے
کہ جدا کلون کے واسطے تھی ہوا ہے جو وصی کے اطاعت کریگا وہ رہاست گو اور جنتیون
مین ہوگا اور جو انکار کریگا وہ کاذب خوار و بی آبرو ہوگا اور وہ زمانہ قریب آتا ہے
کہ آپ ملک دنیا کو چھوڑ کر دار البقا کیطرف تشریف لیجائینگا اور ملک جسمانی سے
طرف بزم روحانیون مین جلوہ افروز ہوئینگا اور آپ کو واسطے پہنچانے احکام
دین کے دنیا دنی مین بھیجا ہے آپ واسطے نبوت کے مقبول ہوے اور علیؑ
واسطے وصی ہونے کے امت کا اسی پر امتحان ٹھہرا کہ بعد تمہارے جو اطاعت علیؑ
کے کریگا اور اونکو مقتدا جانیگا وہ ایمان مین کامل اور جنتی ہوگا اور جو اس حکم سے
انحراف کریگا وہ جہنمی اور کاذب ہوئیگا اور سوائے علیؑ کے کوئی لایق اس کام کے
نہین ہے کہ امر و نہی اور فرض و سنت کہ تمام خلایق محتاج اسکے ہی وہ تعلیم کریگا
تم اہل دین کو جمع کرکے علیؑ کو وصی اور قایم مقام اور امیر اور پیشوا اپنا اونکو کرو

سننا رسول اللہ کا احکام الٰہی کو بمقدمہ وصی کرنے علیؑ کے اور جبرئیل کا جواب دینا اور علی مرتضیٰ کو بلا کر خلوت کرنا اور سونپنا امیر المومنین کو امانت انبیا کا

حضرت یہ حکم سنکر سجدہ شکر درگاہ خالق مین بجا لاے بعد اوسکے سر اوٹھا کر جبرئیل
سے فرمایا کہ مین ابھی حکم رب جلیل سے علیؑ کو بلا کر خلوت کرونگا اور جو امانت سپرد ہوئی ہو

مقام پر ایک وصی اوسکا مقرر کرو نگا کہ مین اس بات کو خوب جانتا ہون کہ شر کس سے ظاہر ہوگا اور خیر کس سے سزاوار اس کام کے علم و عمل مین کامل اور سہو خطا سے بری مثل نبی کے معصوم وہ خلق کے واسطے مقتدا ہوگا تاکہ بے سیر و افسر نہین بندے اوکے احکام دین کم و نہ زیادہ ہونے پاوین وہ نگہبان رہیگا یا رسولؐ اللہ یہ امتحان ہے کہ جیا اکلون کے واسطے ہوا ہے جو وصی کے اطاعت کریگا وہ راست گو اور جنتیون مین ہوگا اور جو انکار کریگا وہ کاذب خوار و بی آبرو ہوگا اور وہ زمانہ قریب آتا ہے کہ آپ ملک دنیا کو چھوڑ کر دار البقا کیطرف تشریف لیجائیگا اور ملک جسمانی سے طرف بزم روحانیون مین جلوہ افروز ہوئیگا اور آپ کو واسطے پہنچانے احکام دین کے دنیا مین بھیجا ہے آپ واسطے نبوت کے مقبول ہوے اور علیؑ واسطے وصی ہونے کے امت کا اسی پر امتحان ٹھہرا کہ بعد تمہارے جو اطاعت علیؑ کے کریگا اور اونکو مقتدا جانیگا وہ ایمان مین کامل اور جنتی ہوگا اور جو اس حکم سے انحراف کریگا وہ جہنمی اور کاذب ہوئیگا اور سوائے علیؑ کے کوئی لایق اس کام کے نہین ہے کہ امر و نہی اور فرض و سنت کہ تمام خلایق محتاج اسکے ہی وہ تعلیم کریگا تم اہل دین کو جمع کرکے علیؑ کو وصی اور قایم مقام اور امیر اور پیشوا و پیرادھی کرو

سننا رسول اللہ کا احکام الٰہی کو بمقدمہ وصی کرنے علیؑ کے اور جبرئیلؑ کا جواب دینا اور علی مرتضیٰؑ کو بلا کر خلوت کرنا اور سونپنا امیر المومنین کو امانت اسلحے کا

حضرت یہ حکم سنکر سجدہ شکر درگاہ خالق مین بجالاے بعد اوسکے سر اوٹھا کر جبرئیلؑ سے فرمایا کہ مین ابھی حکم رب جلیل سے علیؑ کو بلا کر خلوت کرونگا اور جو امانت پیدا ذر دیگا

نبی کے پاس سے وہ اونکو سونپونگا لیکن وصی اوسوقت کرونگا کہ جب شہر یثرب
مین پہنچونگا اسوجہ سے کہ لوگ علیؑ سے رشک رکھتے ہین مبادا کسی طرح کا گزند پہنچا ئین
روح الامین یہ سُنکر شاد شادا وانہ ہوے اور رسولؐ خدا نے علی مرتضی کو خلوت
مین بلایا اور بشارت جانب خدا سے دی اور سب حال سُنایا جناب امیر علیہ السلام
رونے لگے اور عرض کیا کہ یہ سب عنایت پروردگار کے آپکی وجہ سے ہے مگر
مین یہ چاہتا ہون کہ آپ کا سایہ ہمیشہ میرے سرپر رہے جناب رسول خدا یہ
سُنکر آب دیدہ ہوے اور فرمایا یہ کہ اے ابن عم بعد میرے تمہارے قدرومنزلت
درگاہ باری مین سب سے زیادہ ہے اس وجہ سے تمکو سرفراز وممتاز فرمایا ہے
یہ کہکر سب راز اسکے ہویدا ومنکشف کردئے پس ایک شب وروز علی پاس
نبی کے رہے جو جو حضرت نے ارشاد کیا وہ امیر المومنینؑ کے دل پر نقش نگین
ہوگیا بعد اوسکے علیؑ وہان سے رخصت ہوے اور رسولؐ خدا خلوت سے
باہر تشریف لائے

جدا ہونا رسول اللہؐ کا خلوت کرنے علی مرتضیؑ سے اور آنا عایشہ کا اور استفسار کرنا اور کہنا رسول اللہؐ کا وصیت علی مرتضےٰ کو اور افشائے راز کرنا

راوی کہتا ہے کہ جس رات ودن امیرعرب خدمت نبی مین رہے دختر عایشہ کے
حجرے اوس شب کو محروم رہ کر آب دیدہ وغصہ مین بھرے ہوئے بعد جانے علی
مرتضے کے خدمت نبی مین آئے اور شکایت کی کہ یہ کیسی خلوت تھی اور کیا گفت
وشنید تھی کہ اتنا عرصہ گذرا رسول خداؐ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوے جب اسنے

چہرۂ اقدس پر ملال دیکھا تو یہ خوش آمد سے کہنے لگی کہ مین اور کچھ نہین کہتے ہون
بلکہ یہ کہتے ہون کہ اگر کوئی نیک بات ہو تو مین بھی اوس مین شریک ہون
حضرت نے فرمایا کہ سوائے خیر کیا ہے مگر ظاہر کر نہین اوسکے خیر نہین ہے اگر
تو کسی سے نکیے تو مین تجھسے کہون حالانکہ خود مین اسکو ظاہر کرونگا مگر جو مجھسے
پہلے اس کو ظاہر کرے گا وہ گنہگار ہوگا عائشہ نے کہا کہ جس بات کے چھپانی
کے واسطے آپ ارشاد فرمائینگے کسکے مجال ہے کہ وہ ظاہر کرے حضرت نے
اوس قصہ کو اول سے آخر تک سب اسکے روبرو بیان کیا بمجرد سننے اس راز کے
آتش حسد سے جگر اسکا جلکر کباب ہوگیا اور دلمین کہا کہ افسوس ہے دولت
خلافت قیامت تک اولاد خدیجہ مین گئی لیکن ظاہر مین خوش ہوے اور کچھ
نکہا جب خدمت حضرت سے رخصت ہوکر حفصہ کے پاس گئی اس قصہ کو سامنے
آب وتاب کے بیان کیا حفصہ کا دل اوس سے زیادہ کباب ہوا بیتاب ہوکر
اپنے باپ عمر سے کہلا بھیجا کہ اے غافل ہوشیار رہو جب عمرؓ نے یہ سُنا سر سے
ہوش اور دل سے قرار جاتا رہا بے اختیار پاس ابو بکرؓ کے گیا اور اوس کو
اس راز نہان سے خبردار کیا ابو بکر بھی خستہ دل ہوکر تدبیر کار مین فکر کرکے
یہ قرار دیا کہ سرکشان قریش سے جو کوئی علیؑ سے آزردہ ہون اون سے اسکے
صلاح کرنا چاہئے یہ کھکر اون کو جمع کرنے کے لئے بلایا مثل خالد اور عثمانؓ اور ابن
عوف اور ابو عبیدہ اور معاذ جبل اور سعد وقاص اور عمر بن عاص اسی طرح سے
اور لوگ کہ جو علیؑ سے عداوت رکھتے تھے اون سے ایک محفل آراستہ کے شعر

بدینگونہ دیگر زنام آوران	کہ بودند از شیر حق دل گران

غلیش میں ہونا اور عہد کرنا اوس جماعت کا ساتھ علی کے دشمنی رکھتے تھے اور آپس میں عہد کرنا اور منجملہ اونکی چودہ آدمی کو قرار دینا واسطے ہلاکت رسولخدا کے

جب وہ لوگ جمع ہوے تو اسطرح سے بیان کیا کہ اس رسولؐ نے پہلے تو اپنے تئین ساتھ وحی اور اعجاز کے ممتاز کیا اور ہم شرط رفاقت بجالاے اور دشمنون سے سختیاں اوٹھائین اسواسطے کہ بعد اونکے خلافت ہمین سے کسیکو ہوگے اور ہر ایک کو ایک ایک ملک بخشے گا کہ ہم خودشہریار اور امیر ہونگے نہ کہ دوسرے کے محکوم [illegible] لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ اپنے اولاد سے کسیکو اپنا قایم مقام کرے اور واسطے [illegible] آل علی کے [illegible] قیامت تک خلافت قایم رہے اور وہ مالک [illegible] پس یہہ بہتر ہو کہ وہ فکر کرین [illegible] برہم ہوجاوے اور خلافت [illegible] آل سے لی لیوین اس فکر مین سب گفتگو کرنے لگے آخر کو آپس مین ایک بات کو [illegible] جھگڑے ہوے کہ وہ بات کسی پہ ظاہر نہووے لیکن چودہ آدمی جو مشورہ مین [illegible] اونکی بابت مین راوی روایت کرتا ہے کہ واسطے قتل نبی کے اتفاق کیا [illegible] بعد پہنچے یثرب کے جب وہ علیؑ کو مسند نشین کرینگے ہم پہلے ہی سے کام اوسکا [illegible] کہتے تھے کہ جب رسولخدا [illegible] کہ راہ بہت سخت [illegible] پھر مین کہ پاؤن خیال کا لنگڑا ہوتا ہے اور وہان راہ اونچی [illegible] ہے اور کوئین [illegible] وہان ناقہ رسول خدا کا کھینچیگا تو ہم ایسے بات کرینگے [illegible] ناقہ بھاگیگا اور [illegible] ناقہ سے گر پڑیگے مطلب ہمارا حاصل ہوجاویگا

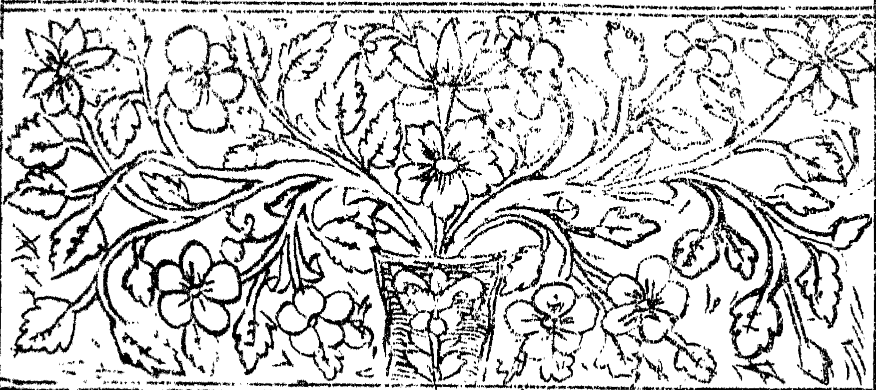
خبر پہنچانا جبرئیل کا [illegible] اوس راز کو کہ عایشہ نے کیا تھا اور پوچھنا

رسول اللہ کا اور انکار کرنا اوسکا اور لانا جبرئیل کا آیہ صالح المومنین کو اور پیغام وصی کرنیکا علیؑ کو اور فکر یارون کے اور جواب دینا رسول اللہ کا کہ دشمنون سے وسوسے بیشر ہین تعمیل اس کے کرونگا اور جانا جبرئیل کا

جناب رسولخدا کے پاس جبرئیل فرمان رب جلیل سے آئے اور خبر ظاہر ہونے راز کی اور فکر یاران ہنگامہ ساز کے بیان کے اور یہ بھی راوی کہتا ہے کہ آیہ صالح المومنین اس جگہ وارد ہوا ہے اور روایت پہلے عوام سے ہے اور یہ روایت ابن عمان سے ہے کہ جسکو نبی نے اپنے زبان سے راست گو ارشاد فرمایا ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ صدمہ اوٹھائین رسولخدا کہ جنکا خدا مددگار ہو اور ملائکہ اور جبرئیل و امیر المومنین بہر حال جب یہ خبر رسول زمان کو معلوم ہوئے تو عایشہ کو طلب فرمایا اور کہا کہ مینے اس راز کے چھپانے مین اسقدر تجھکو منع کیا تہا مگر تو نے اوسکو ظاہر کر دیا یہ شرمندگی سے عرق عرق ہو گئے اور چہرہ زرد ہو گیا اور عرض کیا کہ یہ محض افترا ہے ہرگز مینے کسی سے نہین کہا رسول مقبول نے ہنسکر آیتونکو پڑہا اوسوقت یہ بہت شرمندہ ہوے اور سر جہکا لیا رسولخدا نے کہا کہ تو نے سب اعمال اپنے برباد کئے اور اوسکا حال کہ جو یارون نے فکر کے تہے اس سے کچہ نکہا اور کعبہ سے طرف مدینہ کے روانہ ہوے جب دو تین منزل راہ طے کے تو جبرئیل امین آئے اور آیت جانب رب جلیل سے لائے اوس مضمون سے خیر البشر بیچ مقدمہ وصی کرنیکے متردد ہوے اور فرمایا حکم خالق اکبر بسر و چشم منظور ہے لیکن اندیشہ اہل حسد سے اوس بات کا رکہتا ہون کہ جو فکر اونہون نے کی ہے اور تمنے مجہے اوس سے آگاہ کیا ہے علیؑ کو جانشین کرون وغیرہ

اور وہ عداوت سے کوئی فتنہ برپا کریں اسواسطے بندی کرتا ہوں ہیں کہ یثرب میں پہنچکر

جانشین کردن روح الامین یہ سنکر جانب سدرۃ المنتہی کے گئے تا جواب لائیں +



ساقی نامہ سوار ہونا رسول خدا کا واسطے کرنے منزل کی اٹھارویں ذی الحجہ کو اور پہنچنا حوالے خم غدیر میں اور آنا جبرئیل علیہ السلام کا

اشعار

بیا ساقی ای ساقی [illegible] دل	بیا [illegible] کلام دل
[illegible] پر [illegible]	نبی کرد تبلیغ [illegible]
علی را بفرمان حق شد پدید	براست [illegible] امام [illegible]

راوی [illegible] ذی الحجہ کی [illegible] رسول خدا [illegible]

جب [illegible] الخ [illegible] کثرت لشکر [illegible]

وسطے لگا اور [illegible] میدان [illegible] سنانیں مثل ستاروں [illegible]

اور حضرت مثل ماہ چہاردہ کے قلب لشکر میں جلوہ افروز تھے [illegible]

علی مرتضےٰ مثل ستارہ درخشندہ کے حضرت کے جلو میں تھے جب قریب اوس

مقام کے کہ پانی اوسکا بہت شیرین و صاف اور نام اوسکا خم غدیر تھا وارد ہوئے پہنچے

آنا جبرئیل علیہ السلام کا اور تاکید کرنا واسطے پہنچانے حکم کے بعد آدمیون متفرق وہان سے ہوتے تھی بتاکید حکم وحی کا آنا اور آدمیون کو بلانا اور منبر کجاوون کا بنانا خم غدیر مین

جب خم غدیر مین پہنچے تو روح الامین پاس ختم المرسلین کے آئے اور بعد درود
سلام کے جانب رب العالمین سے خطاب ساتھ عتاب کے آیا واسطے وصی کرنے
علیؑ کے کہ جو کچھ حکم ہوا ہے اوسکو اُمت پر پہنچاؤ اور جو نہ پہنچاؤ گے تو گویا کوئی
احکام الٰہی بجا نہین لائے اور جو اندیشہ تمکو حاسدین سے ہی اوسکا کچھ خوف
نکرو کیونکہ رب العالمین نگہبان آپ کا ہے حضرت نے فرمایا کہ پروردگار عالم
نے یہ آیہ بھیجا ہے لطف اور عتاب سے تاکید اور خطاب مجھے فرمایا اب مین
تیرے حاسدین سے کچھ غم نہین رکھتا رضائے الٰہی مقدم ہے اگر تیغ دشمن کی
بھی اوپر سر میرے کے چلے تو کیا غم ہے مین جلدی کرتا ہون اگر قریب مین پہنچکر
حکم خدا کو آشکارا کردون روح الامین نے دوبارہ کہا کہ اے اشرف خلق
تمام روئے زمین پر حکم رب العالمین ہے اس جگہ کہ راہین خم غدیر سے جدا
جدا ہینگے لوگ یہان سے پراگندہ ہوجاوینگے تمکو چاہیے کہ پہلے متفرق ہونے سے
سب کو خم غدیر مین جمع کرکے علیؑ کو وصی اور جانشین اپنا کرو اور بیعت واسطے
علیؑ کے ہر خاص وعام سے لو تا کہ حجت ہماری تمام ہو اور پھر جو چند دنون سے
کوئی سرکشی کریگا تو سزا اوسکا روز قیامت مین نہ بخشینگے ہم جب یہ حکم محکم سالار
دین نے سنا تو خوش ہوکر فرمایا کہ ہر جانب کو منادی کرے کہ آج حکم محکم
مجھکو واسطے پہنچانے امر عظیم کے ہوا ہے کہ سب چھوٹا اور بڑا کیا شہری

اور کیا وہی کیا اصحاب ہجرت اور کیا انصار دین اور کیا سابقین اور کیا لاحقین

سب مجمع خم غدیر مین آنکر کہرین کہ حکم محکم خالق عالم پہنچاؤنگا مین جب یہ حکم حبیب

خدا سے منادی نے سُنا تو ہر جانب ندا کے اور بعد اوسکے رسول خدا نے

اوس راہ سے دہنے جانب تہوڑی دور جا کہ حکم دیا کہ اوس دشت کو

مومنین سنگ اور کلوخ سے صاف کرین بموجب ارشاد ختم المرسلین کے سب

اہل دین نے مانند آئینہ کے اوس دشت کو صاف کیا بعد اسکے فرمایا کہ ممبر کے

جگہ پر کجاوے اونٹون کے تلے اوپر رکہو اوسیوقت حسب الحکم کجاؤنکا منبر بنایا

گیا اور سب اہل دین جمع ہوے کہ کثرت خلق سے اوس میدان کشادہ مین

چونٹی کے پیر رکہنے کو جگہ نہ تہی ہر جانب منبر کے سو سو صف سے زیادہ تہین

لیکن گہرے ہوا سے سب چادرین لپیٹے ہوے تہے اور انتظار مین اس حکم

سُننے کے سب کہڑے ہوئے تہے

آنا رسول اللہ کا اوپر ممبر کے اور ہاتھ علی کا پکڑ کر اوپر

ممبر کے لینا اور دل حاسدون کے غمگین اور دل دوستون

کے شاد ہوے

اس اثنا مین جناب رسالتمآب ہاتھ علی مرتضے کا اپنے ہاتھ مین لیکر اوپر

ممبر کے کہڑے ہوے اور زبان پیچ حمد و سپاس خالق آسمان و زمین کے

کہولے ملائکہ مقربین نے مرحبا و آفرین کے اور قدسی عرش برین سے

جانب سطح زمین کے دیکہتے تہے اور شیاطین خوف ملائکہ سے دور دور

بہاگے تہے حاسدین نے جو یہ دیکہا تو رنگ چہرونکا بدلنے لگا کہ قابل

بیان کے نہیں ہے اشعار

یکی لب بدندان گزیدن گرفت	زچشم یکی خون چکیدن گرفت
یکی دست از افسوس بر دست سود	یکی زانگہ زہر آلودہ بود

غرض کہ دشمن کفِ افسوس ملتے تھے اور غصہ سے ہونٹ چباتی تھے اور دوست خوشی سے مانند گل تازہ کے خندان وشادان ہنستے تھے اور شکرانہ میں اُس

عنایت ربانی کے شکر ادا کرتے تھے

آغاز خطبہ فرمانا سرور کائنات کا شعر

کہ ناگہ حبیب حکیم علیم	خطیب ملائک بعرش عظیم

شروع کرتا ہون ساتھ نام جہان آفرین کے سرور انام نے یہ خطبہ پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم تعریف اوس خدا کو زیبا ہی کہ جو یکتا اور غفور اور ہر چیز سے نزدیک اور سب سے دور اور بزرگ ہی بیچ حکم کے اور عظیم ہے ذات اوسکی بیچ ارکان اپنے کے اور احاطہ کئے ہوی ہے ہر چیز کو علم اوسکا اور قہر کرنی والا تمام خلقت کو ساتھ توانائی اپنے کے ایسا بزرگ کہ نہین زائل ہوگا اور ایسا محمود کہ نہوگا زوال اوسکو اور بلند کہ نہوالا آسمانونکا دریچھا ہوالا سطح زمین کا اور مجبور فرمانیوالا آسمانون کا اور پاک ہے اور پاک اور رب ملائکہ اور روحکا بس در چیز کے صاحب فضل واحسان ہے اورجوکہ نزدیک ظاہر ہوتی ہینے مین عمر اوس کا زیادہ ہے اور کوئی آنکھ اوس سے پوشیدہ اور تمہاری گردونکی آنکھ اوسکو دیکھ نہین سکتے کریم ہے اور حلیم اور ہے ہو واس حکم سے انکار دیر کرتا ہے اور ہر چیز سے بڑی ہے رحمت اوسکی سبب ہوگا کہ کوئی تاب نہ لائیگا

دا اور جناب رسالتمآب سے

احسان نعمت اوسکے کا اور نہین جلدی کرتا ہے عذاب مین اور نہین انتقام
لیتا ہے ساتھ جلدی کے تحقیق کہ دانا اور خبردار ہے راہ ہیدیون سے
اور وہ چیز کہ دل مین پوشیدہ ہو نزدیک اوسکے ظاہر ہے اور نہین ہوتا ہے
کوئی پوشیدہ اوپر اوسکے مشتبہ ہر چیز کو ذات اوسکے احاطہ کئے ہوی
ہے اور سننے والا اور دیکھنے والا اور قوی اور قادر ہے کوئی چیز مانند اوسکے
نہین ہو سکتی کہ سب مخلوق ہین اور اوس سے پہلے کوئی چیز نہ تھے وہ ہے
پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور نہین ہر کوئی سوائے اوسکے
خدا اور وہ عزیز اور حکیم ہے اور اوسکو نہین پا سکتے ہی کوئی نظر اور وہ دیکھنے والا نظر و نگاہ ہے
اور وہ لطف کرنیوالا اور خبردار ہر چیز سے ہے اور نہ کوئی تعریف اوسکی کر سکتا ہے اور
نہ اوسکو ظاہر یا پوشیدہ پا سکتا ہے مگر وہ تعریف کہ جو اوسنے اپنے بارہ مین ارشاد
فرمائی ہے اوسکی گواہی دیتے ہین ہم ساتھ اون وصفون کے کہ دوسرے کو روا نہین ہے
اور گواہی دیتے ہین ہم اوس رب کی کہ بھرا ہوا ہے پاکیزگی اوسکی سے جہان اور وہ
فراشتہ ہو جون وچیراسے اور نور اوسکا ہمیشگی کو گھیرے ہوئے اور جو کچھ چاہتا ہے
کرتا ہے کوئی شبیہ اوسکا نہین ہے اور نہ کوئی اوسکا شریک ہے اور نہ اوسکی تدبیر مین
کچھ فرق ہوتا ہے کہ نئی پیدا کرتا ہے اور اوسکا نمونہ ہوتا ہے اور نہ مثال اور پیدا کیا
جس حس انتہا طین جنا مددگار کے اور نہ کوئی چیز پیدا کرنا اوسپر گران و دشوار
ہے مبر کے کھڑے تم بیٹھا ہوئی ہے اوسیوقت پیدا ہو گئی جس چیز کو چاہا سوائے
کہولے ملائکہ مقربین تمام اوسی کو نہ سبا ہی صنعت اسے تمام اور ل اور
جانب سطح زمین کے دیکھنے بے گا بھرنا کا ہوا کا اور گواہی دیتا ہے کہ وہ بہ گئے
بہانے گئے تھے حاسدین۔

اور ایسا کردگار ہی کہ ہر شئی اوپر قدرت اوسکی کے گڑگڑانیوالی و لجاجت کرنیوالی کر
ہیبت اوسکی سے اور مالک ملکونکے ہی ذات اوسکی اور پیدا کرنیوالا آسمانون کا ہے حکم
اوسکے مین آفتاب اور مہتاب گھرے ہوئے ہین جس طرح سے کہ فرمایا ہی اور رات
و دن حکم اوسکے سے کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوجاتے ہین اور شکست دینے والا ہے ہر
ستمگر کو اور تباہ کرنیوالا ہی ہر دیو سرکش کو نہ کوئی اوسکا ہمسر ہی نہ مقابل یگانہ ہی اور
بے نیاز نہ کسیکو جنا یا ہی اور نہ کسی سے جنا ہی اور نہ کوئی اوسکا شریک ہی وہ اکیلا ہی اور
بیچ کامون اپنے کے تنہا ہی اور جس چیز کی خواہش کی وہ موجود ہوگئی اور جس چیز کا
ارادہ کیا وہ بن گئی اور جو کچھ کہ اوسکے علم مین ہی ذات اوسکی گھیرے ہوئے ہی اور ملاتا
ہی اور جلاتا ہی اور فقیر کرتا ہی اور امیر کرتا ہی اور رولاتا ہی اور ہنساتا ہی اور جسکو چاہتا ہی
ملک دیتا ہی اور واسطے اوسکے حمد ہی اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی کبھی رات کو دن کرتا ہی
اور کبھی دن کو رات کرتا ہی اور وہ عزیز ہی اور بخشنے والا ہی اور دعا کا قبول کرنیوالا ہی سوائے
اوسکے کوئی دینے والا نہین ہی اور اسیطرح سے آخر تک خطبہ کو تمام کیا اب یہان سے
راوی روایت کرتا ہی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ وقت بیعت ابن خطاب
کو ایک شخص نورانی دیکھائی دیا جسنے کہ اوسنے کبھی اوسکو دیکھا نہ تھا پس اوس مرد
نورانی نے ہنسکر کہا کہ ایسا مجمع اور اسطرح سے بیعت مضبوط ہوتی جیسے مین دیکھو
کہ جو رسول خدا نے اپنے چچازاد بھائی کے واسطے مضبوط کی ہی اور تمھاری گردنون
مین یہ رسی ایسی مضبوط ہی کہ اس سے سر اپنے نکال نہین سکتے ہو جو اس حکم سے انکار
کریگا وہ روز جزا خداوند عالم سے سزا پائیگا اور وہ عذاب ہوگا کہ کوئی تاب نہ لائیگا
یہ کہکر نظر سے غایب ہوگیا عمر اس ماجرے سے حیران ہوا اور جناب رسالتماب سے

جو کچھ کہ اوس شخص سے سنا تھا آکر بیان کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو نے پہچانا اونکو
کہ وہ کون تھا اس نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون حضرت نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے
جو نصیحت اونھون نے کی ہے وہ بہت درست ہے اگر اپنے دونو جہان کے خیریت چاہتے
ہو تو اسکو خوب یاد رکھنا اور اس سے خلاف کرنا نہین جو کچھ کہ وعدہ عذاب کا کیا ہے
وہ ہوگا جب سب مرد بیعت کر چکے تو حضرت نے عورتون کو حکم دیا کہ وہ بھی بیعت کرین
چنانچہ عورتون نے بھی بیعت کی اسطرح سے کہ ایک پردہ درمیان مین ڈالا گیا اور
ایک ظرف پانی کا رکھا گیا اوس مین سب عورتین انگلی اپنی تر کر کے بیعت کرتی
تھین حکم پروردگار سے خیر الانام نے اُمت پہ اسطرح سے حجت تمام کے شعر

عدادائی حق چون نہ شکستہ نہا است	علاج عدو ضربت حیدری است

زبان عجز بیان تعریف مین امام انس و جان کے مانند پائی مور ہدیہ سلیمان چونٹے کے ہدیہ واسطے سلیمان کی شعر

زبانرا بمدح علی ہر کشاے	سر طبلۂ مشک و عنبر کشاے

زبان مدح علی مین کھولنا انسان کا کام نہین ہے کہ خداے جہان خود ثنا خوان ہے مرتبہ
امامت ایسا ہے کہ نفس پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو بفرمان خالق
انس و جان ملائکہ نے سجدہ کیا اور پروردگار عالم نے عصا سا بہ ارشاد کیا اور حق میز
صاحب ذوالفقار کے سعیاً مشکوراً فرمایا اور حق مین نوح کے کہ اُمت کے شکایت کو
غضب الٰہی اور طوفان ظاہر ہوا اور حق مین ضرغام دین کے کہ شدت عداوت سے
جاہلین جب خطاب کرتے تھے تو حضرت اونکی سلامتی چاہتے تھے اور افضلیت
نوح پہ انصاف سے حضرت کو ہوئے اور خلیل اللہ نے جب دعا کے تھے

کہ کیونکر مُردہ کو تو زندہ کرتا ہی مجھی معلوم ہوتا میرے قلب کو اطمینان ہو جناب امیر
علیہ السلام ایسا مرتبہ یقین کا رکھتے تھے کہ فرماتے تھے کہ اگر پردہ حجاب کے اٹھ
جاوین تب بھی مرتبہ یقین کا جو ہی اوسے نہ بڑہیگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جب
ساحرون سے مقابلہ ہوا تو ڈر گئے تھے اور خدا نے فرمایا لا تخف اور جناب امیر
علیہ السلام بستر نبی پر بیخوف واسطے رضائے خدا کے جا کر لیٹ رہی اور حضرت
عیسیٰ جب ولادت کا زمانہ مریم کو پہنچا تو بیت المقدس سے حکم ہوا کہ باہر جاؤ اور
جب فاطمہ بنت اسد والدہ جناب امیر علیہ السلام کو درد زہ معلوم ہوا تو حکم ابو طالب
سے طرف کعبہ کے گئیں تا کہ دیوار کعبہ سے مس کرین اور مشکل آسان ہو جب دیوار
کعبہ سے چسپیدہ ہوئین تو عنایت رب قدیر سے دیوار شق ہوگئی اور ندا غیب سی
آئی کہ ای مادر سرور اولیا اندر کعبہ کے آ جب یہ اندر گئیں تو علیؑ مرتضیٰ پیدا ہوی
سوائے اسکے کون خانہ زادِ خدا ہے اشعار

خوشا ما خوشا دین و دنیائے ما	کہ ہست این مناقب مولائے ما
ندانیم بعد از خدا و نبی	بغیر تو مولائے خود یا علی

کوچ کرنا سید المرسلین کا اور وار د ہونا نضر بن حارث کا اور سوال کرنا واسطے اپنے درگاہ احدیت سے اور فی الفور پہنچنا عذاب کا

راوی کہتا ہی کہ تین پہر رات تک حکم خدا سے رسول خدا بیعت مرتضیٰ علیؑ کی لیتے جاتے
تھے اور لوگ رخصت ہوتے جاتے تھے جب وہ شب گذری اور صبح ہوئی
تو سواری کا حکم سالار دین نے فرمایا سب اصحاب دین اپنے اپنے گھوڑون کے

زین پر بیٹھے اور کوچ کیا آگی آگے جناب امیر علیہ السلام نشان لئے ہوسے موافق
عادت کے جاتے تھے اور یہ خبر امام اور امیر ہونے کی تمام خاص و عام
میں پہنچی اور دوست و دشمن سب نے سنا ایک خارجی نصر بن حارث نام کہ شاہ
دین سے بغض تمام رکھتا تھا اس خبر کو سنکر اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مثل
برق کے دوڑتا ہوا آیا اور رسولخدا ابھی تک ایک منزل مین اپنے خیمہ مین
بیٹھے تھے کہ یہ بیحجاب مثل شراب خوار کے آیا اور سلام عداوت سے نکیا اور
حسد سے یہ کلام زبان پر لایا کہ اسے محمد صلے اللہ علیہ پہلے تمنے یہ ظاہر کیا
تھا کہ مجکو خدا اوند عالم نے واسطے پہنچانے احکام دین کے زمین پر بھیجا ہے
ہمنے اس بات کو تمہاری قبول کیا کہ تم رسول خدا کے ہو اور دوسرے صوم
وصلوٰۃ زکوٰۃ حج سب واجبات سے حکم مانا اب تمنے علیؑ کو جو وصی کیا یہ بھی حکم
خدا کا ہے حضرت نے جواب دیا کہ ہان یہ بھی حکم خدا سے ہینے کیا ہے جب اوسنے
یہ سنا تو عقل اوسکے گم ہوگئے اور دونو ہاتھ طرف آسمان کے بلند کر کے کہا کہ
اسے پیدا کرنیوالے آسمان اور زمین کے اگر تیرے حکم سے خیر الانام نے
علیؑ کو وصی اور امام کیا ہے تو ایک پتھر میرے سر پر آسمان سے بھیج تا مین مقتول
ہون مثل عذاب ابابیل اوپر اصحاب فیل کے یہ کہکر بہت غصہ سے چلا اور
اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور زبان پر یہ ہی گفتگو تھی اتنے مین ایک آواز مہیب
آسمان سے آئی کہ تمام زمین اوس صحرا کے لرز گئے اور ایک پتھر پڑا اوسکے
سر پر آسمان سے گرا کہ وہ معہ ناقہ ریزہ ریزہ ہوگیا جب وہ واصل جہنم ہوا
تو حضرت اوس جگہ سے آگے کو روانہ ہوئے اور بسبب تمازت آفتاب کی

شب کو راہ طے کرتے تھے

گھاٹ میں بیٹھنا منافقین کا کہ شر ہے میں واسطے اذیت پہنچانے سید المرسلین کے اور حفاظت کرنا پروردگار عالم کا شتر اون کے

اور رات کو حضرت منزلیں طے کرتے ہوئے جب قریب عقبہ کے پہنچے تو وہی چودہ آدمی کہ جو آپس میں قسم کھائے ہوئے تھے وہ کمینگاہ میں نظر سلین سے پوشیدہ ہو کر گھاٹ میں جا بیٹھے اور پہاڑی میں پتھر بھر کے یہ ارادہ کیا کہ جب شب تاریک میں ناقہ رسول اللہ کا یہاں پہنچے گا تو اوسکو ڈنڈھ کا ٹینگے تاکہ اوسکی گھبراہٹ سے ناقہ بھڑکے اور رسول خدا گر پڑیں لیکن پہلے پہنچنے اوس مقام کے جبرئیل امین نے آکر خبر دے رسول خدا نے حذیفہ کو بلا کر مہار شتر کی دی اور کہا کہ تم سمجھ کر راہ میں پیر رکھنا حذیفہ موافق حکم خیر الانام باحتیاط تمام راہ طے کرتے ہوئے جاتے تھے قضارا اوس شب حکم خدا سے ابر سیاہ گھرا ہوا تھا کہ نہ تارے دیکھائی دیتے تھے اور نہ ماہ کبھی کبھی برق کی روشنی ہو جاتی تھی جب ناقہ حضرت کا قریب اوس جگہ کے پہنچا تو اون لوگوں نے اوس پشتارے کو ڈنڈھر کایا اور اوس میں سے گھڑگھڑاہٹ ہوئے حذیفہ نے مہار شتر کے خوب مضبوط پکڑی تاکہ لغزش نکرے اور فوراً ہاتف کے ندا آئی کہ اے ناقہ ہوشیار ہو کہ رسول خدا تیرے اوپر سوار ہیں اور اوسوقت بجلی ایسی چمکی کہ وہ شب تیرہ ایسے روشن ہو گئے کہ وہ لوگ جو کمینگاہ میں بیٹھے تھے پہچان لئے گئے اور ناقہ نے پاؤں اپنا نہ ہلایا اشرف انبیا نے ناقہ سے فرمایا کہ اگر تجھکو یہ آواز نہ آتی تو تو کیا کرتا اوس

قدرت خدا سے گویا ہوا اور بعد سلام کے عرض کیا کہ ہین آگاہ تھا اس سے کہ میرے اوپر اشرف خلق سوار ہین اور پتارہ کیا اگر پہاڑ بھی اپنے مقام سے حرکت کرتا تو مین پیر بچا اور اوٹھاتا حذیفہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مین اِن لوگون کو پہچان گیا ہون اگر ارشاد ہو تو سب کا نام بتا دون رسول خدا نے فرمایا کہ مین اون کی رسوائی کا راضی نہین ہون یہ فرما کر ساتھ خیر و عافیت کے آگی بڑہے اور وہ لوگ نادم و پشیمان ہو کر ایک ایک متفرق ہو گئے اور بعد دو تین روز کے رسول زمان دولت سرا مین پہنچے اور روز بروز دین قوی ہوتا تھا اور کفر ذلیل ہوتا تھا جب زمانہ قریب دو مہینے کے پہنچا تو رضائے الٰہی اس طرح پر ہوئے کہ وصل سے حبیب اپنے کو سرفراز فرمائے

آغاز قصہ رحلت سید عالم اس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے اور علیل ہونا حضرت کا

راوی اندوہ غم اس طرح سے رقم کرتا ہے کہ وہ زہر قاتل سے جو خیبر مین دہن مبارک گذر کر بدن اطہر مین پہیلا تھا اب وقت شہادت جب قریب پہنچا تو تاثیر اوس کے ظاہر ہوے اور حرارت دمبدم زیادہ ہوتی جاتی تھے اور درد سر بڑہتا تھا صبر نبوت سے حضرت اضطراب نفرماتے تھے لیکن آثار سے اور کہنے سے جبرئیل امین کے یقین تھا کہ اس بیمارضہ سے شفا حاصل نہوگے اور سید المرسلین کو اس دار فنا سے رحلت کرنیکا خود یقین تھا اور اکثر ارادہ کرتے تھے کہ حاسدون کو اپنے پاس سے دور کرین اوس سبب سے کہ شیر خدا کو خلیفہ کیا تھا باوجود تپ اور درد سر کے عمامہ سر پر باندھ کر بانتک سرخ زردنا طاقتے سے ردا اوڑہے ہوے گھر سے طرف مسجد کے تشریف لائے اور ممبر پر گئے تاکہ دین کو سرانجام دیون +

رخصت کرنا سرور انبیا کا اسامہ پسر زید کو ساتھ روسائے اصحاب کے طرف تبوک کے

حاضرین اصحاب سے حکم دیا کہ اسامہ کو میرے پاس لاؤ جب اسامہ خدمت نبی مین
حاضر ہوے کمال مہربانی سے ارشاد کیا کہ زید راہ دین مین فدا ہوا اب مین تمکو واسطے
انتقام خون پدر تیرے کے معہ سپاہ تجھکو روانہ کرتا ہون اسامہ نے یہ سنکر
زمین ادب کو بوسہ دیا اور دست اطاعت کو اوپر چشم قبول کے رکھا حضرت نے
نشان طلب کیا اور اپنے دست مبارک سے اون کو دیا اسامہ نے نشان ہاتھ
مین لیا اور سربلند اصحاب ارجمند مین ہوے اور اوس کے بعد جسقدر سپاہ کے ضرورت
تھے وہ ہمراہ کے اور اصحابون سے ابوبکر اور عثمان و عمر ابن خطاب اور زبیر اور طلحہ
اور اکثر دلیر سوائے شیر خدا کے کہ وہ جانشین تھے حکم رسولؐ امین سے اسامہ
ان سب پہ امیر ہوے یہ حکم بھی لوگون کو ناگوار ہوا کہ اوپر ہمارے اسامہ امیر اور
پیشوا ہوا مگر پاس ادب سے کوئی دم نہ مار سکا اور سرور دین سے اسامہ رخصت
ہوا اور رسولِ خدا م اوسی شدت تپ و درد سر مین مسجد سے دولت سرا مین تشریف
لیگئے لیکن یہ لوگ خلاف مرضی اور بیقدری اپنے سے شرمندہ و خفیف ہوکر خوش
دلی سے کہتے تھے کہ یہ غلام بچہ زر خرید نے کہان سے یہ قدر اور منزلت پائے کہ وہ
پیشوا ہوا اور ہم مقیدی اور پیرو ہون قوم ہتیم اور عدی جو کہ ان لوگون کو پیشوا ہونا امیر
المؤمنینؑ کا پسند نہ تھا حکم خدا و رسولؐ سے پسر زید پیشوا ہوا یہ سب کے سب آہ و فغان
کرتے تھے کہ ہم سب کے سب ایسے بیوقار ہوے کہ ہمارے اوپر اسامہ امیر
ہوا اگر رسولؐ خدا سر ہمارے کاٹ ڈالین تو بھی اس راہ مین ہم پیر نہ کہین گے

جب اس گفتگو کے خبر خیر البشر کو ہوئے تو آزردہ ہوکر دولت سرا سے اوسے
تپ مین غضبناک باہر تشریف لائے اور اصحاب کو طلب فرمایا اور منبر پر طیش مین
تشریف لیگئے اور وہ لوگ طلب کئے ہوئے جو جمع ہوئے تھے دل اور زبان اور
رکھتے تھے رسول خدا نے بسبب عیب پوشی کے نام کسی کا نہ لیا او رمجمل خطاب کیا
ساتھ عتاب کے کہ اے بندگان خدا اگر ایمان اوپر خدا لئے جہان کے لائے
ہو تو کبر او ر غرور اور حسد یہ بدترین شعار ہے اور شیوہ شیطان کا ہے خدا
اس عادت سے خوش نہین ہوتا او رنزدیک خالق کائنات کے انکسار اور
عاجزی کرنا بہترین صفات ہے اور نزدیک خدا کے وہی بندہ سر فراز
ہوتا ہے کہ جو عجز اور انکسار اختیار کرتا ہے اور جو کچھ کہ حکم خدا او ر رسول ہوا
اوسے چاہیے کہ ساتھ رغبت کے قبول کرے اسامہ کو مینے نشان دیکر
اوسے اس لشکر کے امیر کیا ہے سنتا ہون کہ چند آدمی اپنے تئین بہتر
اوس سے جانکر سالاری اوسکی قبول نہین کرتے اور عار جانتے کہ زید سے
قبل اس کے راہ خدا مین شہید ہوئے اور مینے سالار کیا تھا اور امیر لشکر
کیا تھا اور تم سب ہمراہ اوسکے گئے تھے جب یہ گفتگو نہ تھے یہ اسامہ اوسیکا
بیٹا ہے اور مینے اوسے سر فراز کیا اور نشان دیا ہے جسکو رضائے خدا و رسول
قبول ہو وہ ہمراہی مین اوسکے بیعذر جاوے اور جو اس حکم سے انکار کریگا
وہ خدا و رسول کو قہر مین لاوے گا جب یاروں نے یہ بات سنے تو نا تمام اسلئے
کا یکبارگی رسول خدا کے پاس سے باہر نکلگئے بعض نے رضامندی سے
اور بعض نے مکاری سے ہمراہی اوسکی اختیار کے اور رسول مقبول مسجد سے دولت

سر کو شریف لیگئے اور اسامہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے

متوجہ ہونا اسامہ کا طرف تبوک کے اور اثنائے راہ مین شدت مرض سید ابرار سے آگاہ ہونا اور پھر آنا اوسکا اور شیخین کا مدینہ مین

اسامہ مع سپاہ روانہ ہوا اور سب کے سب چار و ناچار ہمراہ تھے اور تین منزلین طے کے تھین کہ تیسرے روز اسامہ مع چند مسلمانون کے بیٹھا ہوا تدبیر کا مین باتین کر رہا تھا کہ ایک گرد نمایان ہوئے سب باتین موقوف کر کے اوس طرف دیکھنے لگے معلوم ہوا کہ ایک شتر سوار آتا ہے جب وہ نزدیک آیا اور اپنے اونٹ سے اوترا تو بغل سے ایک نامہ نکال کر اسامہ کو دیا اسامہ نے جو پڑہا تو دیکھا کہ مان اوس کے نے لکہا ہے کہ بعد سفر کرنے تیرے کے شدت مرض رسول خدا پر ایسے ہوئے ہے کہ سب اونکی حیات سے نا امید ہین تو آگے سمجھکر بڑہنا اپنے کار سے ہوشیار رہنا جب اسامہ نے یہ مضمون پڑہا تو رنگ اسکے چہرہ کا زرد ہو گیا اور رونے لگا سبھون نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ کیا خبر ہے تب اوسنے یہ سب حال بیان کیا اور سب اس مین صلاح پوچھے بعد گفتگو بسیار کے یہ بات قرار پائے کہ سپاہ سب یہین رہے اور سپہدار اپنے ناقہ پر سوار ہو کر خدمت رسولخدا مین دریافت کرے کہ ہم لوگون کے باب مین اب کیا حکم ہوتا ہے جب یہ بات قرار پائی تو اسامہ اپنے اونٹ پر بیٹھ کر اوسیوقت روانہ ہوا بعد اسکے روانہ ہونیکے دوسرا قاصد بھیجا واسطے ابو بکرؓ اور عمرؓ کے انکی صاحب زادیون کے پاس سے اور اوس نامہ مین لکہا تہا کہ حکم قضا

وہ قدر سے خیر البشر دو روز عمر بسر نہین کرتے معلوم ہوتے ہین تم کیون اٹھکے چلے جاتے ہو جتنے راہ گئے ہو جلد پھر آؤ اس نامہ کو پڑھکر مضمون کو چھپایا اور کسی سے کچھ حال بیان نکیا جب شب ہوے اور سب اپنے اپنے خواب گاہ مین گئے یہ دونو صاحب اپنے اپنے ناقہ پر سوار ہوکر روانہ طرف مدینہ کے ہوے کہ کوئی آگاہ نہوا اسی طرح سے راہ طے کرکے آدہی رات کو اپنے مکان مین پہونچے۔

آگاہ ہونا سید المرسلین کا پھر آنے یارون سے اور طلب کرنا سیدہ کو اور خبر دینا اون باتون کی کہ جو بعد رحلت کے ہونگی اور صبر کے واسطے وصیت کرنا

اوسیوقت جبرئیل امین نے یہ خبر سالار دین کو پہنچائی حضرت نے ایک آہ سرد دل پردرد سے کھینچی اور فرمایا کہ آج کے رات گردش آسمان سے اس شہر مین بڑا فساد برپا ہوا ہے کہ یہ اُمت مین آج سے تا حشر رہیگا یہ فرماکر جناب سیدہ کو بلایا خاتون جنت روتی ہوئین بیقرار مصیبت زدون کے مانند حاضر ہوئین رسول خدا یہ حال جناب سیدہ کا دیکھکر بہت غمگین ہوے اور پاس بُلاکر بٹھایا اور بہت لطف و مہربانی سے فرمایا کہ ای جان پدر دو روز اور مین مہمان ہون اور فکر مین تمہارے اور تمہارے لڑکونکی غمگین ہوئین کہ بعد میرے تمپر جفا اور ظلم اور غضب رہیگا اور ان لوگون سے کچھ خیر نہ دیکھوگے اور جسوقت کہ گھر تمہارا جلایا جاوے سوائے صبر کے کچھ شکوہ زبان پر نہ لانا یہ سُنکر جناب سیدہ زار زار رونے لگین اور مونھ سینہ پر اپنے پدر بزرگوار کے ملنے لگین اور عرض کیا کہ ان سب مصیبتون کے مجھکو خبر دے آپ نے اب میرا بعد آپ کے کون پوچھنے

والا ہے یہ کہا اور وا ستیدہ وا ستیدہ کہکر رونے لگین اور عرض کیا کہ بعد آپکے
حسنین کا سینہ پہ بٹھانیوالا کون ہے اور میرا تشفی دینے والا کون ہے اور بعد
آپکے اِن دشمنون کے ہاتھ سے میرے حسنین کو انواع انواع طرح سے
اذیتین پہنچین گے اور یہ دشمن بابا جان مجھکو کسیطرح سے چین نہین دیوین گے
یہ بیان کرتے تھین اور بیقرار زار زار روتی تھین رسول خدا جناب سیدہ کو
بار بار گلی سے لگاتے تھے اور صبر کے واسطے فرماتے تھے کہ حال مین تم صبر
کرنا خدا تمہارا معین و مددگار ہے وہ سب آسان کرے گا +

بلانا سید المرسلین کا علی مرتضےٰ کو اور مثل سیدہ کے آگاہ کرنا اور واسطے صبر کے ارشاد فرمانا

جناب رسالتمآب نے علی مرتضےٰ کو بلایا جناب امیر روتی ہوے سامنے آئے
رسول خدا بھی رونے لگے اور پہلو مین اپنے بٹھایا اور فرمایا کہ ای ابوالحسن
بعد میرے اہل حسد بہت اذیت تمکو پہنچا دینگے اور وہ کوشش جو پہلے خم غدیر مین
حکم قادر قدیر سے کئے ہے اوسکو مثل بیہوشون کے بہلا دینگے اور قہر الٰہی سے
حرص دنیا مین کچھ یاد نہ لائینگے اور سوائے ظلم و ستم کے اس قوم سے کچھ
راحت نہ پاؤ گے تم اوسوقت مین سوائے صبر کے کیا کروگے شیر خدا نے عرض
کیا کہ اے سرور انبیا مجھکو آپکا فراق اپنے سر دینے سے زیادہ دشوار معلوم
ہوتا ہی اور اوسوقت سخت مین جیسا ارشاد ہوگا ویسا بجالاونگا یہ کہکر رونے لگے
بس رسو لخدا بھی رونے لگے اور فرمایا کہ سوائے صبر کے کچھ نکرنا اسواسطے کہ خداوند
کریم تمہارا دین باقی رکھیگا اور پھر یہ قوم رجوع کریگے اور حق ظاہر ہوگا اور دین تا قیامت

باقی رہیگا یہ فرما کر خاموش ہوئے اور شدت ضعف سے بیہوش

آنا اُسامہ و شیخین کا خدمت رسولؐ مقبول مین اور آزردہ ہونا اور لعنت کرنا خلاف کرنیوالون پر

راوی کہتا ہی کہ اوس شب کو تمام سپاہ اندیشہ مند رہے صبح کو جتنے تھے مین دس دس بیس بیس آدمی جمع ہوکر آپسمین صلاح کرتے تھے کہ اس علالت مین اگر نبی جہان سے گذر گئے اور علی کو پیغمبر نے غدیر خم مین امیر کیا ہی مگر اکثر لوگ اونسے خلاف ہین اور آپسمین ہم کہتے ہین کہ بعد رسولؐ خدا کے کار خلافت کو مشورہ پر قرار دینگے ہم لوگ تابعین مین سے حکم نبی کو کاربند ہون یا انکو انکے کہنے پر عمل کرین یہ صلاح ہو رہی تھی کہ آخر مین سب کو معلوم ہوا کہ ابوبکر اور عمر دونو یہانسے چلے گئے پس پھر تو فوج بیسر کے ہوگئے جسکا جسطرف کو منہ ہوا گھوڑا اوٹھا کر چلا گیا اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ اُسامہ پاس سے خیر البشر کے کیا بھیجتا ہے دو دو چار چار کرکے سب متفرق ہوگئے اب راوی کہتا ہی کہ اسامہ جب خدمت رسولؐ مین پہنچا تو دیکھا کہ پیغمبر خدا ضعف سے تکیہ لگائی ہین اسنے سلام کیا حضرت نے بعد لینے سلام کے ارشاد فرمایا کہ کیون پھر آیا تو اسنے عرض کیا کہ جب یہ خبر شدت مرض کی پہنچی تو سبہو نے چاہا تھا کہ ایک بارگی پھر آوین اسوجہ سے مین تنہا لشکر کو وہی مقام پر چھوڑ کر خدمت مین حاضر ہوا کہ حال سپاہ کا عرض کرون پھر جو حکم ہو وہ کیا جاوے یہ کہہ رہا تھا کہ صدیق و فاروق بھی ناگہان درانہ چلے آئے بعد سلام علیک کے رسولؐ خدا نے فرمایا کہ مینے تمکو ساتھ اُسامہ کے حکم خدا سے بھیجا تھا تم کیون چلے آئے اُونہونے عرض کیا کہ ہمکو دشوار معلوم ہوا کہ حال آپ کے علالت کا غیرون سے پوچھین اس سبب سے ہم چلے آئے کہ اپنے آنکھ سے دیکھ آوین

رسول خدا نے فرمایا کہ عدول حکم خدا اور رسول سے دشوار زیادہ ہی یہ کہکر ہاتھ اٹھا کر لعنت
کی اوپر اس شخص کے کہ جو لشکر اسامہ سے پھر آئے لیکن انکو کچھ اثر نہوا اور وہ اپنے اپنے
مکانو پر چلے گئے طلب کرنا سید انبیا کا دوات و قلم و کاغذ کو تاکہ وصیت
نامہ لکھین اور منع کرنا سرگروہ صحابہ عمر بن خطاب کا اور نسبت
ساتھ ہذیان کے اس جناب کو کرنا دوسرے روز صبح کو سب اصحاب جمع ہوئے
اور چند آدمی انمین سے مثل ابوبکر و عمر جس جگہ کہ حضرت تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے
پاس گئے اسوقت حضرت نے ارشاد فرمایا کہ دوات و قلم لاؤ تاکہ مین حکم محکم بطور وصیت
نامے کے لکھ دون کہ اس سے کوئی سر نہ پھیرے بعض اس بات سے خوش ہوئے اور بعض
کہ ہر ایک شخص چاہتا ہی کہ خلافت واسطے علی کے محکم و جلی ہو جاوے اسواسطے دوات و قلم و کاغذ اسوقت
دینا نہ چاہتے تھے غرض جماعت کے دو فرقہ ہو گئے کچھ راضی تھے اور کچھ منع کرتے تھے یہان تک گفتگو
کی نوبت پہونچی کہ آوازین بلند ہوئین اور عمر بن خطاب نے باواز بلند کہا کہ یہ مرد از بس بیہودہ شعر

چو کردند استاد ہذیان ادب
بر آشفت سید ازان گفتگو

معاذ اللہ ہذیان بکتا ہی سو اسوقت اسکے قول کا اعتبار نہین ہی حضرت نے یہ بات سنکر منہ اپنا
انکی جانب سے پھیر لیا اور فرمایا کہ تم سب یہان سے باہر جاؤ یہ مقام جنگ کا نہین ہی
اس بات سے سب خاموش رہے اور حضرت نے پھر نصیحت کے کلمہ فرمائے کسی نے پوچھا
کہ یا حضرت بعد وفات کے آپکو غسل کون دیگا حضرت نے فرمایا کہ سوا اسے چچا زاد
بھائی اور وصی میرے کے کوئی نہین غسل دے سکتا ہی کسی نے پوچھا کہ آپکے بعد
ہمپر امیر کون ہی حضرت نے کہا کہ جسکو مینے بحکم خدا خم غدیر مین امام اور امیر کیا ہی
پھر فرمایا کہ ضعف سے تکیہ پر سر رکھا اور بیہوش ہو گئے سب اصحاب باہر گئے لیکن

اسمین یہ کہتے تھے کہ حضرت ہمسے آزردہ تو ہوسے مگر مدعا ہمارا حاصل ہو گیا کہ تحریر

وصیت نامہ کی نہونے پائے **تشریف لیجانا حضرت کا مسجد میں**
باوجود ضعف کے اور بیتابی کرنا اصحاب کے بعد اطلاع کے

	ازان گفتگو گشت از بس غمین	چنین گفت راوی کہ سالار دین

راوی کہتا ہی کہ سالار دین اُس گفتگو سے از بس کہ غمگین ہوسے تھے اور بسبب
شدت تپ کے ایسا ضعف طاری تھا کہ اُس روز دولت سرا سے باہر نہین گئے
اور نہ کسیکو اپنے پاس بلایا اُس روز مسجد مین احباب جگہہ خالی دیکھ کر آہ وزاری
نہایت بیقراری سے کرتے تھے یہ خبر حضرت کو پہنچی تو حبیب خدا نے حکم دیا کہ میرے واسطے
سات کونؤن سے علاحدہ پانی لاؤ جب پانی آیا تو جسم مبارک کو ہر ایک پانی سے
جدا جدا دہویا اُس ضعف مین کچھہ تخفیف ہوسے تو مسجد مین تشریف لاکر منبر
پر گئے سب لوگ اُس خوشخبری کو سنکر بے اختیار دوڑے کچھہ واسطے تماشے
کے اور کچھہ از راہ اعتقاد کے جب مسجد مسلمانون سے بھر گئے تو حضرت نے ایک خطبہ
پڑھا مذہب دنیا سے بے اعتبار اور رنج مین دار القرار کے اور اپنے رحلت فرمانیکی
خبر دی اور فرمایا کہ یہ خطبہ آخری ہی اور دعا کی مومنین کے حقمین اور فرمایا کہ مین
کیسا رسول تھا تمھارے واسطے سبھون نے رو کر عرض کیا کہ ہم دل و جان سے
گواہی دیتے ہین کہ ایسا اشرف خلق نہوا ہی اور نہ جو کوششین کہ آپنے واہ دین
مین کین ہین اور کفار کو مسلمان کیا ہی ہم اُس احسان کے ادا کرنے مین عاجز ہین

اور حقوق آپکے بیحد بہت ہین **حکم دینا سید عالم کا اصحاب کو واسطے**
طلب کرنے قصاص کے کہ جو ذمہ اُس سرور کے ہون

اور ظاہر کرنا بعضوں کا اور پوچھنا اسپے حق کو بعد اسکے

استشرف المرسلین نے فرمایا کہ اے والیان مسلمین خداوند عالم عادل اور
واقف ہے اور مقرر کیا ہوا ہے کہ جو کوئی بندہ دوسرے بندے پر ستم کریگا حق
اوسکا چھین لیوے تو روز جزا داد مظلوم کی داد گر لیوے گا اور مین دنیا سے
جاتا ہوں اور تمکو قسم دیتا ہون کہ جو حق کسی کا ہو مجھپر اسکو بے خوف ظاہر
کرو جب یہ بات حضرت نے فرمائی تو ایک شخص اہل دین سے اٹھ کھڑا ہوا اور
عرض کیا کہ آپکے حق بہت سے ہیں لیکن آپنے جو قسم دی ہے اسوجہ سے
اظہار کرتا ہوں کہ ایکروز ایک سایل کو تین درہم مجھسے دلوائے تھے مینے آج
تک طلب نہین کی اب آپکے حکم سے ظاہر کیا حضرت نے اسکے تئین دعا فرمائی
اور وہ تین درہم عطا کیے پھر دوسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ ایک سفر میں
تین مرتبہ کہ مرا ناقہ میں حلال تھا مینے بیت المال سے تین روپیہ چرا کر اپنا قوت
کیا تھا اور خیانت سے ظاہر نہین کیا تھا اب آپنے جو اجازت فرمائی تو وہ روپیہ
دیتا ہون مین امیدوار ہون کہ توبہ میری قبول ہو حضرت نے ارادہ عنایت کے
توبہ اسکی قبول کی اس اثنا مین ایک شخص اور اٹھ کھڑا ہوا اور رو کر کہا کہ اے
رحمت پروردگار میرے نفس کو رغبت طرف ظلم و ستم کے ہمیشہ رہی مگر اب
امیدوار ہون کہ میرے گناہون کے واسطے دعا فرمائیے تا نجات پاؤن اسوقت
عمر نے اسکو گھرکا اور کہا کہ تجھے شرم نہین ہوا اون مین نہین آتی ہو اپنی رسوائی
کرتا ہے رسول خدا نے فرمایا کہ خاموش رہ اے عمر وہ اقرار گناہ اپنے کا کرتا ہے اور
اس جگہ ملائکہ سب حاضر ہین اور وہ یہ قول اور فعل تمھارے کے ناظر ہین اقرار کرنا

گناہ کار رسوائی نہین ہی بلکہ پسندیدہ ہی خدا کو اور اسکی سچی گفتار پر میتنے دعا کی
اور خداوند عالم نے دعا میری مستجاب کی اور یہ شخص پاک و صاف ہوگیا اور
حال رسوائی کا مجھسے سن کہ روز قیامت کے اہل بغض و عناد کو فرشتے سامنے
پیغمبرون اور اوصیا اور راست گویون کی خلق اولین و آخرین کے مجمع عام مین
حکم خالق انام سے گردن مین طوق پا بہ زنجیر لعنت کرتے ہوے
طرف قعر جہنم کے لیجا کر سر کے بھل ڈالین گے اور سب اہل محشر دیکھین گے ابیات

برسوائی و با فضیحت برند	بقعر سقر سرنگون افگنند
بود آن فضیحت ز این اے عم	کند عاقل از آن فضیحت حذر

عرض کرنا مکاتبہ کا تازیانہ کو جو حضرت کے ہاتھ سے اُسکے کاندھے پر لگا تھا قصاص اُسکا طلب کرنا

راوی کہتا ہی کہ عکاسہ نامے ایک شخص تھا وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور عرض کیا
کہ یا سید المرسلین جس سال کہ آپ ساتھ فتح و فیروزی کے طرف ملک شام
کے جاتے تھے اونٹ پر سوار اور تازیانہ ہاتھ مین تھا اور مین پیچھے اونٹ
کے تھا آپنے تازیانہ جو اونٹ کے لگایا تھا وہ میرے لگا تھا اب آپکے
حکم سے مین بھی قصاص اُسکا چاہتا ہون حضرت نے یہ سنکر فوراً سلمان کو حکم
دیا کہ تم جلد جاؤ اور وہ تازیانہ سیدہ کے پاس ہوگا اُنسے مانگ لاؤ سلمان
حسب ارشاد رسول زمان کے گئے اور جناب سیدہ سے وہ تازیانہ طلب کیا
سیدہ نے سلمان سے کہا کہ حضرت مین سوار ہونے کی طاقت نہیں ہی پھر
تازیانہ کیا ہوگا سلمان نے سب ماجرا بیان کیا جناب سیدہ یہ سنکر بیقرار

ہوگئیں اور رونے لگیں اور جناب امام حسن و امام حسین علیہ السلام کو بلایا
اور فرمایا کہ نانا میں تمہارے طاقت نہیں ہی تم جاکر عکاسہ سے کہو کہ عیوض میں
اُس ایک تازیانہ کے ہمپر سو سو تازیانہ لگالے بس یہ سنکر جناب امام حسن
و امام حسین علیہ السلام روتے ہوے اُس انجمن میں پہونچے اور باہ و فغان بیقراری
کے عکاسہ سے کہا کہ عوض میں نبی کے ہمارے بدنپر بدلے ایک تازیانہ
کے سو سو تازیانہ لگالے اس بیان سے ایک آواز گریہ کی مسجد سے تا اسمان بلند
ہوئی اور درگاہ کبریا سے پیغمبرون اور کروبیون اور حاملان عرش کو ندا ہوئی
کہ دیکھو جسکے لئے ہمنے بنیاد دنیا و دین و آسمان و زمین کی بنا کی ہی وہ میری دہشت
سے مثل غلام ذلیل کے کسطرح سے اپنے بدن کو قصاص میں دیتا ہی اور بہ معرفت
عدالت میں کسقدر خائف ہی جب رسول خدا نے اپنے جگر گوشونکو اسطرح سے
ساتھ بیقراری کے روتے دیکھا تو دلمین خیال گذرا کہ یہ ایک تازیانہ لگانیکو مجھپر
روا نہین رکھتے اور بعد میرے انپر اور انکی اولاد پر کیا کیا ظلم ستم ہونگے اور حاسد
کیسی برائی کرینگے اور کوئی مددگار نہوگا یہ خیال کرکے بہت روے اور فرمایا کہ
اے فرزندون قصاص دوسرے پر نہین ہو سکتا ہی یہ کہکر عکاسہ سے کہا
کہ قصاص اپنا مجھسے لے عکاسہ نے عرض کیا کہ اُس روز میرا شانہ ننگا تھا آپ
بھی کپڑے اور ردائے مبارک کو اُتار ڈالئے پس حضرت نے فوراً شانہ
اپنا برہنہ کیا اسوقت تمام حاضرین محفل رونے لگے اور ایک جوش و خروش
گریہ کا بلند ہوا اور عکاسہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور ساتھ نالہ و زاری کے کہتا تھا
کہ جان عکاسہ آپ پر سے فدا ہو یہ کہتا ہوا پاس حضرت کے آیا اور مہر نبوت کے

سے اور کہا کہ یہی مطلب میرا تھا کہ [illegible] کہ آنحضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]

سی عذر خواہی کی طلب کرنا شفقت کا جناب رسالت مآب کی اور [illegible]

دیا ام المومنین عائشہ کا ابوبکر کے سبب اطلاع رسول خدا کے اسکے

پیش نماز کی راوی کہتا ہے کہ [illegible] سبب شدت ضعف کے رسول

مقبول میں اتنی طاقت نہ تھی کہ واسطے نماز کے مسجد میں تشریف لیجاویں جب

وقت نماز کا آیا تو بلال نے آواز صلوٰۃ کی بلند کی حضرت نے سنکر دعا دی

اور کہا کہ خدا جزائے خیر تجھکو دے مگر سبب ضعف کے مسجد میں نجا سکینگے

ایک ساعت کے بعد بلال نے الصلوٰۃ کہا حضرت نے بسبب بیہوشی اور شدت

مرض کے جواب نہ دیا لیکن عائشہ نے بلال کو پیام دیا کہ حضرت نے ابوبکر کو اپنی جگہ

کے امام کیا ہے واسطے نماز پڑھانے کے بلال یہ سنکر ابوبکر کے پاس گئے اور یہ کہا یہی

فوراً ابوبکر مصلے پر آکر کھڑے ہوئے اصحاب نے جو دیکھا کہ محراب میں بجائے نبی یہ

اجنبی کھڑا ہے بس اس حال کو دیکھکر سبکو کمال ملال ہوا اور گریہ و فغان سے مسجد

میں آواز گریہ و زاری کی بلند ہوئی اسوقت جناب رسول خدا ہوش میں آئے اور

احوال گریہ و زاری کا پوچھا لوگوں نے عرض کیا کہ ابوبکر کو آپکے مصلے پر لوگ دیکھکر

روتے ہیں یہ شور اصحاب کے گریہ و زاری کا ہے پھر حضرت نے پوچھا کہ ابوبکر کو

کسنے اجازت دی ہے عرض کیا گیا کہ مادر مومنین عائشہ نے حضرت اس بات سے

آزردہ ہوئے اور فرمایا کہ پناہ بخدا اسکے شر سے اور غصہ سے سر مبارک اٹھایا

اور علی مرتضے اور عباس کو پاس بلایا اور دونوں صاحبوں نے زیر بغل

ہاتھ دیکر اٹھایا اور دولت سرا سے مسجد کو گئے اور اسوقت وہاں پہنچے

ارجسوقت الحمد بکو ساتھ تشدد و مد کے قرات کر رہا تھا حضرت نے گریبان اُسکا پکڑکر
پیچھے ہٹایا اور اپنی جگہ پر کھڑے ہوکر نماز پڑھائے سب خلقت کو خوشی حاصل ہوئی
بعد فراغ نماز پھر حضرت اسیطرح سے دولت سرا کو تشریف لیگئے مگر بسبب شدت

مرض کے طاقت سوال وجواب کے نہ تھی بیہوش ہونا حضرت کا اور غلبہ
ضعف اور بے طاقتی ام المومنین سلمہ اور بیان کرنا علی اور فاطمہ
اور حسنین کا اپنے اپنے خوابونکو اور تعبیر دینا اُس سرور کا

راوی کہتا ہی کہ جب حضرت مسجد سے دولت سرا مین تشریف لائے تو بیہوش
ہو گئے ام سلمہ سرہانے بیٹھی تھین وہ رونے لگین حضرت رسول مقبول نے ارشاد
فرمایا کہ اب وہ وقت قریب آتا ہی کہ تم مجھسے کچھ جواب نہ سنوگی اس کہنے سے
وہ حد سے زیادہ رونے لگین شیر خدا نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے شب گذشتہ کو
خواب مین دیکھا کہ زرہ جو مین پہنے ہوے تھا یکایک وہ میرے بدن سے جدا
ہوئی ہر چند ڈھونڈھا مینے مگر اسکا نشان نپایا اسکے بعد جناب سیدہ نے کہا
کہ اے سرور انبیا مینے خواب مین دیکھا کہ قران کا ایک ورق میرے ہاتھ سے
گر پڑا ہر چند مینے ڈھونڈھا نہ پایا پھر حسین وحسن نے کہا کہ کل شب کو ہمنے
خوابمین دیکھا کہ ایک تخت ہوا پہ جاتا ہی ہمارے سر و نیسر اور ہم اُسکے نیچے ہین
جناب امیر علیہ السلام سے خواب کی تعبیر یہ فرمائی کہ زرہ تمہاری مین تھا اب مین
تمسے جدا ہو جاؤنگا اور تم تنہا رہ جاؤگے کوئی یار و مددگار تمہارا سوا تمہارے
نہوگا بعد اسکے سیدہ سے ارشاد کیا کہ تمہارے خواب کی تعبیر یہ ہی کہ جو ورق
تمہارے ہاتھ سے چھوٹ گیا وہ مین ہون اب مجکو ہر چند ڈھونڈھوگے مگر کہیں

نشان نپاؤگے اور دشمنون کے ہاتھ سے اُس درد فراق سے اذیت اُٹھاؤگے
اور عنقریب خداوند عالم مجھسے تمکو ملائیگا اور تعبیر خواب حسن و حسین سے یہ فرمائی
کہ اُس تخت ہوا سے مراد نانا پوت تمہارے نانا کا ہی کہ اسکے نیچے تم روتے ہوئے
جاؤگے اور سوا سے مان اور باپ کے کسی سے راحت نپاؤگے اور دشمنو کے
ہاتھ سے رنج اور ملال اُٹھاؤگے بعد اسکے خداوند عالم سے ان سب صاحبونکے حق مین

دعا کی اور یہ سب صاحب رونے لگے آنا روح الامین کا خدمت سید المرسلین
مین اور خبر دینا اس بات کی اور پوچھنا کہ دنیا مین رہیگا یا خدا سے
ملاقات کیجئے گا اختیار کرنا ملاقات خدا کو اور نازل ہونا ملک الموت کا

جبرئیل امین جانب رب العالمین سے آئے اور کہا کہ اے اشرف آدم جو مرضی تمہاری ہو
دنیا مین رہنے کی تو مین ابھی شفا دون اور جسقدر جہان مین رہنا منظور ہو تمہاری
خوشی کی جاوے اور اگر ملاقات رب سے ملنے کی چاہتے ہو تو تمکو بلا ہون حضرت نے
جوابدیا کہ میرے لقا تیری لقا ہی جبرئیل امین حکم خالق جہان آفرین سے پاس
ملکوت الموت کے گئے اور حکم بھیجا کہ حبیب میرا میری لقا کا مشتاق ہی تم ساتھ
ادب کے جاؤ اور دروازہ پر ٹھہرے رہنا بے اجازت اندر مکان کے
نجانا ملک الموت حسب الحکم کے در دولت رسول مقبول پر حاضر ہوے اور
پکار کر عرض کیا کہ اہلبیت پر سلام ہو جیو اور کہا کہ مین مرد اعرابی ہون اور دور سے
آیا ہون مجکو رسول خدا سے ایک کام ضروری ہی مگر اجازت ہو تو مین اکر جواب
و سوال کرون سیدہ نے جوابدیا کہ وہ جناب نہایت ضعف مین ہین اور طاقت
جواب و سوال کی نہین رکھتے ہین پھر دوبارہ ملک الموت نے اجازت چاہی پھر

تیسری مرتبہ باواز بلند کہا کہ اس آواز سے رسول خدا چونک اٹھے اور پوچھا کہ یہ
کون ہی جناب سیدہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی دروازہ پہ کھڑا ہی اور اجازت
اندر آنے کی چاہتا ہی رسول خدا نے فرمایا کہ تمنے جانا کہ وہ کون ہی اور کیون
اجازت چاہتا ہی حضرت نے کہا کہ یہ کسیکی یہان اجازت طلب نہین کرتا ہی اور یتیم
کرنے والا اولاد کا اور بیوہ کرنے والا ازواج کا ہی جب سیدہ نے یہ سنا تو رونے
لگین اور کہا کہ ہاے مدینہ خراب ہوا حضرت نے بیقراری جناب سیدہ کی دیکھکر
گلے سے لگایا اور بیہوش ہوگئے اور دل سیدہ کا پھر بیتاب ہوا اور پکارا تو
رسول خدا نے آنکھین کھولکر دیکھا اور پھر بیہوش ہوگئے بلانا رسول اللہ
کا اہلبیت وازواج واصحاب کو اور ہر ایک کو وصیت فرمانا اور
وداع کرنا پس حضرت پھر ہوشمین آئے اور اہلبیت وازواج واصحاب کو
طلب فرمایا اور ازواج سے ارشاد فرمایا کہ بعد میری رحلت کے تم اپنے اپنے
مکانونمین سکونت اختیار کرنا اور نامحرمون سے پردہ کرنا اور مشغول طاعت پروردگار
رہنا اور حکم علی سے باہر نہونا مینے بارہا کہا ہی کہ بعد میرے وصی اور ولی اور صاحب
حکم تمہارا علی ہی انکے حکم سے باہر نہونا بعد اسکے سیدہ کیطرف موںہہ کیا دیکھا کہ انکی
صاحبعزا ہین کہا اے فرزند حسین کو میرے پاس لاؤ جب وہ صاحبزادے
روتے ہوے سامنے آے تو حضرت نے آغوشمین لیا اور جناب امام حسن
موںہہ چومتے تھے اور حسین کے سینہ پر موںہہ رکھے تھے اور سیدہ پیرون کو آنکھون سے
لگاتی تھین اور فرماتی تھین کہ ان بچون کا سرپرست اور آرزو برلانے والا کون ہی
پس سیدہ کے سنکر حضرت بھی روتے تھے اور واسطے صبر کے وصیت فرماتے تھے

بعد اسکے اصحاب کو بلایا نیک و بد سب حاضر ہوے بعد سلام و جواب سلام کے
ارشاد فرمایا کہ اے دوستون جو کچھ خدا نے احکام فرمائے تھے حج و جہاد خمس
و زکواۃ روزہ و نماز حلال و حرام اور معین کرنا امام و وصی کا وہ سب احکام مینے
ادا کئے اور ایک سر موکمی و بیشی نہین کی ہی اور نہ کسیکے پاس داری کی ہی حکم خدا سے
خم و غدیر مین علی کو وصی اور امیر اور خلیفہ کیا اور یہ سب حکم خدا سے کیا ہی اور آگے
اس سے بارہا کہا ہی کہ دو چیزین نہایت بزرگ اور گران واسطے تمہارے
چھوڑتا ہون ایک کتاب خدا اور دوسری عترت اور یہ او پر حوض کوثر کے
میرے پاس پہونچین گے اور جس سے یہ دونون راضی ہون گے اُس سے
خدا و رسول راضی ہوگا اور جس سے یہ آزردہ ہون گے وہ طرف جہنم کے
جاویگا اور اے دوستو یہ آخر نصیحت ہی حکم خدا سے تمہارے واسطے تمکو
چاہئے کہ اسے اپنی اولاد کو پہونچاؤ اور اسی طرح سے نصیحت کرنا کہ وہ اپنی

اولاد کو پہونچا دین تا کہ روز قیامت تک اسطرح سے چلا جاوے اخیر وداع کرنا
سید انبیا کا اہلبیت کو اور سپرد کرنا اسرار ربانی کو شاہ ولایت
کو اور رحلت کرنا عالم فانی سے طرف ملک جاودانی کے

اصحاب کو رخصت کیا کوئی ہنستا ہوا اور کوئی روتا ہوا رخصت ہوا بعد اسکے آل عبا
کو بلایا پھر ذوبار اسیدہ حسنین کو ساتھ لئے ہوے باحال تباہ روتی ہوی
جا کر رسول خدا کے سینہ سے لپٹین اور دونو صاحب زادہ بھی لپٹے ہوے روتے
تھے کہ اسوقت کے شور فغان کے بیان مین زبان قلم آتش غم سے مثل شمع کے
سوزان ہوتی تھی حضرت نے روکر ارشاد فرمایا کہ میرے حبیب کوا ے حفصہ نے

عائشہ سے کہا کہ ابو بکر کو بلاتے ہین عائشہ نے اس سے کہا کہ اے بیخبر رسول
خدا سواے علی کے اور کسیکو حبیب اپنا نہین جانتے ہین علی کو بلاؤ جناب امیر یہ
خبر سنکر سراسیمہ حاضر ہوے رسول خدا نے اشارہ کیا کہ میرے سینہ سے لگ
جاؤ اور کان میرے لب سے لگا دو جس طرح سے کہ ارشاد ہوا تھا اسیطرح سے جناب امیر نے
سینہ سے لگ کر کان اپنے لب سے لگا دئے اور رسول خدا راز الٰہی کہنے لگے
اور علی سننے لگے روایت کرتے ہین جناب امیر سے کہ اسوقت حکم پروردگار سے
دوازدہ ہزار علم لدنی سے مجھ پر کھلے کہ ہرایک سے ہزار ہزار اور مجھپر منکشف ہوے
اور اسکے بعد شیر خدا جدا ہوے اور ملک الموت نے آکر سلام کیا اور کہا کہ حکم
خدا ہی اگر آپ اجازت دیوین تو مین اپنے کام مین مشغول ہون حضرت نے کہا
کہ مین مستعد ہون مگر اتنا صبر کرو کہ جبرئیل جانب سے رب جلیل کے میرے پاس
آلیوین اس اثنا مین روح الامین سامنے آے حضرت نے کہا کہ تمسے مجھکو یہ
اسید نھی کہ اسوقت مین تنہا مجھکو چھوڑا جبرئیل نے کہا کہ مین آپ ہی کے کام مین
مشغول تھا واسطے آپکے خوشخبری لایا ہون کہ کرسی سے عرش تک اور سب
حور و قصور حکم خدا سے زین و آراستہ ہوئے ہین اور جہنم سرد ہو گیا ہی
مثل زمہریر کے اور ملائکہ صف باندھے انتظار مین کھڑے ہین اور ایک طرف
انبیاے سلف صف باندھے ہوے منتظر ہین حضرت نے کہا کہ اسی بہتر کوئی
خوشخبری مجھکو دو جبرئیل نے کہا کہ پہلے سب سے روز قیامت مین آپ اپنے مرقد سے
اُٹھیئے گا اور پروردگار سے ملاقات کیجیئے گا اور ہو جیئے گا پھر حضرت نے
کہا کہ کوئی ایسی بات کہو کہ جس سے دل میرا خوش ہو جاوے جبرئیل نے کہا کہ آپ

کس بات کی آرزو رکھتے ہین حضرت نے کہا کہ اس امت کے انجام مین فکرمند ہون
اسوقت حضرت جبرئیل نے کہا کہ پروردگار آپکی امت کو اسقدر بخشیگا کہ آپ خوش
ہوجائینگے اسوقت حضرت کا دل شاد ہوا اور ملک الموت کی طرف اشارہ فرمایا
کہ حکم خدا بجا لاؤ جب وہ مشغول ہوے حضرت کا حال دگرگون ہوا رنگ چہرہ کا
زرد ہوا اور آنکھین طرف چھت کے لگ گئین اور شدت احتضار مین ہاتھ دمبدم
درگاہ کردگار مین اٹھاتے تھے اور روتے جاتے تھے اور امت عاصی کے حقمین
دعا کرتے تھے اتنے مین اہلبیت سے آہ وشیون بلند ہوا مذمت دنیا کے

بے اعتباری کی اور نتیجہ محبت اس غدار کا اس دنیاے ناپایدار

پر اعتبار نکرنا چاہیے اگرچہ ظاہر مین لذات دنیاے فانی مین عیش و نشاط زندگی
کا سامان دکھائی دیتا ہی اور اسکی سعی اور جستجو مین دلکو آرزو ہوتی ہی مگر جب
اجل آتی ہی تو نہ زر کام آتا ہی اور نہ زور سواے حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ
نہین آتا ہی پس جو لوگ کہ حق پرست و ثابت قدم ہین وہ اسکے فریب مین نہین آتے
اور ایک ذرہ خاک کے برابر نہین جانتے اور سواے مرضی حق کے کوئی کام نہین کرتے

تدبیر کرنا صاحبان ہوش کی وقت احتضار رسول خدا کے درباب

لینے خلافت کے راوی کہتا ہی کہ جب سالار دین کو دم واپسین ہوا عمر نے
اپنے باپ کے پاس آدمی بھیجکر خبر دی کہ رسول خدا کو احتضار ہی تو اپنے کام سے
غافل نہو یہ خبر سنکر حراسان گیا اور پوشیدہ عمر سے کہا اسنے اپنے دوستونمین
ساتھ آہ و فغان کے کہا کہ مقام افسوس کا ہی ابھی اسلام کو قوت اچھی طرح سے
نہین ہوئی اور دشمن گرد و پیش ابھی بہت ہین وہ اس بات کو سنکر سعید سمجھے گے اور

واسطے جنگ وجدال کے تیار ہون گے اور اسلام کو پائمال کرینگے ہمکو ضرور ہی کہ حفاظت
دین کی کرین اور تدبیر اسکی یہ ہی کہ جس وقت انتقال رسول زمان ہو تو ایک کو خلیفہ مقرر
کرین تاکہ اعداے دین کو فرصت نملے اور ایک لحظہ بعد نبی کے جاے خلافت خالی نرہی
جو گروہ کہ انسے موافق تھا وہ انکی تعریف کرنے لگا اور کہا کہ سچ ہی اعداے دین اسی
فکر مین ہین تم انکو مہلت ندینا چاہیے اور خلیفہ ضرور مقرر کرنا چاہیے جو لوگ کہ بعض
تھے تم انھون نے کہا کہ اس کام مین خود خلل واقع ہوگا اسوجہ سے کہ جناب امیر کو
رسول خدا خود وصی اور امیر ہمیر کر چکے ہین اگر سید عالم دنیا سے سفر کرینگے تو
وہ شیر الہی انکی جگہہ پر کام کرینگے اور خیال کیسکی ہی کہ انکی دہشت سے سر اٹھاے
ہنگامہ سازون نے جواب دیا کہ جو کچھ ہمنے کیا ہی وہ ہی درست ہی ہملوگ اسباب سے
آگاہ نہین ہو تمکو کیا دخل ہی پس اسکے بعد ابوبکر عمر خالد اور ابوعبیدہ اور لوگ
اس مجمع عام سے اٹھکر علیحدہ خلوت کرنے لگے اور آپسمین بیٹھ کر تدبیر کار کو خوب
مضبوط کیا کہ جب یہ بات آشکارہ ہوگی تو ہم تم ساتھ حسن کلام کے یہ بات کہینگے
اور عوام سے بیعت لیوینگے اگر خاص لوگونسے چند آدمی رہ جاوینگے تو ساتھ
مدد ایک دوسرے کے سرانجام دے لیوینگے اور اس کام کو پہلے کرنا چاہیے
جب تک کہ علی دفن سے فراغت حاصل کرین یہان تدبیر ہو رہی تھی کہ دولت
سراے رسول سے آواز آہ وشیون کی بلند ہوئی سب مضطر ہوکر طرف حجرہ کے
دوڑے جب تحقیق ہوا کہ نبی نے انتقال کیا تو عمر نے ہاتھ تیغ پر رکھکر واسطے فریب
دینے عوام کے کہا کہ ہرگز رسول خدا نہین مرے ہین اور جو کوئی ایسی بات
منھ سے نکالے گا تو اسکا سر جدا کردونگا ابوبکر نے کہا کہ اس اخلاص محبت پر جان

ہمین تیرے ادبر فدا کر دون تو بجا ہی لیکن کتاب مین خدا در باب نبی کے فرمایا ہی
اِنَّکَ مَیِّتٌ عمر نے سنکر آفرین کی اور کہا کہ اس اضطراب مین موت نبی سے
تعجب تھا مجھکو اور مضمون اسی آیہ کا فراموش تھا ابوبکر نے جو دیکھا کہ اصحاب
مین ایک انقلاب اور اضطراب ہی اور زمین سے آسمان تک فریاد رسیدہ
بلند ہی پس یہ فوراً منبر نبی پر چڑھا اور واسطے تسکین اہل عزا کے کہا کہ اے
بندگان خدا نبی گرچہ بظاہر مخفی ہوے لیکن خدا جسکے تم بندے ہو وہ دایم اور قایم
ہمیشہ ہی یہ کہکر منبر سے اُتر آیا عمر نے کہا کہ اب مقام غفلت کا نہین ہی جبتک
علی تجہیز و تکفین مین رہین ہم امر خلافت کو مضبوط کرین گے حباب ابن منذر
انصار سے تھے انھون نے جو یہ بات فاروق سے سنی نہایت تعجب سے کہا
کہ کل سید عالم نے خم غدیر مین علی کو ساتھ اس اہتمام کے امیر و امام کیا تھا
اور آج بزرگان دین یہ فکرین کر رہے ہین جب حکم خدا اور رسول جاری نہو تو
اس سے بہتر یہ ہی کہ مین بھی جلد جاکر سعد عبادہ کو خبر دون کہ آج وہ سردار
انصار کا ہی کہو نگا مین کہ سب قوم مین یہ گفتگو ہو رہی ہی اس ارادہ سے مسجد سے باہر گیا

جانا حباب بن منذر کا پاس سعد بن عبادہ کے اور بہیجنا خبر کا لوٹنے بیعت سے اور بعد جانا طالبان خلافت کا واسطے انفصال کے

جب عمر نے حباب کا جانا بسوچہ نہین ہی کا نہین ابوبکر کے کہا کہ جناب جب
یہ خبر انصار مین پہونچا دیگا تو وہ اپنی تجویز اور کرینگے اس سے بہتر یہ ہی
کہ مین پاس مخالفت سے جاکر منع کرون اور علی کو نبی کے کفن و دفن مین
چھوڑو اور حاضران سے کہا کہ تمکو سبکو اتفاق کرنا چاہئے جو لوگ کہ علی سے

برخلاف تھے انہوں نے خوشی سے منظور کیا اور بعضے شرم سے خاموش ہو رہے
اور بعض نے طوعاً و کرہاً قبول کیا اور ایک گروہ بطور تماشے کے متفق ہو کر طرف سقیفہ کے
گئے اور سلمان اور ابوذر اور مقداد اور عمار اور جابر اور سعد چار آدمی اور کہ ہمگی تینتیس ۳۳ آدمی تھے
انکے ہمراہ نگئے اور گوشہ مسجد میں تنہا بیٹھے رہے جناب امیر علیہ السلام غسل و کفن
میں مشغول ہوئے اب یہاں سے حال سعد عبادہ کا بیان کیا جاتا ہے کہ اُن روزوں میں
بیمار تھے بستر پر پڑے رہتے تھے طاقت اُٹھنے بیٹھنے کی نہ تھی کہ ناگہان خبر
رحلت فرمانے نبی کی پہونچی اضطراب میں گھر سے باحال تباہ باہر آئے اور حجرہ نبی
آتا تھا اس سبب سے حال خیر البشر کا پوچھتے تھے اسی اثنا میں جناب آئے اور خبر دی
کہ جب روح پاک رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کی طرف درگاہ کبریا کے گئے اور دنیا سے
رحلت فرمائی عمر نے یہ کہا اور ابوبکر نے ایسا کہا تو غمگین ہوئے اور نہ انتظار کیا
نہ پروا غسل و کفن نبی کی کی بلکہ خلافت چھین لینے علی کی ہی اور وعدہ و وصیت نبی
کا خلاف سے کر رہے ہیں تاکہ علی فارغ ہونے کے بعد مدعی نہوں اور اگر مدعی بھی
ہونگے تو تن تنہا کیا کر سکتے ہیں جب بیٹھ کر اور تدبیر بار دگر ایسی دیکھی تو میں
تمہارے پاس آیا کہ امارت حکم رسالت سے باقی نہیں وہ اپنے جانب سے
امام کرتے ہیں جو کہ خدا و رسول کے کہنے سے امام نہو کسو اسطے ہم اُسکی اطاعت
کریں اور سواے تیرے کسیکو ہم سزاوار حکومت کا نہیں جانتے ہیں جب
جناب نے یہ کلمہ کہا تو سعد عبادہ نے کہا کہ معاذ اللہ اے دوست یہ کیا آرزو
کی تو نے اب ایسا کلمہ نکہنا دوزخ میں جلنے کی مجھکو تاب نہیں ہے خلافت حق
علی کے کہ خدا و نبی نے دی ہے کسیکو زیبا نہیں ہے اگر ہے تو امام امیر علی علیہ السلام ہوا

آنحضرت کا ذکر اور غم ہے ہوئی اُسوقت انصار سے پیر اور جوان جتنے پاس سعد کے
جمع تھے سب ان باتون سے خوش ہوے اور متفق ہو کر کہا کہ جواب معقول کہتا ہی
اسواسطے ہم فلان فلان شخص کو امیر اوپر اپنے کرین اس سے بہتر یہ ہو کہ اپنی
قوم سے ایک سردار مقرر کرین سعد نے اُسوقت کہا کہ مین کسیکا مانع نہین ہون
لیکن مین لائق اس کام کے نہین ہون اور نہ بیعت مین سواے علی کے کسی سے
کرون گا ایسی گفتگو مین کہ وہ مدعی خلافت سامنے سے آے اور سعد کو سلام کیا
اُنھون نے ناچاری سے جواب سلام دیا

جمع ہونا مدعیون خلافت کا سقیفہ بنی ساعدہ مین اور بحث کرنا انکا ساتھ سعد عبادہ کے

پس جناب رسول خدا کو یاد کرکے رونے لگے اور کہا کہ تقدیر الٰہی اسی طرح کیا چارہ بعد اسکے
ان لوگون نے سعد سے کہا کہ خلافت کے بارے مین ہم چاہتے ہین کہ یہ انجمن بے
سردار نہ رہے اور ایسا نہو کہ اسلام مین خلل پڑے سعد نامور نے کہا کہ بات سمجھکر کہنا
چاہیئے خلیفہ بحکم نبی کے علی ہین اور ہم سب اُنکی بیعت مین ہین جب کفن و دفن سے
فراغت پاوینگے تب نرم خلافت مین جلوہ افروز ہون گے اُن لوگون نے کہا
کہ ہمکو معلوم ہو گیا ہی کہ علی کو رغبت اس کام کی نہین ہی ایسے سےگوشہ نشین ہین
سعد نے کہا کہ ابھی نعش نبی سے فراغت حاصل نہین ہوئی ہی بعد فراغ کے ایسا کرین
تو ایسا تمکو چاہیئے کہنا پھر اُن لوگون نے کہا کہ اگرچہ نبی نے اُنکو امیر اور امام کیا تھا
مگر اہل اسلام راضی نہین ہین اس سبب سے ہم اندیشہ مند ہین کہ دین مین خلل
پڑے اُسوقت سعد نے ہنسکر کہا کہ افسوس ہی ایسے مرد نادان ہوشمند کہ حکم خدا اور
رسول سے اسطرح کا ظاہر انکار کرتا اور اپنے تئین مسلمان جانتا اور بادشاہی و سرداری

بیان کرنا اور احکام اسلام کو اپنے اختیار مین جانتا جس پر چاہنا راضی ہو جیسا اور جسکو
چاہا نہ مانا یہ دین خدا نہوا دین تمہارا ہوا عمر نے کہ اے صاحب عقل اور کام مین کسیکی
مجال کہ خلاف حکم خدا و رسول کے کرے اُسی وقت سر کات ڈالون مین سعد نے
ہنسکر کہا کہ تجھکو شرم نہین آتی ہا آپ ہی تو اسطرح سے کہتا ہی خیال کرنا چاہیئے کہ
جسکو خدا و رسول امیر اور جانشین کرے اور امت اُس سے راضی نہو تو وہ منفصل
ہو جاوے کیا خوب فرمایا جاری اور سر کاٹنا آپکا ہی عمر نے کہا کہ حکم خدا کی جانب سے
ہوتا ہی نہ بشر کی اور جو کہ حکم نبی کا ہی وہ حکم خدا ہی اور جو کوئی خلاف کریگا اُسکا خون کرنا
مثل شیر مادر کے حلال ہی پھر سعد نے ہنسکر کہا کہ ہوش اپنے درست کرکے کہو جب
کہ بدلنا حکم خدا اور رسول کا نہین بہتر ہی تو پھر اسکا بدلنا ضرور ہی اسبات کو سنکر سب نے
چاہا کہ صحبت کو برہم کرین اور سعد پر زبانین کھولین اُسوقت انصار نے یہ اژدہام
سعد پر دیکھکر نگاہ غضب سے دیکھنا اور دونو جانب سے گفتگو سخت ہونے لگی
اور دست بقبضہ ہوئے سعد یہ حال دیکھکر عذر کرنے لگے کہ مین بیمار ہون مجھمین
زیادہ طاقت بیٹھنے کی اور گفتگو کی نہین ہی تمکو خدا کو سونپا لیکن یہ خوب تصور کرلو
کہ جب نبی ص نہ رہے تو کوئی دنیا مین ہمیشہ نہ رہیگا

جنگ کرنا مہاجر اور انصار کا واسطے مقرر کرنے امام کے اور دلیل لانا ہر ایک کا اوپر مدعا اپنے کے

جب سعد عبادہ یہ کہکر اپنے مکان مین گئے تو لوگون نے انصار سے بیعت زبیر کی
چاہی اُسوقت انصار نے انکار کیا اور غصہ سے سبکے چہرہ لال ہو گئے اور کہا کہ ہمکو منظور
نہین ہی کہ تمکو اپنے اوپر امیر اور امام کرین اسپر اصحاب ہجرت نے کہ یہ قول تمہارا بہت
نادرست ہی اسوجہ سے کہ ہم پہلے ایمان لائے ہین اور نبی کے ساتھ ہجرت کی ہی اور دوسرے

چونکہ قول نبوت قریش مین نقل مین انصار نے کہا کہ کلام اور حدیث کہ اسمین مدعا مین کیا
دخل ہی کس واسطے کہ اگر حدیث یہ نقل ہو تو شان علی مین کیون نہین کہتے باوجود جھگڑے
نبی کے علی سے سرکشی کرتے ہو اگر یہی ہی تو ہم اپنے مین سے ایک امیر اور اپنے کرینگے
جب انہون نے انکار دیکھا تو مضطرب ہوا اور ابو بکر او ٹھکر کہا [illegible] دین کو خوف
ہونے لگا کہ اس شر اور فساد مین اگر دشمن آگاہ ہونگے تو بہت مشکل پیدا ہوگی اور اسلام
مین خلل آویگا اور قریش ہمیشہ سے افضل ہین نزاع کو موقوف کرو اور یہ دو
ہین دو شخص مین انصار نے پوچھا کہ وہ کون ہین ابو بکر نے کہا کہ اول عمر بعد انکے
ابو عبیدہ ثابت نامی انصار نے کہا کہ یہ ہرگز ہمکو قبول نہین ہی کہ جا رسول پر بیٹھے
اگر تم علی سے برخلاف ہو تو اور دوسرے ہماسے بہتر ہین کہ اوسکو نبی نے امیر کیا تھا اور
تمہارے انکار پر برہم ہوئے تھے یہ سنکر نے فی الفور راضی ہو گئے اور کہا کہ ہمکو کلام
قبول علی کے بارےمین یہی ہو اسے او ہنکے جو ہو الیان خلافت یہ سنکر غصہ سے سامنے
[illegible] کرنے لگے اور کہا کہ تم لوگ صاحب احترام ہوکر اپنی حرمت پر نظر نہین کرتے

اور غلام ہی کی نا انصاری پہنچی ہو گواہی طلب کرنا عمر کے ابو ایوب انصاری سے اور بزرگی قریش کے درباب خلافت کے اور اُنکا جواب دینا

بزرگ انصار سے ابو ایوب نامی گوشہ مین انتقال نبی سے غمگین بیٹھے تھے کہ انہین
عمر نے اُنکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ رسول خدا تمسے اکثر مشورہ لیتے تھے اور تمہاری
دانائی پر بڑا اعتبار تھا تم انصاف کرو کہ واسطے سالاری کے ہم مستحق ہین یا انصار
اُنھون نے کہا کہ درمیانمین ذکر حق اور انصاف نہ تھا اسوجہ سے مین خاموش
بیٹھا تھا اب جو تم حق پوچھتے ہو تو سنو کہ جہانمین رسم ہی خصوصًا اہل اسلام مین کہ

چونکہ قول یہ ہے کہ قریش افضل ہین انصار سے کہا کہ کلام اور حدیث کہ اسمین مدعا ہین کیا
[illegible] واسطے کہ اگر حدیث پر عمل ہو تو شان علی مین کیون نہین عمل کرتے باوجود حکم
نبی کے علی سے سرکشی کرتے ہو اگر یہی ہے تو ہم اپنے مین سے ایک امیر اور تم اپنے سے کرینگے
جب انھون نے انکار دیکھا تو مضطرب ہوا ابو بکر اور عمر [illegible] اور [illegible] دین کو
[illegible] لگا کہ اسمین شر اور فساد ہین اگر دشمن آگاہ ہونگے تو بہت مشکل پیدا ہوگی اور اسلام
مین خلل آویگا اور قریش بیشک تم سے افضل ہین نزاع کو موقوف کرو اور [illegible]
[illegible] دو شخص ہین انصار نے پوچھا کہ وہ کون ہین ابو بکر نے کہا کہ اول عمر دوسرے [illegible]
عبیدہ ثابت نامی انصار نے کہا کہ یہ ہرگز ہمکو قبول نہین ہے کہ جا کر رسول پہ بیٹھے
اگر تم علی سے برخلاف ہو تو اور دوسرے سے بہتر ہے کہ اوسکو نبی نے امیر کیا تھا اور
تم [illegible] سے انکار پر برہم ہوے تھے یہ سنکر [illegible] راضی ہو گئے اور کہا کہ ہمکو کلام
قول علی کے بارے مین ہے سو اسکے [illegible] جو ہوا لبان خلافت یہ سنکر غصہ سے [illegible]
[illegible] کرنے لگے اور کہا کہ تم لوگ صاحب احترام ہو کر اپنی حرمت پر نظر نہین کرتے

اور [illegible] کا بعد [illegible] گواہی طلب کرنا عمر کے ابو ایوب انصاری سے
اور بزرگی قریش کے درباب خلافت سے اور انکا جواب دینا

بزرگ انصار سے ابو ایوب نامی گوشہ مین انتقال نبی سے غمگین بیٹھے تھے کہ انہین
عمر نے انکی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ رسول خدا تم سے اکثر مشورہ لیتے تھے اور تمہاری
دانائی پر بڑا اعتبار رکھتا تم انصاف کرو کہ واسطے سالاری کے ہم مستحق ہین یا انصار
انھون نے کہا کہ درمیان مین ذکر حق اور انصاف نہ تھا اسوجہ سے مین خاموش
بیٹھا تھا اب جو تم حق پوچھتے ہو تو سنو کہ جہانتک رسم ہے خصوصاً اہل اسلام مین کہ

پیغمبر کے درمیان کوئی انتقال کرتا ہو اونسے اور اعمال [illegible] دفن و کفن [illegible] ہو گیا
اب بالفعل تمہین سے ایسا بزرگ اور بہتر بات دنیا سے رحلت کر گیا جو کہ واجب
تھا کو ایک مدت ماتم مین داسیدہ کرتے اور بہ وقت ایسا اسقدر ... ہو
ہوئی کہ ابھی دفن و کفن سے بھی فراغت حاصل نہین ہوئی اور تم حق پوشی
پر آمادہ ہوے اسبات پر زبان یہود اور نصاریٰ کی دراز ہوگی یہ سنکر سب نے
سر جھکا لیئے لیکن دل اوس آرزو سے نہ پھیرے ناچار بنی ہاشم سے ہر ایک درد کر
افسوس کرنے لگے اور خطاب دوسری یہ ہی کل سامنے ہمارے تمہارے کس جد و کد
اشرف انبیا نے بحکم خدا سے علی کو خلیفہ کیا تھا اس وقت ابوبکر نے اور تو نے اے
عمر خیر البشر سے کہا تھا کہ آیا یہ بیعت خدا کی طرف سے ہی اور نبی نے کہا تھا کہ حق
فی کتاب مین یہ خطاب کیا ہی ڈرو اوس آیہ سے اے دوستو کہ خبر دیتا ہی
خداوند علیم کتاب کریم مین پھر ابوبکر سے کہا کہ اے راست گو نہین جانتا ہی تو
کہ رسول خدا نے پہلے تجھکو آیتین دیکر طرف کعبہ کے بھیجا تھا بعد اوسکے
علی کو بھیجا کہ اونھون نے تجھسے راہ مین واپس کر لین اور تو نے آکر گلہ رسول
خدا سے کیا تھا اور حضرت نے فرمایا تھا کہ مینے نہین کیا بلکہ جانب خدا سے یہ حکم ہوا ہی
احد فرمایا تھا کہ بعد میرے تمپر علی امیر ہوگا اب تمنے اوسکی خلاف کمر باندھی ہی
پھر عمر سے کہا کہ نہین یاد ہی تجھکو اے عمر کہ سب سے پہلے تو نے علی کا ہاتھ پکڑ کر
مبارکباد دی تھی اور بعد تیرے اصحاب ملت نے بیعت کی تھی اور حضرت نے قریب
مرگ کے حضرت نے دوات و کاغذ و قلم مانگا تھا تا کہ مقام گفتگو باقی نرہے
اور تمکو یقین ہوا تھا کہ واسطے علی کے وصیت نامہ لکھین گے اوسپر تمنے تہمت

ندیان کی کی تھی اب اس گفتگو سے مجھکو شرم نہین آتی ہی اور مجھکو کچھہ مطلب نہین ہی ہو اسطے
مین سچ کہتا ہون کہ او پر نفس اپنے کے اور ابلیس کی لعنت کرو اور او پر بیعت سالق کے
ثابت قدم رہو یہ سنکر وہ فکر کرنے لگا اور سر جھکا لیا اور سوا ے اس جواب کے اور
کچھہ بن نہ آیا کہ غمی ہے اس مقدمہ مین فساد نکرینگے کہ انکو اسطرف خود رغبت نہین ہی
اسیر او نھون نے جواب دیا کہ انکو رغبت ہو یا نہو مگر یہ حکم پروردگار ہی مثل صلوۃ و حج
و زکوۃ کے امامت بھی واجب ہی بلکہ یہ احکام تحت مین ہن نہین زیبا ہی کسیکو سوا ے انکے
کہ خدا نے رسول وا امام کیا ہی اور اگر اپنی تجویز سے کروگے تو فتنہ برپا ہوگا اور ہر ایک
یہ چاہیگا کہ ہم مین سے امام ہو اسیر عمر نے یہ کہا کہ مین بھی یہی چاہتا ہون کہ فتنہ و فساد
برپا نہو اور ہم مین سے کوئی امام مقرر ہو جاے اور جو کوئی پھر امادہ فساد ہوگا تو مین
سر اسکا اس تیغ سے جدا کرونگا اسیر ابو ایوب نے ہنسکر کہا کہ اے شخص جو بات تو نے
کہی ہی اسیر تو خود غور کر کہ انحراف کرنی بیعت سے کون سزا وار سر کٹنے کا ہوگا

آزردہ ہونا حباب بن منذر کا سخت گوئی عمر سے اور مناظرہ کرنا انکا ساتھ عمر کے

اسبات سے حباب آزردہ ہوے اور خطاب کیا کہ مین دیکھتا ہون تیغ تیرے و اسکے
جانتا ہے کہ تو نے ہر جنگ مین پشت دکھائی اور تیری تلوار سے کوئی احمق ڈرے گا
اور ان باتون سے خلقت کو فریب دیتا ہی تیرے موتھہ مین زبان ہی سو ہن ہی اسیر
یہ نادم ہوا اور عذر کرنے لگا اور کہا کہ اے دوست سرفراز فتنہ سے مجھکو بھی خوف ہی
اسی واسطے کوشش کرتا ہون مین کہ دین مین خلل نہ پڑے اور جلدی سے کوئی امام
مقرر ہو جائے اور تلوار مین نیام مین رہین اسیر حباب نے کہا کہ ایسا ہی ہے تیری بتین
کسی سے خوف نہین ہی سوائے علی علیہ السلام کے تو نے دین مین خلل پیدا کیا ہی اور

اب پاس داری بیان کرتا ہوں اسبات کی کبھی خدا نے خبر دی ہو تمھاری دختران کی تعریف
میں کہ اگر ایک پشت کے بعد دوسری پشت گذرے گی جب بھی عداوت بجا دینگی اور خدا
حافظ دین کا اور روح الامین اور صالح المومنین ہیں گے وہ ہرگز ہماری اور تیری طرف
نہ پھرینگے اور نہ حق کو ہاتھ سے دینگے عمر اپنے دل کی بات کو سنکر ہنسا اور کہا کہ اے
دوست تو میری نصیحت کو مانو اور اس کام میں جلدی کرو ابو ایوب صاحب تیز ہے اندیشہ
کیا کہ جو بھی ارادہ ہو کہ بہت سے امام ہوں تو اس کام میں دخل دینا چاہئے اس سبب
کہ خلل دین میں ظاہر ہوا سوجہ سے جدا ہوا کہ ہم کو اسبات سے کچھ کام نہیں ہے تمھارا
جسکو چاہے اوسکو امام بناؤ ہم بھی بیعت کر لینگے جب اونھون نے یہ کہکر اپنے
پاؤں اس درمیان سے نکال لیا تو مہاجر کے اوسوقت تین فرقہ ہوگئے

راضی ہونا انصار کا اوپر خلافت قریش کے بعد گفتگو بسیاری او نزاع مہاجرین کے مقرر کرنے خلیفہ میں اور بیعت کرنا ساتھ ابوبکر کے

ایک فرقہ ساتھ ابوبکر کے راضی ہوا اور ایک فرقہ ساتھ ابو عبیدہ کے اور ایک ساتھ
عمر کے اون انصار میں سے بعضے انصار اون تینون آدمی سے راضی نہ تھے
ثابت عمر سے خلاف تھے حباب ابوبکر سے بیزار اور ایک پہلوان عبیدہ سے
برخلاف تھا یہ خصومت جو درمیان میں پیدا ہوئے تو پھر وہی بیعت اول
تجویز کرنے لگے پھر آپسمین صلاح ہوئی کہ خصہ کو دفع کرنا چاہئے اور ایک شخص
کو جانے بنی پر مقرر کرنا چاہئے مگر علی صاحب اختیار رہینگے اور حسب نسب کچھ درکار
نہیں ہے جو شخص کہ عابد ہوا اور متقی ہو جو ہو بہتر عالم ہو یا خواجہ ہو نظر اوپر اجر لیے
کار کے کرنا چاہئے اور جو شریف کہ فرائض بجا لاتا ہو اسی کو ترجیح دینا چاہئے

اور آپسمین ایک دل ہونا چاہیے کہ سب دینی بھائی ہین جب یہ باتین ہولی تو غصہ فرو
ہوا اور سب خاموش ہوئے اوسوقت ابوبکر نے کہا کہ ہم تین آدمی لائق اسکے ہین
لیکن یہ کام بہت بڑا ہی اور مین اپنے نفس کو لائق اس کام کے نہین سمجھا مگر ان دونو
صاحبون مین لوگ جسکی بیعت اختیار کرین مین بھی اوسکی ساتھ بیعت کرون عمر یہ سنکر کہنے لگا
کہ تم سبسے بہتر ہو اور لائق اس کام کے ہو اور اسلام مین بھی اول آپنے قدم رکھا ہی
اور ہجرت نبی مین تم یار غار تھے تمہارے پیر مین اوس غار مین سانپ نے کاٹا تھا اور تمنے پہلے
بیٹی اپنی نبی کو دی ہی یہ کہکر ہاتھ ابوبکر کا پکڑکر بیعت کی اور بوسہ لیا اسکے بعد سب دشمنان
علی نے بیعت ساتھ ابوبکر کے کی اور عمر اس کام مین کسیکو وعدہ روپیہ دینے کا کرتا تھا اور
کسیکو خوف دلاتا تھا اور کسیکو خوشامد کرتا تھا غرض کہ تین روز تک یہی گرم بازاری رہی
جیسا کہ رسول خدا نے خبر دی تھی کہ بعد میرے صاحبان جور سقیفہ مین جمع کرینگے اور
تمکو بیعت توڑینگے مسلمین کو یہ دیکھکر بات رسول امین کی یاد آئی اور آپسمین کہا کہ شیطان
نے گمراہ کیا کہ اسنے قول نبی کو بھلایا اور کچھ خیال اس بات کا نکیا کہ دین خدا و نبی کا ہی اور
جسکی بیعت مین رسول انام نے اہتمام کیا کیون ہمنے اس سے انکار کیا یہ تو کہتے تھے
مگر شل ہوگئے تھے کہ طرف بیانی کے بطمع مال و جاہ سب کے سب آنکھ بند کرکے چلے گئے

اور دنیا کو نقد جانکر وعدہ عقبے کا خیال نکیا تجہیز و تکفین کرنا علی کا سید ابنیا کو
اور حضرت زہرا و حسنین کے اپنے مکان پھر آنا اور تعزیت بجالانا

راوی راست بیان اسطرح سے بیان کرتا ہی کہ جب سرور انس و جان اس جہان سے گذر گئے
تو پیران دین نے دامان دنیا کو پکڑا اور طرف سقیفہ کے گئے تاکہ اپنا مقصد حاصل کرین
اور مثل سلمان و عمار و مقداد کے تین آدمی سے حزین و غمگین ایک گوشہ مین بیٹھے تھے اور تمہا

فکر و تدبیر یاروں کا دیکھتے تھے اور علی علیہ السلام اور عباس غسل و کفن میں خیر الانام کے مشغول تھے اور ایک پردہ واسطے عوارات کے ڈالدیا تھا اور عباس کی آنکھوں میں ایک پٹی باندہ دی تھی تا کہ بدن خیر البشر کا عریان نہ دیکھیں کہ سوائے وصی کے اور غیر از نفس نبی کو نہیں دیکھ سکتا ہی اور عباس کو حکم دیا کہ پانی لاویں اور خود تن پاک کو برہنہ کیا اور عباس پانی پہنچاتے تھے اور علی علیہ السلام غسل دیتے تھے اور وقت دھونے کے پہلو بہ پہلو غسل زندوں کے تن مبارک خود پھر جاتا تھا اس حال کو دیکھکر شیر خدا رونے لگے اسوجہ سے کہ حدیث نبی ام انکو یاد آئی اور حدیث یہ ہی کہ حبیب خدا نے جب شیر خدا کو وقت پیدا ہونے کے غسل دیا تھا تو پہلو بہ پہلو پھر جاتے تھے رسول خدا یہ دیکھکر روتے تھے اور ابو طالب نے کہا تھا کہ کسواسطے خوشی میں روتے ہو تم حضرت نے کہا کہ اے چچا جیسا کہ اسوقت میرے غسل دینے میں یہ لڑکا پہلو بہ پہلو پھر جاتا ہی اسیطرح سے ایک وقت ایسا ہوگا کہ میں جہان سے گذرونگا اور یہ مجھکو غسل دیگا اور اسیطرح سے میری لاش بھی پہلو بہ پہلو جنبش کریگی اسوقت کے یاد آنے سے مجھکو رقت ہوئی اس اثنا میں کہ علی غسل دے رہے تھے اور پٹی عباس کی آنکھوں سے کھل گئی اور اوپر اُس جسم اطہر کے نظر پڑی فوراً بینائی اُنکی آنکھ سے جاتی رہی کہ تا زندگی پھر بینا نہوئے دوسرے یہ کہ جبرئیل بفرمان رب جلیل فردوس سے کافور واسطے حبیب خدا کے لائے تھے اور وہ وزن میں بیس مثقال تھا اور یہ حکم تھا کہ اسکے تین حصہ کیجئے ایک حصہ واسطے اپنے اور دوسرا سیدہ اور تیسرا واسطے علی علیہ السلام کے رکھئے کہ وقت رحلت دنیا سے اس سے حنوط کریں رسول خدا نے اُسیطرح سے تقسیم کیا تھا جناب امیر نے اوسوقت اوس کافور کو طلب کیا اور بعد

غسل دیئے اوس سے حنوط کیا بعد فراغت ہونے غسل وکفن کے طرف اس حجرے کے کہ
جو رسول خدا نے اپنا مدفن معین کیا تھا گئے اور قبر تیار کی بعد اوسکے جو لوگ
کہ مسجد مین غمگین بیٹھے تھے اونکو طلب کیا وہ سبکے سب حاضر ہوئے اور جناب
امیر علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی بعد فراغ نماز کے دفن کیا پھر الم
سے آواز آہ وشیون کی بلند ہوئی بخصوص جناب سیدہ وحسنین کا ایسا حال پرملال تھا
کہ اوسکی تصریح محال ہی اسکے بعد بتول اور حسنین کو واسطے صبر کے ارشاد فرمایا اور
اوس جگہ کو رسول خدا سے خالی دیکھکر روتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ کسطرح
بے آپکے آپکی جگہ کو دیکھیں اپنے دولت خانہ مین معہ حسنین وسیدہ کے پھر آئے

بعد انتقال رسول خدا کے تیسرے روز فراغت اہل خلافت کو خلیفہ مقرر کرنے سے حاصل ہوئی اور بہانہ سے نماز کے ارادہ مرقد کھودنے اوس سرور کا کیا اور جناب امیر مانع ہوئے اور خوف دلادیا

اب راوی اسطرح سے بیان کرتا ہی کہ جب دوست رسول خدا کے اپنے کام سے فارغ
ہوئے تو آپسمین کہا کہ انتقال سید انام کو تین روز ہوئے ہر چند کہ دیر ہوئی مگر ہم
کار دین مین مشغول تھے علی نے تجہیز وتکفین کی اسباب پر کف افسوس ملتے تھے کہ ہم
اس شرف سے محروم رہے بعد پشیمانی کے آپسمین یہ قرار دیا کہ نبی کو قبر سے نکالنا
چاہیے تاکہ ساری امت نماز پڑھے اس فکر بیہودہ پر بعضے ہنستے تھے اور بعضے لعن
کرتے تھے جب یہ خبر شیر خدا کو پہونچی کہ اصحاب ایسا قصد رکھتے ہین جناب امیر غضب
ناک تلوار حمائل کئے ہوئے اور غصہ سے چہرہ لعل ابرو پربل ساتھ قہر وغضب کے
اس قبر نبی کے آگے کھڑے ہوئے اور سبب تپش کے ذوالفقار خود بخود غلاف سے

باہر آتی تھی اصحاب نے جو یہ حال دیکھا تو عذر کرنے لگے کہ اے ابو الحسن ہم بھی
اس نصرت سے محروم رہیں کہ حق حضرت کے ہمیشہ ثابت ہیں اور کیا ہوتا کہ جو تم دفن
میں جلدی نکرتے تاکہ امت سے بھی نصرت ہوتے اس نصرت سے اور اب کیا نقصان
ہے کہ جو ہم خاک سے نکال کر نماز پڑھیں اور پھر خاک میں سپرد کر دیویں یہ سنکر شیر خدا نے
فرمایا کہ تجہیز وتکفین ونماز سے تمکو کون مانع ہوا تھا اب تین روز کے بعد بے خودی سے
ہوشمیں آئے ہو اور یہ چاہتے ہو کہ قبر کھود کے میت پر نماز پڑھو قسم ہی خدا اور رسول
خدا کی اگر ایکبار اس بات کو زبان پر لاؤ گے تو شمشیر سے جواب پاؤ گے اور حدیث نبی
کو یاد کرو کہ اس روز کی بھی خبر دی ہی جب یہ جواب اصحاب نے سنا تو اس فکر ناصواب سے
باز رہے اور اپنے اپنے مکان کو گئے اور شیر خدا بھی اپنے دولت سرا کو تشریف لیگئے

بلانا ابو بکر کا سعد بن عبادہ کو بمشورہ عمر کے واسطے لینے بیعت کے اور گفتگو اونکی ساتھ اوسکے اور باطل کرنا اونکا دعوی خلافت کو ساتھ

دلیل کے راوی کہتا ہی کہ ایک روز ابو بکر نے بصلاح عمر کے سعد بن عبادہ کو پیام
بھیجا کہ مجکو کچھ تمسے کہنا ہی اسواسطے تم ایک لحظہ کو میرے پاس آؤ سعد عبادہ نے
کہا کہ میں بسبب بیماری کی طاقت آنے کی نہیں رکھتا ہوں جو کچھ کہنا ہو اوسکو کہلا
بھیجو اوسکا جواب دیا جاویگا جب پیام بر نے یہ جواب آکر دیا تو ابو بکر خاموش
ہو رہا اور عمر نے آزردہ ہو کر اوس پیام بر کو یہ پیام دیکر بھیجا کہ اونسے کہنا یہ بات روبرو
کہنے کی ہی پیام وسلام سے ادا نہو گی تمکو آنا ضرور پڑیگا اور اگر تامل کرو گے تو بزور
طلب کیے جاوگے جب پیام بر نے یہ پیام سعد کو دیا تو سعد عبادہ اس سے آشفتہ ہوے
اور کہا کہ اوسکو یہ غرور ہوا ہی کہ مجھکو بزور بلاویگا عمر نے اپنے تئیں کیا سمجھا ہی میں

اوسکی صحبت مین جواب سے زبان اوسکی بند کرونگا یہ کہکر غصہ سے تلوار اپنی لیکر حمائل
کی اور مسجد مین گئے تو نبی کی جگہہ پر ابوبکر کو دیکھکر ایک آہ سرد کھینچی اور بعد سلام کے ابوبکر
نے جواب سلام کا دیا اور اپنے پاس بٹھایا اور کہا کہ امت نے میری سالاری پر اجماع کیا ہی
اور بیعت کرنا تمکو بھی ضرور ہی اوسوقت اوس نامدار نے کہا کہ مین اوس بیعت پر قایم ہون
کہ جو رسول خدا نے علی کے واسطے روز غدیر کی تھی عمر نے اوسوقت کہا کہ لوگ اوس بیعت
پر راضی نہین ہین اور سبھون نے اجماع اسطرف کیا ہی سعد نے کہا کہ دعوے تمنے اسبات
کا کیا ہی کہ جو کتاب اللہ مین خبر ہی کہ بعد رسول اللہ کے انقلاب ہوگا اور اوسپر لوگ اتفاق
کرینگے اس کہنے پر عمر آزردہ ہوا سعد عبادہ اوس سے زیادہ آزردہ ہوے عمر نے غصہ سے
کہا کہ میرے نزدیک کافر ہی وہ شخص کہ جو اجماع امت سے انکار کرے اسپر سعد نے جوابدیا
کہ کافر وہ ہی کہ جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور حکم خدا و رسول کو نمانے اسوقت ابوبکر
نے کہا کہ اے شخص تو نے کلام خیرالانام نہین سنا ہی کہ جمع ہونا امت کا اوپر گمراہی
کے نہوگا اوسپر سعد باوفا نے کہا کہ اے وارث حق مصطفے یہ قول مینے نہین رسول
سے سنا لیکن تیرے کہنے کو قبول کیا مگر ہوش مین آ اور قول نبی کو سمجہہ مراد نبی کی
کل امت سے یہ ہی کہ ساری امت گمراہ نہوجاویگی کہ حق چھپ جاوے اس صورت مین
کثرت پر اعتماد نچاہئے قول خیرالبشر سے ظاہر ہوتا ہی کہ گمراہ بہت ہوجاوینگے مگر
کل نہونگے حضرت کو آگاہی اس سے تھی اسی وجہہ سے یہ فرمایا تھا اعدا اسی کے
باب مین یہ قول ہی کہ بعد تیرے اس امت کے ستر فرقہ ہونگے ایک انھین سے
ناجی ہی اور باقی ناری ہین اور ایک سے بہتر زیادہ ہوتے ہین ابوبکر نے جوابدیا
کہ ہم ناجی ہین سعد نے کہا سچ ہی تم اوسی فرقہ مین ہو کہ جو اپنے عہد پر مضبوط ہی اور کیا

مین اسوقت نہ تھا کہ جب تمنے واسطے بیعت کے رسول خدا سے سوال کیا تھا
اور انھون نے حکم ذو الجلال سے فرمایا تھا کہ علی بعد میرے حاکم دین ہی اور تمنے
حکم خدا اور رسول کو ظاہر میں قبول کیا تھا اور مبارک باد ہاتھ پکڑ کر علی کا دی تھی اب
تاجی ہوا د ناری ٹھہر ے و انحر خدا و رسول سے کرد ان آج اور رکھتے ہو جو جا ہو سو کرو
مگر حقیقت بیان کرنا خطا ہی اسکے بعد عبادہ نے کہا کہ اسے جانشین رسول مجھکو
ایک بات مین بڑی فکر ہی شاید تمسے حل ہو خلیفہ نے پوچھا کہ کہو وہ کیا ہی سعد نے کہا
کہ مینے خیر الانام سے سنا تھا اور تم بھی موجود تھے کہ دوات و قلم و کاغذ طلب کیا تھا
کہ ایک سند لکھہ دیوین تا کہ سب پیروان دین گمراہ نہووین اور سب لوگ اسبات سے
خوش ہوے تھے مگر تم لوگ راضی نہووے اور اسطرف سے و اسطے انکار کیا کہ
جسکی وجہ سے رسول خدا نے اپنے پاس سے تمکو اوٹھا دیا تھا سو اسطے تم
اوس حکم پر راضی نہوے خلیفہ اسبات سے پسینے پسینے شرمندگی سے ہو گیا اور
کچھہ جواب نہ دے سکا عمر نے سونہہ بنا کر غصہ سے کہا کہ اے مرد سرکش تو امت مصطفےٰ
سے نہین ہی جو اجماع سے انکار رکھتا ہی سعد نے کہا کہ مین امت سے ہون
اسی وجہ سے سوائے قول رسول کے اور کسی کے کہنے پر عمل نہین کرتا ہون
اس گفتگو مین نوبت تکرار کی یہان تک پہونچی کہ دونو کی صدائین بلند ہوئین اور
گفتگو بہت ہوئی بعد اسکے عمر نے کہا کہ تم جانے نپاؤگے جب تک بیعت نکروگے
اور نہین تو مین تلوار اپنی تمہارے خون میں ڈبو نگا اسپر سنکر سعد نے کہا
کہ بیعت سے تو قاصر ہون لیکن سعد جنگ کے حاضر ہون عمر جب غصہ سے تلوار اٹھانے
لگا تو سعد نے قبضہ پر ہاتھ رکھا جب نوبت یہان تک پہونچی تو نفیق عمر کے مائل ہو

اور سعد کیطرف انصار اٹھکھڑے ہوے ابو بکر سامان جنگ کو دیکھکر ڈرا کہ بیعت میں خلل
پڑے خوش آمدے سے سعد کہنے لگا کہ اے سردار مسلمانوں کے کوئی آپ سے مقابلہ
نہین کرتا آپ اپنے مکان کو تشریف لیجائیے سعد نے کہا کہ مینے اسواسطے پہلے ہی
عذر کیا تھا مگر عمر یہ چاہتا تھا کہ اپنے غصے سے ڈرا دے آج مینے سر سے پہلوان
بنا ہے یہ کہکر مسجد سے اپنے مکان کو گئے اور پھر کبھی نہین آئے اور اون لوگون

نے بھی بے جنگ سے جانا انکا غنیمت جانا اعادہ کرنا عمر کا ابو بکر کو واسطے بیعت لینے علی ابن ابی طالب سے اور لکھنا ابو بکر کا اوس جناب کو اس باب مین رقعہ اور جواب لکھنا امیر المومنین کا

راوی کہتا ہے کہ جب دو چار روز گذرے تو ایک روز عمر اس فکر مین وقت شب پاس
ابو بکر کے گیا اور خلوت مین کہا کہ جو کچھ ہمکو فکر اور اضطراب تھا وہ تو طالع کی یاوری
سے دور ہوا اور اس کام مین کئی ایک سبب تھے اول یہ کہ عرب سراسر علی کو کام
دین مین بہت سخت جانتے ہین اور طبیعتین طرف نرمی کے مائل ہوتی ہین دوسرے
یہ کہ بزرگان قبائل اکثر انکے ہاتھ سے مقتول ہوے اس سبب سے سینہ انکے
کینہ سے بھرے ہوے ہین تیسرے یہ کہ جناب رسالت مآب قوت دیتے تھے ان
اصحاب کے اور ہمیشہ فرماتے تھے کہ بعد میرے علی تمہارا امام اور امیر ہے بادصف
بیعت غدیر کے کوئی انکے ساتھ نرہا مگر چند آدمی اور ہمارے ساتھ جماعت
کثیر ہو گئی اور کام درست ہوا لیکن اوسوقت پایدار ہوگا کہ ابو تراب بیعت
لیوین وجہ یہ سعد اس قدر شور و شر پر آمادہ تھا یہی وجہ تھی کہ ہم علی کے ساتھ
ہین اسیطرح سے چند شخص مثل سلمان و ابوذر و عمار و مقداد و جابر وغیرہ ہمارے

ساتھ ہرگز بیعت نکرینگے اور اگر تھوڑے روز کی مہلت پاوینگے تو دلوینگے لوگونکو
حدیث غدیر کو یاد دلاوینگے اور خدا اور رسول سے ڈراوینگے اور لوگ ہمسے قتل
سعد عبادہ کے پھر جاوینگے اوسوقت ہمسے سوائے کف افسوس ملنے کے
اور کیا ہوسکے گا اور علی کو صبح کو بلاکر بیعت لینا چاہیے ابوبکر نے کہا کہ بات تیری
اور تدبیر درست ہی مگر علی کو قتل اور دین کے نجان اور حقیقت مین حقدار اسکا علی ہی
اونپر حکومت کرنا اسباب مین اچھا نہین ہی ابوبکر نے کہا کہ پہلے اونکو [illegible]
دیکھون کیا جواب دیتے ہین عمر نے اسبات کو پسند کیا [illegible]
بعد القاب کے یہ لکھا کہ اے ابو الحسن [illegible] ہوگی کہ جبکہ
بڑے سب اصحاب سے بعد رسول خدا کے واسطے جاری کرنے احکام دین کے
اور نگاہ رکھنے حدود کے اور [illegible] کرنے لشکر کے اور جو کچھ کہ متعلقات
دین سے ہی اصحابون نے [illegible] اختیار دیا ہی اگر اب بھی از راہ کرم کے
اونپر جمعیت کے راضی [illegible] بیعت کیجئے تو اس کام کو قوت ہوجاوے
اور نہین تو مجھکو [illegible] کہ مینے حجت تمام کی یہ کہکر جناب امیر علیہ السلام
کو بھیجا جب حضرت نے اوسکو پڑھا تو جواب اوسیوقت تحریر فرمایا کہ تو اگر اپنے
تئین مسلمان جانتا ہی تو نے کس واسطے سرکشی حکم رسول سے کی کہ حکم نبی کا
حکم خدا کا ہی اور اب بیعت مجھسے چاہتا ہی اگر مین انکار کرون تو تو مجھکو حکومت
دکھاویگا اور تو نے نہین سنا ہی رسول خدا سے میرے بارے مین فرماتے تھے
کہ علی کار دین مین نہین ڈرتا ہی ملامت کرنے والون سے اسکا راوی نہان
اور دوسرے باب مین میری رضامندی چاہتا ہی مین نہ راضی تھا نہ ہون

ورنہ ہوگا یہ جواب لکھکر بھیجا جب خلیفہ نے پڑھا تو جلکر کباب ہو گیا اور عمر کو اپنے
پاس بلایا اور تحریر کو سنایا جب عمر اس مضمون سے آگاہ ہوا تو کہا کہ اے نامور
عالیشان باتوں پر کب نظر کرینگے جب اونپر زور ہوگا تو سر جھکا دینگے ابوبکر نے کہا کہ
یاران سچ ہو ایسا ہی کرنا چاہیے میں نے اتمام حجت پہلے اسیواسطے کی ہی کل صبح کو ہم نا
تو انکو بلاوینگا تو سبکو جو کہ علی سے منحرف ہیں اونکو جمع کرکے ابوالحسن سے بیعت
لینا آسان نہیں ہو یہ اچھا ہیں صلاح کرکے تردد کرو واسطے اس کام کے راتکو سب کے سب
حاضر ہوں راوی کہتا ہو کہ جب صبح کو آفتاب نکلا اور خلیفہ مسجد میں بیٹھا اور
پہلو میں وہ پیش دست آکر بیٹھا اور سب لوگ مسلح ہوکر تیغین لئے ہوے خلقہ
کو گھیرکر بیٹھے اس جمعیت سے غرور اونکا دوچند ہو گیا طلب کرنا عمر کا بعد
بیعت لینے علی مرتضی کو اور آنا اوس جناب کا اور پوچھنا
اوسکے بلانے کی وجہ کو کہ کسواسطے بلایا ہی عمر نے اون ہمنشینوں
میں سے ایک کو کہا کہ تم جاؤ علی کے مکان پر اور علی کو آواز بلند دروازہ سے
پکارنا اور کہنا کہ تمکو جانشین نبی بلاتا ہی اگر وہ آنے میں عذر کریں تو جسطرح سے
آوین اوس طرح سے اپنے ہمراہ لانا جب وہ اوسطرف کو گیا تو عمر نے سب حاضرین
سے کہا کہ اگر علی آوین تو کوئی تعظیم کو اونکی نہ اوٹھنا فرستادہ جب دولت سرای
اسد حق پہ پہونچا تو سلام با آواز بلند کیا علی نے جواب سلام دیا اوسنے خلیفہ کا
پیام پہونچایا امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ میں نے عہد کیا ہی کہ جب تک
کتاب خدا کو جمع نکرلونگا تب تک مکان سے باہر نجاؤنگا اور ردا نہ اوڑھونگا
پھر پیام بر نے عرض کیا کہ اے حضرت اب اور طرح کا بندوبست ہی جماؤ سے

غرور اہل حسد کا بڑھ گیا ہے اگر آپ مکان سے باہر تشریف نہ لائیگا تو برائی کرینگے
اہل جفا مین خیر خواہی سے عرض کرتا ہون یہ سنکر شیر خدا نے فرمایا کہ علی کو کیا
سمجھے ہین کہ جو مجمع سے ڈراتے ہین اب مین سب سے رد اچلتا ہون یہ فرما کر باہر
تشریف لائے اور روانہ ہوے جب اوس مجمع مین پہونچے تو بزرگ قوم نے
سلام کیا اور سب واسطے تعظیم کے اوٹھ کھڑے ہوے نصیحت عمر کی بھول
گئی اور خلیفہ شرمندہ ہو کر خوش آمد کرنے لگا اور ہاتھ پکڑ کر دست بوسی کی اور
مسند رسول پر بٹھایا اور عمر اوسکے پاس ترش روئی سے آیا اور حضرت کو ادب
سے سلام کر کے ایک طرف کو خاموش بیٹھا اور سب با ادب چپ بیٹھے تھے
اوسوقت جناب امیر علیہ السلام نے خلیفہ سے پوچھا کہ میرے بلانے کا کیا
سبب ہے ابو بکر نے ادب سے عرض کی کہ اے عالم دین بعد رسول
مقبول کے جانشین واسطے نگھبانی ملک اور لشکر دین کے ایک شخص ضرور ہے
اور اہل ملت نے خاص و عام سے مجمع کر کے میرے تئین اس کام مین اپنے اور دو
افضل جانکر مقرر کیا ہے اسی باعث سے تکلیف دی ہے کہ محضر پر آپکے بھی دستخط
ہو جاوین تاکہ مین اپنی حقیقت کو پہونچون حضرت نے جواب مین فرمایا کہ
امام کا ہونا کچھ واجب نہین ہے اور مسلمان کچھ کار دین مین مجبور نہین ہین
احکام سے سب واقف ہین عمل اپنے رائے کے موافق کرتے ہین جب سبھون
نے یہ جواب سنا تو ایک زبان ہو کر کہا کہ اے قدوۂ زمرۂ غفار آپ سے
بعید ہے یہ گفتار ہمنے رسول خدا سے یہ بات بارہا سنی ہے کہ جو کوئی امام زمان
کو نہ جانیگا وہ جاہل جہان سے گذریگا اور خدا کے نزدیک اوسکی کچھ آبرو نہوگی

اور فرمانے سے رسول کے ہونا امام کا واجبات سے ہے جواب دینا وصی رسول کا پیروان ہوا وہوس کو اور الزام دینا اون بے مغرور نکو

اوسوقت جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم یہ بات جانتے ہو کہ امام کا ہونا واجبات سے ہی پھر کسواسطے رسول خدا نے ترک کیا اور اگر ترک واجب کا نبی سے ہوا تو مواخذہ دار خدا کے ہوے ایک نادان نے یہ جواب دیا کہ وہ حضرت واقف تھے کہ ہم اپنے تئین بے امام نرکھینگے اسواسطے اس کام مین اہتمام نکیا اوسوقت وصی نبی نے کہا کہ اے بے عقل بات کو سمجھکر کہو جب امام کا رتبہ نزدیک خدا کے ایسا ہی کہ جو اہل اسلام سے امام کو نجانے گا وہ جاہل مریگا اور مثل کافر کے جہنم مین جاویگا جب اسطرح سے بزرگی خدا اور رسول نے دی اور اوسکو خلق اپنے طور پر کرے تو اوسکو یہ مرتبہ ہوسکتا ہی اور وہ خالق کے نزدیک معتبر ہوسکتا ہی اور جیسا کہ نبی سب سے افضل ہوتا ہی اور اسیطرح سے امام بھی سب سے افضل ہوتا ہی اور اعداے دین سے مثل نصرانی و مجوس وغیرہ سے جو حجت مین غالب آوے اور اوس سے جو کچھ کہ پوچھنے والے آسمان و زمین اور گذشتہ و آیندہ جس مشکل سے سوال کرین اور سنت فرض و حلال حرام اور حدود الہی سے تمام از روے یقین نیک جوابدیوے اور واقف کتاب الہی سے ہو اور حق و باطل جدا کر سکے یہ بے فضل خدا کسی سے نہین ہوسکتا ہی اور واسطے ان باتون کے امام ہوتا ہی نہ کہ واسطے بادشاہی اور حب جاہ کے اور ایسا امام سواے خدا کے کوئی معین نہین کر سکتا اور ایسے امام کو جو کوئی نجانے اور نہ پہچانے گا اور مرے گا تو جہنم مین جاویگا جب یہ جواب او

تو شرمندگی سے سر جھکا لیا اور سب سرنگون ہوگئے ابوبکر نے کہا کہ اے ابوتراب کسکی مجال ہی کہ آپکو جواب
دے سکے لیکن اصحاب سے سب چھوٹے اور بڑے مجھسے بیعت کر چکے [illegible]
ہین آپ بھی راضی ہوجیئے حضرت نے فرمایا کہ حال اصحاب کا جسطرح کہ سقیفہ
مین بیٹھ کر بیعت ہوئی ہی سب مجھکو معلوم ہی اور جیسا کہ تمنے انصار سے حجت
کی کہ ہم تمسے اولے ہین اسیطرح سے مین تم سے سب اولے ہون کہ رسول اللہؐ
نے مجکو لحمک لحمی فرمایا ابوبکر نے کہا کہ ای ابوالحسن آپکے اعزاز اور بزرگی مین
کسیطرحکا فرق نہین ہوسکتا مگر رسول خدا نے یہ بھی تو فرمایا تھا کہ سب امت گمراہ نہین ہوسکتی ہی لہذا امت
نے مجھسے بیعت کی ہی آپ بھی بیعت کیجئے اور مجھکو رنج نہ دیجئے حضرت نے
فرمایا کہ مین نے یہ حدیث نہین سنی شاید ایسا بھی فرمایا ہو تو ساری امت سے
مراد اکثر گمراہون سے ہی اور اگر ساری امت ایسا کرتی تو حق چھپ جاتا اور بات
کو تمنے حکم سمجھکر پر ملا خلاف کیا اور اجماع کو کب کہا تھا بلکہ کل امر مثل مسواک
و کنگھی کرنے کے سنت ہی اوپر امت کے نہین رکھا خود احکام جاری کیئے اور
اتنا بڑا امر اجماع امت کا اسکو بیان نفرمایا یہ موقوف اوپر تمہارے رکھا
اسی سے دعوے تمہارا باطل ہوتا ہی اور دوسرے یہ کہ اگر اجماع امت
معتبر ہوتا تو مین کیا امت مین نہ تھا ابوبکر بے اختیار ہوکر بول اوٹھا کہ آپ
سب سے زیادہ فضل و شرف مین امتیاز رکھتے ہین حضرت نے کہا کہ سلمان
ومقداد وغیرہ قریب تیئیس آدمی کے یہ بھی امت سے کیا نہ تھی ابوبکر نے کہا
کہ یہ سب بزرگ ہین حضرت نے فرمایا کہ کب تھا یہ مین تمہاری جماعت مین ابوبکر
شرمندگی سے چپ ہوگیا اور کچھ جواب نہ دے سکا پھر شیر خدا نے کہا کہ [illegible]

زیادہ قوی دلیل یہ ہی کہ رسول خدا نے فرمایا ہی کہ امت کے میرے تہتر فرقہ ہونگے
اونمین سے ایک ناجی ہی اور باقی ناری ہین اور یہ تفرقہ بسبب ضد اجتہاد کے ہی
نہ ازروے اعتقاد کے اور زیادتی گمراہون کی ہفتاد دو فرقون باطل سے ظاہر ہوتی
ہم انصاف سے ان دونو حدیثون کو ملاؤ کہ تمام امت گمراہ نہوگی اپنے ایک فرقہ
نجات پانے والا رہیگا ایک بات کہنا عمر کا امیرالمومنین سے اور
جواب دینا اونکا ساتھ دلیل براہین کے عمر نے کہا کہ بس دین تو
اب او بھر گیا اور حق پرستی عہد نبی سے آج تک واضح ہوے جناب امیر علیہ السلام
نے فی الفور جواب دیا کہ رسول خدا کے وقت مین یہ نفاق کہان تھا اور قران مین
خدا نے خبر دی ہی عذاب منافق کی کافر سے زیادہ اور عہد نبی مین دلون مین نفاق
رکھتے تھے مگر قدرت ظاہر کرنے کی نہ تھی اب میدان خالی پاکر عناد باطنی کو ظاہر کیا
دوسرے یہ کہ جو فساد آج اوٹھایا ہو وہ کتاب اللہ سے کہ وہ دین کی جڑ ہی اور
ہمارے گھر مین نازل ہوا ہی رسول خدا نے بارہا فرمایا اور خم غدیر مین بھی مجھکو
امیر کیا اور تمکو گواہ کیا اور کہا کہ مین دو چیزین تم مین تمھاری چھوڑتا ہون
ایک کتاب اللہ اور دوسرے عترت اور یہ دونون آپسمین جدا نہونگے اور جو
کوئی ان دونون کو دوست رکھے گا اوسکو آب کوثر سے سیراب کرونگا اور
بہشت مین پہچاؤنگا اور جو کوئی ایک کا بھی انکار کریگا وہ بدتر مشرکین سے
ہوگا اور حدیث سفینہ دلیل تیسری ہی کہ جو کوئی امت مین سے ہم اہلبیت کو نمانیگا
اگر اونکا اجماع ہوا اونمین اور دو چار ہمارے ساتھ ہون تو بھی وہ اجماع
صحیح نہوگا تیسری آیہ صالح المومنین کا خبر دیتا ہی کہ ایک تن امت مین سے ہی

کثرت کے اوپر گمان فاسد نچاہیے پروردگار نے قران مین آشکارا قریب سو جگہہ
کی مذمت کثرت کی اور مدح قلت کی کی ہی اور رسول خدا سے مکرر آیتین میری خلافت
کی سنین اور پھر خلافت کو بہ جبر لیا اور غل اجماع کا مچایا اور دین خدا کو تلف کر کے
بنا ظلم کی ڈالے اور عوام کی اجماع پر امیر اور امام بنایا اور حدیث رسول کی جسطرح جیسے
چاہتے ہو دلیل اپنے واسطے لاتے ہو اسیطرح جسے اس امت کے تہتر فرقہ ہوے کہ ہر ایک
اپنے عقل کے موافق راہ چلا اور خدا سے مجید نے واسطے خلافت کے آل نبی
کو مقرر کیا اور علم لدنی عنایت کیا کہ ہم اوروں سے ممتاز ہون اور جو کوئی سوال کرے تو ہم
عاجز نہوون اور تمنے خلافت کو اپنے طور پر سمجھ کے گمراہی دین مین ڈالی اس سبب سے
ہمنے اجتناب کیا اور اور اصحاب خاص نے مثل سلیمان ابوذر اور عمار کے تمہارے
طریقہ کو ناحق جانکر انکار کیا پس یہ دو چیزین واسطے اسبات ذات خدا اور رسول کے
کافی ہین جو کہ خدا تمہارے کردار سے آگاہ تھا اسوجہ سے خبر دیتا ہی قرآن مین کہ جب
رسول خدا جہان سے گذر ینگے تو پیچھے انکے امت مین انقلاب واقع ہوگا اگر
یہ اجماع درست ہوتا تو ایسا ارشاد نہوتا گفتگو کرنا ابو عبیدہ جراح
اور ستبر کے ساتھ علی علیہ السلام کے اور جواب دینا
اوس جناب کا اور آزردہ ہونا عمر کا اور چاہنا بیعت کا
اور غضب مین آنا شیر خدا کا اور گھر کنا عمر کو اور عذر
کرنا اوسکا راوی کہتا ہی کہ ابو عبیدہ نے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کیا
کہ اے حضرت مسلمین اسمین کچھ فرق نہین ہی کہ آپ شجاعت مین اور حسب و نسب
مین سب سے افضل اور اعلے ہین مگر ابو بکر بھی قریش سے ہو اور سب سے پہلے ایمان

ڈالا ہی اس سبب سے لوگوں نے اجماع کر کے بیعت اوس سے کی ہی اگر آپ بھی
انکار کیجئے تو لایق و زیبا ہو بعد اسکے قنبر نے کہا کہ اے علی مرتضیٰ واسطے خلافت
کے آپ اول تھے لیکن آپ تو نظر سے غائب ہو گئے اور اوس مجمع مین نہ آئے
اور نہ کوئی بات اقرار اور انکار کی کہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ آپکو خود یہ بات منظور
نہ تھی یہ واسطے نگہبانی آئین حفظ و شمشیر سے اضطرارانہ بیعت کی وجہ سے کی اول تو
کہ رسول خدا داماد اونکے تھے دوسرے یہ کہ اسلام مین مسلمین سبقت رکھتا ہی تیسرے
یہ کہ یار غار نبی کا تھے یہ کہ قریش سے ہی اور نسب مین نبی سے ملتا ہو ان وجہ سے
اصحاب دین نے اوسسے بیعت کی ہی یہ سنکر جناب امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا
کہ پہلے جو یہ کہا تو نے کہ خلیفہ ہونا ضرور ہی سو رسول خدا نے اسباب کو ناتمام نہین چھوڑا
کہ مجھکو رسول خدا نے خم غدیر مین ابھی زمانہ نہین گذرنے کا نہین ہوا ہی کہ وصی اور امام
بنایا تھا اور تم رسول خدا کے دفن و کفن مین شریک نہوے اور ایک صحبت
مقرر کر کے اور فرصت پاکر یہ بات قرار دیدی اور شرم خدا و رسول سے نہین
کرتے اور ایسے کام ایسا سہل سمجھے اگر رسول خدا کسی اور کو مقرر کرتے تو قسم ہی
خدا و رسول خدا کی کہ مین ایک سرمو اوسکی اطاعت مین فرق نکرتا اور ایسا عذر کرد
کر دو زا انتقام جواب دے سکو یہ سنکر جراح نے خاموش ہوکر سر جھکا لیا اور
اور لوگ بھی چپ ہو گئے وزیر خلیفہ نے جب یہ دیکھا کہ اصحاب جواب حضرت کو
نہ دے سکے تب اوسوقت یہ چلا کر بولا کہ اے علی مرتضیٰ جب تک بیعت نکروگے
ہرگز جانے نپاؤگے جسوقت جناب امیر علیہ السلام نے یہ بات عمر سے سنی تو غصے
سے طرف اوسکے دیکھکر فرمایا کہ خاموش ہو بیٹھا اور نگہبانی اپنی سر کے کر سیتی

سنکر عمر کے چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا اور باوجود اس کے ہوکر عذر کرنے لگا اور سب کے مونہہ خشک ہو گئے خلیفہ یہ دیکھکر حضرت سے عذر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اے شیر خدا کسکی طاقت ہی کہ آپ پہ جبر کر سکے اگر آپ کی خوشی ہو تو بیعت کیجئے ورنہ اپنے دولتسرا کو تشریف لیجائے پس حضرت غضبناک فوراً اوس صحبت سے اوٹھکر دولتسرا کو تشریف لیگئے بعد جانے آپکے آپسمین کوئی تو کہتا تھا کہ بیشک حق علی کا ہی اور کوئی کہتا تھا کہ ہمنے بسبب اجماع کے بیعت ابوبکر سے کی ہی یہ باتین جو عمر نے سنین تو دلمین اسکے اضطراب پیدا ہوا اور فکر کرنے لگا کہ لوگونسے وعدہ وعید کر کے کسیطرح سے بیعت لینا چاہئے جب کہ علی تنہا رہ جاوینگے تو مین کہونگا کہ ہمارے مدعی ہین

خلوت کرنا عمر کا ساتھ ابوبکر کے واسطے بیعت لینے شیر خدا سے اور بلانا سلمان اور ابوذر کا مصلحت سے عمر کی اور بیعت

چاہنا راوی کہتا ہی کہ اسی فکر مین عمر پاس ابوبکر کے گیا اور خلوت مین کہا بیعت لینے مین علی کے فکر سے میرا آرام و خواب جاتا رہا ہی اور دیکھا تمنے کہ کل کسطرحسے گفتگو علی نے کی کہ سب نے سر جھکا لیئے اور خاموش ہو گئے اور اگر چندے یوہین گذر لیگا تو بیعت اول شبہہ ہو جاویگی خلیفہ نے کہا کہ اے مہربان اسکا کیا چارہ کیا ہو عمر نے کہا کہ مینے بڑی فکر سے ایک بات پیدا کی ہی کہ سلمان اور ابوذر اصحاب خاص خیر البشر کے ہین اور وہ علی مرتضے کے ساتھ اتفاق رکھتے ہین یہی باعث اختلاف ہی جب اول انسے اوسیو تسے ہم بیعت لے لیوینگے تو ابو الحسن تنہا رہ جاوینگے اگر بیعت کرینگے تو بہتر ورنہ ہم کہینگے کہ یہ مدعی ہمارے ہین خلیفہ نے یہ رائے پسند کی عمر سے کہا کہ اب اسمین تاخیر کرنا نچاہئے پس خلیفہ

فوراً ایک آدمی کو واسطے بلانے سلمان و ابوذر کے بھیجا اور دوسرے روز وہ
شخص اونکو اپنے ہمراہ لیکر آیا جب اونھون نے نبی کی جگہہ خالی دیکھی تو زار زار
رونے لگے اور ساتھہ ملال کے اوس قوم کو سلام کیا اوسوقت سبھون نے اونکی
تعظیم کی اور خلیفہ نے بڑی تکریم سے اپنے پاس بٹھایا اور بعد گفتگو بسیار کے
بیعت طلب کی اسپر سلمان نے کہا کہ مینے خود اس روز بد کا خیر البشر سے سوال کیا تھا
مجھکو اس سے معاف رکھو مین نبی کے فرمانے سے انحراف نکرونگا عمر نے کہا کہ
کہ اوس سوال و جواب کو بیان کرو تاکہ یہ قوم بھی اوس سے آگاہ ہو سلمان نے
کہا کہ مینے ایک روز نبی سے پوچھا کہ جب آپ دنیا مین نہونگے تو ہم پیروی کسکی کرینگے
تو اسپر حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ بعد میرے علی تمہارا پیشوا ہی پھر مینے
احتیاطاً پوچھا تھا کہ روز حشر مین ایک طرف علی ہون گے اور ایک طرف امت ہوگی
ہم کسطرف جاوین حضرت نے کہا تھا کہ علی علیہ السلام ہر حالمین اولے ہین مین حکم
سالاردین سے ہرگز سر بھی میرا جدا کرو گے تو نہ پھرونگا عمر نے کہا کہ اے
پارسی اسبات کو بھی تو سمجھہ کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ سب امت گمراہ نہوگی سلمان نے
کہا کہ اسبات کا جواب تو تو سعد و علی سے سن چکا ہی یہ سنکر حضار مجلس سب کہنے لگے
کہ خلیفہ ہونے سے مطلب اجرائے دین سے ہی خواہ بجائے علی کے ابوبکر ہو
سلمان نے کہا کہ اے تابعان رسول حکم خدا سے سید کائنات نے حج و صوم
و صلوۃ و زکوۃ کا حکم دیا ہی اگر وہ وقت پر نہون اور اوسمین تبدیل کردو اسپر عمر نے
کہا کہ یہ جواب خلاف ہی کہان صوم و صلوۃ کہ وہ واجبات سے ہین اون احکام مین
خلاف ہو نہین سکتا ہی لیکن خلافت مین درست ہی کس واسطے کہ جب خلقت رجوع

کرے اس بات پر مسلمان ہنسے اور کہا کہ اے عقلمند خود انصاف کر کہ جب خدا و نبی
کو کوئی شخص نیک و بد نجانتا ہو تو ضرور ہی کہ جانشین نبی مثل ذات نبی کے سہو
و خطا سے ہو تب پیشوا ہو سکتا ہی اور عالم سب ملتونکا ہو کہ جو سوال کرے اوسکو
جواب دے سکے اور خداوند عالم نے خبر دی ہی کہ دین محمد تمام عالم کو گھیر لیگا کیا ایران
اور کیا توران اور کیا روم و چین و ختا تمام عالم مین دین و آئین اونکا بتدریج پھیل جاویگا
اور ابتدا سے خلقت سے یہی انتظام خالق علام نے کیا ہی کہ ہر ایک ملک
مین بادشاہ جدا جدا ہوتے ہین تا کہ خلایق محفوظ رہے اور جو سب بادشاہ مسلمان
ہوتے تو غرور ریاست سے ہر ایک اپنے تئین امام کہتا اور بعد خدا و رسول کے
یہ طریقہ دنیا مین عام ہو جاتا تو ایک ایک زمانہ مین سو سو امام ہوتے اور سب
گمراہ ہوتے اسواسطے پروردگار جہان نے کہ وہ آگاہ آشکارا و پنہان سے ہی
ایک خاندان مین امامت عطا کی کہ وہ آل رسول ہین اور اونمین سے بھی بارہ تن
چن لیے ہین سو گیارہ اونمین سے اپنے زمانہ مین خلق کی رہبری کرینگے اور
زندگانی و موت اونکی مثل اہل جہان کے ہو گئی لیکن خاتم آل عبا قائم رہیگا اور
نظروں سے پوشیدہ اور دور اونکا قیامت تک پہنچیگا اور قریب قیامت کے
ظہور ہوگا اور جہان کو وہ پاک کر دینگے کفر و عناد سے جو کچھ کہ مین نے
کہا ہی اسکے سب خبر خدا نے اپنے پیغمبرون کو دی ہی اور اوس مقتدا نے ہمکو
تمکو کم و زیادہ خبر پہنچائی ہی تا کہ ناحق آدمی تلف نہون اور ساتھ انکے صدق و
یقین لائین تا کہ دنیا سے بایمان جائین اور یہ امام عالی مقام برحق ہین اور منکر
انکا عذاب کیا جاویگا پھر ابو بکر سے کہا کہ مجھسے سن اور غور و تامل کر اور خم غدیر

کو فراموش نکر اور اپنے تئین امیر نہ بنا یہ کار جہالت و غرور حسد سے ہی کہ عالم کو
جہنم مین ڈالے گا جب سلمان نے یہ کہا تو ابوبکر سنکر چپ ہو رہا اور عمر نے غصہ
سے کہا کہ ہمنے تجھکو واسطے بیعت کرنیکے بلایا ہی یا واسطے نصیحت و واعظ کرنیکے

غصہ کرنا عمر کا سلمان پر اور جواب سننا اسکا ساتھ دلیل و برہان کے

اور اجماع قول نبی سے نہین سنا ہی تو تنے کہ اوسکو نہان کرتا ہی سلمان نے کہا
کہ اے خود پسند اجماع اوسیا تجین کہ جسمین کوئی دلیل نہو اور جس باب مین کہ حکم
خدا ہو چکا ہو اوسکے برعکس کرنا کفر ہی اور ایسی بات کو مین کہتا ہون کہ رسول
خدا نے خم غدیر مین تجھکو آگاہ کیا تھا اور جان تو کہ ایسا امام ہمارے واسطے حجت
ہی روز قیامت کے تو خود غور کر کہ جب روز جزا ہمارے تئین واسطے حساب کے
لاوینگے اور خداوند عالم پوچھے گا کہ ان اماموں کو کسکے حکم سے کیا ہی تو ہم کہین گے
کہ جسکو عمر نے خلیفہ کیا تھا اور خداوند عالم فرما دیگا کہ اسے کافرون جسکو رسول نے
میرے حکم سے امام اور امیر کیا تھا اور بیعت تمسے لی تھی اوس سے ایکبارگی سب نے
ہاتھ اوٹھا لیا عمر کو کیا دخل تھا امور دین مین وہ بھی ایک بندہ مثل تمہارے تھا
کیون اوسکے کہنے پر عمل کیا عمر اسبات کا جواب نہ دے سکا کہنے لگا کہ
اجماع امت سے باہر ہونا چاہتے ہے سلمان نے کہا کہ اوسی بات کو ہزار مرتبہ
تو کہے گا تو کیا ہوگا مین جواب اسکا پہلے دیچکا ہون عمر نے اسبات پر جھکا لیا
اور فکر کرنے لگا سلمان اور طرف کو دیکھ رہے تھے کہ ایکبارگی اسنے اوٹھکر
سلمان کا ہاتھ پکڑ لیا اور کھینچ کر ابوبکر کے ہاتھ پر رکھدیا اور غل مچانے لگا
اگر دن کش سردار فارس نے بیعت کی مبارک ہو سلمان اسپر ہنسکر کہا کہ اگر بھی

طریقہ بیعت کا ہے تو خبر سن یہ کہکر ابو ذر کے ساتھ اپنے مکان کو چلے گئے اور عمر
محزون و اندوہ ناک ہوا کہ یہ فکر بھی خالی گئی راوی کہتا ہے کہ جب یہ کوشش بھی نہ کارگر
ہوئی تو عمر کو بہت اضطراب ہوا کہ علی فوق رکھتے ہین ہر باب مین اگرچہ بہیر او نکے
کم ہین مگر اپنی بات پر قایم اور مضبوط ہین اور گفتگو مین بند کر دیتے ہین اغوا
کرنا عمر کا ابو بکر کو واسطے لینے فدک کے جناب سیدہ سے
اور منع کرنا ابو بکر کا خمس کو آل رسول پر عمر نے ابو بکر سے کہا
کہ اب اور طرح سے فکر کرنا چاہیئے اور تنبع بھی اور طرح پر کرنا چاہیئے باغ فدک
کو زہرا سے چھین لینا چاہیئے اس تدبیر سے کہ بعد رسول خدا کے یہ مال
مسلمانوں کا ہے تمکو تصرف اسکا نچاہیئے یہ تجویز کرکے خلیفہ کے پاس گیا اور
اور خلوت مین سب حال کہا اسپر ابو بکر نے کہا کہ اولاد رسول سے اوسکو پھیرنا
نچاہیئے اس سبب سے کہ خود رسول خدا نے اونکو دیا ہے عمر نے کہا کہ مین دوست
تیرا ہون یقین جان کہ بیعت ابوتراب خوشی سے نکرینگے جو مین کہتا ہون اس
سے غافل نہو اسمین چند فائدہ ہین اول یہ کہ علی بے معاش ہو جاوینگے اور
قوت ٹوٹ جاویگی دوسرے یہ کہ مسلمان ہمسے خوش ہونگے اور ہماری
اطاعت کرینگے تیسرے یہ کہ دعوے شاید اسوقت پیدا ہوگا پہلا دعوے بیکار ہو جائیگا
خلیفہ نے جو یہ فائدے سنے تو اوسے اسکی پسند کی اور رحم اور انصاف کو
ہاتھ سے دیا لیکن عاجز کرنا سب طرح سے چاہیئے اگر خمس کو بھی ہم بند کرین
تو اور زیادہ کام درست ہوگا فاروق نے یہ سنکر آفرین کی اور ہاتھ چومے
ابو بکر کے اوسوقت کہا کہ پہلے کیونکر اس کام کو شروع کرین عمر نے کہا

کہ مین ایک عامل پوشیدہ واسطے معزولی عامل فاطمہ کے فرمان لکھکر کہ باغ فدک حق
مسلمانون کا اسوجہہ سے اہل دین روا نہین رکھتے ہین کہ غیر کو اسمین دخل ہو اسواسطے
عامل فلان کو بھیجا ہی اور اختیار فدک کا دیا ہی اوس سرزمین کے لوگون کو چاہیئے
کہ عامل اہل دین کی مدد کرین اور عامل کہنہ کو نکالدین کہ دو عامل نہین رہ سکتے ہین
اور مین ایسا عامل تجویز کرونگا کہ جو جان سے دشمن علی کا ہو اور سیدہ جب دعوے
کرینگی تو مین اونکو بھی جواب معقول دونگا خلیفہ نے یہ سنکر اوسکا موکھہ چوم لیا
اور تدبیر کرنے لگے **عامل بھیجنا ابوبکر و عمر کا فدک مین اور اوٹھانا**
عامل سیدہ کو اور جانا جناب سیدہ کا پاس ابوبکر کے واسطے
اثبات حقیقت کے باجازت شاہ اولیا کے سچ ہی کہ بعد
رسول خدا کے آل عبا نے یہ جفائین واسطے دین کے کافرون سے بلکہ مسلمین
سے اوٹھائین ہین بیان کرنا اوسکا ضرور ہی واسطے آگاہ کرنے غافلون کے اس
حکایت کو بے کم و زیادہ راوی اسطرح سے بیان کرتا ہی کہ اون خیر خواہان خیر البشر
نے اوس عامل کو بھیجا کہ جو دشمن آل نبی کا تھا اور اوسنے چند ظلم ایسے کئے کہ بیان
سے اوسکے زبان جلتے ہین جب وہ نابکار پلید باغ فدک مین مانند آفت صرصر
تند و تیز کے پہونچا اور عامل فاطمہ کے ساتھ بہت سے عناد کئے یہان تک کہ جو
حاصلات باغ وغیرہ سے موجود تھا وہ سب اوس مرد دیندار سے چھین کر
بحال تباہ نکال دیا وہ روتا ہوا دروازہ فاطمہ پر دادخواہ آیا اور یہ سب حال بیان کیا
جب اہلبیت نے سنا تو نہایت رنج کیا ہو زہرا نے شیر خدا سے پوچھا کہ اب آپ کیا فرماتے ہین
مین ان غاصبون سے حق اپنا طلب کرون یا صبر کرون ولی خدا نے کہا کہ

اسے نور چشم سالار دین اخیر کو تو صبر سے کام ہوگا لیکن دعوے اپنا ظاہر کردنا کہ اس ظلم سے امت آگاہ ہو جاوے اور قیامت تک یہ بات مشتہر رہی گی پس جناب سیدہ نے اجازت پاکر آپکو چادر میں چھپا کیا اور طرف دیوان خانہ ابوبکر کے تشریف لے چلین ثابت کرنا جناب سیدہ کا حق لینے کو بموجب نوشتہ مہر سید انبیا کے اور گواہی دینا سید اولیا اور حسنین و ام ایمن علیہ السلام کا اور قبول نکرنا ابوبکر کا سند کو راوی اس خبر کا لکھتا ہے کہ جب جناب سیدہ چادر میں چھپائے ہوئے ولا حول گویان پہنچین تو اوسوقت ابوبکر مسجد میں ساتھ چند آدمیوں کے عمر سے باتین کرتا تھا ابوبکر نے برابر اپنے بٹھایا اور اوس حال خستہ کو دیکھکر حق شناسون کے دل شکستہ ہوے پس بیٹی نے رسول کی خلیفہ سے خطاب کیا کہ اے بیٹے بو قحافہ کے مجھکو اندوہ پہنچاتا ہے تو نے میرے باپ سے نہین سنا ہے کہ بارہا میرے حق مین فرمایا ہے کہ فاطمہ پارہ جگر میری ہے جو اوسکو اذیت دیگا اوسنے بلا شک مجھکو اذیت دی پھر اوس شخص کو سوا جہنم کے اور جگہ کہان اور جسنے مجھکو اذیت دی اوسنے خدا کو اذیت دی ہے اے ابوبکر تو مجنون نہین ہے سوچ اور سمجھ کہ اس حکم سے باہر نہین ہو سکتا اور انصاف کر اور جو بات مین کہتی ہون اسکو سوچ فدک مجھکو دیا ہے پیغمبر نے حکم سے رب العالمین کے اور آیت لائے ہین روح الامین اور حدین مقرر کرکے مہر کردی ہے اپنے رسول خدا نے ابوبکر یہ سنکر منفعل ہوا اور کہا کہ وہ کاغذ کیا ہوا جو پیغمبر نے دیا تھا جناب سیدہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس موجود ہے پس حضرت دولت سرا کو گئین اور جا کر وہ کاغذ لائین اور سامنے

ابوبکر کے رکھدیا امیر دونبیرہ دونوں نے اوسکو پڑھا اسپر عمر نے کہا کہ کاغذ اعتبار
نہین رکھتا ہی اس سبب سے کہ گواہیان اسپر نہین ہین جناب سیدہ نے فرمایا
کہ کیا حاجت گواہی کی ہی بڑی گواہی میرا قبضہ نبی کے وقت سے اور آج تک
موجود ہی یہ اعتراض تیرا مجھپر نہین بلکہ رسول خدا پر پہونچتا ہی اونھوں نے کیون
اپنی مہر کر کے حق مسلمین کو مجھکو دیا اور تجھکو کیا ہوا ہی جو آل نبی کا حق چھین
تا ہی عمر نے اسپر کہا کہ یہ گفتگو کیا ضرور ہی بے گواہوں کے یہ کاغذ منظور
نہو گا ناچار خیر النساء وہانسے واسطے گواہون کے روانہ ہوئین تاکہ گواہ اپنے
لیکر ہمراہ آوین علی وام ایمن و حسنین کو اپنے ہمراہ جناب سیدہ لائین اور انہوں نے
گواہی دی خلیفہ نے کہا کہ ایک مرد اور ایک عورت کی گواہی درست نہین ہی اور
حسنین خود ابھی کم سن ہین اور دوسرے یہ کہ شرع رسول مین گواہی عزیزونکی
درست نہین ہی جناب سیدہ نے کہا کہ غفلت سے ہوش مین آ اور آیہ تطہیر کو
تونے اور سب مسلمانون نے سنا ہی کہ ہمارے شان مین خاص ہی اگر یہ
قول سچ ہی تو گمان خطا کا کرنا ہماری جانب خطا ہی اور اگر قول خدا سچ نہین
جانتا ہی تو جو تیرا جی چاہے سو کر اور تیسرے اے ابوبکر خوب جان کہ بانی
شرع نے گواہی خزیمہ کو بجاے دو گواہ کے قبول کیا خزیمہ سے تو علی
کا مرتبہ بڑھا ہوا ہی کہ انکی پاکی کی خبر دی ہی اور نسبت جھوٹھ کی ہماری طرف
روا نہین ہی اور چوتھے یہ کہ دونو فرزند میرے حسنین کہ ہر عیب سے بری
ہین تو شل اپنے کاذب جانتا ہی کہ بعد نبی کے جانشین بن گیا ابھی گریبان مین
سر ڈال اور غور کر کہ کیا نسبت ہمکو رسول سے ہی اگر تو گواہ اور سند قبول نہین

کرنا تو ہمکو وراثت میں دے کہ ہم وارث مصطفےٰ کے ہیں اس ظلم و جفا سے ہاتھ
اوٹھا ابوبکر نے کہا کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا ہی اسواسطے کہ انبیا کا ورثہ نہیں ہوتا ہی
جناب سیدہ نے کہا کہ جو حکم اوپر خاص و عام کے جاری ہی اوس سے بھی انکار کیا ہی
آپ تو اپنے باپکا ورثہ لیوے اور میں اپنے باپکا ورثہ نپاؤں خلیفہ نے کہا کہ میں نے
اکثر اوس جناب سے سنا ہی فرماتے تھے کہ گروہ انبیا میراث نہیں رکھتے ہیں اور جو
کچھ کہ ہمارے بعد رہتا ہی وہ تصدق ہی خاتون جنت نے جواب دیا کہ ہرگز یہ نہیں
فرمایا ہی کسواسطے کہ خلاف کتاب اللہ کے حکم نہ دیتے خود قرآن سے ثابت ہی کہ
سلیمان نے داؤد کی میراث پائی اور بہ تفصیل حکایت بیان ہی کہ جب ذکریا نے فرزند
کے خواہش کی اور یہ کہا تھا کہ ایک فرزند عطا کر تا وہ میراث لیوے مجھسے اور آل
یعقوب سے کیا وہ دیندار نہ تھے ابوبکر نے جواب دیا کہ میراث سے مراد نبوت ہی
سیدہ نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہی نبوت میراث نہیں ہوتی دلیل اوسکی ہی کلام
خدا سے ابراہیم نے جب حق سے طلب کیا تھا کہ اوپر خلق کے میری ذریت سے
امام ہو اسپر حق سے جواب ہوا تھا کہ میرے عہد کو ظالم نہیں پا سکتے اس حکم
محکم سے تو [illegible] یا امام کا ہونا مخصوص جانب حق ہی اور اگر حکم ایسا ہی ہوتا تو سید المرسلین و اصحاب او
ہمسے بے حجاب کہتے کہ ہمارا ورثہ نہ لینا اور ام ایمن کہ پائی میراث خیر الانام
میں دلیل تمام رکھتی ہی اور یہ بیان تیرا نبی پر افترا ہی کسواسطے کہ یہ بھی اکثر فرمایا ہی
کہ جو خلاف کلام خدا کے حدیث کو بیان کرے اوسکو جھوٹ جاننا اور دوسرے
یہ کہ اگر ارث نبوت سے مراد ہوتی تو چاہیے تھا کہ سب اولاد کو ہوتی
اس سے زیادہ کیا ظلم ہی کہ ہر ایک پاوے اور اور اولاد محروم رہیں آج کے

چار بیٹے تھے اور یعقوب کے دس بیٹے تھے اور نبوت ایک کو ہوئی پس اپنے
قول کے خدا نے خلاف کیا کہ خود وارثوں کو بیان کیا اور ایک کو حق دیا اوسپر
ابو بکر نے کہا کہ اس دلیل اور حجت سے کچھ کام نہیں ہے میں نے خود رسول خدا سے
سنا ہے پس جناب سیدہ نے آزردہ ہو کر فرمایا کہ اے دشمن خدا سے جھوٹ
نہیں واقع ہوتا ہے کہ آیہ تطہیر رب قدیر نے بھیجی ہے وہ ہماری راستی پر گواہ ہے اور
جھوٹا وہ شخص ہے کہ جو حدیث بناتا ہے اور خلاف رسول کے کرتا ہے جسپر کہ لعنت
رسول خدا نے کی ہے جیسا کہ لشکر اسامہ سے پھر آپ نے والد سے فرمایا کہ حکم رسول
کا خیال نکیا اور اوسکے خلاف کیا اور دوسرے جسوقت کہ دوات وقلم طلب
کی تو اوس سے انکار کیا اور راضی اسپر ہوئے اور اگر اونکا حکم سند تھا تو
کیوں نہ سپر ہوا اور اب اسبات کو سند کرتے ہو کہ اجماع امت کو کہا ہے جو قہر
خدا سے نڈر ہے اوس سے حدیث کا بنا لیا کیا دور ہے خلافت کے بارے
مین حکم پروردگار سے باپ ہمارے نے انھین لوگوں سے بیعت لی تھی اور اوس
روز سب سے پہلے تو نے بیعت کی تھی اور تیسرے امید عمر نے اور بعد
وفات رسول خدا کے اس ظلم وستم پر کمر باندھے ہے اور عطاے خدا و نبی
کو ہمسے ساتھ ظلم کے چھین لیا خدا اور رسول سے شرم نہیں آئی اب یہان
تک ظلم پر کمر باندھی کہ ہماری روزی کو چھین لیا روز حساب بعد موت کے
اس جور وجفا کی سزا دیکھیگا اس حجت لاجواب سے خلیفہ ہے بار شرمندگی
سے سر جھکا لیتا تھا لیکن عمر بغض سے دم بدم حق مسلمین کہکر نزاع کرتا تھا
اور ابو بکر کیطرف مونہہ کر کے ترغیب سے لینے فدک کے دلاتا تھا

کہنا سیدہ کا عمر سے کہ خبر جبرئیل نے سید المرسلین کو دی تھی
اور اوس جناب نے فرعون آل محمد لقب کیا تھا اس پر غصہ
کرنا عمر کا اوپر بتول کے اور چاک کرنا ہبہ نامہ رسول کو

اوسوقت جناب سیدہ نے فرمایا کہ تجھسے ایسے کام ہونا تعجب نہین ہی اسواسطے
کہ جبرئیل امین نے سالار دین کو خبر دی تھی اور انھون نے اس غصب اور ظلم کی خبر
ہمکو دی تھی اور واسطے صبر کے ارشاد کیا تھا اسی سے تیرا لقب فرعون آل محمدؐ
رکھا تھا تو واسطے ظلم کرنے کے ہے اور ہم واسطے صبر کے عمر کا دل اس طعنہ سے
جلکر کباب ہوگیا اور غصہ سے جواب دیا کہ باغ فدک مسلمانوں کا تھا اونکو تقسیم
کر دیا مینے یہ کہکر نہایت قہر و غضب سے جناب سیدہ کے ہاتھ سے ہبہ نامہ چھین
کر چاک کر ڈالا اور سامنے جناب سیدہ کے پھینک دیا اور کہا کہ اسکو حفاظت
سے رکھو ایک روز یہ کام آویگا سیدہ نے وہ ٹکڑے کاغذ کے اوٹھا لیے اور
کہا کہ اسکا کچھ تجھسے تعجب نہین اور تیرا کہنا مجھکو دل سے قبول ہی اور مین ان
ٹکڑونکو حفاظت سے رکھونگی اور روز قیامت پیش کرونگی مگر تو بھی
یاد رکھنا کہ یہ بات تیرے بھی کام آویگی اور یہی بات اوس روز بھی کہنا
ہو چاہے وہ ظلم پیمبر کرے کہ اس بات کے رسول خدا نے ہمکو خبر دی ہی
لیکن اپنے تئین رازق نہ سمجھ کہ خداوند کریم رسان ہی اور اوسنے
لطف و مہربانی سے آیۂ تطہیر ہماری شان مین نازل کیا ہی اور اوسنے اہل
ایمان کی توقیر ہماری فرض ہی اور مرحمت سے سورۂ ہل اتی بھیجا اور آیہ
تولیت اور آیہ ابتہال یعنی آیہ مباہلہ یہ سب آیہ پیمبر آپکے حق مین اور مقرر کیا ہی

ساتھ حکم جلی کے دوستی ہمارے کیو بحجت نبی اور کہان تک مین حساب کرون آیات کا
کہ جو ہماری شان مین قرآن مین آے اور تمہارے واسطے آیہ انقلاب عقاب
جبکہ ہر جنگ مین تمنے ہزیمت اوٹھائی ہی اور نبی کو بدخواہون مین چھوڑا ہی اور بہاگ گئے
ہو اور بھاگنے والونکی شان مین بئس المصیر یعنے جہنم ہی اور دوسرے حکم شرع رسول خدا
کو کہ جسمین آیات بحد و بیشمار بھیجے ہین اور عطا کین ہین پروردگار نے رسول مختار
اور عترت اونکی پر حرام اور حق اصحاب کا تمام ہو گیا اور ایسے وارث دین نبی
کے تم ہو گئے کہ ہم اجنبی ہو گئے آج تمہارا زور ہی جو چاہو سو کرو کل ہمارا وقت ہوگا ایسے بیخبر اسقدر خوف
عقاب اور قصاص کی سے آج غرور اسقدر نکرا اور کل کو یاد رکھ کہ جس روز مدعی ہونگے
سامنے خدا اور رسول کے اور حاکم روز حشر انصاف کریگا ہمارا اور اوسوقت
کوئی تیرا مددگار نہوگا اور دوسرا امید رکھتی ہون مین پروردگار سے جسطرح کہ
آج تونے چاک کیا ہی خط شفیع امم کا اسیطرح سے ایک روز تیرا شکم چاک
کیا جاویگا یہ کہکر جناب سیدہ چپ ہو رہین اور فدک و خمس سے ہاتھ اوٹھایا
ان باتون غیرت افزا سے کہ فرمائین تھین شرم سے اون لوگونکے مونھ زرد
ہو گئے لیکن نہ دل آرزو سرد ہوا گفتگو کرنا امیر المومنین ع کا ساتھ
ابوبکر و عمر کے ساتھ دلیل برہان کے اور عاجز ہونا اونکا
جواب سے اور باز نہ آنا طریقہ دشمنی سے پھر شیر خدا نے
اسطرح سے فرمایا کہ ایکبارگی احکام دین سے نہ پھرو اور قول خدا و نبی کو
دیکھو منکر یہ حکم حق سے نبی نے فرمایا ہی قسم کو اور مدعی سے گواہ اور گواہ
تونے زہرا سے کس اعتبار پر مانگے تھے خلیفہ نے طرف وزیر کے دیکھا اسوجہ سے

جواب سخن امیر کا نہ بن آیا وزیر کو بھی اضطراب ہوا اور سوا اسی بات کے اور کچھ جواب
نہ آیا کہ دختر خیر البشر جانتی ہین کہ حق مسلمین کا لیوین اس سبب سے گواہونکا لینا ضرور جانا مینے
شیر خدا نے جواب دیا کہ اے حاکم ملت مصطفی بات کہہ سوا خلاف شرع نبی کے اور سالک
اور مدعی مین فرق کر اگر بعد سید المرسلین کے اوس زمین پر سیدہ تصرف کرتی اور
اور حق و ناحق مین شبہ ہوتا تو تجھکو گواہ طلب کرنا چاہیے تھا لیکن وہ زمین جب سے
قبضہ مین رسول امین کی آئی تو بحکم خداوند رب العالمین ملک مین خیر النسا کے دی
تھی اسکو بھی جانتا ہے اور سب مسلمین اور اوس روز سے عامل اوسکا جداگانہ محصول
پہنچاتا تھا عمر نے کہا کہ یہ بات سچ ہے مگر سالار دین مختار تھے اونھون نے واسطے قوت
اونکی کے دیا تھا اب جانب اصل کے رجوع کیا کہ تقسیم ہوگئی اہل حق کو شیر خدا نے
فرمایا کہ مین اس ماجرے سے آگاہ نہ تھا کہ امر حق مین کوشش خدا و نبی سے زیادہ
رکھتا ہے کہ اونھون نے ناحق کیا اور تو حق کرتا ہے اس بات کو یاد رکھ کہ روز قیامت کے
کام آویگی پھر طرف ابوبکر کے مونھہ کیا اور کہا کہ پروردگار نے اوپر اہل جہان کے حب
آل نبی واجب کی ہے اور حقوق نبی کو دل مین یاد کر کہ حی قدیر نے حق مین اپنے بندونکے
فرمایا ہے کہ اقربائے نبی سے محبت کرو اور دیکھو کہ شرط محبت کیا ہے اور بالفرض کہ
حق نہین ہے مگر پاسداری آل رسول کی ضرور چاہیے اور دوسرے کردار
رسول مقبول سے مین دلیل لاتا ہون اوپر اس مدعا کے کہ یاد کہین ہے تجھکو بدر مین
جب فتح اہل اسلام کے ہوئے تھے اور اسیر وہین شوہر حضرت زینب کے آئے
تھے تو گلوبند اپنا حضرت زینب نے بطور ہدیہ کے پاس رسول خدا کے بھیجا تھا
اور اوسکو رسول خدا دیکھکر روئے تھے کہ وہ خدیجہ نے دیا تھا اور حضرت نے

اصحاب سے فرمایا تھا کہ جو کچھ میرا حق ہے وہ میں نے چھوڑا اور اصحاب نے بھی اپنا
اپنا حق چھوڑا تھا رسول خدا نے اوسکو تیرے لڑکوں کے پاس بھیجا تھا مراد میری اس گفتگو
سے یہ ہے کہ نزدیک رسول خدا کے تمام مومنین سے دوست زیادہ خیر النسا ہیں کہ بارہا اونکے
بابمیں کلمات اعزاز کے فرمائے ہیں اسطرح سے تو بھی اصحاب سے بخشوا لے کوئی
انمیں عذر نکریگا اسقدر ظلم و ستم کرنا اوپر پارۂ جگر رسول خدا کے بیجا ہے جب اون لوگون
نے یہ بات علی سے سنی تو سب شرم سے سر جھکا لئے اور رونے لگے مگر اوسکے دلمین
رحم نہ آیا اور کہا کہ رسول خدا مالک اور مختار تھے میں ہرگز ایسا نکرونگا اوسوقت شیر خدا نے
کہا کہ تجکو شرم نہیں آتی ہے یہ طعنہ تو نبی پر کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو قول نبی میں تبدیل
کرتا ہے آیہ تطہیر کسکے واسطے ہے اوسنے کہا کہ یہ آیہ اہلبیت رسول کی شان میں آیا ہے پھر شیر خدا
نے کہ جو سیدہ کوئی جرم کلان کریں تو تو کیا انکے حق میں کریگا اوسوقت ابوبکر اس
حجت کو سمجھا لیکن بیحیائی سے جواب دیا کہ جس حد کی سزاوار ہونگی وہ کیا جائیگا علی مرتضی
نے فرمایا کہ یہ حد کسکی حکم سے ہے اوسنے کہا کہ حکم خدا و نبی سے مرتضی نے کہا کہ خوب
سمجھکے بات کہو آیہ تطہیر کسکے قول سے ہے جسکو کہ خدا نے خطا سے پاک کیا تو اوسپر
گمان افتری کا کرتا ہے بعد اسکے خیر النسا سے ارشاد فرمایا کہ اے بیٹی رسول کی اس
گفتگو سے کچھ حاصل نہیں ہے بس مکان کو چلو حجت میں نے اونپے تمام کردی پس وہ دونو
صاحب وہاں سے روانہ ہوئے شیر خدا تو مکان میں تشریف لائے مگر خیر النسا تربت رسول
پر گئیں اور پیچھے پیچھے سلمان بھی باحال تباہ روتے ہوئے ساتھ سیدہ کے گئے

جانا سیدہ کا اوپر مرقد منور خیر البشر کے اور شکایت کرنا جور
ابوبکر و عمر سے

جب جناب سیدہ مرقد منور پہ پہنچیں تو بیقراری سے رو رو کر کہتی تھیں

کہ کہاں گئے اے سید سرور ہمارے اور کہاں گئے اے غمخوار ہمارے اور کہاں گئے
اے باباجان ہمارے نگہبان اور سرتاج ہمارے اور آپ تو فرمایا کرتے تھے کہ فاطمۃ بضعۃ
منی یعنے فاطمہ پارہ جگر میری ہے جسنے اسکو اذیت دی اوسنے مجھکو اذیت دی اور جسنے
مجھکو اذیت دی اوسنے خدا کو اذیت دی اور جسنے خدا کو اذیت دی وہ کافر ہے لے
باباجان میرا دل ٹکڑے ٹکڑے عمر نے کیا ہے نہیں معلوم کہ کیا اذیت آپکی ذات سے
اوسکو پہونچی تھی کہ جسکا عیوض آپکی پارہ جگر سے لیا ہے اور جو آپنے علی کو خم غدیر
مین امیر و جانشین کیا تھا سو اب تمام امت دشمن ہو گئی اور اونکے خون کی پیاسی ہین
اور عمر کا دل دشمنی سے بھرا ہوا تھا اب وقت فرصت کا ہاتھ آیا ہے الواع الوالعطر حکی
اذیت دیتا ہے اگرچہ وہ جیسا کہ کفاروں کے دل پر تلوار اونکی کا سکہ ہے اور اب بھی وہی
تیغ اور بازو رکھتے ہین اور ہوسکتا ہے کہ اونکی گردنوں کو عن ہائے خونی پہنا دین
مگر بموجب ارشاد آپ کے کہ آپنے واسطے صبر کے حکم دیا ہے اسی وجہ سے یہ ظلم اور
جبر اوٹھاتے ہین اور حسنین کو آپنے فرمایا تھا کہ یہ دو پھول ہین میرے باغ کے سو
غور کیجئے کہ ان دونوں کے رخسار جور و ستم سے امت کے زرد ہو گئے ہین اور ان
لوگون کو یہی منظور ہے کہ ہمارا دنیا مین نشان باقی نرہے اور اصحاب ہی کو امت
جانے اور علی کو نگہبان دین جانکر نہین چاہتے ہین کہ ہمارے درمیان قدم اونکا
رہے اور ظاہر مین آپکا نام لیتے ہین اور کام موافق اپنی رائے کے کرتے ہین اور یہ
فدک کو ہمسے زبردستی چھین لیا و سند منظور رکی اور نہ گواہ اور یہ بر ملا کہتے ہین کہ
دعوے تیرا کیا ہے حق مسلمانون کا اور خمس کو بھی ہمپر حرام کیا ہے نہ تو کھانا صحیح کو ہمے
اور نہ تمام سوزکی جدائی مین ہمپر عمر اور ابوبکر نے وہ ظلم کئے ہین کہ اگر دنیپر ہوں

توراۃ ہوجاوے اور جیسا کہ حق تعالے نے کتاب مین فرمایا تھا کہ اوپر عذاب تمہارے
انقلاب ہوگا ویسا ہی سب نے ہمسے منھ پھیر لیا ہی سوائے چند آدمیون کے اور کوئی ہمارے
ساتھ نہین ہی سو وہ بھی ہماری وجہہ سے بلا مین گرفتار رہتے ہین اور طرح طرح کے رنج
اوٹھاتے ہین کوئی مدد کرنے والا ہی نہین اور نہ حال پوچھنے والا ہی اب آپ مجھکو اپنے پاس
بلا لیجیے کہ فاطمہ مین طاقت ان صدمون کے اوٹھانے کی نہین ہی جب قبر رسول پر اسقدر و
بیقراری سے نالہ وزاری کی تو اوسوقت ایسی وحشت محراب و ممبر و مرقد حضرت سے ظاہر
ہوئی اور ایسا زلزلہ صحن مین پیدا ہوا کہ دیوارونکی جڑ سے گرد اوڑنے لگے اور رسول سے رنگ
خورشید کا زرد ہوگیا سلمان نے جو یہ حال دیکھا تو غل مچا کر کہا کہ اے پارہ جگر مصطفےٰ اب
دنیا زیر و زبر ہوجاویگی اور ان چند گنہگارونکی وجہہ سے عالم تباہ و برباد ہوجاویگا اور
آپکی والد ماجد اہل جہان کے واسطے رحمت کردگار تھی آپ تو اونکی بیٹی ہین اپنے باپکی
امت پر رحم کیجیے اور جسطرح سے کہ فرمایا ہی صبر کیجیے اور سوا صبر کے کوئی علاج نہین ہی
جب سیدہ نے یہ بات سنی تو اپنے باپ کی قبر سے جدا ہوئین اور رخصت ہوکر اپنی محنت
سرا مین تشریف فرما ہوئین اس داستان سے فراغت حاصل ہوئی اب دوسری داستان
دلسوز مثل اسکے بھری ہوئی ذکر ظلم و ستم سے بیان ہوئی ہی اغوا کرنا عمر و ابوبکر

کا خالد بن ولید کو واسطے قصد ہلاکت شاہ اولیا کے اور پہونچنا
خالد لعین کا جالا کئے دست مبارک اسد اللہ سے سزا انکو

راوی کہتا ہی کہ شیر خدا ہر صبح کو طرف باغات کے جایا کرتے تھے اور وہان آب
پاشی کیا کرتے تھے جو کچھ اوسکی اجرت ملتی تھی اوس سے بسر اوقات کرتے تھے
اس حال سے بھی اپ ملعین لوگ کہتے تھے کہ تدبیر ہماری کچھ کارگر نہوئی ایکروز عمر نے

جا کر ابوبکر سے کہا کہ جب تک علی زندہ ہین پیش کسکا نہین جاتی ایسی تدبیر کرنا چاہیے
کہ ملک حشمت سے نکل جاوین ابوبکر نے کہا کہ اسے مہربان یہ بات آسان نہین ہو نبی نے اونکو
حکم واسطے صبر کے دیا ہی اسوجہ سے ظلم و ستم اوٹھاتے ہین ورنہ اگر وہ ذوالفقار ہاتھ
مین لیتے تو سبکو زندگی دشوار ہوتی عمر نے کہا کہ مین بھی اسقدر عقل رکھتا ہون مگر اسکام
کو تدبیر سے کرنا چاہیے ابوبکر نے تدبیر اسکی پوچھی عمر نے کہا کہ خالد اس بات مین ہمسے
زیادہ مردانگی اور جرأت رکھتا ہی اوسکو بلا کر بیسو آدمی بشکل خلوت ایکجا بیٹھے اور
مشورہ کیا خالد نے کہا کہ مین تم دونون کے کہنے سے باہر نہین ہون عمر نے کہا کہ وقت
صبح کے نماز مین یہ کام ہوسکتا ہی اور وقت پر چلکر نہین ہو کل صبح کو جب ہم نماز کو
مسجد مین آوین تو تو بائین طرف کھڑا ہونا اور وقت فرصت کے خنجر مارنا اوس شیر کو
ابوبکر سو گیا اور صبح کے قریب آنکھ کھلی جب واسطے نماز کے مسجد مین آیا اور سب لوگ
صفین درست کر کے واسطے نماز کے کھڑے ہوئے شیر خدا بھی ایک صف مین کھڑے
تھے اور خالد حضرت کے بائین جانب کھڑا ہوا لیکن وقت کے تنگ ہونے سے
تشہد مین ایسی دیر ہوئی کہ وقت طلوع کا قریب ہو گیا تھا اوسوقت ابوبکر نے پکار
کر خالد سے کہا کہ اب وہ کام نکرنا یہ بات سنکر شیر خدا نے خالد سے کہا کہ جس بات کو اوسنے
کہا تھا اوسکو کرتا تو اوسنے کہا کہ ہان ضرور کرتا اسی کام کی تدبیر مین تھا اوسوقت
شیر خدا نے اوسکو پکڑ کر زمین پر اسطرح سے گرایا اور ایسا رگڑا کہ وہ پہلوان غل مچانے
لگا اور آنکھین اوسکی نکل آئین مثل جان کندنی کے ہو گیا اوسوقت یہ دونون صاحب
اپنی جگہ سے اوٹھکر حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اسے صاحب جود و کرم اسکو
بخشئے کہ یہ شخص بے عقل ہی حضرت نے اوسکو چھوڑ دیا اور فرمایا کہ بیچارے علی کو اور

اپنے تئین اس فکر بیہودہ مین نڈالو اوس روز سے شیر خدا نے ترک صحبت کی
آزردہ دل ہونا سعد عبادہ کا بسبب ظلم منافقین کے اور وطن
سے ارادہ شام کا کرنا اور جانا روضہ منورہ رسول خدا پر واسطے
وداع کے جو سعد عبادہ نے یہ حال دیکھا کہ ازراہ بغض کے گمراہون نے اولاد
رسول سے ایسا کچھہ کیا تو اپنے اہل وعیال سے کہا کہ مجھکو صبر اسقدر نہین ہے کہ مین
انکے ظلم وستم کی تاب لاؤن اس سے بہتر یہ ہے کہ مین طرف شام کے یہانسے چلا جاؤن
اسواسطے کہ وہ ملک یہانسے چالیس روز کی راہ کے فاصلہ پر ہے یہان کے ظلم وستم
کی باتین میرے کان تک نہ پہونچین گی یہ تجویز کر کے اسکے سامان مین مشغول ہوے
اور تیاری کر کے واسطے رخصت کے تربت رسول پر گئے اور قبر مبارک سے
رو رو کر کہتے تھے کہ اے حضرت آپکے یاران باوفا نے بعد آپکے آپکی آل سے کیا کیا
فدک کو چھین لیا اور خمس کو منع کیا اور جو کوئی آل تمہاری اور علی سے دوستی رکھتا ہے
اوسکو دشمن خدا اوسے کہتے ہین اور مرتد جانتے ہین اور مجھسے نہین ہوسکتا ہے قسم ہے خدا
کی کہ مین آپکی آل سے دشمنی کرون اور نہ مجھسے ظلم وستم خلفاؤن کے اوٹھائے جاوینگے
اسلئے بہتر یہ ہے کہ مین یہان سے طرف ملک شام کے چلا جاؤن اور مین نہین چاہتا تھا
کہ قبر حضرت سے مفارقت ہو بلکہ یہ چاہتا تھا کہ اسی خاک وسرزمین مین میرا بھی پیوند ہو
جاوے مگر ان ظالمون کے ہاتھہ سے مجبور ہو کر جلا وطن اختیار کرتا ہون یہکہکر روضہ
منورہ سے باہر آے جانا سعد عبادہ کا خدمت علی علیہ السلام مین واسطے
وداع ہونے کے یہ ارادہ سفر شام سعد عبادہ حضرت کے روضہ سے
رخصت ہو کر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین واسطے وداع ہونیکے حاضر ہوے

اور اسکو روا نہ رکھنا چاہیے کہ تیری عہد مین ایسا ظلم ہو **پوچھنا ابوبکر کا حضرت خضر سے نام زاہد کا اور حال رحلت کرنیکا اور بیان کرنا اونکا سب ماجرے کو اور نام لینا سید ابرار کا** خلیفہ نے رحم و مہربانی سے کہا
کہ اے پیر مظلوم بیان کر کہ اوس مرد زاہد کا کیا نام تھا تو مین ایک آدمی حق پرست کو بھیجون
تا کہ وہ اوس سے حق دار تون تیرا کا لیوے اور اوسکو سزا دیوے اور مجھکو اجر حاصل
ہووے دوبارہ اوس پیر با احترام نے اور ہی طرح سے کلام کیا اور فرمایا کہ مرد اطہر جسے
اقرار کرتے ہین اب سنو وہ بڑے بھائی میرے رسول خدا تھے اور دختر سیدہ اور حسنین
دونو فرزند اوسکے اور داماد علی ہین اور مین جعفر ہون اور تو حاکم ظالم اور یہ پہلو
نشین تیرا غاصب اغوا کرنے والا ہے اور آل نبی پہ ستم کیا اور فدک کو چھین لیا
اور مرگ و قبر کو بھول گیا از بسکہ ظلم بے پایان کیا اور خود اپنی زبان سے بیان کیا
یہ کہکر نظر سے پوشیدہ ہو گئے اس بات سے سب حیران و پریشان ہو گئے اور
سب نے سر جھکا لئے اور خلیفہ کا تو مارے شرمندگی کے غیر حال ہوا عمر نے اوس پوشیدہ
ہونے مین یہ بات بنائی کہ یہ جن تھا اور واسطے اغواے اہلدین کے آیا تھا اور یہ
بچانا تھا کہ یہ امت گمراہ نہو گی جب عمر سے یہ کلام صادر ہوا تو اوس مرد پیر نے پوشیدہ
نظر سے آواز بلند و زبان فصیح سے یہ چند بیتین پڑھین کہ مضمون اونکا یہ ہی کہ تو نے
بسبب حرص و ہوس کے آنکھین بند کر لین اور ہاتھ دراز کیا طرف اوس کام کے کہ جسکے
لائق تو نہ تھا اور مانند چور کے کہ لباس شاہی پہنے سر پر تاج درست نہین رکھ
سکتا ہی شوکت شاہی کہان اور پینہ دوزی و پشمینہ بافی کہان اور تو اوس جگہ بیٹھا کہ
کہ جو سواے علی کے اور کسیکو زیبا نہین تھا اور مین جعفر ہون اور تو ابلیس [illegible]

اتفاقاً ابن عباس سے ملاے ناگہان اوس صحبت مین چلے آئے اور انکو افسوس
کرتے ہوے دیکھا ظاہر مین تو سب دیکھکر انکو فرحناک اور خندان ہوے مگر اس بات
کی تاکید کی کہ اب کوئی بے اجازت نہ آنے پاوے اور باتین خجالت سے کبھی اچھی اور
کبھی بری کرتے تھے ایک کھڑکی تھی اوس مکان مین مگر وہ کم کھولی جاتی تھی کہ یکایک
سبنے دیکھا کہ وہ کھڑکی کھلی اور ایک مرد ضعیف ہاتھ مین عصا لئے ہوے سامنے آئے اور
سلام علیک کی خلیفہ نے جواب ساتھ تعظیم کے دیا اور عمر نے پوچھا کہ آپ کون ہین اور کہان
تشریف لائے ہین اور کیا مطلب ہی اوس پیر روشن ضمیر نے کہا کہ ورد دل پیر کو سنا اے ورگز
مین اہل نجد سے ہون اور میرا ایک بڑا بھائی تھا اور وہ سب سے جسمین علم و تقوی اور خلق مین
زیادہ تھا اور اوس مملکت کے لوگ سب ہوا خواہ اوسکے تھے اور وہ مثل فرزندون کے
سب پر شفقت کرتا تھا اور اوس سرزمین مین ایک باغ رکھتا تھا اور اوسکو اپنے داماد کے
سپرد کیا تھا سو اب اوسنے اس دنیا سے انتقال کیا ایک لڑکی اور دو چھوٹے لڑکے
اوسی باغ سے معاش رکھتے تھے اور کوئی میراث نہین ہی ظلم سے حاکم اوس شہر نے
اغواے ایک موذی نابکار سے اوس باغ کو غصب کر لیا اور حق و انصاف سے چشم
پوشی کی ہی اور وہ ضعیفہ زہد اور تقوے مین مثل اپنے باپ کے ہی اور وہ لڑکے صغیر بال
دنیا سے قلیل و کثیر اوقات بسر کرنیکو کچھ نہین رکھتے ہین اور ایسا حال اونکا ہی کہ اگر کافر
سنگدل بھی اونکو دیکھے تو رحم سے دل اوسکا موم ہو جائے اور یقین رکھتا ہون
مین کہ کسی اہل دین پر یہ صعوبت اور سختی نہوگی کہ جو اوس عورت و لڑکونپر ہی چنانچہ
ناچار مینے سفر اختیار کیا اور اس ضعیفی مین تم کو اپنے تئین پہونچایا عمر نے یہ بات
جب سنی تو خلیفہ پر خفا ہوا اور کہا کہ اوس سنگدل ظالم سے حق اونکا دلوانا چاہیے

اور فدک کو آل نبی سے لیا خدا و نبی سے اجنبی ہوگیا اور مین بھی اسکا گواہ ہون
کہ باغ فدک کو حکم خدا سے رسول خدا نے خیر النسا کو دیا تھا اور تو نے اوسکو ظلم
وستم سے چھین لیا اس کام سے توبہ کر اور آل نبی پر ظلم نکر اور خدا و نبی سے شرم
کر اور ہول قیامت کا خوف کر اور جان کر اپنے تئین آتش جہنم مین نڈال جب عمر
نے یہ باتین سنین تو سکے لب خشک ہوگئے اور چہرہ زرد ہوگئے اور ابن عباس سے
کہا کہ تم پاس علی کے جاؤ گے تو یہ حال اونسے بیان نکرنا ابن عباس نے کہا کہ
مین فتنہ انگیز نہین ہون پھر خوش آمد سے ان دونون نے کہا کہ آپ قسم کھالیوین
تو ہمکو تسکین ہو اونھون نے قسم کھائی اور ہر ایک قریب صبح کے اپنے اپنے مکان کو
چلے اثنائے راہ مین اتفاقاً شیر خدا سے اور ابن عباس سے ملاقات ہوئی

سنا ہونا امیر عرب کا ابن عباس سے اور بیان فرمانا ماجرائی شب کو

جناب امیر علیہ السلام نے ہنسکر ابن عباس سے کہا کہ رات کو ہاتف نے کیا کہا
ابن عباس نے عرض کیا کہ مین اسبات کو عرض نہین کر سکتا ہون اسوجہ سے کہ
مینے قسم کھائی ہے امیر عرب ہاتھ اونکا پکڑکر ایک گوشہ مین بیٹھے اور رات کی باتون
کو اسطرح سے بیان کیا کہ گویا شریک تھے اور اون بیتون کو پڑھکر سنایا ابن عباس نے
نے تصدیق کی حضرت نے ارشاد کیا کہ خضر ابھی میرے پاس سے گئے ہین
عباس نے قسم کھا کر عرض کیا کہ خضر نے اسطرح سے کہا تھا اس مین کسیطرح کا
فرق نہین ہے مگر اون دونون کو اس حجت آشکارا سے شرم ساری نہ ہوئے

یہانسے داستان دوسری بیان کی جاتی ہے سننا مالک بن نویرہ کا خبر

رحلت خیر البشر اور سانحہ نکو اور تعزیہ رکھنا اور آنا مدینہ منورہ

مین اور بھیر جانا راوی راست گفتار بیان کرتا ہی کہ مخلصان رسول خدا سے جو
لوگ کہ دل وزبان موافق رکھتے تھے ایک لوگون مین سے مالک بن نویرہ نام تھا او
وہ بزرگ قوم اپنے گردہ مین تھا جب یہ خبر انتقال رسول مختار کی سنی تو گریبان چاک کیا
اور آہ فغان کرتا رہا بعد اسکے یہ سنا کہ تہمت مین آنحضرت منسوب ہوا ہی اور بیعت علی سے ہاتھ اوٹھا لیا
ہی ابوبکر سے بیعت کی مالک بن نویرہ نے یہ سنکر تعجب کیا اور سننے سے اس بات کے
رنج اوسکو زیادہ ہوا اور ارادہ کیا کہ مدینہ مین جاکر قبر رسول کی زیارت کرون اور علی
سے ملازمت حاصل کرون یہ تجویز کر کے سامان درست کیا اور وہان سے روانہ
ہو کر مدینہ منورہ مین پہونچا اور مسجد رسول مین آیا تو دیکھا کہ ابوبکر منبر پہ بیٹھا ہی ایک
شخص سے پوچھا کہ یہ کیا دلیری ہی کل رسول خدا نے خم غدیر مین علی کو جانشین اور
امیر کیا تھا اور سب نے اونسے بیعت کی تھی اب کیا سبب ہوا کہ ابوبکر اونکی جگہہ پر بیٹھا اور سبکو
صاحب جماعت ہانکرا اوس شخص نے کہا کہ اگرچہ علی کو رسول خدا نے امام کیا تھا لیکن
بعد رسول امام کے قرعہ ابوبکر کے نام پر نکلا اس سبب سے اسکو جانشین کیا اسبات
کو سنکر مالک نے کہا کہ اے فضول گو ہو شمین آ جسکو کہ خدا و رسول مقرر کرے
پھر کسیکی مجال ہی کہ اوس سے پھر سکے مین تو علی کو امام اور جانشین جانتا ہون
اور سوائے اونکے کسیکو امام نہین جانتا یہ کہکر در سے زیارت روضہ نبی کی ادا کی
اور وہان سے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہو کر رسم تعزیت کو بجا لایا
اور کہا اے ولی اللہ اگرچہ آپ غنی ہین مگر اپنے حق مین آپ اونسے گفتگو کیجیے
اور لیجیے اور دعوے کیجیے اور مین دل و جان سے واسطے جان نثاری کے
حاضر ہون شیر خدا نے اوسکی تعریف کی اور کہا کہ مرد مومن ایسے ہوتے ہین

اور مجھکو رسول خدا نے اوس روز کی خبر دی تھی مگر واسطے صبر کے ارشاد فرمایا تھا
اس سبب سے مین ایسے جنگ نہین کرتا ایک وقت اسکا بھی آویگا تم اگر ہوسکے
تو اسوقت آنا اور شریک ہونا اب دین کو دل مین رکھو اور واسطے دفع ضرر کے
جو منا سب جانو ویسا کرو کہ حفاظت نفس کی واجب ہے اوس مرد صاحب اعتقاد
نے کہا کہ مین آپ پر سے فدا ہون مجھسے ہرگز یہ نہوگا کہ حق سے پھیرون اور
آپکے دشمنون سے ہم کلام ہون یہ کہکر بہت روے اور حضرت سے رخصت ہوکر
اپنے مکان کو چلے گئے یہ سب حال حاسدون نے ابوبکر سے بیان کیا بھیجنا
ابوبکر کا خالد بن ولید کو اونکے گروہ مین واسطے اسکے کہ خفیہ
قتل مالک بن نویرہ کو کرے اس غمسے ابوبکر نے سر جھکا لیا اور فکر
کرنے لگا خیال کیا کہ ایسا نہو کہ گروہ اوسکا ساتھ مالک کے اتفاق کرے اس سے
بہتر یہ ہے کہ مالک ہی کو ہلاک کرنا چاہیئے تاکہ اس قصہ سے نجات ہو لیکن عمر سے
اسبات کو نہین کہہ سکتا تھا اسوجہ سے کہ وہ اوس سے اتفاق رکھتا تھا اور
بے راے اوسکے کچھ بھی نہین کرسکتا تھا ناچار ہوکر عمر سے اسطرح سے یہ کہا
کہ عرب کی کچھہ خبر نہین ہے کس آئین پر ہین اس سبب سے مین چاہتا ہون کہ ایک
سپاہ گران وہان بھیجون تاکہ جو لوگ ثابت قدم ہین اونکو تسلی دین اور جو
منحرف ہون اونکو پائمال کرین عمر نے اس راے کو پسند کیا اور تعریف کی اور
ارادہ خالد کو کہ مالک سے کینہ رکھتا تھا سالار تجویز کیا عمر اس سے آگاہ نہ تھا
اسوجہ سے تعریف کرتا تھا اسنے خالد کو بلا کر سالار کیا اور حکم دیا کہ جو ہمارے
آئین پر ہو اوسکے ساتھ احسان کرنا اور جو برگشتہ ہو اوسکو سزا دینا خالد نے

کہا کہ یہ مجھکو بسر وچشم منظور ہی پہر نشان فوج کا منگوا کر اوسکو دیا خلیفہ نے وقت شب عمر سے پوشیدہ پہر اوسکو بلایا اور کہا کہ اے نامدار جو کچھ کہ مینے کہا ہی یہ سب تمہید تھی تو اوس گروہ پر تہمت مرتد ہونے کی رکھکر سر مالک کا کاٹ لانا اور بعد اسکے اوس قوم پر شمشیر کین نکالنا اور دختران و زنان اسیر کر کے مع مال غنیمت کے لانا اور تو کچھ اندیشہ کسی سے نکرنا پہر طرح سے شریک تیرا ہون اور جو تو یہ کام حسب لخواہ میرے کریگا تو جب تک میری خلافت ہی تجھکو سالار رکھونگا اور امیر رہیگا جب صبح ہوئی تو خالد شل باد صرصر کے وہان سے روانہ ہوکر پہلے طرف ایک دو قوم کے گیا اور اونکو العباد کہین لکہہ لیا اور اعزاز اونکا کیا اور خلیفہ کیطرف سے تسلی دی اور پہر طرف مالک کے راہ لی اور ارادہ اونکے قتل کا کئے ہوے تہا جب مالک اوسکے آنے سے مع فوج آگاہ ہوے تو مع جماعت اپنے کے واسطے استقبال کے باہر آئے جانا خالد بن ولید کا حی مالک بن نویرہ مین اور باہم کلام کرنا خالد کا ساتھ مالک کے اور ارادہ کرنا مالک کا مہمانی خالد کو مالک نے موافق رسم عرب کے سب ساتھ مہمان نوازی کے کھوے اور لطف کلام سے پیش آیا خالد نے بعد سلام علیک کے حال دینداری مین گفتگو شروع کی مالک نے کہا کہ میرا اسلام تجھ پر بخوبی ظاہر ہی اور تجھسے ایسا گمان نہین ہی کہ میرے باب مین تو شبہ کرے جس عہد کو کہ ساتھ نبی کے باندھا ہی اوس زمانہ سے اسوقت تک نہین پھرا ہون تو بعد رحلت ان دین کے مہمان اوترا اور دینداری کو میری دیکھ خالد نے اوسوقت تک کوئی بات برخلاف نہین کی اور نزدیک اونکے گروہ کے اوترا جب وقت نماز کا آیا تو موذن نے دونو طرف سے اذان و اقامت کہی اور دونو طرف

کے آدمیون نے نماز جماعت ادا کی اس حال سے خالد فکر مین پڑا کہ جنکا ایسا
اعتقاد ہو اونکو کسطرح سے الزام دون اور بے وجہہ قتل کرون اسی فکر مین تھا کہ مالک
دوبارہ آئے اور کہا کہ آپ میرے مکانپر قدم رنجہ فرمائے کسواسطے کہ آپ مہمان میرے
ہین خالد نے اوس سے زکوۃ کے بارےمین پوچھا مالک نے جوابدیا کہ عہد رسول مین
یہ مقرر تھا کہ ہر سال وقت ادا ہونے زکوۃ کے ایک شخص رسول خدا کے پاس سے
آیا تھا اور سب مال جمع کر کے حکم رسول سے مساکین ہمارے کو تقسیم کر دیتا تھا نہ غیر ملکو
تجھسے بھی یہی امید ہی خالد اس بات سے دلمین بہت خوش ہوا اور ظاہر مین جوابدیا
کہ عقل سے یہ بات دور ہی کہ اب نہ رسول خدا ہین اور نہ اونکا حکم ہی اب خلیفہ وقت کا
یہ حکم ہی مالک نے کہا کہ تجھسے یہ کلام کہنا بہت بعید ہی نہین جانتا ہی تو کہ روز
قیامت تک یہ حکم نبی کا برقرار رہیگا اور جو سچ پوچھتا ہی تو تو خلیفہ علی ہین اونکے
کہنے سے مجھکو کچھہ عذر نہین ہی اور اونکا قول موافق رسول کے ہی لیکن آج کی
رات تو مہمان میرا ہی قدم رنجہ کر کل صبح کو جو کچھہ ہو گا اوسکی تدبیر کرونگا جب خالد
پر یہ حال ظاہر ہوا کہ وہ ہوا خواہ علی کا ہی تو دلمین ارادہ خونریزی کا کیا لیکن دغا
سے جب مالک نے مہمانی کو کہا تو خالد نے کہا کہ اگر ہم سب تمہارے مکانپر آوینگے
تو تمکو تکلیف ہوگی اور ہمارا ہرج ہو گا اس سے بہتر یہ ہی کہ ہر ایک ہمارے ہمراہیونمین سے
تمہارے ہر ایککے مکانمین مہمان ہو جاوے اور ہر ایک اپنی اپنی صحبت مین بیچ احباب
باآرام خورد و خواب کرے جو کہ مالک اس فریب سے آگاہ نہ تھا اسنے اسباتکو پسند کیا

جانا خالد بن ولید کا معہ سپاہ مہمانی حی مالک بن نویرہ کے
اور قتل کرنا ہر مہمان کا میزبان اپنے کو اسطرف مالک بن نویرہ نے

سر انجام مہمان داری کا کیا اور اوسطرف خالد نے اپنے رفیقوں سی کہا کہ ہمنی سنا ہے کہ مالک مرتد ہوگیا ہے لہذا اسکا قتل ہمپر واجب ہے اور ہمنے یہہ تدبیر کی ہے کہ ہم مین سے کسیکو نقصان نہ پہونچی اور جسوقت کہ بعد کہانی پینے کے صاحب خانہ سو جاوے تو ہر ایک مہمان ہر ایک صاحب خانہ کا سر بقصد ثواب کاٹ لیوے سبہون نے اس بات کو قبول کیا اور مہمانی مین گئے اور بعد کہانے اور پینے کے جیسا کہ خالد نے کہا تہا ویسا ہی کیا صبح ہر ایک مکان کی عورتین گریہ وزاری کرتے تہین اور یہ سب اونکو لوٹ لے تہے ایک محشر بپا تہا جب یہ خبر عمر نے سنی تو نہایت غضبناک پاس خلیفہ کے آیا اور کہا کہ مالک ایسا دیندار تہا اوسکے ساتہہ تو نے ایسی حرکت کی اسکو بجز انکار کے اور کچہہ نہ بن آیا کہا کہ خالد آوے تو اسکا حال معلوم ہو کہ حق دلمین کیا ہی اور دوسرے روز خالد بہی آپہونچا اور عمر کی آزردگی کو سنکر تنہا پاس خلیفہ کے گیا دربان نے روکا ہسنے پانچ دینار سرخ اوسکو دے تب تو وہ ہنسکر کہنے لگا تو کہان تہا اور کب آیا اور کیا مطلب ہی خالد نے کہا کہ تجہسے مین اس بات کا امیدوار ہون کہ جسوقت عمر پاس ابوبکر کے نہو اوسوقت تو مجہکو وہان پہونچا دے مشہور ہی کہ رشوت ملت احمدی مین یہی پہلے جو دیگئی یہ ہی کہ پہر تو راہ رشوت کی کہل گئی اور خالد کو دربان وقت تنہائی کے پاس خلیفہ کے لیگیا اور خالد نے سب ماجرا خلیفہ سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے تیرے حکم سے یہ کام کیا ہی اور عمر مجہسے آزردہ ہی اسکی اصلاح کیجیے خلیفہ نے کہا کہ خاطر جمع رکہہ کل مین مجلس آراہ ہونگا تو مال و غنیمت لیکر آنا مین تجہپر ظاہر مین بہت خفا ہوکر پوچہونگا تو کہنا مالک مرتد ہوگیا تہا اور کچہہ خوف نکرنا دوسرے روز خلیفہ ایوان بارگاہ مین آکر بیٹہا اور عمر بہی اوسکے پاس آکر بیٹہا تہوڑے عرصہ مین

خالد اسیر و غنیمت لیکر حاضر ہو خلیفہ نے ظاہر مین ترش ہو کر کہا
کہ یہ تونے مسلمانونکے سر کاٹے ہین خالد نے کہا کہ اے حاکم شرع کیا مین مسلمان
نہ تھا جو مسلمانونکا نقصان چاہتا ایک چند مرتد و نکا سر البتہ مینے کاٹا ہی عمر نے کہا کہا
نکر کونسی بات تونے انکی مرتدی کی دیکھی کیا نماز نہ پڑھتا تھا خالد نے کہا کہ ذکوۃ دینے
مین عذر کیا اور اجماع امت پر راضی نہوا برملا اوسنے کہا کہ غاصب کی خلافت روا
نہین ہی عمر نے جو یہ بات سنی تو سر جھکا لیا مگر دلین خالد سے کینہ رکھا ابو بکر اس بات سے
بہت خوش ہوا اور خالد کی تعریف کی اور یہ جرم ٹھہرایا کہ اجماع کے منکر تھے وہ لوگ
اس سبب سے مال اور اولاد اونکی اوپر اصحاب کے تقسیم کی جناب امیر علیہ السلام نے جو یہ
بات سنی تو بالک مین نویرہ کے حقمین دعا خیر مانگی اور اس ظلم آشکارا سے نہایت
غمگین ہوے اغواء کرنا عمر کا ابو بکر کو درباب بیعت لینے کے امیر المومنین
سے اور جانا عمر کا ساتھ ایک جماعت کے مکان علی مرتضے ا کے
اور لات مارنا اوپر دروازے کے اور اوسکے صدمہ سے سقاط
حمل جناب سیدہ کا ہونا راوی کہتا ہی کہ جو یہ حال عمر نے دیکھا کہ سعد عباد وطرف
شام کے چلے گئے اور علی مرتضے تنہا اپنی رائے پر مضبوط تھے عمر نے پاس ابو بکر کے
آکر کہا کہ دلیران شیر افگن سب ہمارے ساتھ ہین جس کام کو چاہین وہ اوسپر آمادہ
ہین پھر تو علی سے بیعت کیون نہین لیتا ہی ابو بکر نے کہا کہ ذرا سمجھنا چاہیے اب تلکو
کہ علی بموجب ارشاد رسول مختار کے صبر کر رہے ہین ورنہ اونسے لڑنا کچھ آسان نہین
ہی تم سب لڑائی مین اونسے عہدہ برا نہو گے عمر نے کہا کہ جو تو جانتا ہی کہ پاس قول رسول
کا رکھتے ہین تو جو کچھ کہ ظلم و جفا اونپر ہو گی صبر کرینگے کچھ پاداش اوسکی نکرینگے اور

پھر عمر نے کہا کہ کل مین ساتھ جماعت کے اونکے مکانپر جاونگا اور لکڑیان لیجاونگا اور
اگر دروازہ کھولینگے تو آگ لگا دونگا جب ہم سب چہار طرف سے گھیر لینگے تو ایک
آدمی سے بمقابلہ ہزار کے کیا ہو سکیگا اور ہم تیرے پاس کشان کشان لاوینگے تو
اوسوقت ہنس کر نرمی سے باتین کرنا اور مجھکو شدت کرنے سے منع کرنا ابوبکر نے کہا
کہ اے شفیق اول تو یہ بات اچھی نہین ہی اور اگر یہی ارادہ ہی تو پہلے یون بلانا چاہئے
جب وہ عذر کرین تو اسی جرم پر شدت کرنا چاہئے عمر نے کہا کہ اسکے تو کچھ احتیاج نہین ہی لیکن
یہ بھی کچھ دشوار نہین ہے اگر تیری خوشی یون ہے تو صبح کو بلا بھیجنا اور مین اپنے کاروبار مین
مشغول رہونگا یہ کہکر وہانسے اپنے مکانپر گیا اور راتون رات اسنے یہ بندوبست کیا کہ تمام
سب لوگون کو پیام بھیجا کہ کل صبح کو سب لوگ ہتیار سے آراستہ ہوکر حاضر ہون جب
صبح ہوئی اور خلیفہ اپنے ایوان مین آکر بیٹھے اور لوگ سب مسلح ہوکر حاضر ہوئے پہلے
خلیفہ نے ایک آدمی خدمت مین جناب امیر علیہ السلام کے بھیجا حضرت نے اوس پیام پر یہ
ارشاد کیا کہ مین جمع کرنے مین کتاب اللہ کے مشغول ہون اور کسی سے جنگ و جدل
نہین چاہتا اور تمکو اونکو اختیار ہے جو چاہو سو کرو مجھسے دست بردار ہو عمر نے جو یہ بات
سنتے تو مانند مار سیاہ کے پیچ و تاب کھانے لگا اور خلیفہ سے کہنے لگا کہ وہ ساتھ نرمی کے
نمانینگے تجھکو وہ غاصب جانتے ہین اب تو میرا تماشا دیکھ کہ مین اونکو کسطرح سے کشان
کشان لاتا ہون یہ کہکر اوٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی آگ اور لکڑیان اپنے ہمراہ لیکر
اور مع اپنی جماعت کے روانہ ہوا اور بنی ہاشم کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو سب کے سب
بجوش دل ہتیار لگائے اور جناب امیر علیہ السلام کی طرف چلے لیکن عمر پہلے
دولتخانہ حضرت پر پہونچ گیا تھا دروازہ کو حضرت کے بند پایا

شعر

باستاد و گرد این ندا را علے | گر از بہر بیعت برآ اے علے
دگر نہ در این خانہ آتش زنیم | زما او بچہ آید بجانت کنیم
چو بشنید خیر النسا این ندا | چنین گفت گریان بشیر خدا

غرضکہ جناب سیدہ نے جناب امیر کو روکا اور خود چادر پہنکر ہو کر دروازہ کے پیچھے تشریف لائین اور فرمایا کہ اے عمر خدا سے شرم کر ہم دروازہ بند کیے ہوئے بیٹھے ہین تو کیون ہمکو ستاتا ہی اوسنے کہا کہ یہ عجز و زاری کچھ فایدہ نہ بخشے گی جب تک کہ ابوالحسن بر سر انجمن ابوبکر سے بیعت نکرینگے اور نہین تو مین اس مکان کو آگ لگا دونگا اور دیکھنا کہ مین علے کے ساتھ کیا کرتا ہون جناب سیدہ یہ بات سنکر تاب نلائین اور کہا کہ تو اپنے تئین مرتد کرتا ہی جو خانہ نبوت مین ارادہ آگ لگانیکا کرتا ہی عمر نے جو لفظ مرتد کے سنے تو غضبناک ہوا اور اپنے لات دروازہ پر ماری کہ وہ دروازہ اوکھڑ کر جناب سیدہ پر گرا اور فاطمہ نے ایک آہ کی دردناک ایسی کی کہ دل کرہ بیو لکا چاک ہو گیا اور عرش برین لرزنے لگا اور اسقاط حمل اوسی صدمہ سے ہوا اگر افتان و خیزان اپنے تئین حجرہ تک پہونچایا جب دروازہ گر گیا تو سب لوگ ہمراہی عمر کے بیباکانہ اوس مکانمین کہ جسمین ملائک بے اذن نہ آسکتے تھے یہ سب در آئے داخل ہونا معاندین کا گھر مین فخر عالم دین کے اور پکڑ لیجانا اونکا امیر عرب کو طرف مسجد کے پاس خلیفہ کے جب دروازہ عمر کے پیر کے ضرب سے اوکھڑ گیا تو ایک غلام عمر کا قنفذ نام کہ دشمن جان اولاد خیر الانام تھا تازیانہ لیے ہوئے اندر مکان کے در آیا [illegible] خیر النسا کو

کاندھے پر ایک تازیانہ مارا اور پیچھے اوسکے خالد آیا اوسنے ایک تلوار اولٹی جناب سیدہ کے دوسرے شانہ پر ماری جب جناب فاطمہ نے درد سے ایک آہ کی تو جناب امیر کو تاب نرہی اور اب اپنی جگہ سے اوٹھکر دوڑے اور پاس جناب سیدہ کے پہونچے عمر بھی اون دونوں کی مدد کو آگیا اور شیر خدا سے لپٹ گیا اور علی مرتضے سے کہا کہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو بے عذر بہتر ہیکہ ہمارے ساتھ پاس خلیفہ کے چلے چلو ورنہ ہم آپکو جعفر جیسے بھائی کا واسطہ جیسے لیجاوینگے شیر خدا نے کہا کہ تم جور و جفا سے لئے چلتے ہو یہی حضرت کہہ رہے تھے کہ عمر نے ایک رسی علی مرتضے کی گردن مین ڈالی ایک سرا عمر کے ہاتھ مین اور دوسرا خالد کے ہاتھ مین تھا اس حال سے حضرت کو مکان سے لیکر چلے جب بنی ہاشم کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ تلوارین لے لیکر آپہونچے اور یہ حال دیکھکر دست بقبضہ ہوے اوسوقت جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہرگز تلوار نکھینچنا اور صبر کرو کہ حکم رسول کے خلاف نچاہیے یہ سنکر سب سر جھکا لئے مگر مارے غصہ کے سب کے سب کانپنے لگے لیس وہ مردان رندان خاص شیر خدا کو لیکر چلے اب آگ لگانے مین دروازہ مکان کے دو قول ہین نزدیک اہل تواریخ کے پہلا قول یہ ہیکہ جب باہر مکان کے آئے تو دروازہ مین آگ لگادی یہ قول صحیح ہی دوسرا قول یہ ہیکہ جب دروازہ اوکھڑنے سے اونکا مطلب حاصل ہوگیا اور وہ شیر خدا کو کھینچے ہوے بے خوف روز حشر سے آگے جاتے تھے اور اونکے پیچھے خیر النسا اپنے درد کو بھولی ہوئی اور آہ وزاری کرتی ہوئین اور اونکے ہمراہ حسنین روتے ہوئے اور اونکے پیچھے اور بنی ہاشم کے مرد اور عورتین آہ وزاری کرتی ہوئین اور تمام اہل شہر اس ماجرے سے حیران انگشت بدندان تھے اور کہتے تھے کہ آل نبی پر کیا ہوا ہی اور یہ کیسا ظلم ہوا وہ

حال ضرغام دین سے حیرت زدہ تھے کہ وقت جنگ کے تو وہ دلاوری اور وقت صبر کے
یہ حلم اس حال سے بازار شہر مدینہ مین پہونچے تو اوس مجمع عام مین شیر خدا نے دونون
ہاتھ خیبر کشا اسطرح سے اپنے سینہ پر مارے کہ ہاتھ سے اون دونون کے وہ رسی چھوٹ گئی
اور ایکطرف کو عمر گر پڑا اور دوسری طرف خالد دیوار پر گرا اس صدمہ سے ہوش دونون کے
ایسے اوڑ گئے کہ تصویر دیوار بن گئے اور جو لوگ کہ اونکے ہمراہ تھے وہ دور دور تک بھاگ
گئے اور کہا کہ شیر خدا کو غصہ آیا ہے یہ دیکھکر بنی ہاشم آگے آئے تاکہ اون بدکارونکو مارین
حضرت نے پھر اونکو منع فرمایا اور واسطے صبر کے حکم دیا اور کہا کہ مجکو لڑنا انسے منظور نہین ہے
کہ رسول خدا نے واسطے صبر کے حکم دیا ہے اور مجھ عاجز بیسے علی نے اپنا گلا اس رسی مین پھنسوایا ہے
فقط واسطے دیکھنے خاص و عام کے یہ گوارا کیا ہے اب جسکا جی چاہے وہ سامنے میرے آوے اور اپنے زور
بازو کو دیکھاوے اور سوا خدا وند عالم کے اور کسی سے مدد نہین چاہتا ہون تو دوبارہ وہ لوگ
سامنے آکر از راہ عجز و انکسار کہنے لگے کہ اے قدرت قادر ذو الجلال کسکو طاقت ہے جو آپسے جنگ و جدال
کی ہے اور جسنے کہ حماقت کی ہے اوسنے آپکے ہاتھ سے سزا پائی مگر چند قدم اور قدم رنجہ فرمائیے
کہ ابوبکر سے گفتگو ہو جاوے تاکہ یہ فیصلہ جاتا رہے حضرت اس خیال سے پھر اونکے ہمراہ روانہ ہوئے
تاکہ کوئی جواب مین مجکو عاجز سمجھا نے جب حضرت پاس ابوبکر کے پہونچے تو بنی ہاشم نے
ایک طرف صف باندھی اور تماشائی ایک طرف کو کھڑے ہو گئے اور حضرت کو بیچ
مین لے لیا اوسوقت خلیفہ بھی اپنی جگہ سے اوٹھکر آگے آیا اور عذر خواہی کرنے لگا
تب ضرغام دین نے کہا کہ مجکو کچھ ساتھ تیرے جنگ کرنا منظور نہین ہے اگر کوئی دلیل تیرے
پاس قول خدا و رسول سے ہو تو مجھسے بیعت لے ابوبکر سامنے حضرت کے کھڑا
ہوکر عذر کرنے لگا اور عمر نے ہاتھ ابوبکر کا پکڑکر حضرت کے ہاتھ پر رکھدیا اور غل مچایا کے

لگا کر علی نے بھی بیعت کی اور بعضے اہل عناد یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ جب تک جناب فاطمہ
زندہ رہین تب تک حضرت نے بیعت نہین کی اور بعد وفات جناب سیدہ کے علی مرتضے نے
ویسی بیعت کی اسوجہ سے کہ اُنمین وہ شرف نہین دیکھا اور اسبات پر غور کرنا چاہیے کہ جسکو
خدا نے شرف دیا ہو نہین ہو سکتا کہ وہ کبھی بڑھ جاوے اور کبھی گھٹ جاوے اور جس بات کو کہ آدمی
حق جانتا ہی اوسکو جھوٹھ نہین کہہ سکتا ہی اور خاص و عام مین یہ بھی مشہور ہی کہ بعد رسول
خدا کے علی مرتضے زہد و تقوے وغیرہ مین بے مثال تھے اور خانہ خدا مین پیدا ہوے تھے
اور یہ بھی مشہور ہی کہ جب خلافت پر ابوبکر بیٹھا تو حضرت اوس اجماع مین موجود نہ تھے
اور اوسکے بعد جو اونکو طلب کیا تو اونھون نے بیعت نکی کیونکہ دعوا حقیقت
اپنی کا رکھتے تھے اور خدا نے اونکی شان مین سعیاً مشکورا فرمایا ہی کب اونسے ہو سکتا
کہ ایک وقت دعوے حقیقت کا کرتے اور دوسرے وقت جھوٹھ جا کر اقرار خلافت
اوسکی کا کرتے دلیل لاتا ہون قول مولوی روم سے اوپر قول ان مسلمانونکے

شعر

تو سیہ کی علی را دیدہ — زان سبب غیرے بروگزیدہ

اور گھٹانا رنج دختر مصطفے کا ظلم اعدا سے اور آنا ابوبکر کا واسطے
عذر خواہی کے اور نہ قبول کرنا اون معصومہ کا عذر کو اوسکے
اور رحلت کرنا دنیا سے بموجب حکم خدا کے راوی آل عبا اسطرح
بیان کرتا ہی کہ جب اسطرحکی بیعت علی مرتضے سے لیچکے تو اونکو اونکے حال پہ چھوڑ دیا
لیکن جناب امیر علیہ السلام مرض سیدہ کے علاج مین مشغول تھے یہان تک کہ
وہ حمل ساقط ہوا تو اوس لڑکے کا نام محسن بشیر خدا نے رکھا تھا وہ صبح کو پیدا
ہوے اور شب کو گذر گئے مگر جناب فاطمہ کو اوس درد پہلو سے تسکین نہوئی وہ

دردروز بروز بڑھتا گیا اور انجام یہ ہوا کہ علامات موت کے ظاہر ہوئی جب یہ بات
کی خبر خلیفہ کو پہونچی تو اوسنے عمر سے کہا کہ اب سیدہ اپنے والد بزرگوار کی پاس جاوینگی
اور ہماری شکایت کرینگی اس سے بہتر یہ ہی کہ اب واسطے عیادت کے فاطمہ کے پاس
چلیں اور اپنا قصور معاف کراویں جب یہ دونوں دولت خانہ جناب فاطمہ
سلام اللہ علیہا پر آئے اور جناب فاطمہ کو اسبات کی خبر ہوئی کہ ابوبکر و عمر واسطے عیادت
کے آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں تب جناب سیدہ نے ارشاد فرمایا کہ اجازت
اب کسواسطے چاہتے ہیں کیا اونکو کردار اپنے یاد نہیں ہے یہ وہی مکان ہے کہ
جسکے دروازہ کو اوسنے اپنی لات سے گرایا ہے اور مجھکو اونکی عیادت منظور نہیں ہے
دوبارہ ان دونوں نے پھر بطور عجز و انکسار کے کہلا بھیجا کہ اے پارہ جگر رسول
ہمنے دانستہ آپکو رنج نہیں دیا ہے ہم واسطے عذر خواہی کے آئے ہیں اسپر بھی
جناب سیدہ نے کسیطرح سے عذر اونکا قبول نکیا تب یہ دونو شرمندہ ولاچار ہوکر
خدمت میں شیر خدا کے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ قریب
پردہ کے خدمت خیر النساء میں جاویں اور اونکو رخصت کریں اور عذر کریں
اور وداع کرکے اونکی زیارت کرلیویں علی ولی واسطے اذن کے پاس جناب
سیدہ کے تشریف لائے اور کہا کہ اے سیدہ پیچھے پردہ کے بلاکر مطلب دونوں کا
سن لو اور رخصت کرواوسوقت جناب سیدہ علیہا السلام نے کہا کہ لیس
پردہ آویں اور مطلب اپنا آواز بلند بیان کریں یہ دونوں گئے اور ساتھ نرمی کے
عرض کیا کہ اے بضعۃ الرسول وہ رحمت تھی اوپر عالمین کے اور تم اونکی
صاحبزادی ہو اگر ہمسے کوئی خطا ہوئی ہو تو اوسکو بخش دیجئے کسواسطے

کہ ہم خود اپنی خطا پر نادم ہیں اور ہمارا شکوہ رسول خدا سے نکیجیے گا سیدہ علیہا السلام
نے فرمایا کہ میں تمکو قسم خدا کی اور رسول کی دیتی ہوں تمنے نہیں سنا تھا رسول خدا سے
فرماتے تھے کہ فاطمہ پارہ جگر میری ہے جو کوئی اسکو اذیت دیگا اوسنے مجھکو اذیت
دی اور جسنے مجھکو اذیت دی اوسنے اللہ کو دی اور اوسکے واسطے آتش جہنم
ہے ان سبھوں نے کہا کہ بے شبہہ ایذا دینے والا تمہارا جہنمی ہے اور ایک بار نہیں بلکہ
بارہا ہمنے رسول خدا سے اسبات کو سنا ہے پھر جناب سیدہ نے کہا کہ ہرگز نہ بخشونگی میں
جو ظلم کہ مجھپر ہوے ہیں اور پہلے رسول خدا سے شکوہ تمہارا کرونگی یہ بات حضرت سے
سنکر ابوبکر نے دل سے ایک آہ کھینچی اور کہا کہ واحسرتا اسپر عمر نے خفا ہوکر کہا کہ کیوں
بے فائدہ آہ و زاری کرتا ہے ہمکو ایک عورت کی رضا درکار نہیں ہے اور جناب فاطمہ نے
کہا کہ جو چاہیے گا وہ شکوہ ہمارا رسول خدا سے کیجیے گا یہ کہکر اور ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر
لیگیا اور جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا اوسی درد میں ایک رات اور ایک دن اور بیقرار
رہیں اور جناب امیر علیہ السلام واسطے معاش کے باہر تشریف لیگئے تھے جب پھر کر آئے
تو دیکھا کہ فاطمہ گھر کے کاموں میں مشغول ہیں ایک دیگچہ چولہے پر چڑھا ہے اوسمیں پانی گرم
ہو رہا ہے اور ایک طشت میں کپڑے دھو رہی ہیں اور ایک طرف کھانا پکا ہوا رکھا ہے
یہ دیکھکر جناب امیر علیہ السلام نے پوچھا کہ اس درد اور بیقراری اور ضعف میں ان
کاموں میں مشغول ہونا اسکا کیا باعث ہے سیدہ نے فرمایا کہ رات کو میں نے رسول خدا کو
خواب میں دیکھا تو میں نے اونسے کہا کہ اے بابا اب مجھکو تاب ظلم اوٹھانے کی نہیں ہے
اور میرے تئیں غاصبوں نے اس حال کو پہونچایا ہے حال خستہ اور علی اور حسنین
پر نظر کیجیے یہ بات زبان پر میرے تھی اور دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ رسول

خدا نے رو کر مجھ سے فرمایا کہ اے پارہ جگر میری میرے بعد دشمنوں سے بہت ظلم و ستم اٹھائیگی
تمنے اب اس سے زیادہ تمکو تاب ظلم و ستم اوٹھانے کی نہیں ہے کل شام کو میرے پاس
آکر روزہ افطار کرنا یقین ہے کہ آج کی شب اس دنیا سے سفر کرون میرے بعد
میرے حسن و حسین کی کون خبر لیگا اسواسطے ان کاموں مین مشغول ہوئین تاکہ دونون کے
نہلا دہولا کر کھانا لڑکونکو کھلا دون بعد میرے یہ بیکس ہونگے آپ جیسا انکے حق مین
جانئے گا ویسا کیجیئے گا جب شیر خدا نے یہ سنا تو ایک آہ دل پر درد سے کھینچی اور
رو کر کہا کہ ابھی تک داغ خیر البشر سے فرصت نہیں ہوئی تھی کہ اب تم اپنے جانے کی
خبر دیتی ہو داغ پر داغ دوسرا ہوگا جب سیدہ نے علی مرتضے کا یہ حال دیکھا تو خود
بھی رونے لگین اور کہا اپنے اختیار سے یہ امر باہر ہے اور قضا کا علاج نہیں ہے
سوا صبر کے اب آپ صبر کیجیئے تاکہ مین اپنے کاموں سے فراغت کرلون پھر اپنے
راز سے اظہار کرونگی یہ کہکر دونوں شاہزادون کو بلایا اور بشفقت تمام کھانا
کہلایا اور نہلا کر پوشاک نئی پہنائی وہ وقت عصر کا تھا کہ دونو صاحبزادون کے
کام سے فارغ ہوئین اور جب وقت مغرب کا آیا تو صاحبزادون سے کہا کہ تم روضۂ
جد بزرگوار پر جاؤ اور میری شفا کے واسطے دعا کرو بعد اون دونون صاحب
زادون کے جانے کے شیر خدا کو بلا کر کہا کہ جو کچھ مین کہتی ہون اسکو خوب
بغور سنئے کہ یہ باتین اخیر میری ہین پہلے یہ کہ حکم آپکا مجھپر بعد حکم خدا کے جاری
تھا اور فرمانبردار رہی مینے ایک عمر بسر کی سہو و نسیان انسان سے ہوتا ہے اگر مجھسے
کوئی بات خلاف مرضی آپکی ہوئی ہو تو اوسکو دل سے نکال ڈالئے تاکہ مین اوسکی
شرمندگی روبرو خدا کے نہ لیجاؤن یہ بات جب شیر خدا نے سنی تو بیقرار ہوکر

زار زار رونے لگے اور کہا کہ اے پارہ جگر رسول جان میری تمہیر فدا ہو تم وہ صاحب
شرف ہو کہ مثل اپنا عورا تو میں نہین رکھتے ہو اور تمہاری وجہ سے تو مجھکو فخر
حاصل ہوا اور تم اوسکی بیٹی ہو جسکا مین غلام ہون اور تمہاری صفات ہونا
محال ہین قسم کہتا ہون خداوند ذوالجلال کی کہ تمنے مجھکو کسی باتمین جو بیٹی کے برابر
بھی آزردہ نہین کیا اور نہ میرے کبھی کچھ خلاف کیا جو میری مرضی ہوئی تمنے کیا
مین خود چاہتا ہون کہ اس آخر وقت مین جو کچھ کہ مجھسے خطا ہوئی ہو اوسکو
بخشدو اور تمہیں واسطے میرے دشمنون نے یہ ستم کئے ہین اور تم اب یہان سے
پاس رسول خدا کے جاتی ہو مگر تم اپنے والد بزرگوار سے یہ نکہنا کہ بیٹے واسطے
علی کے یہ ظلم اور ستم اپنے اوپر گوارا کئے ہین یہ کہکر دونون آنکھونسے جناب
امیر کے مینہہ آنسو نکا برسنے لگا اور جناب سیدہ کو بھی ایسی رقت طاری
ہوئی کہ بسبب رونے کے زبان بند ہو گئی بعد تھوڑے رقت کے کہا کہ اے صاحب
بل تے تم وہ ہو کہ اکثر رسول خدا نے فرمایا کہ اگر علی نہوتا تو کوئی تیرا ہمسر نتھا
اور تم وہ ہو کہ کبھی خوابمین بھی مجھکو آزردہ نہین کیا ہے اور بابل ہال میرا درد
رسول خدا کی گواہی دیگا کہ مین علی سے راضی ہون دوسرے حسنین کے
بارے مین عرض کرتی ہون کہ ابھی انکا وقت بے مان کے رہنے کا نتھا مگر مرضی
الٰہی سے کچھ چارہ نہین اور اگر یہ کچھ شوخی کرین تو آپ طرح دیجئے کا کہ بے
مان کے ہین یہ باتین کرکے دونون صاحب ایسے روئے کہ گویا ایک ندی آنسو کی
بہہ گئی اور تیسرے یہ کہ تم جانتے ہو جو کہ ظالمون نے میرے روبرو بہت
کی ہین نہین چاہتے ہون کہ یہ میرے جنازہ کی نماز پڑھین آپ راتون رات

تجھکو دفن کیجیئے گا اور نشان قبر کا نہ بنایئے گا اسواسطے کہ کسیکا گذر کبھی نہو
یہ باتین ہو رہین تھین کہ حسنین روتے ہوئے آئے اور شیر خدانے اونکو
گودمین لیا اور پوچھا کہ کیون روتے ہو اون دونون صاحبزادون نے
عرض کیا کہ ہم مرقد رسول پر واسطے شفا کے دعا کے گئی تھے کہ ہمارے کانمین
آواز آئی کہ آج سیدہ میرے پاس آئے گی اسواسطے سب ارواح پیغمبران کی پیشوائی
کو آئے ہین تم اپنے تیئن ماں تک جلد پہونچاؤ کہ دم واپسین اونکا ہی اسبات کو سنکر
ہم بیتاب ہوگئے اب آپ ہماری ماں پاس ہمکو لے چلیئے کہ ہم اونکو اپنی آنکھ سے
زندہ دیکھ لیوین شیر خدا یہ سنکر روتے ہوئے اون صاحبزادون کو سرہانے
لے گئے پس دونو صاحبزادون نے جب اپنی مانکو زندہ پایا تو اپنے تیئن زمین پر گرادیا
اور آنکھین تلووں سے ملنے لگے اور جناب فاطمہ نے آنکھین کھولکر دیکھا اور
شفقت سے پاس بلایا اور سر و چشم کے بوسے لینے لگین اور پھر ہاتھ دونو صاحبزادون کا
جناب امیر علیہ السلام کے ہاتھ مین دیا اور آپ طرف اوس عالم کے رحلت کیا شیر خدا نے جو یہ حال دیکھا راضی اوپر
رضائے الہی کے ہوئے اور اپنے اہل و عیال کو واسطے صبر کے ارشاد فرمایا اور
آپ سامان کفن و دفن مین مشغول ہوئے اب راوی برملا کہتا ہی کہ جنہون نے
یہ ظلم کئے ہین وہ پیش خدا اور رسول زرد رو رہین گے اور مشرک سے زیادہ اونپر
لعنت ہوگی دنیا مین تو لعنت ہے اونکو مفر نہ ملے گی اور عقبے مین سقر ہے اور
اگر یہ اجماع اور پردستی علی سے بے نزاع ہوتا تو موافق حدیث کے خداوند
عالم دو ذبح کو نہ پیدا کرتا حاصل کلام شیر خدا نے جناب سیدہ کو شب کو دفن کیا
اور قبر اوس معصومہ کی چھپا دیا لیکن تا زندگی اسکے درد و غم مین مبتلا رہے

[illegible] کرنا خالد کا معہ سپاہ طرف سے شاہ دین پناہ کے اور ظاہر
کرنا ارادہ جنگ کو اور اپنے کردار کی سزا کو پہونچنا راوی معتبر اسطرح سے
روایت کرتا ہی کہ جناب امیر ایکروز حسب دستور ایک باغ میں آب کشی کر رہے تھے
اور خالد حکم خلیفہ سے معہ سپاہ واسطے جنگ ایک قوم کے جاتا تھا زرہ پہنے ہوے
اور خود رکھے ہوے اور تلوار کاندھے پر اور ایک جانب کو گرز اپنے گھوڑے پر سوار
غرور سے گھوڑا کوداتا ہوا اور ترتیب سے فوج کو آراستہ کیے ہوے آگے آگے
آپ اوسطرف سے نکلا کہ جس کھیت پر حضرت پانی پھیر رہے تھے حضرت کو دیکھکر ہنسا
اور کہا کہ تجھکو معلوم ہے اسکی فکر رہتی تھی کہ میں علی کو اسطرح سے پاؤں اگر سو جان رکھتے
ہوگے تم تو ایک کو بھی نہیں باقی چھوڑتے وہ لگا شاہ اولیا نے فرمایا کہ اے عدوے
دین خدا میں موجود ہوں کہو تو میں تمہارے پاس ہوں کہ تیرے تمنا بر آوے
یہ کہکر اوسکے گھوڑے کے آگے آکر راہ روک کر کھڑے ہوے خالد نے سمند اپنے
کو کودا کر چاہا کہ گرز حضرت پر لگاوے شیر خدا نے خالی دیکر گرز اوسکا پکڑ کر ایسا
جھٹکا دیا کہ خالد گھوڑے سے اوپر اوسکے گرا سپر کاندھے سے اور خود سر سے
جدا ہوگیا شیر خدا نے اوسی وقت ہاتھ کو اوسکے فشار دیا کہ جوڑے اونگلیاں
اوسکی شمع سی ہوگئیں اور گرز ہاتھ سے چھوٹ گیا اور سپاہی اوسکی سب حیران و پریشان
ہوکر دیکھتے تھے کہ حضرت نے گرز اوسکا اوسکی گردن میں ڈالکر ایسا پیچ دیا کہ وہ
گرز مثل طوق کے ہوگیا اور فرمایا کہ یہ یادگار میری بھی لیتا جا جس سے ملاقات کریگا
ہمیشہ یہی ذکر کریگا [illegible] کہ آپ آبکشی میں مشغول ہوے اور خالد ویسا ہی
پاس خلیفہ کے چلا اور پٹکے طوق سے سر جھکائے ہوے چلنا دشوار

تھا اور سپاہ پیچھے اوسکے ہنستے ہوئی اور جب شہر مین ساتھہ خواری کی پہونچا تو لوگ
پیچھے اوسکے تماشا دیکھتے ہوے چلے جاتے تھے یہان تک کہ پاس خلیفہ کے اس ذلت
و خواری سے پہونچا خلیفہ نے جو یہ حال دیکھا تو افسوس بھی کیا اور خوب ہنسا اور
سبب پوچھا بھونچے کہا کہ اسنے اپنے ہاتھہ سے اپنے سر کا یہ حال کیا کس وجہ سے کہ
شیر خدا پر غرور سے طعنہ کیا اونھون نے اسکا یہ حال بنا کر رہا کر دیا خلیفہ اسکی تدبیر
نجات کی سوچنے لگا ایک نے کہا کہ قیس ابن سعد جو پہلوان ہے اوس سے زیادہ کوئی
پہلوان نہین ہے شاید اس گرہ کو وہ کھولدے خلیفہ نے آدمی بھیجکر اوسکو
بلوایا جب وہ پہلوان سامنے آیا اور خالد پر نظر کی تو ہنسا اور تھوڑی دیر خالد
سے دلگی کی اور بعد اسکے دونون ہاتھہ سے سر گرز کا پکڑ کر ایسا زور کیا کہ
ہر بن مو سے خون ٹپکنے لگا لیکن ایک سر مو وہ لوہا گردن سے جدا نہوا جب اوسکا
زور بھی حکم خدا سے کارگر نہوا تو ابو بکر بھی مضطرب ہوا اور کہا کہ آہنگرون کو لاؤ
تاکہ سوہن سے اسکو ریت کر جدا کرین ابن گر حسب طلب آے اور ایک ایک
کے ہاتھہ مین دو دو سوہن تھے از بس کہ سوہن زور سے پھیرتے تھے مگر دندانے
اونکے گھس جاتے تھے طوق کو اثر بھی نہوتا تھا اوس وقت خلیفہ نے عاجز ہوکر
کہا کہ یہ کام تمہارا ہی جس طرح سے ہوسکے اسکو گردن سے جدا کرو آہنگرون نے
کہا کہ تمنے دیکھا کہ لوہا سوہن کا گھس گیا اور یہی تدبیر اسکی تھی خلیفہ نے جب
آہنگرون سے بہت اصرار کیا تو اونھون نے کہا کہ دوسری تدبیر یہ ہے کہ لوہا گرم کیا
جاوے جب وہ نرم ہو تو کھلے یہ سنکر ابو بکر حیران ہوا اور تین شبانہ روز اوسپر
اسی سختی گذرے اور خواب و خور حرام ہوا اور ہر ایک سے یہ تدبیر پوچھتا تھا

اسمین ایک شخص نے اوس سے کہا کہ تو جانتا ہی کہ کس شخص نے اسکی گردن مین طوق ڈالا ہی اگر اسکی زندگی چاہتا ہی تو انھین سے جا کر اسکے واسطے التجا کر خلیفہ ناچار سر جھکائے ہوئے پاس حضرت کے گیا اور عرض کیا کہ اے ابو الحسن خالد اپنی سزا کو پہونچا لیکن مین آپسے عذر خواہی کو آیا ہون اسید رکھتا ہون کہ آپ عفو تقصیر فرماے امیر عرب نے فرمایا کہ اوسکو مسجد مین طلب کر مین بھی مسجد مین آتا ہون جب یہ خبر شہر مدینہ مین پہونچی کہ غضنفر واسطے عفو تقصیر کے مسجد مین آوینگے تمام اہل شہر واسطے تماشے کے مسجد مین حاضر ہوے جب شیر خدا مسجد مین تشریف لائے اور خالد کو دیکھکر کہا کہ گردن کشی کی سزا یہ ہوتی ہی اور وہ سامنے سر جھکائے حضرت کے آکر بیٹھا اور حضرت نے اوس طوق آہنی کے جو ہاتھ رکھا تو طوق آہن مثل خمیر ہو گیا اور حضرت نے اوسکو گردن سے جدا کیا مگر خالد نے شرمندگی سے سر نہ اوٹھایا اور پھر تا زندگی اظہار بہادری نہین کیا **وفات ابوبکر کی دار غرور سے**

راوی اس روایت کو اسطرح سے بیان کرتا ہی کہ بعد رسول خدا کے دو برس اور تین مہینے ابوبکر حاکم رہا اب روایت وفات اوسکے کی بیان ہوتی ہی کہ یہ اسطرح سے حکم رانی کرتا تھا یکایک گردش فلکی سے بیمار ہوا اسسے ہوش اور بدنسے طاقت جاتی رہی ہر قسم کی طبیب تلاش ہوتے تھے لیکن کچھہ تسکین نہوتی تھی اب راوی راست بیان اسطرح سے روایت کرتا ہی کہ جب بیماری کی شدت زیادہ ہوئی تو بے ہوشی سے جب ابوبکر ہوش مین آتا تھا تو کہتا تھا کہ اس دنیا سے بیحد درد مین کاش کہ یہ چند کام مین نکرتا لشکر اسامہ سے جدا نہوتا اور بجاے رسول خدا کے مسند رسول ﷺ اور فدک کو فاطمہ سے نچھینتا اور اپنے بہن کو اشعث کو نہ دیتا کہ وہ مرتد ہو گیا

اور جلانا اوسکا یعنے فجاوہ کو کہ وہ بیعت سے میری انکار رکھتا اور سر الٹ بیگناہ
کا کٹوایا انھین باتونکو یاد کرکے اپنے اوپر ملامت کرتا تھا اور افسوس کرتا تھا جب
حال اسکا یہانتک پہونچا کہ یارونکو اسکی زندگی سے یاس ہوئی تو عمر اسکے پاس
آیا ظاہر مین گریان مگر دلمین شادان اور اس سے کہا کہ مینے کیا تحقیق کی ہین
تیرے کام مین تھا اور تجھکو بجاے نبی کے نبی کی جگہ پہ بیٹھایا ہی اور اصحاب دین کو واسطے
بیعت تیری کے گھیر کر لایا اور تیری محبت مین در فاطمہ کو جلایا اور کس کوشش شدید سے
بیعت علی سے لی رات دن تیرا نگہبان رہا اور اب بھی تیرے علاج سے ایک
لحظہ غافل نہین ہون اسوجہ سے امید رکھتا ہون کہ اپنی لطف ومہربانی سے مجھکو
ولی عہد کردے اور انصار مین سربلند کرکہ احسان کے عوض احسان ہی ابوبکر نے
کہا کہ اسے مہربان جو تو کہتا ہی ایسا ہی کرونگا لیکن مین بھی ایک مطلب
تجھسے رکھتا ہون اوسکو تو بھی بر لا کہ حجرہ مین نبی کے مجھکو بائش باد فن کرنا
عمر نے اس بات کو قبول کیا پھر ابوبکر نے عثمان کو طلب کیا کہ وہ اوسکا محرر تھا
اور کہا کہ دوات وقلم لاؤ اور ایک عہدنامہ واسطے ان دلیرونکے لکھو کہ اپنی
خلیفہ مقرر کرجاؤن یہ کہکر بیہوش ہوگیا اوسنے موافق کہنے اسکے کے عہدنامہ
لکھکر نام عمر کا لکھدیا جب یہ پھر ہوش مین آیا تو عثمان سے کہا جو کچھ لکھا ہی اوسکو پڑھو
اوسنے اوس تحریر مین نام عمر کا پڑھا خلیفہ نے کہا مینے تو نام عمر کا نہین لیا
تھا تونے کسواسطے لکھا اوسنے کہا مین اپکی طینت سے آگاہ تھا
اسوجہ سے مینے لکھدیا پھر اسنے کہا کہ یہ بھی لکھ کہ مینے تم لوگون پر امیر کیا اسکو
بھلاے اپنے اور نبی کے عمر کو کیا چاہیے کہ اسکو قہر وغضب مین نہ لانا لیکر

کرکے دیدیا عمر نے اس سجل کو خوش ہوکر لے لیا تو اب یہان پر جائے غور ہے کہ داد
و ظلم مانگنے پر نبی کے جو کچھ کہ ان لوگون نے کہا تھا وہ سب پر ظاہر ہے جیسا ابوبکر کا
حال کہ بتر ہوا تو اوسکے لکھا ہو ئین اور ادرجتین معلوم ہونے لگین اور انسے رسول
خدا کو دیکھا کہ غضبناک ہین اور طعنہ فرماتے ہین بس جو دیکھا تو خوف سے کانپنے
لگا اور رولین پشیمان ہوا کہ عمر کو کیون مینے سجل لکھدی اسبات پر کف افسوس
ملتا تھا پھر اسنے اپنے بیٹے محمد سے بلا کر کہا کہ تو علی کے پاس جا اور عرض کر کہ مجھسے
نہایت برائی آپکی حقمین ہوئی اب مین اپنے کردار سے پشیمان ہون آپ میرے
گناہون کو بخش دیجیے محمد پاس علی کے گیا اور سب حال اپنے باپ کا کہا وصی
رسول نے فرمایا کہ یہ بھی مجھکو قبول ہے مگر اس شرط سے کہ وہ بر سر انجمن پکار کر کہے
کہ مینے حق غصب کیا تھا اور اب حق حقدار کو دیتا ہون اور وہ امام برحق ہے
بیٹا اسکا پھر آیا اور سب حال اپنے باپ سے کہا ابوبکر نے کہا کہ جا بلا لا اور کہنا
کہ جو آپ فرمائینگے مین سامنے آپکے سب سے کہدونگا عمر نے جو یہ حال سنا تو جلد
باز رکے آیا ابوبکر نے جو عمر کو دیکھا تو کہا اے عمر کیا کہون کہ جو کچھ مجھے اسوقت
دکھائی دیتا ہے اور تھوڑا سا حال اس سے بیان کیا عمر نے یہ سنکر کہا کہ او بیہودہ
ہذیان نہ بک اور بڑھکر گلے کو اوسکے خوب زور سے دبایا کہ جان اوسکی پرواز
کر گئی اور بیٹا اسکا جو جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا تھا تو اوسنے حضرت
سے عرض کی کہ آپ قدم رنجہ کیجئے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی منزلگاہ پر پہونچ
گیا اب میرے جانے سے کیا فائدہ ہے یہ سنکر بیٹا اوسکا وہانسے دوڑا ہوا اپنے
باپ کے پاس آیا دیکھا کہ وہ سفر کر گیا ہے اور عمر اوسکی جگہ پر بیٹھا ہوا فکر میں ہے

کی گریبان چاک ہوا اور عمر نے عایشہ کے پاس پیام بھیجا کہ اس مقام نازنین سے وصیت
کی تھی کہ حضرت کی قبر کے پاس میری بھی قبر ہو عایشہ نے یہ سنکر کہا کہ اس زمین
صاحب اختیار ہون اور بایں ہمہ بھی اسکا مالک کون ہے [illegible] کو کچھ پاس
رسول خدا کا نکیا اور اوس [illegible] سے [illegible]
اور خوشی کی دنیا ایسی [illegible] اوس [illegible] بیان [illegible]

عمر تجہیز و تکفین سے فراغت حاصل کر چکا تو گروہ مسلمین عثمان کا [illegible]
بابت کیا اس سبب نے بیعت کی کسی نے غرض سے اور کسی نے یقین سے اسکے بعد
منبر رسول خدا پر اول زینہ پر جا کر ادب سے کھڑے ہو کر ایک خطبہ پڑھا بعد
اسکے یہ مطلب بیان کیا کہ اے گروہ مسلمین میں تم مین اسطرح سے زندگی بسر
کرونگا کہ مجھمین اور تم مین کچھ فرق نہوگا اور ہر ایک کی خواہش بر لاونگا اور
بدخواہ سے ایسی نرمی کرونگا کہ آخر وہ دوست ہو جاویگا جب سب لوگون نے
یہ وعدہ اوس سے سنے تو زبان واسطے دعا کے کھولی اور وہ مسند خلافت پر
بیٹھے مگر دل مین یہ خیال تھا کہ کسیطرح سے بیعت علی سے لینا چاہیے ایک روز
اسنے حضرت کو بلایا اور اپنی جگہ پر بٹھایا اور کہا کہ اے ابو الحسن مین تمسے
امیدوار ہون کہ مجھسے بیعت کرو اور [illegible] انکا حضرت نے مہربانی
سے فرمایا کہ انکار میرا کچھ خود سری سے نہین ہے بلکہ حکم خدا منظور نظر ہے اور
خلاف حکم خدا و رسول کے مین نکرونگا مگر تجھکو اپنے کامون کا اختیار ہے مین
منع نہین کرتا ہون اور تیرے پاس آمد و رفت کبھی صبح و شام رکھونگا اور
احکام دین مین جو خلاف دیکھونگا تو اوس سے آگاہ بھی کرونگا اور اسکے

سوا اور کچھ تیرا مطلب مجھسے بیعت لینے کا حاصل نہوگا عمر نے جو دیکھا کہ ابوتراب
اسطرح سے انکار فرماتے ہیں بیعت سے پرخاش کرنا کیا ضرور ہے مطلب بطرح سے
حاصل ہے اسبات سے اپنے خوشی کی گویا بیعت پر دلالت کرتے تھے اور ساتھ اطمینان

کے اپنے اور کاروبار میں مشغول ہوا اندیشہ کرتا تھا کہ خلافت عمر سے اور جانا
طرف شام کے اور شہید کرنا سعد عبادہ کو بے حکم خالد نے جب دیکھا

کہ خلیفہ عمر ہوا تو اوس سے ڈر کر راہ چارہ سوچ کر مدینے سے باہر گیا اور دل میں یہ تجویز کرتا تھا
کہ کونسا ایسا کام کروں کہ جو کینہ عمر کے دل سے دفع ہو آخر کار یہ سوچا کہ سعد عبادہ سے
عمر ناراض ہے اس سبب سے کہ اوسنے بیعت نہیں کی ہے اگر اوسکا سر لاونگا تو کینہ
میری طرف سے جو عمر کے دل میں ہے وہ جاتا رہیگا یہ سوچ کر طرف ملک شام کے گیا اور حال
سعد بن عبادہ کا دریافت کیا لوگوں نے کہا کہ وہ باغ رکھتے ہیں اور بعد نماز صبح کے وہ اوس
باغ میں تنہا سیر کیا کرتے ہیں یہ اوسی باغ میں جا کر ایک جگہ جہاں گنجان درخت تھے
اوس میں چھپ رہا جب صبح ہوئی تو سعد موافق معمول اپنے کے اوس باغ میں آئے
اور سیر کرنے لگے اور تسبیح پڑھتے تھے کہ خالد نے کمین گاہ سے ایک تیر مارا تو سعد عبادہ
اوسکے زخم کاری سے فوراً خاک پر گر پڑے اور خالد دیوار پھاند کر باغ سے بھاگا
اور طرف یثرب کے روانہ ہوا اور بعد چند روز کے عمر کے پاس پہونچا عمر نے اوسکو
دیکھکر مونھ پھیر لیا خالد آگے بڑھا اور کہا کہ اے صاحب کرم وہ خوشی ابوبکر
کی تھی اور تیری خوشی کے واسطے سعد عبادہ کو میں نے قتل کیا عمر یہ بات سنکر اس سے
بہت خوش ہوا اور لقب اوسکا سیف اللہ کیا اور مشہور کیا کہ رسول خدا نے جنگ
موتہ میں یہ خطاب دیا تھا خالد اسی بات سے بہت خوش ہوا اور اسکا یہی نام ہوا

چھوڑ دینا عمر کا مکان اور قبیلہ مالک کو کہ جو لوگ کہ بنی تصرف میں گیا تھا
اور حکم دینا خلاف حکم ابوبکر کے اظہار کرنے دین کو روایت کرتے ہیں

مسلمین کہ جب خلافت پر عمر فرمان روا ہوا تو اوسکی رائی میں یہ آیا کہ قبیلہ مالک کا اور خود مالک مرتد نہ تھا ابوبکر نے عداوت سے مسلمین پر تقسیم کیا نہ موافق شرع نبیؐ کے ہوا یہ ظلم ظاہری ہے اسیران اوس قوم کو ہاتھ سے مالکونکے لیکر آزاد کرنا چاہیئے بلے شبہ وہ مسلمان ہیں اون پر یہ ظلم روا نہیں ہے اسکے حکم سے ایک جماعت کثیر صغیر و کبیر کے مکان پر گئی اور جہاں جہاں اونسے نشان پاتے تھے باہر لاتے تھے راوی ہوشمند بیان کرتا ہے کہ اکثر عورتیں اون میں سے حاملہ تھیں اس حکم سے اون لوگوں پر ظاہر ہوا کہ یہ فعل آج تک ہمسے حرام ہوا کیا اس فعل سے اونکو ندامت حاصل ہوئی اور تعجب اسبات پر آتا ہے کہ ان دونو خلیفہ نے ایک دوسرے کے خلاف حکم دیا اول نے نسبت مرتد ہونے کی کر کے مثل بندے کفار کے تقسیم کر دیا اور دوسرے نے اوسکو جھوٹا جانکر پھر اوس قبیلہ کے اسلام کو ثابت کر دیا اب معلوم نہیں ہوتا کہ حق کسنے کیا اور باطل کسنے کیا طرفہ جواب یہ ہے کہ دونو نے حق کیا اور حق ہونا دونو فعل کا آپسمیں ضد رکھتا ہے کسواسطے کہ حق اور باطل میں تمیز نہو گی جواب اسکا تہمت رافضیوں کی دیتے ہیں اور یہ بھی خاص و عام میں مشہور ہے کہ ایک روز اوس صاحب انتظام نے برملا سامنے اہل اسلام کے کہا کہ ابوبکر لائق اس کام کے نہ تھا یکایک بیعت واسطے اوسکے ہو گئی اگر کوئی دوسرا اسطرح کی کوشش کرے تو قتل اوسکا روا ہے افسوس ہے کہ اوسسے کسینے نہ پوچھا کہ خلافت اوسکو

تیری کوشش سے ہوئی ہے اور مسند خلافت کی اوس سے قرار پائی ہے

شعر بگوای عمر از چہ حجت روا ٭ بود قتل اور اخلافت ترا ٭ مضبوط ہونا خلافت

عمر کا اور بدل دینا بعضے احکام دین کو راوی کہتا ہے کہ جب عمر خلافت پر

مستقل ہوا تو یہ فکر کرتا تھا کہ ایسی باتین کردن تاکہ میرے بعد بھی میرا نشان باقی رہے

اور ضرور ہے کہ خلقت اختیار میرے کو جانے اس قصد سے احکام دین پر غور کرتا تھا

بعد فکر بسیار کے چند باتین انتخاب کین اور ایک روز بعد خطبہ کے بالائے منبر جاکر

باعلان بیان کیا کہ رسول خدا نے تین چیزونکو حلال و مباح کیا تھا کہ حلال ہونے مین

اونکے کچھ شک نہین اور اون مین سے پہلے حج تمتع ہے اور دوسرے عقد متعہ

تیسرے حی علی خیر العمل اور مین نے آج انکو حرام کیا اب اگر بعد اسکے جو کوئی

خاص و عام سے مرتکب ہوگا تو وہ سزا پاویگا یہ کہکر منبر سے اوترا بعد اسکے جب

ماہ صیام آیا تو خلاف آئین رسول خدا کے نماز سنتے کو ساتھ جماعت کے پڑھایا

اور کہا کہ یہ سنت شہر خاص خدا کی ہے ساتھ جماعت کے مسجد مین پڑھنا

پڑھنا چاہئے کہ رونق ہو نہین جانتا ہون مین کہ خدا اور رسول سے اسمین کیون

غفلت ہوئی ہین اسکے تئین اب ظاہر کرتا ہون اور اوپر خدا کے منت رکھتا

کرتا ہون پھر اس حکم کو اوپر خاص و عام کے جاری کیا اور تراویح نام رکھا کہ اب تک

وہ جاری ہے اگر کوئی اسباب مین گفتگو کرے تو رافضی واجب القتل ہوا اور

جو کوئی مشکل ان پر پڑتی تھے تو اوسوقت علی یاد آتی تھے کہ اسکا بیان کرے

لکھا جاوے گا نامہ لکھنا عمر کا قیصر روم کو دعوت کرنے طرف

اسلام کے اور جواب لکھنا قیصر روم کا اور چاہنا معجزات

انبیائے سلف کو راوی کہتا ہی کہ جب فاروق کے کام نے رونق پکڑی تو ایک خط
طالب اسلام مین اسطرح قیصر روم کو لکھا کہ بعد سلام کے واضح ہو تو اپنے لشکر پر غرہ نکر
اور محمد خاتم انبیا مین کہ انجیل و زبور اونکے گواہ ہین اور اونہون نے اس
جہان سے کوچ کیا اب مین اونکے مقام پر جانشین ہون اور دین رسول ہمارا کا
ناسخ سب دینون کا ہے اور اسطرح سے حکم خدا و رسول ہی کہ جہان یہود و نصارا
ہون اونکو اسلام مین لاوین اگر یقین سے قبول کریگا تو دونو جہان کی نیک بختی
پاویگا اور ہمارے نزدیک محترم ہوگا اور مثل بھائیون کے گنا جاویگا اور اگر سر پھیریگا
تو ایسی کوشش کرونگا کہ یا تو دین مین لاؤنگا یا سر زمین پر گراؤنگا تینے
شرط پیام کو ادا کیا اب جو تیرا ارادہ ہو اوس طرح سے جب یہ نامہ قیصر روم کو پہونچا
اور وہ مضمون سے آگاہ ہوا تو منشی کو حکم دیا کہ جواب نامہ کا لکھ کہ نامہ تمہارا پہونچا اور
مدعا معلوم ہوا جس خاتم انبیا کی کہ حضرت عیسیٰ نے خبر دی ہی اوسکا مرتبہ نزدیک
خدا کے بہت بڑا ہی جیسا کہ تم اوسکے دین کو طلب کرنیکو واجب جانتے ہو
مجھکو بھی یہ فرض ہی کہ پہلے مین تمہارا امتحان لون بعد اوسکے پھر دین اختیار کرونگا
اب چار آدمی واسطے امتحان کے تمہارے پاس بھیجتا ہون ایک عالم دین
خلیل اور دوسرا عالم ملت موسائی کا تیسرا ملت داؤد کا اور چوتھا نصارا کا
ہر ایک کو اونکی کتاب سے جو یاد ہی اور حقیقت دین اپنے کو ثابت کر تو دل و
جان سے ایمان لاونگا مین اور اگر یہ کام تجھسے سر انجام نہ پاویگا
تو سراسر تو دروغ گو ہی مجھے بھی کسی بات کی آرزو نہ کرنا جب جواب
[illegible] کے آیا تو اوسنے اہل دین کو حکم دیا کہ سب اہل دین آراستہ [illegible]

اور ہتھیار لگا کر محفل میں حاضر ہوئے پھر جب حاکم شہر مدینہ کی مجلس آراستہ شد
فرستادۂ روم را خواستند ایلچی نے آکر سلام کیا اور نامہ شہریار کو پیش کیا
منشی نے اوس نامہ کو کھولا اور مضمون کو پڑھا نامہ کا مضمون سنکر عمر کا چہرہ زرد ہو گیا
اور پھر دن کے سوال کو سنکر خشونت سے کہنے لگا کہ اس بادشاہ بے ادب کو
کب پہنچتا ہے کہ ساتھ میرے اس طرح کی باتیں لکھے اور اس نے دین رسول کو
منکر اپنی کتاب سے دلیل چاہے اور بیوقوفی سے معجزات انبیا سلف
مجھسے طلب کرتا ہے اپنی زندگانی سے سیر ہے کہ ان باتوں پر دلیر ہوا اور پھر
منہ طرف یاروں کے کرکے کہا کہ اے دلیران فولاد بازو جنگ کا سامان
بیدرنگ کرو کہ میں خود میدان میں جاؤنگا اور جواب اوسکو دیدونگا
ایلچی نے ہنسکر کہا کہ اے پیشوا غصہ اور یہ باتیں سوال کا جواب نہیں ہے
نہیں جانتا ہے تو کہہ دے کہ نبی ساتھ اعجاز کے ممتاز ہوتا ہے اور نہ وہ فقط
سپاہ و لشکر بادشاہان جہان کو زیبا ہے اور وصی نبی کو حلم اور علم اور
اعجاز پر تکیہ ہوتا ہے اگر چاہے تو کوہ پانی ہو جاوے اور آگ پھول ہو جاوے
اور ہمنے تو آرزوی جدال نہیں کی کس واسطے تمہارا جدال ہوا اور جس بات کا
تمنے دعوے کیا ہے اوسکی دلیل ہم تمسے طلب کرتے ہیں نہ ہم بت پرست ہیں
بلکہ اہل کتاب اور یزدان پرست ہیں اگر تو اپنے دین میں طلب کرتا ہے تو تجھکو
امتحان لینا ضرور چاہیئے تاکہ سچ و جھوٹھ تمہارا معلوم ہو اور تجھپر بھی واجب ہے
کہ حقیقت اپنی آشکارا کر اور اثبات کو تمام صحبت سے پوچھ کہ میں حق
کہتا ہوں یا نہیں سبھوں نے کہا کہ یہ مرد رومی اچھی بات کہتا ہے

جواب سے بحث تمام کرنا چاہئے عمر نے جو یاروں سے بھی یہ بات سنے تو کچھ چارا نہ بن پڑا مجبور ہے جواب دیا کہ کل اسکا جواب دوں گا ایلچی یہ سنکر اپنے مقام پر گیا اور عمر نے دلیران دین سے کہا کہ تمکو کیا ہوا تھا جو تمنے اوسکے قول کی تصدیق کی تم میرا حال خوب جانتے ہو کہ بارہ برس مین مینے ایک سورۂ بقر کو سیکہا ہے کہان مین اور کہان زبان عبرانی و سریانی اور کہان توریت و انجیل اب ایسی فکر کرو کہ کل اسکا جواب کیونکر دیا جاوے یاروں نے کہا کہ عاجز نہو اور جواب دشمن سے التجا پاس علی کے لیجا کہ یہ مشکل حل ہوجاتی ہے عمر یہ بات سنکر چپ ہو گیا اور سر جھکا لیا ایک نے کہا کہ تامل کیا ہے عمر نے کہا کہ اگرچہ ہمیشہ مشکلین علی سے حل ہوتی ہین لیکن روبرو ان آدمیوں کے کیونکر علی سے ملتجی ہوں مین کہ خلیفہ مین کہلاتا ہون بعض نے کہا کہ غافل اس کام سے نہو کہ یہ کام بہت مشکل ہے علی سے بھی حل ہو تو غنیمت ہے جب وہ صبح کو آوین گے تو تو کہنا کہ ایک شخص میرے تابعین مین سے ہے وہ اسکا جواب دیوے گا اگر وہ عاجز آوے گا تو مین جواب دوں گا عمر نے اس بات کو پسند کیا اور جب صبح ہوئی تو وہ ایلچی پاس عمر بن خطاب کے سنے جواب واسطے لینے جواب کے آیا عمر نے ایک آدمی واسطے بلانے جناب علی مرتضی علیہ السلام کے بھیجا وہ شخص پھر آیا اور کہا کہ وہ مکان مین نہین ہین صبح سے کہین واسطے آب پاشی کے گئی ہوئے ہین جانا عمر کا ساتھ قریشیان کان قیصر روم کے پاس مشکلکشا کے اور طلب کرنے معجزات کو اور دیکھنا اونکا معجزات خلیل کو اور سننا مظہر العجائب سے

پس انکو چند اہل یہین امد ہمین اپنے کے سعد اون لوگون کے کہ جو واسطے امتحان کے آئے تھے طرف اوس باغ کے کہ جہان جناب امیر آب کشی کرتے تھے لیا اور جاکر سلام کیا اور اسی حکایت کو بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ جو شخص دین خلیل پر ہو وہ پہلے آکر اپنا مطلب بیان کرے اور جواب مجھسے لے پس وہ شخص آگے صف کے بڑھا اور صحیفہ ابراہیم کو ہاتھ مین لئے ہوے تھا اوسوقت علی مرتضے نے عمر سے ارشاد کیا کہ لکڑیون کا انبار کرو اور اوسمین آگ دیدو اور اسکے بعد اوس امتحان لینے والے سے کہا کہ جو تو چاہے پوچھ اوسنے مشکلات صحف کو پوچھنا شروع کیا حضرت نے بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ تو نکال فلان صفحہ مین اس کتاب کے اور مین اوسکو پڑھتا ہون تو دیکھتا جا اور اوسی بیان سے حضرت نے دعوے اپنا ثابت کیا ایسطرح سے کہ مدعی ساکت ہوگیا اور لاجواب پھر حضرت علی وہانسے اوٹھ کر طرف اوس آگ کے کہ جسکو دیکھکر جگر کباب ہوتا ہو بلا خوف اوس آتش تیز مین چلے گئے اور وہ آگ گلزار ہوگئی جب اوس آگ سے لالہ و گل دیکھے تو وہ سب قوم حیران ہو گئے اور اوس امتحان لینے والے نے بصد یقین کلمہ شہادت پڑھا اور دوسی بہا ان لایا

اور کہا **شعر** محمد رسول است بیشک و ریب ٭ وصی اش نبوئی خالی از نقص و عیب ظاہر کرنا علی مرتضے کا معجزات حضرت ہود اسے و داؤد علیہم السلام اور ایمان لانا یہودی اور داؤدی کا دیکھنے سے معجزات کے پھر حضرت نے توریت جاننے والے کو بلایا

اور فرمایا کہ اس کتاب مین فلان مقام کو نکال جب اوسنے وہ مقام نکالا

تو حضرت سے اوسکو پڑھکر دعوے اپنا ثابت کیا اور اوسکے بعد بیلچہ کو آپنے ہوا
نکال کر پھینک دیا حکم خدا سے وہ بیلچہ اژدہا ہوکر طرف اوسی آدمی کے دوڑا وہ
چلانے لگا اور کہنے لگا کہ محمد بیشک نبی ہیں اور آپ بیشک وصی ہیں مجھکو اس
بلا سے بچائیے حضرت نے ہاتھ بڑھا کر اوس اژدہی کا سر پکڑ لیا تو وہ بیلچہ ہوگیا
سب اس معجزہ کو دیکھکر حیران ہوئے پھر حضرت نے عالم زبور کو بلایا اور
اوسنے اپنے سوال حضرت سے کئے آپ نے جواب اوسکو دئے اور اوسے
بھی فرمایا کہ اپنی کتاب میں فلان مقام نکال جب اوسنے وہ مقام نکالا تو حضرت
اوسکو اس خوش الحانی سے پڑھا گویا حضرت داؤد خود زندہ ہوگئے اور
اوسکے بعد بیلچہ کے لوہے کو موم کرکے کڑیان بنائین اور زرہ تیار کی
بس وہ قاصد بصدق دل ایمان لایا ظاہر کرنا جناب امیر کا حقیقت
اسلام کو اوپر نصرانی کے انجیل سے اور زندہ کرنا حضرت کا
مردۂ بوسیدہ کو بحکم پروردگار پھر نصرانی اپنی انجیل میں سے وہ مقامات
جنکے معنے مشکل تھے پڑھ کر سوال کرنے لگا حضرت نے جواب دینا شروع کیا
پھر حضرت نے فرمایا کہ فلان مقام پڑھ اور حضرت نے اوسی عبارت سے
دعوے اپنا ثابت کیا بعد اوسکے دیکھانے میں معجزہ عیسوی میں فرمایا کہ تو
کوئی قبر پرانی تجویز کر تو میں بحکم خدا اوس مردہ کو زندہ کرونگا پھر سب قوم
اوسکی چہار طرف واسطے تلاش کرنے قبر کہنہ کے دوڑے دیکھا کہ ایک
قبر ایک گوشہ میں بہت پرانی ہے کہ اوسے کوئی [illegible] نہیں کہ وہ قبر کسکی
ہے حضرت سے پھر بہون نے عرض کیا کہ اس قبر کے مردہ کو زندہ

پہنچے حضرت اون سب کو ہمراہ لیکر اوس قبر پر تشریف لے گئے اور پہلے دو رکعت نماز
پڑہے اور دعا فرمائے تھوڑے دیر گذری تھی کہ لوگون نے آپسمین کہنا شروع کیا
کہ آپ کے جادو نے آخر نہ کیا یہ کہتے تھے کہ ناگہان وہ قبر شق ہوئی اور ایک مرد وہین کفن
بصورت مہیب قد و قامت مین بہت بڑا اور چوڑا برابر دس آدمیون کے قد کے بدن
تمام سیاہ گردن مین طوق اور ہاتھون مین سلاسل اور نشان تازیانون کے جابجا بدن پر
پڑے ہوئے سب اوسکو دیکھکر کانپنے لگے اور بہت سے بیہوش ہوگئے
سوائے شیر خدا کے اور کسی کو تاب نہ رہی اوس مورد عذاب نے براہیت
نجات اوس سلام کیا امام نے جواب دیا اور پوچھا کہ کیا نام ہے تیرا اور کیون دگرگون
آنکھیں ہیں تو نے اوسنے عرض کیا کہ میں ایک مرد ہون قوم نوح نبی سے کہ حکم اونکے
سے سرکشی کی تھی اور اغوائے شیطان اور بدنفسی سے گرفتار بلا اس آفت میں
ہزارون برس سے ہون اور اوس روز سے اب تک ایک گوشہ مین جہنم کے کہ جہان گذر
ملائکہ کا بھی نہین ہوتا ہے وہان تھا مین آپ نے جو میرے تئین اسوقت طلب فرمایا تو ملائکہ
نے مجکو بہت دشواری سے ڈھونڈکر پایا اور کہا کہ اوٹھ تجھکو وصی محمد یاد کرتے ہین
یہ مژدہ سنتے ہی جان میں نے پائی اور دوڑتا ہوا آیا ہون مین اور گواہی دیتا ہون مین
کہ وصی محمد بیشک آپ ہین کہ مجکو اس بلا سے رہائی دلوائے اوسی وقت فرمان
رب غفور سے طوق و زنجیر اوسکے بدن سے دور ہوگئی اور بدن اوسکا سرخ و سفید
ہوگیا پھر حضرت نے اوس سے ارشاد فرمایا کہ تیرا جی چاہے تو دنیا میں رہ
کہ تو آزاد ہوگیا ہے اور اگر مائل اوس جہان کا ہے تو پھر جا اوسنے عرض کیا
جی یہ چاہتا تھا کہ حضرت کے قدمبوسی مین رہتا باعث عزت افتخار ہوتی

حضور کی لطف و مہربانی سے یہ دولت بے حساب مغفرت کی مجکو ملی اور رنج بائے
شدید سے نجات پائی امیدوار ہون کہ اوسی جانب ساتھ عزت و آبرو کے بیابان
اور تیرہ مشرکین سے نکل کر گروہ مومنین مین داخل ہوا مین اور دوزخ سے
نکلکر فردوس مین پہونچا مین جنلوگون نے کہ اوس طرح سے دیکھا تھا اب اونکی
روبرو ساتھ عزت و شان کے پہونچون مین وصی نبی نے ارشاد فرمایا
کہ پہر جا ساتھ عزت و آبرو کے پس وہ اپنی قبر مین در آیا اور موں٘ھہ قبر کا بند ہوگیا
غرض اسنے یہ بات دیکھی جو کہ سیح سے سنی تھی وہ صدق دل سے ایمان لایا
جب یہ معجزات آشکارا ہوئے تو عمر شرمندہ ہوکر گرگٹ کے طرح سے رنگ
بدلنے لگا اور ظاہر مین خوش ہوتا تھا آخر کار زبان عذر خواہی مین کہولی اور کہا
کہ لولا علی لہلک عمر راوی کہتے ہین کہ اس قول کو ستر مرتبہ عمر نے زبان پر
جاری کیا اوسوقت ان چارون شخصون نے کہا کہ اے حجت کردگار
آپ بیشک وصی رسول مختار ہین کسواسطے آپ نے خلافت کو اختیار نکیا
کہ فرض ہے حکم پروردگار سے وصی نے فرمایا کہ وصی کلیم پیغمبر کون تھا
اونہون نے کہا کہ یوشع فرمایا کہ بعد موسی کے کسواسطے جانشین نہوئے
جبکہ وہ لوگ اوس داستان غصب نہونے حق سے آگاہ تھے چپ ہورہے
اور عمر کو پاس کہڑا دیکھکر کچھہ بات نہ کی اور سمجھہ گئے نامہ لکھنا عمر بن خطاب
کا قیصر کو دوسری مرتبہ اور خواہش کرنا اسلام کی غرض
خطاب نے منشی کو حکم دیا کہ جواب نامہ کا لکھہ کہ جو یہ چارون شخص تونے
واسطے امتحان کے بھیجے تھے اونکا ایسا امتحان ہوا کہ وہ چارون آدمی مسلمان

ہوئے اب تجھکو مقام عذر کا باقی نہیں رہا اور اسلام کو اختیار کر ورنہ تجھکو بھی زبان سے جس
وہ چار دن آدمی اور قاصد عمر کا نامہ لیکر روانہ ہوئے اور بعد تھوڑے عرصہ کے
سب لوگ خدمت قیصر روم میں پہونچے اور نامہ قیصر نے پڑھوا کر سنا اور سب
ماجرا اپنی قوم سے پوچھا وہ کہ جو لوگ واسطے امتحان کے آئے تھے فرستادگان
روم نے سب ماجرا بیان کیا جو کہ پادشاہ آگاہ تھا دوسرے روز قاصد عمر سے
کہا کہ لکھنا جواب نامہ تیرے کا نقصان کاغذ کا مقصود ہے زبانی کہدینا کہ محمدؐ
خاتم انبیا ہے اور انجیل اور تورات ان کے گواہ ہیں لیکن تو جانشین
نہیں ہے بلکہ غاصب ہے اور جانشین اور وصی انکی علی مرتضیٰ ہیں کہ جنسے
یہ امتحان روشن ہوئے جب وہ مسند خلافت پر بیٹھیں گے جو کچھ کہ وہ
ارشاد کرینگے ہم اسکو بجا لاوینگے تب بیہودہ اپنی تئیں رنج نہ دے
جب قاصد نے یہ جواب سنا تو شرمندہ وہاں سے پھر گیا اور عمر کو زبانے
پیغام پہنچایا اسنے یہ سنکر خون جگر کہایا اور خاموش ہو رہا

معین کرنا عمر کا حد مہر کو اور الزام پانا اسکا ایک پیرزن سے

راوی
اس روایت کو اسطرح سے لکھتا ہے کہ رات دن عمر کو یہی فکر رہتی تھی
کہ حکم خدا و رسول میں کچھ ایجاد کروں چنانچہ بالائے منبر ایک روز غصہ سے
بیان کیا کہ مہر عورتوں کا تین سو درہم ہمنے مقرر کئے جو کوئی اس حد سے
تجاوز کرے گا وہ سزا پاوے گا لیکن مردوں میں سے بوجہ اپنے فائدہ
کے کسی نے جواب نہ دیا مگر ایک بڑہیا اتفاقاً مسجد میں تھی وہ اپنے
مقام سے اوٹھی اور باواز بلند کہا کہ اے عمر تیرے کہنے پر کمر باندہوں

یا حکم خلاف پر خدا کتاب میں اپنے لطف و کرم سے خود فرماتا ہے کہ مہر یا کابین
اگر رضامندی تمہاری ہو تو ایک جلد بکری کے بھر کر چلا دو تو روا ہے اور تو نے
تین سو درہم مقرر کئی اور جو کوئی ایک سو بیس سے زیادہ دیوے گا تو اوسے حد
شرع جاری کرے گا اب ان دونو حکموں میں سے کسکی پیروی کروں اسکو
سنکر عمر نے شرمندگی سے سر جھکا لیا اور کچھ جواب سوائے اسکے بن نہ آیا
کہ عورات گوشہ نشین بھی مجھسے زیادہ جانتی ہیں بس یہ کہکر ممبر سے اوتر
آیا اور مرید لوگ اسطرح سے اسکا جواب دیتے ہیں کہ نہایت عمر نے انکسار
کیا کچھ جواب نہ دیا اب مقام انصاف ہے کہ امام زبان نادان زیادہ گروہ زبان سے
ہوا اور راوی کہتا ہے کہ گیارہ برس اور چھ مہینے عمر نے خلافت کے بحکم اوسکو
اور تعرف احکام دین میں موافق لیاقت اپنے کے کیا جب آثار دنیا سے گذرنے

کے ظاہر ہوئی تو خبر دی خبر دینا لعنت ہووے کا عمر کو پہنچنے اجل
سے اور نہ آگاہ ہونا اوس جفا کیش کا اور شکایت کرنا
ابولولو کا آقا اپنے سے ایک روز تنہا عمر بیٹھا تھا کہ کعب الاحبار

آئے اور سلام کیا اور باتیں کرنے لگے جو کہ آپس میں ربط تھا کچھ مزاح
بھی ہونے باتوں میں کعب نے کہا کہ اے مہربان اب وقت تیرے جانے کا
جہان سے قریب پہونچا بہتر ہے کہ تو اپنی فکر کر عمر نے کہا کہ یہ مزاح نہیں ہے
اور اسکو ہنسے سنجان عمر نے کہا کہ کسو جہہ سے یہ خبر تو نے کہی کعب نے کہا
کہ ایک روز میں رسول خدا کے خدمت میں بیٹھا تھا اور باتیں ہو رہی تھیں
کہ تو سلطلب چلا آیا اور کچھ بات کہی اوسپر حضرت نے جواب کراہیت سے

دیا تھا جب تو چلا گیا تھا تو حضرت نے مجھسے فرمایا تھا کہ یہ شخص بعد میری
وفات کے حق علی مین ظلم وستم زیادہ کریگا اور اتنی مدت تک جئے گا جو مجھ
سے مین اسنے آگاہ تھا اسمین خلل ہوا اور نہ اقرا ہے جب وہ زمانہ
نزدیک ہوا تو یہی مجکو خبر دی عمر نے کہا کہ کون ایسا ہے جو میری خون
ریزی پر کمر باندہے گا ہان چند سر البتہ کٹ جاوین گے غرض یہ دونو
آدمی باتین آپس مین کر رہے تھے کہ سامنے سے ایک شخص فریادی
ابو لولو نام کسی اہل دین کا غلام آیا اور کہا کہ اے حاکم وقت مین تمام
غلام فلان شخص کا ہون اور کئی چند پیشون مین ہنرمند ہون اور مالک
نے میرے دو درہم روز مقرر کیے ہین کہ اجرت سے پہنچایا کرون اور ہر روز
ایسی اجرت نہین ہوتی کہ مالک کو بھی پہنچاؤن اور اپنی بھی اوقات بسر
کرون امیدوار ہون لطف امیر سے کہ رحم فرمائے اور پر اس حقیر کے
اور تخفیف ہو جاوے میرے بوجھہ مین عمر نے کہا کہ مجکو اپنے ہنر و نسے آگاہ کر
غلام نے کہا کہ آہنگری اور نجاری جانتا ہون مین اور خوردہ کاری عمر نے
کہا کہ بہانہ نکر تین کام جاننے والے کو دو درہم دینا مشکل نہین ہین اسنے
رو کر دوبارہ عرض کیا پھر عمر خفا ہوا اور ایسا ڈرایا کہ ابو لولو مایوس ہو کر چلا
کعب نے اوس وقت اسسے کہا کہ یہ غلام چکی بنانے مین بھی بہت ہوشیار ہے
عمر نے پھر اوسکو بلوایا وہ ناچاری سے سامنے اسکے آیا حکم دیا ابو لولو
کو واسطے بنانے چکی کے اور تمہید کرنا اوسکا قتل عمر کو اور بیان
اس ماجرے کا خلیفہ نے ابو لولو سے کہا کہ ایک چکی بنا ہمارے

واسطے نگر اسطرح کی صفت اوسمین ہوئے کہ کہانے مین زور زہر سے اور
دانہ مثل سرمہ کے ہو جائے ابولولو کا دل تو غصہ سے بہرا ہوا تہا اسنے عمر سے
کہا کہ مین انکو ہی لیے اس فرمایش کو تیری بجا لاؤنگا اور اے حاکم وقت
مین تیرے واسطے ایسی چکی بناؤنگا کہ قیامت تک یادگار رہیگی یہ کہکر وہان
سے چلا اٹہا جو راہ مین ایک ٹکڑا فولاد کا مول لیا اور اوسکو آگ مین گلا کر ایک
چاقو اسطرح کا بنایا کہ وہ دستے مین چہپ جاتا تہا پہر اوسنے طیار کر کے نماز صبح
کے وقت مسجد مین دلیرانہ گیا اور دیکہا کہ فاروق تنہا صحن مین کہڑا ہوا
لوگون کو واسطے نماز کے جگا رہا ہے جب وہ پیشوا اسنے چاہا کہ نوافل
بجا لائے اوسوقت ابولولو قابو پاکر پاس اوسکے پہنچا اور وہ چاقو جو کہ
دستے مین چہپا ہوا تہا نکالکر وہ چاقو اوسکے پیٹ مین مارا کہ اس پہلو سے
اوس پہلو کے پار نکل گیا اور عمر لوٹنے لگا اور ابولولو نکل کر مسجد سے
بہاگا لوگ سوتی مین سے عمر کے آواز سنکر دوڑے دیکہا کہ خلیفہ کے پیٹ کے
رگین کٹ گئی ہین قابل مرہم وپٹی کے نہین ہے جب یہ حال لوگون نے
دیکہا تو بعضے تدبیر کار مین مشغول ہوئے اور بعضے اوسکی تلاش مین گئے
مگر زبان پر عمر کے ہر بار ابولولو کا نام تہا کہ اوسنے کام میرا تمام کیا اب
اسمین دو قول ہین ایک تو یہ کہ جو لوگ ڈہونڈہنے کو گئے تہے اونہون نے
ابولولو کو بہ دشواری تمام پایا اور اوس سے انتقام لیا اور شہید کیا
اور یہ خبر اہل اجماع کے نزدیک معتبر ہے لیکن فرقہ مسلمین سے اس
جرح واسطے کہتے ہین کہ ابولولو نے جب چکی کو بنایا تہا تو عمر کو واسطے

دیکھنے کے بلایا اور بہت تنہا ساتھ اوسکے گیا کر خلوت مین خوب غور سے دیکھو
جب اسنے اوس چکی کو دیکھا تو بہت پسند کیا اور ہر جگہہ پر اوس چکی پر
ہاتھ رکھہ رکھکر دیکھتے تھے اوسکے عیب و ہنر کو اوسوقت ابولولو نے ایک طرف
سے اوس چکی کے پتھر کو اوپر کے اوٹھایا اور کہا کہ ای امیر و نیچے کے
پتھر کو اسکے دیکھہ کر کیسا بھاری ہے اور عمدہ لگایا ہے اسنے نیچے کے پتھر پر ہاتھ
رکھا اوسنے اوپر کے پتھر کو چھوڑ دیا ہاتھ اسکا دب گیا اور وہ چاقو نکلکر اسکی
پیٹ مین در آیا اور شکم اسکا دریدہ ہوا جیسا کہ لکھا گیا اور ابولولو بھاگ کر
ایران کو چلا گیا اور تائید پروردگار سے ایسے طاقت اوسکو عطا ہوئی
کہ ایک روز مین کاشان پہنچا اور اسطرف یہ آہ و فغان کرتا تھا لوگ اسکی
آواز سنکر اوسی مکان مین گئے اور انکو دیکھا نسے زخمی تڑپتا ہوا اوٹھا لائے
اور بہت سے لوگ قاتل کے تجسس مین گئے ہرچند تلاش کی مگر نپایا جب
عمر کا حال غیر دیکھا تو واسطے خلافت کے اس سے پوچھا کہ بعد تمہارے
کاردین کیونکر سرانجام پاوے گا خلیفہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے
کھینچی **ناامید ہونا خلیفہ کا اپنی زندگی سے اور حوالہ کرنا کار خلافت**
کو اوپر شوریٰ کے بعد اس بات کے خلیفہ خلافت کی تجویز کرنے لگے
اور واسطے خلافت کے چھہ آدمی تجویز کئے ایک عبدالرحمان دوسرا
عثمان تیسرا زبیر چوتھی علی پانچوین طلحہ چھٹے سعد اور یہ کہا کہ ان چھہ
آدمیون مین سے جسپر پانچ اتفاق کرین وہ امام زمان ہو اور اگر تین
خلاف کرین تو عبدالرحمان جسکے طرف ہو سب امت اوسپر اتفاق کرلے

اور جو کوئی اوسکے خلاف کرے وہ اپنے قتل پر آمادہ ہو اور عبدالرحمان اگرچہ
لیاقت نرکھتا تھا مگر علیؑ سے دشمنی رکھتا تھا اور عثمان سے موافقت
رکھتا تھا اور دوسرے خلیفہ صاحب کی بہن کا شوہر بھی تھا اور مراد خلیفہ
کی اس سے یہ بھی کہ علیؑ کو دین پر قابو نہ ہو جب اسنے اسطرحکا بندوبست
کیا اور پاس نبی کی قبر کے فہمائش سکے تاکہ قیامت تک لوگ پاس نبی کے
جان کر رہنہ اور اعتبار سمجھیں یہ تجویز کرکے ایک آدمی پاس عائشہ کے
بھیجا کہ میری سعی اور کوشش تم پر خوب روشن ہے عائشہ نے کہلا بھیجا
کہ اہلاً و سہلاً خلیفہ اس جواب سے بہت خوش ہوئی اور علامات
موت کے انبر ظاہر ہوئے اور ایک پہاڑ بلا کا سامنے آگیا پس یہ بستر
مثل ماہی بے آب کے تڑپتا تھا اور آہ و فغان کرتا تھا جب اسمین قوت ضبط
کی نہ رہی تو جو کچھ اسکی آنکھون کے سامنے آتا تھا اوسکو بیخودی سے
بیان کرتا تھا اور کہتا تھا کاش مین یہ کام نکرتا اور دوستون سے اعانت
چاہتا تھا لیکن سب خاموش بیٹھے تھے تھوڑے عرصہ مین آواز عمر کی
بند ہوئی اور دنیا سے گذر گئے یاران قدیم نے سامان تجہیز و تکفین کا کیا
اور موجب کہنے مادر مومنین کے حجرہ مین سالار دین کے انکو دفن کیا

باتین کرنا بنی اُمیہ کے ساتھ اہل انصاف کے امر خلافت
مین اور باز رکھنا سرکشون کا اوپر قتل عمر عاص کے

گمراہی سے راوی خوش بیان اس روایت کو اسطرح سے
لکھتا ہے کہ جب یاران عمر دفن سے عمر کے فارغ ہوئی تو ایک صحبت

خود بخود بنا ای ور بزرگان قوم امیہ کو اور گروہ مسلمین جو کہ بغض علی سے رکھتے تھے
اون سبکو جمع کیا اور ایک جماعت منصفون کی کہ وہ علم اور فضل اور وقار
مین علی کو فوق دیتے تھے اور کہتے تھے کہ حکم خدا سے نبی نے امام کیا ہم
اور اپنی حکومت مین ان دونو خلیفہ نے غلطیان کین اور جناب امیر نے
اصلاح دی بار ہا اور جو اعدائے دین سے کیا یہودی اور کیا نصرانی
اپنی حقیقت ظاہر کرتا تھا اور یہ دونو عاجز ہوتے تھے تو جناب امیر علیہ السلام
اوسکو قائل کرتے تھے اور اپنا دعوے ثابت کرتے تھے پھر ایسے امام کو
چھوڑا اور حق اونکا جور و ستم سے چھینا اب ستم کیا جاتے ہو جواب مین اون
سرکشون نے کہا کہ یہ صفات اگرچہ بوتراب مین ہین لیکن قدر کسیکی نہین
کرتے ہین اور کسیکے حسب و نسب کا خیال نہین کرتے ذرا بھی جسمین
صلاحیت دیکھتے ہین بس اوسکا تبہ بڑہا دیتے ہین اگر وہ غلام بھی ہو
تو اور شریفون کے آبرو اوسکے بڑہا دیتے ہین اگر یہ بات نہ اونمین
ہوتی تو وہ سب سے بہتر اور افضل تھے حقیقت مین یہ صفت خاص
اوس جناب مین تھی کہ زاہد پر مہربانی کرنا اور فاسق سے نفرت عمر
عاص بولا کہ جو بات مین کہون اور تم لوگ اوسکو قبول کرو تو علی اس
سے انکار کرینگے خود بخود سبھون نے کہا کہ کہو ہمکو منظور ہے
اسنے کہا کہ اس کام کے واسطے ایک مرد با اعتبار چاہئے کہ وہ
علی کی طرف موجہ کرکے دل سے بیعت کرنے کے ابتدا کرنے اور اقرار
کرکہے کہ ہم حکم خدا اور رسول سے اور سنت ان دونو یارون کے بیعت

اختیار کرتے ہین جب علی یہ شرط قبول نہ کرینگے تم سب عدول کرکے عثمان سے
اس شرط کو چاہنا وہ برضا و رغبت قبول کر لیوے گا اوسوقت تم سب بے
بلا عذر اوس سے بیعت کر لینا سبھون نے اس بات کو پسند کرکے

اوسکی تعریف کی اجماع اہل اسلام کا واسطے مقرر کرنے خلیفہ کے اور کیفیت بیعت کرنی ساتھ عثمان بن عفان

کے دوسری روز جب آفتاب بلند ہوا تو سب لوگ جمع ہوئے اور
جناب امیر علیہ السلام کو بھی بلایا حضرت نے اوس صحبت مین باعلان فرمایا
کہ خلافت خدا اور رسول کیطرف سے ظاہری اور باطنی مجکو ہے اور جسکے باب مین
نبی نے انت منی ارشاد کیا ہے وہ مین ہون اور صاحب علم لدنی مین
ہون اگر تم سب رضامندی خدا اور رسول کی چاہتے ہو تو بیعت میری اختیار کرو
اور نہین تو جو تمہاری خواہش ہو وہ کرو عبدالرحمان سامنے آیا اور کہا کہ
اے ابوالحسن آپ کے مثل کوئی اس انجمن مین نہین ہے اور آپ
بیشک لائق و سزاوار خلافت کے ہین اسواسطے ہم بیعت آپ سے
اس طرح سے کرتے ہین کہ حکم خدائے قدیر واسطے حفاظت دین منقول
ہین اور سنت شیخین متین کہ جانشین رسول کے تھے ہم بیعت منظور
کرتے ہین شیر خدا نے جواب دیا کہ حکم خدا و رسول دل سے منظور ہے
مگر کار شیخین منظور نہین عبدالرحمان نے پھر مونھہ طرف عثمان کے
کرکے اس شرط کو بیان کیا اوسنے بدل قبول کر لیا اور کہا
کہ مین سنت شیخین مین فرق نہ کرون گا پہلے عبدالرحمان نے بیعت کی

پھر تمام بنی امیہ نے بیعت کی بعد انکی اور دشمنان علی نے بیعت دے
کی بعد اسکے علی کو طلب کیا اور حضرت سامنے اوسکے آئے اور فرمایا
کہ جو چاہے سو کر آخر ایک روز خدا کو جواب دینا ہوگا اور مین مثل عہد عمر کے تیرے
ساتھ بسر کرونگا یہ کہکر حضرت وہان سے باہر تشریف لائے اور
منبر آراستہ کیا گیا عثمان نے منبر پر جاکر خطبہ پڑھا اور سب سے اوپر کی
سیڑھی پر جاکر بیٹھے کہ جہان رسول خدا بیٹھا کرتے تھے اور ہاتھ مین
عصا لیکر حیران کھڑا تھا اور خطبہ سے اجنبی تھا فقط نام خدا لیتا تھا اور
چپ ہوجاتا تھا اور کچھ اسکے ذہن مین نہ آیا کہ کسطرح سے خطبہ پڑھنا
چاہئے عبدالرحمان نے یہ دیکھکر کہا کہ تمکو اسوقت شرم دامن گیر ہو
تو الحمد اللہ کہو اور نیچے منبر کے آؤ عثمان بموجب کہنے اوسکے منبر پر
سے اوترکر مسند خلافت پر بیٹھا

بیٹھنا عثمان کا مسند خلافت پر اور وزیر کرنا مروان کو اور جلانا قرآن کا اور قتل کرنا ابن مسعود کا

جب عثمان مسند خلافت پر بیٹھا تو پہلے اسنے جتنے
عمال کہ عمر کے تمام مملکت مین پہلے ہوئی تھے اونکو سبکو معزول کیا مثل
عراق و شام و روم اور اقلیم ایران وغیرہ مین اپنے عزیزونکو بھیجا تاکہ موافق
خواہش اسکے کے انتظام کرین دوسرے یہ کہ مروان ابن حکم کہ
شقاوت مین مشہور عالم تھا اور رسول خدا نے اوسکو شہر بدر
کردیا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ یہ شہر مین نہ آنے پاوے اسوجہ سے
لوگون نے لقب اوسکا طرید رکھا تھا اور ابوبکر و عمر نے بھی اپنے

وقت مین طلب نہ کیا اور مسلمان مثل کتے کے اوسکو دور دور کرتی
اور زنا و قمار و شراب مین بے تکلف و بے حجاب تھا لیکن عثمان کا
چچازادہ بھائی تھا اور دوستی آپسمین بہت رکھتے تھے جب یہ
خلیفہ ہوا تو اوسکو باعزاز بلایا اور واسطے پیشوائی کے مع فوج و نقیبون
کے گیا اور ملا اور بوسے لیئے اور اپنے مکان پر لاکر مسند پر پاس
بیٹھایا مروان نہایت خوش ہوا اور جو لوگ کہ اسکو مثل کتے کے
جانتے تھے اون پر خندہ زنی کرتا تھا خلیفہ نے بہت مہربانی کی اور
ایک خلعت خاص بیش قیمت دیا اور سو ہزار دینار بیت المال سے
منگوا کر اسکو دئے اور کچھ پرواہ جبر کے نہ کی کہ مال مین شرکت اہل
اسلام کی تھی بسبب اختیار اپنے کے اسکو دیدیا اور ہزارون کے
ملکی کام کے اور اسکو وزیر اپنا کیا وزیر نے پہلے اجتہاد یہ کیا کہ مثل بادشاہان
کے دربان و حاجب مقرر کئے اور حکم دیا کہ کوئی بے اجازت نہ آسکے
اور واسطے خلافت کے جگہہ بلند مقرر کی اور لباس زری واسطے
برتری کے پہنا اور غلام ترک و دیلم و زنگبار سے زرین کلاہ و زرین کمر
مقرر کیئے تاکہ جب خلیفہ مسند آرا ہو تو وہ دست بستہ سامنے کھڑے
ہون اور محفل مین کوئی اہل دین بے حجاب سوال و جواب نہ کرسکے
دوسرے تصرف مال پر بھی ایسا کیا کہ جسکو چاہا ہزارہا روپیہ دیدیا
اور قرآن مجید کو کہ اوسنے ترتیب دیا تھا حکم کیا کہ اصحاب دین
اس سے نقل کرلیوین اور جتنے قرآن لوگون کے پاس تھے

صحف سورہ وغیرہ اونکو سبکو جمع کرکے جلادیا اور سنتے ہین ایسا ہے کہ ابن مسعود نے
جو قرآن کہ بسم اللہ سے تا اختتام مرتب کیا تھا اوسکو بھی منگوالیا تھا اونہون
نے عذر کیا اسنے زبردستی چھین لیا اور اوسکو بھی جلادیا اسبات
سے دل ابن مسعود کا غمگین ہوا اور زبان واسطے طعنہ کے کھولی یاردن
نے اوسکے اوسکو اس امر کے خبر دے عثمان نے یہ سنکر ابن
مسعود کو پکڑوا بلوایا اور مارنے کا حکم دیا اور ایسا انکو مارا کہ اوسی صدمہ سے
تیسرے دن مرگئے اور جہان جہان ملک مین چراگاہ تھی عہد رسول سے تا شیخین
اوسپر محصول مقرر کیا اور اہل دین کو مکدر کیا ہونا جور و جفا کا حکم
عثمان سے اور لکھنا مصیبت زدون کا اپنے اپنے
سردارون اور ملتجی ہونا آدمیون کا عمار سے اور
ظاہر کرنا اصلاح کو راوی لکھتا ہے کہ وہ سرکش جب تمام ملک مین
پہنچے اور عصا اور ردا کو ایک طرف رکھا اور لہو لعب اور وضع نشستن
کے بنائے اور دف و چنگ مین مصروف ہوگئے اور سوائے پکڑ دھکڑ کے
اور کوئی کام نہ تھا اور شورش عمال سے جاندار کو بھی کھینچنے زر مین
مشغول کیا خلیفہ نے بھی ہاتھ واسطے گردآوری کے بڑہایا اور نامہ
عاملون کو لکھے کہ ہر ملک سے خزانہ جسقدر حاصل ہوسکے ارسال کرو
جب یہ حکم عاملونکو پہنچا تو دروازہ ظلم کا کھل گیا اور ہر اہل غرور سامان
خلافت مین مصروف دستبرد تھا جب اوس ظلم سے لوگ تنگ آئے
تو پہلے عاجز سے کئے آخرکار تنگ آکر اپنے اپنے سردارون سے

ستمگاری عاملونکو بیان کیا یہ ہمارے اوپر ایسا ظلم کرتے ہین غرض کہ اونکے ظلم و
ستم سے ہمون پریشان ہے نہ رات کو خواب ہے نہ دن کو آرام ہے دروغ افترا سی
حال ہر ایک کا چھپتے ہین اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ انکی حرکتون سے
آگاہ نہین ہے تم لوگ واسطے اصلاح کار کے پاس امام زمان کے جاؤ اور
حال عاملون کے ظلم و ستم کا بیان کرو تاکہ ہم ان ستمگارون کے ظلم سے
نجات پاوین اور اگر ہم اپنی داد کو نہ پہونچین گے تو راہ عناد اختیار کرین گے
جب اسطرح کے خط نزدیک و دور سے بزرگان قوم کو پہونچے تو ہر طرف سے
ایک دادخواہ پیدا ہوا تو جتنے نامی تھے وہ سب فکر مین ہوئی کہ اظہار
اسکا بے سود ہو کہ عثمان نے خود حکم اسکا دیا ہے اور چھپانے مین تمام ملک مین
خلل پڑتا ہے آخرکار واسطے اظہار کرنے کے صلاح قرار پائی اور یہ تجویز کیا
کہ ایک نامداران دین سے کہ جو خلافت کے نزدیک بھی صاحب احترام ہو
ہمارے طرف سے خلیفہ کو یہ پیغام پہونچا دے سب کا دل عمار پر مائل ہوا سبھو
نے اون سے آکر ساتھ عجز و انکسار کے کہا کہ بیداد اس شخص کے حد سے
گذری ہے اور اوپر اہل جہان کے کام تنگ ہوا ہے اور یہ بات ظاہر ہے
کہ اسلام کو ابھی ایسا رسوخ نہین ہوا ہے اور کفار مثل سنگ و کلوخ کے
بیچ اس ستمگری مین مبادا اسطرح کا فتنہ پیدا ہو اور اسلام مین خلل
آوے اس سے بہتر یہ ہے کہ وہ ان باتون سے درگذر کرے لیکن ہماری
سمجھ مین تم سے بہتر کون نامور ہے کہ اصحاب خاص رسول انام سے ہو اور
زہد و تقوی مین اور سن و سال مین سب سے زیادہ ہو اور قدر و منزلت

تمہاری خلیفہ بھی جانتا ہے آپ واسطے خوشنودی خدا کے اس
کام میں بہبودی کیجئے اور سبکی طرف سے التماس کیجئے کہ جسطرح سے مناسب
جانئے ہمارے اوپر سے اس بلا کو دور کیجے عمار نے کہا کہ واسطے تمہارے

نفع کے مجھکو سب قبول ہے پہنچانا عمار یاسر کا ستم دیدگان کو پاس عثمان کے اور مارنا غلامان عثمان کا موافق حکم عثمان کے اوس اہل ایمان کو اور منتشر ہونا اس خبر کا

اور غمگین ہونا ابوذر کا دوسرے روز عمار اوسکے مکان پر گئی
اور اوس نامہ کو پیش کیا عثمان اوسکو پڑھ کر ترش رو ہوا اور
کہا کہ ان احمقون کو کیا ہوا ہے میں خلیفہ ہون جو حکم دون اوسکو ماننا
چاہئے اوسکو منظور کرین گے تو بہتر ہے ورنہ ان لوگون کو اس زمین
سے نکال دونگا عمار نے یہ سنکر کہا کہ پاس دادخواہون کا کرنا فرض
ہے اسوجہ سے کہ عامل تیرے ظالم ہیں اسبات کو سنتے ہی یہ غضب
ناک ہوا اور گالیان دینے لگا اور اپنے غلامون سے کہا کہ ان کو مار کر نکالو
غلامون نے عثمان کے عمار کو بہت سا زد و کوب کرکے نکال دیا اور جو
دلاوران صحبت تھے وہ اس ماجرے کو دیکھکر انگشت بدندان ہوئے
اور کہا کہ یہ ایسی بات نہ تھی کہ جسکے واسطے عمار ایسے شخص کو زد و
کوب کیا اور عمار اوس مار کے صدمہ سے بیہوش ہو گئے تب غلامون
نے اسکے رو برو سے ہٹا کر علاحدہ ایک گوشہ میں ڈال دیا ایک
شبانہ روز نماز ان کی فوت ہوئی جب ان کو ہوش آیا اور غلامون نے

ان کو زندہ پایا تو انکو اوس ملک سے نکالدیا اور انہوں نے کچھ شکایت
نہکی جب یہ ظلم شہر میں شایع ہوا تو ہر ایک مسلمان کو اپنا اپنا خیال
ہوا راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر ابوذر کو پہونچی تو وہ شام میں تھے
اس خبر کو سنکر نہایت غمگین ہوئی اور جوش دل سے وہ حدیث
کہ جو رسول خدا نے فرمائی تھی زبان پر لائے اوسکو جو سنتا تھا
وہ غمگین ہوتا تھا یہانتک کہ معاویہ نے بھی سنا کہ وہ وہان کا
عامل تھا اسنے یہ حال سنکر عثمان کو لکھا کہ ابوذر اوس رنج سے
کہ جو عمار کو تجھ سے پہونچا ہے ہر صبح اور ہر مکان میں تیرا عیب بیان کرتے
ہیں اور دل خلقت کا تجھ سے پھیرتے ہیں اگر انکا تدارک نہ کرے گا
تو خلافت میں خلل پڑے گا جب یہ خط عثمان کو پہونچا تو اسنے
منشی کو بلا کے کہا کہ جواب اس نامہ کا لکھ کہ بوقت دیکھنے
اس نامہ کے ایک لحظہ کی ابوذر کو مہلت نہ دینا اور ایک اونٹ
ننگی پیٹھ پر سوار کر کے اور ایک آدمی سنگدل ہمراہ کر کے میرے
پاس روانہ کرنا اور اوس سے تاکید کر دینا کہ وہ منزل کرتا ہوا
جلد میرے پاس اوسکو پہنچا دے اور جو کچھ ظلم و جبر اوس سے
ہوسکے اوٹھا نہ رکھے راہ میں اوس پر کرے جب یہ نامہ معاویہ کے پاس
پہنچا اور وہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا تو اوسنے موافق مضمون
نہایت کے عمل کیا ابوذر سمجھے کہ وہ دن آپہنچا جسکی خبر تبوک میں
رسول مقبول نے دی تھی ناچار اوس اونٹ پر سوار ہو گئے

تو وا دین ٹانگیں ان کے چھل گئی تھیں اس حال خراب سے پاس عثمان کے
پہونچے پا انکو بحالت غضبناک دیکھا اور درشتی کرنا عثمان کا ابوذر
کے ساتھ بموجب بیان کرنے حدیث رسول خدا کے

اور نکالنا اونکا مدینہ سے اور ان کہنے لگے عثمان نے پا کر اسے پاکس
تو اپنے تئین کیا سمجھا ہے کہ جو اور خلیفہ کے زبان کہولتا ہے ابوذر نے کہا
کہ اوس روز کو یاد کر کہ خدمت رسول مین تھا اور تو تھا اور فلان فلان
شخص تھے کہ رسول خدا نے میرے کاندہے پر ہاتھ رکھکر کہا تھا کہ تو بندگان
خاص سے ہے اگر تجھکو لوگ عبد اللہ کہین تو درست ہے اوس وقت سے
لوگ عبد اللہ کہنے لگے اور تو مجھکو کیا کہتا ہے خدا و پیغمبر سے شرم کر عثمان نے
کہا کہ تو مجھکو برا کہتا ہے کہ دل تیرا کوسکو چاہتا ہے ابوذر نے کہا
کہ یہ بات تو نے نہین سنے مگر حدیث کہ رسول خدا سے سنے تھے وہ بھی
سنیے بیان کی ہے کہ اولاد ابو العاص سے ایک شخص ہوگا کہ غلام بہتیرے
آگے اوسکے کھڑے ہون گے اور وہ کبر و غرور سے العیاذ سے غافل
ہوگا اور قریب ہے کہ وہ مع غلامون اپنے کے گذشتہ ہو عثمان نے یہ بات
سنکر غلامون کو جو کھڑا دیکھا تو شرمندگی سے واسطے چھپانے کے کہنے
لگے شعر بگفتش بمبعوث برحق چرا تو اسے مفتری میکنی افترا
ابوذر یہ سنکر ہنسنے لگے اور کہا کہ مینے کبھی افترا نہین کیا ہے اور یہ کہ
رسول خدا پر عثمان اس بات سے در پئے آزار ہوا لیکن یہ چاہتا تھا
کہ حجت تمام کر لون اس لیے جناب امیر علیہ السلام کو بلوا بھیجا حضرت

داخل محفل ہوئے تو عثمان اپنے جگہ سے اوٹھ کھڑا ہوا حضرت نے ابوذر کو دیکھکر
حضرت نبی کو یاد کیا اور غمگین ہوئے لیکن مصیبت پر اونکی صبر کیا خلیفہ اخلاص سے
کہنے لگا کہ اے ابوالحسن کوئی نہیں ہے مثل تمہارے علم و فضل مین
اس انجمن مین ابوذر یہ حدیث رسول خدا سے بیان کرتا ہے آپ بھی اس سے
آگاہ ہین شیر خدا نے ارشاد فرمایا کہ مینے اس حدیث کو رسول مقبول
سے نہین سنا مگر ابوذر کو خوب جانتا ہون مین کہ جھوٹ نہین کہی گا
رسول خدا نے کہا ہو گا اوسوقت یہ شرمندہ ہو کر کہنے لگا کہ آپ کو انکی
صداقت کا کاہی سے یقین ہوا جناب امیر نے فرمایا کہ مینے اپنے کان سے
سنا ہے کہ رسول خدا ارشاد کرتے تھے کہ کوئی روے زمین پر ابوذر سے
زیادہ راست گو نہین ہے حاضرین صحبت نے کہا کہ ہمنے بھی یہ بات
رسول خدا سے سنی ہے خلیفہ نے یہ سنکر پیچ و تاب کھایا اور کہا کہ
تو فتنہ گر ہے ابوذر نے کہا کہ میری طرف یہ خیال نہ کر مین ہرگز فتنہ گر نہین
ہون بلکہ راست گو ہون خلیفہ نے کہا کہ تو ہر جگہ میرا عیب بیان کرتا
ہے تاکہ میری خلافت مین خلل پڑے ابوذر نے کہا کہ اے پیشوا مین
ایک بے نوا ہے کہنے سے کون سیر لگا عہد ابوبکر و عمر مین نہ فتنہ اوٹھا
تو اپنے اعمال و افعال پر نظر کر خلیفہ نے کہا کہ تجھکو میرے اعمال سے کیا
کام اولوالامر ہون مین اور صاحب اختیار ابوذر نے کہا کہ اولوالامر کو دو
امر بہت ضرور ہین حکم امر معروف کا اور دوسرے نہی منکر اور
اور تیرے عہد مین اسکا نام نہین جب عثمان نے دیکھا کہ یہ جواب مین عاجز

ہو رہے تھے اور جواب نہایت شکن دیا تو جناب امیر علیہ السلام کی طرف دیکھ کر کہا کہ
یہ پیر خرفت جو اس میں شورش کرتا ہے اور اہل اسلام کو مجھ سے متنفر
کرتا ہے حضرت حیدر نے عثمان سے کہا کہ تو ان کے طرف ایسا گمان نہ کر قیقتہ
تو خلیفہ نے ابو ذر سے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے ملک سے نکل
جاوے ابو ذر نے کہا کہ جس جگہ تو فرماوے میں چلا جاؤں خلیفہ نے
کہا کہ روے زمین میں کونسی جگہ اچھی ہے اور کون سی بری جگہ
ابو ذر نے تکبیر کہی اور کہا کہ قول نبی سچ ہوا اس پوچھنے کی بھی
مجھکو خبر دی تھی اے خلیفہ کعبہ کے زمین سب سے بہتر ہے کہ میں وہاں
ایمان لایا تھا اور بری زمین ربذہ کہ وہاں کفر میں بسر کی تھی سنتے یہ
بات سنکر خلیفہ نے مروان کو حکم دیا کہ ایک اونٹ بے کجاوہ لاکر اسکو
سوار کرو اور ایک آدمی خاص لوگوں میں سے ہمراہ کر کے اسکو ربذہ
میں پہونچادو کہ وہ اوس صحرا میں چھوڑ آوے اور کوئی اہل مدینہ
میں سے رخصت کو اسکی نجاوے پس مروان سامنے آیا اور ابو ذر
کو ہاتھ پکڑ کے لے گیا اور اوپر ایک اونٹ مست کے سوار کر کے روانہ
کیا اور ایک لڑکی ابو ذر کی تھی وہ بھی ان کے ہمراہ ہوئی واسطے
رخصت کرنے کے علی مرتضی اور حسنین و عباس و عمار و مقداد
تھوڑے دور تک گئے اور واسطے صبر کرنے کے حکم دیا جب وہ باہر
شہر سے ہو لئے تو یہ سب بزرگ اپنے مکانوں کو پھرنے لگے
اثناے راہ میں مروان سے سامنا ہوا کہا مروان کا علی

علیہ السلام سے کہ کیون خلاف حکم خلیفہ کے گیا ہے
اور مشایعت ابوذر کی کی حضرت نے ایک چوب
مروان کے اونٹ پر ماری اوسنے عثمان سے اس
بات کی شکایت کی مروان نے شیر خدا سے کہا کہ آپ خلاف
حکم خلیفہ کے کیون ابوذر کے پہنچانے کو آئی اسپر حضرت نے خفا
ہوکر مروان کے اونٹ پر ایک لکڑی ماری اور کہا کہ اے طرید مین
حکم خدا اور رسول کے خلاف نہین کرتا ہون مروان وہان سے پاس
خلیفہ کے آیا اور شکایت کی خلیفہ نے جناب امیر علیہ السلام کو طلب
کیا اور کہا کہ اے ابوالحسن کیا باعث ہے تمھارے حکم نماننے کا غضنفر
نے کہا کہ مین حکم خدا و رسول کو مانتا ہون اور اوسکے خلاف جو تو
کہیگا تو مین ہرگز نمانونگا خلیفہ اس جواب سے منفعل ہوا
اور چاہا کہ شہ کو الزام دیوے پھر کہنے لگا کہ لکڑی اسکے کیون
ماری اور دشنام کیون دے علی مرتضے نے کہا کہ وہ بھی ایک
لکڑی میرے اونٹ کے مارلیوے اور طرید جو مینے کہا تو وہ اسکا
نام ہے کہ زمانۂ رسول انام مین مشہور تھا حیدر کرار یہ گفتگو کرکے
اپنے دولت سرا کو تشریف لے گئے مگر خلیفہ کو اسکا بڑا ملال
رہا اسنے مروان سے پوچھا کہ کسطرح سے علیؑ کو زیر کرین اوسنے
کہا کہ چند آدمی سنجیدہ سے کہا جاوے کہ وہ جناب امیر کو سمجھادین
اور جو وہ اسپر نمانین تو خوف دلادین اور اگر یہ بات کارگر نہوگی

تو اور فکر کیجا دے کی خلیفہ نے ایک اصحاب مغیرہ نام کہ گفتگو میں یگانہ
تھا اس کام پر مقرر کیا وہ اپنے ہمراہ دو آدمی لیکے کہ مثل اوسکے
تھے خدمت میں شیر خدا کی گیا اور گفتگو حضرت سے شروع کی
اور کہا کہ اے ابو الحسن اس انجمن میں مثل آپ کے کوئی نہین
ہے کسوجہ سے کہ رسول مقبول کے بھائی اور وصی آپ ہین عثمان
آپ کے روبرو کیا ہے لیکن دو حق آپ پر اوسکے ہین ایک خلافت
دوسرے قرابت اوسپر مہربان رہی اور اوسکے افعال کو
مونھہ پر نہ لاے اور سر محفل شرمندہ نہ کیا کیجے شیر خدا
نے فرمایا کہ جہان تک ہو سکیگا دریغ نہ کرون گا مین لیکن حق سے
نگذرون گا اور جھوٹھہ کا ساتھہ نہ دون گا مغیرہ نے عرض کیا کہ
اگرچہ یہ بات لاجواب ہے لیکن آپ کی مہربانی سے امیدوار ہون
کہ اگر حق بھی ہووے تو اوسمین تساہل فرمایا کیجے کہ اسمین گمان
ضرر ہے اس سبب سے کہ وہ اقتدار رکھتا ہے شیر خدا آزردہ
ہوئے اور کہا کہ اے گدھے تو مجھے عثمان سے ڈراتا ہے اور چاہتا ہے
کہ حق سے گذرون اگر راہ حق مین سر بھی جاوے گا تو کچھہ پرواہ
نہین رکھتا ہون مغیرہ نے جو دیکھا کہ حضرت غصہ مین ہین تو خوف
سے کانپنے لگا اور مع ہمراہیان اپنے کے وہان سے اوٹھہ گیا
اور عثمان سے یہ سب حال جا کر بیان کیا وہ سنکر اندیشہ مند ہوا
اور تدبیر سوچنے لگا کہ کس تدبیر سے زیر دست کرون داخل

ہونا مردم بصرہ کا اور داور شہروں کا جور حکام سے پاس عثمان کے نہ پہنچنے داد مظلوموں کو انکے

مروان سے خلیفہ سے ذکر میں تھا کہ ایک حاجی سامنے سے آیا اور
کہا کہ میں رہنے والا بصرہ کا ہوں اور سب چھوٹے اور بڑے بصرہ کے
عبداللہ جو حاکم بصرہ کا ہے اوسکے جور و ستم سے جلا وطن ہو گئے
ہوئے ہیں اور بامید ارہ رکنی خلافت پناہی بحال تباہ دروازہ پکڑے
ہیں اور مجھکو واسطے اجازت کے بھیجا ہے خلیفہ نے یہ بات سنکر
سوا بلا لینے کے اور کچھ چارہ نہ دیکھا اسکو بلوا لیا اون لوگون
نے ساتھ کمال بہ وزاری کے سلام کیا اور یہ کلام کیا کہ اے جانشین
رسول ہم پر وہ بلا نازل ہوئی ہے کہ اگر پہاڑ پر ہو تو پانی ہو جاوے آپکے
خدمتگارون کے ظلم کی کمی نہیں ہوتے اس سے ہم سب پامال
ہوگئے ہیں آپ ہم عاجزون پر رحم فرمائیے ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں
کہ دروازہ سے ایک شور و فغان اور بلند ہوا عثمان نے پوچھا کہ یہ شور
کیسا ہے لوگون نے کہا کہ یہ کوفہ کے جماعت ہے کہ حاکم سعید شقی کے
ہاتھ سے فریادی آئی ہیں خلیفہ نے اونکو بھی اندر بلوا لیا اون سبھون
نے عمامہ زمین پر پھینک دئے اور گریہ و زاری سے کہا کہ سعید شقی
نے ہمارا مال و اسباب ضبط کیا ہے اور محصول دونا مانگتا ہے اور راہ
ظلم سے ناموس پر بھی ہاتھ دراز کرتا ہے اسیطرح سے ہر شہر
سے فریادی آہ و فغان کرتے چلے آتے تھے مکان اسکا فریادیونسے

آہ و فغاں سے ماتم سرا ہو گیا تھا خلیفہ نے یہ ہنگامہ دیکھکر واسطے تسلے
فریادیون کے کہا کہ جو مرضی تمھاری ہو گے ویسا کیا جاوے گا لیکن مہلت
دینا چاہیئے اور زبان کو شور و شر سے بند کرو اسبات سے لوگون کو
تسکین ہوئی اور امید وعدۂ حصول مراد پر فریادی جابجا چلے گئے اور خلیفہ
نے اپنے عزیزون کو خلوت مین بلایا اور اوسسے پوچھا کہ تدبیر اسکی کیا
کرنا چاہیئے کہ عاملون کے ظلم سے رعایا تنگ ہے اونہون نے جواب دیا
کہ عاملون کا بدلنا بہتر نہین ہے کیون کہ ان کی فریاد کے وجہ سے
عاملون کے بدلنی مین خلافت مین خلل آجاوے گا اور رعایا کو
زور ہو جاوے گا اور رہزن اور دزد حاکمون کو خیال مین نلاوینگے
اب کی دفع جو ان فریادیون کے مراد بر نہ آوے گی تو آئندہ پھر کوئی
ایسی آرزو نہ کرے گا جب خلیفہ نے یہ بات سُنی تو فکر کرنے لگا کہ
کس بات پر عمل کرون رات و دن اسے فکر مین رہا کہ دوسرے
روز صبح کو طلحہ ساتھ زبیر کے پاس خلیفہ کے آیا اور کہا کہ
فریاد کو فریادیون کی پہنچ اور ظالمون کو سزا دی اور نہین تو خلافت
مین تیری خلل آجاوئے گا یہ خلیفہ سنکر نہایت پریشان ہوا اور
واسطے اسکی صلاح کے پاس شیر خدا کے گیا اور جھک کر
سلام کیا اور سب حال بیان کیا شیر خدا نے فرمایا کہ ظلم مین ہیچ
عاملون کے شک نہین ہے اور جب تک پردہ تھا تو یہ تسکین و
تشفی فائدہ مند تھے اب رعایا اور عمال مین دشمنی ہو گئی ہے

اب عاملی رعایا پر ظلم زیادہ کرین سے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ ملک مین فتنہ نہو
تو عاملون کو بدل دے ورنہ اسس سے زیادہ فتنہ پیدا ہوگا فریادیون
کی رضامندی سے عامل مقرر کر اگر اس چاہتا ہے شعر نشود دم حق
مشورت من اداء تو دیگر بکن آنچہ دانی رواء خلیفہ یہ بات سنکر دینین
خوش ہوا اور اپنے مکان کو آیا کہ اسس مصلحت کو بجالائے جب وہ
شیاطین اوسکے پاس آئے مثل مروان وغیرہ کے کہ عاملونسے
سازش رکھتے تھے اونہون نے کہا کہ اے بے خبر تو علی کو کیا سمجھتا ہے
خدا اپنے آگے اور پیچھے کی بھی خبر رکھہ اور عمال سب تیرے عزیز و
خویش ہین اور علی بد اندیش ہین چند فریادی بے سر و پا مثل
گیدرون کے غل مچاتے ہین کچھہ وسواس اور خوف نکر اپنے
بات پر مضبوط رہو خلیفہ نے اپنے یارون کی بات پر عمل کیا اور شیر خدا
کے کہنے پر خیال نہ کیا جب وہ فریادی نامراد رہے تو عمالون نے
اون پر اور ظلم و ستم زیادہ کرنا شروع کیا دوبارہ وہ فریادی
خلیفہ کے دروازہ پر آگئے اور اسنے کچھہ نہ سنا اسیطرح سے چند
بار در شہر و دیار سے وہ خستہ جگر آتے تھے اور سوائے نکال دینے
کے اور کچھہ نہ پاتے تھے آنا مصریون کا دادخواہی کو پاس
عثمان کے اور طلب کرنا دادخواہان اور شہرون کو بنجواہش
اہل مصر کے اور جمع ہونا خلقت بسیار کا ہر شہر و دیار
سے اور شورش کرنا در عثمان کے اور قلعہ بند ہونا

جب وہ لوگ گئے مرتضےٰ علی پاس لیجانا اونکا عاملون کا

تا ہم پیچھے گئے تو شدت عاملون کی زیادہ ہوئی اُنکی دفع ایک جماعت کثیر مصر سے
واسطے فریاد کے آئے اور مہلت دربان کو اجازت لانے کی ندی بے حجاب
اندر مکان خلیفہ کے در آئے اور ایسی شورش کی کہ اگر کچھ بھی خلیفہ چون وچرا
کرتا تو وہ لوگ اوسکو اوسی وقت زندہ نچھوڑتے اور کہا تو خلیفہ ہوا ہے اور
عمرو سے زیادہ ظلم کرتا ہے اور جس شخص کو کہ رسول خدا نے نکالا تھا
اوسکو بلاکر اپنا پیش دست کیا ہے نہ اوسکو ابوبکر نے بلایا اور نہ عمر نے
اپنی خلافت مین اور لوگ اوسکو مثل کتے کے جانتے تھے تو نے بلاکر
اوسکو صاحب اختیار کیا ہے اُوسنے چراگاہ ہماری چھین لین اور محصول اونپر
علے المضاعف باندھا ہے اصحاب خیر الانام سے جو بیٹھے تھے اونہون نے
سر جھکا لئے اور مروان گوشہ مین چھپ گیا اور غلام سب خاموش کھڑے
دیکھتے تھے ہر بات پر خلیفہ کا رنگ بدلتا تھا لیکن سوائے خاموشی
کے اور کچھ چارہ نہین آیا فکر کر یہ جواب دیا کہ مین اس امر سے آگاہ نہین
ہون اب معلوم ہوا کہ عاملون کی خطا ہے اب مین اصلاح کار کرونگا اور
جسکو کہوگے اوسکو موقوف کر دونگا فریادیون نے کہا کہ ہر ملک مین خط
بھیجکر مظلومون کو طلب کر جب وے سب جمع ہولیوینگے تو ہم صلاح کرکے
جیسا مناسب ہوگا ویسا کرینگے اسنے منشیون کو بلاکر حکم دیا کہ ہر شہر کو
نامہ لکھو چنانچہ منشیون نے نامہ لکھکر ہر شہر کو روانہ کئے اور فریادیون کو
تسلی ہوئی جب نامہ ہر شہر و ملک مین پہونچے تو دو ہزار دو سو

اور چار سو اور پانچ سو ہر شہر سے لوگ دادخواہ آنے لگے ایسا کو نچہ و بازار
دادخواہوں سے مدینہ کا بھر گیا کہ راہ آمد و رفت کی دشوار تھی خلیفہ اس مجمع کو
سنکر ڈرا اور دربانوں سے کہا کہ دروازہ کو بند رکھو غلام کمر باندہ کر بہ سامان
جنگ عقب در کھڑے ہوئے سب خلقت نے آکر دروازہ کو گھیر لیا اور
پکار پکار کر کہتے تھے کہ دروازہ کہولواے دربانو اور ہمکو خلیفہ تک جانے دو
تاکہ ہم اوس سے اپنا حال بیان کریں اور وہ اپنے وعدہ کو وفا کرے خلیفہ
اس فکر میں پڑا کہ کیا تدبیر کرون جو اس سے نجات پاؤں آخر کار پاس شیر خدا کے
پیام بھیجا کہ آپ قدم رنجہ فرمائے اور اس رنج اور بلا سے نجات دلوائے
حضرت نے جو یہ پیام اوسکا شنا از راہ لطف و کرم کے تشریف لائے
فریادیوں نے جو حضرت کو دیکھا تو سب روتے سامنے آئے اور عرض کیا
کہ اے وصئی برحق رسول خدا کے آپ واقف ہیں ہم عاجزون کے حال سے
کہ ہم تباہ و برباد ہوگئے ہیں جب تک کہ تلافی نہ کرینگے ایک قدم نہ ہٹاوینگے
شیر خدا نے فرمایا کہ تم سب یہان جمع رہو میں اوسکے پاس سے جب آؤنگا
تو اسکا جواب دونگا اس بات سے وہ لوگ خاموش ہو رہے اور حضرت
اندر مکان کے گئے خلیفہ عذر کرتا ہوا واسطے پیشوائی کے آیا اور کہا کہ آپکے
فرمانے پر عمل نہ کیا اسوجہہ سے اس بلا میں مبتلا ہوا آپ صاحب کرم ہیں
آپ مجھکو اس بلا سے نجات دلوائے حضرت نے کہا کہ عاملوں کو جنکے
ہاتھ سے یہ لوگ تنگ آئے ہیں اونکو معزول کرنا چاہئے خلیفہ نے کہا
کہ قسم خدا اور رسول کی اب آپ کے فرمانے کے خلاف نہ کرونگا جب

حضرت نے اوسکا یہ عجز و انکسار دیکھا تو فرمایا کہ تو اپنے مکان مین رہو اور مین
انکو جسطرح سے ہو سکے گا راضی کرون گا خلیفہ نے قبول کیا اور غضنفر یا مین
اون فریادیون کے گئے اور تسلی اونکی کی اور امیدوار کیا اور کہا کہ رئیسان
قوم سے چند آدمی ہمراہ میرے آوین تاکہ مشورہ کرکے اس بلا کو تمسے دور
کردون مین حسب فرمان رئیسان قوم مکان پر اوس والاشان کے گئے

علی کا فرو کرنا غصہ کا دادخواہون کے اور راضی کرنا اوس جماعت کا اوپر شورش کرنے کے بشرط معزول کرنے عثمان

کے عاملون کو جناب امیر نے دادخواہون کو اپنے پاس بلایا اور
استفسار فرمایا کہ اپنا حال بیان کرو کہ تم کیا چاہتے ہو فریادیون نے
عرض کیا کہ ہم اسکے قول اور فعل پر راضی نہین اسوجہ سے کہ جب ہم داد
خواہی کو آتے ہین تو یہ ہمسے فریب کرکے پھیر دیا کرتا ہے اب ہم اسکے
قول پر اعتبار نہ کرین گے اور اسکو قتل کرین گے حضرت نے فرمایا کہ یہ
گفتگو زیبا نہین ہے اگر کوئی صورت اور تمھارے واسطے بہتری
کی نکل آوے تو بہتر ہے جب دیکھا اون لوگون نے کہ اصلاح رشیر خدا
کے مرضی ہے اوسوقت سب نے کہا کہ اے امیر مومنا ہم سب آپکے
حکم سے باہر نہین ہین لیکن اوسکے قول کا اعتبار نہین ہے اگر اوسنے
ہمسے اقرار کیا اور پھر اپنے قول سے پھر گیا تو اس سے بہتر یہ ہے کہ
آپ اسکے درمیان مین نپڑئے شیر خدا نے کہا کہ مین اوس سے
پوچھکر اسکا جواب دون گا پھر حضرت عثمان کے پاس گئے اور اوس سے

... یہ کہتے ہین اوسوقت عثمان نے کہا کہ اے ابو الحسن ...
آپ کے حکم کے خلاف ہرگز نہ کرونگا بعد اللہ نے کہا کہ تو خواہ اسبات کو
سچ جانے پھر اس قول و قرار سے انحراف نہ کرنا خلیفہ جب اس شرط پر
راضی ہوا تو شیر خدا نے اون لوگون سے آکر کہا کہ ابھی دفعہ عامل کے
بدلنے پر قناعت کرو اور اگر اسمین وہ کچھ تامل و تساہل کریگا تو ہمین
اوسکے درمیان مین تنبیہ لگا تم اور وہ اپنے سمجھ لینا اور یہ شرط اونہون
نے بھی منظور کی اور تدبیر عاملون کی کرنے لگے مصریون نے محمد بن ابی بکر کو
تجویز کرکے شیر خدا پاس عثمان کے گئے مطمئن کرنا عثمان کا ولوجوا
ہون کو ظاہر مین اور سو تیہا مقرر کرنے عامل کو اوپر اون کے
اور اختیار کرنا مصریون کا محمد بن ابی بکر کو اور پھر جانا رہے
عثمان کا اغوائے مروان سے خلیفہ نے اون لوگون سے بہت
عذر کیا اور ہربار یہی کہتا تھا کہ تم حق پر ہو اور اون ظالمون کو معزول
کرکے جسکو تمہارا جی چاہے اوسکو عامل کرو مصریون نے عرض کیا کہ محمد بن
ابی بکر اگرچہ راضی نہین ہوتا ہے بوجہ فراق علی کے او حضرت نے نصیحت
کرکے راضی کیا ہے اور یہ بلوا اوسکے عامل ہونے پر موقوف ہے خلیفہ
خوش ہوا اور بہت سے عذرخواہی کی لوگون نے رخصت طلب کی
اسنے بہت سے مہربانی اور عنایت سے ہرایک کو رخصت کیا اور
وہ لوگ طرف اپنے اپنے وطن کے روانہ ہوئے اور شیر خدا کی حج
کرنے جاتے تھے جب وہ لوگ چلے گئے اور مکان عثمان کا خالی ہوا

تو مروان نے خلوت مین کہا کہ اسقدر بے تمیز کیون ہوگیا ہے محمد بن ابی بکر ایسا تیرے کب کریگا وہ دعوے وراثت کا رکہتا ہے اور علی کی دوستی کو ایمان جانتا ہے اور دوسرے یہ کہ جو عامل نئے تو نے علی کے کہنے سے کئے ہین یہ ہرگز تجھسے نہ ڈرینگے جب عثمان نے یہ باتین سُنین تو پھر شیطان اسکے سر پر سوار ہوا اور وہ عہد و پیمان بھلا دیا اور قضا انکی قریب آئی مروان سے عثمان نے کہا کہ تو اصلاح اس کام کی کر اور عاملان سابق کو نامہ لکھ کہ شور و غوغا اہل فساد کا اس حد سے گذرا کہ مین لاعلاج ہوگیا اور بمجبوری معزولی تمہارے کو لکھا کہ بے اسکے تسکین نہوتی تھی اس تدبیر سے اون لوگون کو اپنے پاس سے دور کیا اونکو تم اپنی جگہہ پر مقرر رہو اور میرے نزدیک اعتماد تمہارا پہلے سے زیادہ ہوگا اور عامل جدید جو پہونچے تو خون اوسکا تمکو مباح ہے ہرگز تغیر نکرنا اور آسکا سر تن سے اوسکا جدا کرنا اور جو رئیسان قوم مین ہاتھ سرا ونکی بھی جدا کرنا تا کہ پھر کوئی اپنے مقام سے جنبش نکرے خلیفہ نے اس بات کو مروان کے پسند کیا اور تقریر کو تحریر کیا اور محمد بن ابی بکر کے باب مین اور عاملون سے زیادہ آتش افشانی کی اور یہ قتل نامہ لکھکر اوپر اوسکے مہر کر کے ہر طرف کو روانہ کئے اور قاصدون کو حکم دیا کہ عاملون جدید سے پہلے پہونچنا اون قاصدون مین ایک اسکا غلام بہت معتبر تھا اوسکو طرف مصر کے ایک اونٹ پر سوار کر کے روانہ کیا اور نامہ کو موم سے پیچیدہ کر کے ظرف آب مین چھپا دیا اور غلام وہ نامہ لیکر موافق کہنے اوسکے کے روانہ ہوا اور بہت جلد جاتا تھا چند روز کے اوس جگہہ پہونچا کہ جہان محمد بن ابی بکر مع اپنے ہمراہیان

نیچے درختون کے پاس ایک گاؤن کے اوترا ہوا تھا کچھ لوگ اوسوقت تئین
اور کچھ جاگتے تھے کہ دیکھا کہ ایک شتر سوار تیز جاتا ہے ایک شخص نے اوسمین سے
پوچھا کہ تو کون ہے اور کہان اس تیزی سے جاتا ہے شتر سوار نے کہا کہ میرے تئین
امیر المومنین نے پاس عامل مصر کے بھیجا ہے اور تاکید کی ہے کہ تو جلد
اپنے تئین اوسکے پاس پہنچا سو مین اسوجہہ سے تیز جاتا ہون جب اوسکے
زبان سے یہ کلام صادر ہوا تو سبھون نے کہا کہ اے احمق بے خبر یہان
عامل موجود ہے جو حاکم ہوا اوسکو باواز بلند کہو خواہ چپکے سے شتر سوار نے کہا
کہ مجھکو اس عامل سے کچھ کام نہین ہین عامل سابق کے پاس جاتا ہون جب
لوگون یہ بات سُنی تو چہار طرف سے اوسکو گھیر لیا اور تلاشی اسکے لینے لگے
ایک شخص نے پانی کے ظرف کو ہلایا اور اوسکو جھکایا تو ایک خط موم سے
لپٹا ہوا اوسمین سے نکل آیا پس اوس غلام کو مع اونٹ پاس محمد بن ابی
بکر کے لے گئے اونہنے اوس موم کو چھوڑایا تو ایک نامہ اوسمین سے نکل آیا محمد
بن ابی بکر اس حال سے حیران ہوا اور اوس نامہ کو جو کھولکر پڑھا تو حکم
اپنے قتل کا و سرداران مصریون کا پایا اور ساتھ اپنے یارون کے پھینک دیا
سب اوس مضمون سے آگاہ ہوگئے تو شعلہ دلون سے نکلنے لگے اور
اوسیوقت گھوڑون پر زین رکھکر سوار ہوگئے اور راہ وطن کے چھوڑکر طرف

مدینہ کے روانہ ہوئے پھر وہی انبوہ دروازہ پر جمع ہوگیا پھر آنا محمد بن
ابی بکر کا ساتھ مصریون کے مدینہ مین اور جانا خدمت
مین شاہ مردان کے اور ظاہر کرنا مکر عثمان کو اور

قلعہ بند ہونا اوس بیحان شکن کا اور ہتلائے بلا ہونا جب

محمد بن ابی بکر معہ مصریون کے اوس غلام کو لیئے ہوئے داخل شہر ہوئے تو سب سے پہلے خود جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گئے حضرت نے انکو دیکھکر تعجب کیا اور پوچھا کیون پریشان حال تم پھر آئے ہو اونہون نے باچشم تر عرض کیا کہ آپ کے فرمانے سے اسبات کو ہمنے قبول کیا تھا اسوجہ سے کہ خلاف حکم آپ کے کرنا کفر ہے ورنہ عثمان کی تابعداری کرنا مجھکو کیا ضرور تھا دیکھئے کہ ظاہر مین اوسنے کیا اختیار کیا اور باطن مین ایک محضر میرے قتل کا لکھا یہ کہکر اور وہ محضر حضرت کے روبرو رکھدیا اسمین اور سب لوگ بھی حضرت کی خدمت مین پہونچے اور داد بیداد کرنے لگے حضرت نے سبکو تشفی دیکر اوس نامہ کو پڑہا اوسوقت سب نے عرض کیا کہ ہم اب اوسکے ہاتھ سے بہت تنگ آئے ہین اور محمد بن ابی بکر نے عرض کیا کہ اب آپ اسمین دخل نہ دیجئے اسوجہ سے کہ آپسمین اب یہ قرار پایا ہے کہ ہم اوس سے سمجھہ لیوین گے خواہ مارین جاوین خواہ اوسکو قتل کرین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مین اتمام حجت کرون یہ کہکر اور نامہ لیکر عثمان کے پاس گئے اور پیچھے حضرت کے وہ سب لوگ بھی چلے جب حضرت اوسکے مکان پر پہونچے تو عثمان پر خفا ہوئے اور فرمایا کہ اگر کچھ بھی تیرے دین تھا تو پھر یہ عہد و پیمان کرنا کیا ضرور تھا اوسکو شرمندگی سے کچھ بن نہ پڑا گھبرا کر قسم کھانے لگا کہ اے ابو الحسن مین اس سند سے آگاہ نہین ہون شیر خدا نے یہ سنکر کہا کہ تجکو شرم نہین آتی ہے

یہ شتر اور یہ غلام مال تیرا ہے اور خط بھی تیرے کا ہے اور مہر بھی تیری ہے
اور اسقدر بے خبر ہے بیان کرتا ہے کہ مین خبر نہین رکھتا اب تو جان اور
فریادی مجکو کچھ کام نہین یہ کہکر حضرت وہان سے اوٹھکر اپنے دولت سرا کو
چلے آئے اور فریادی اوسکی طرف مخاطب ہوئے اوسنے کہا کہ مجکو معلوم نہین
ہے کہ یہ فتنہ کسنے اوٹھایا اور مسجد کی طرف چلا اور وہان جاکر قسم کہائی کہ مین
اس سے آگاہ نہین ہون اوسوقت ان سب لوگون نے کہا کہ اگر تو سچا ہے
تو ترید رسول خدا کو ہمین دیدے اسنے اسمین تامل کیا اسپر سب نے گالیان
دین اور مار کوٹ شروع کی ڈہیلے اور لکڑے جو جسکے ہاتھ مین آتا تھا وہ
اوسکو مارتا تھا اوسوقت زمانہ اسکے آنکھون مین اندہیر ہوگیا تب غلامون نے
اسکے نیچے سپر سے کرکے بہزار خرابی مکان تک اسکو پہونچا دیا جب داخل
خانہ ہوا تو دروازہ بند کرلیا اور سب لوگون نے چہار طرف سے مکان کو
گہیر لیا اور پکارتے تھے کہ اے قوم دروازہ بند جب تک دو باتون مین ایک
بات نہ کروگے نجات نپاؤگے اول یہ کہ خود ترک خلافت کرے دوسرے
یہ کہ ترید رسول کو ہمین حوالہ کرے خلیفہ اس حال کو دیکھکر نہایت پریشان تھا
اوسوقت اسنے مروان کو بلایا اور کہا کہ تیری رائے نے یہ فساد برپا کیا ہے
اب تیری مصلحت کیا ہے اوسنے بازوئے رزو کہا کہ عاملان قدیم کو مع

فوج یہان بلانا چاہئے بلانا عثمان کا فوج کو مع حکام کے اور جلدی
کرنا انتقام مین عثمان نے حسب رائے مروان کے ہرایک عامل کو نامہ

لکہا کہ اپنے اپنے جگہہ پر نائب اپنا چھوڑکر مع فوج کے ہمارے پاس اودن

سب ہین سے عامل بصرہ و شام اور حاکم کوفہ و بصرہ مہیا ہوئے واسطے جمع
کرنے سپاہ کے لیکن وہان کے لوگون نے اپنے اپنے دوستون کو خبر کی کہ عثمان
نے جابجا سے فوج طلب کی ہے تم کسواسطے اپنے کام سے غافل ہو اور کیون
اسقدر دیر کر رکھی ہے جب یہ خطان لوگون کو آئے کہ جو عثمان کو گھیرے ہوئے تھے
پس پھر تو ان لوگون نے ایسے شدت کرنا شروع کی کہ آب و طعام سب بند کر دیا
اور تشنگی سے عثمان نہایت پریشان ہوا اپنے مکان کے کوٹھے پر چڑہا کہ جہان سے
مکان جناب امیر علیہ السلام کا معلوم ہوتا تھا اسنے اپنے کوٹھے پر سے پکار کر
جناب امیر علیہ السلام کو پوچھا کہ حضرت مکان مین تشریف رکھتے ہین لوگون
نے مکانسے حضرت کے جواب دیا کہ حضرت مکان مین نہین ہین کہین باہر
تشریف لے گئے ہین جب حضرت تشریف لائے تو لوگون نے عرض کیا
کہ ابھی عثمان اپنے کوٹھے پر سے حضور کو پکارتا تھا حضرت نے ازراہ مہربانی
کے ایک آدمی سے ارشاد کیا کہ جاکر دریافت کرو کہ کیا مطلب رکھتا ہے
جب عثمان کو یہ پیغام حضرت کا پہونچا تو اوسنے کہلا بھیجا کہ مین تشنگی سے نہایت
بیتاب ہون اور جان لبون پر پہونچی ہے حضرت نے جب حال سنا تو
قنبر سے ارشاد فرمایا کہ تین مشکین پانی کے پہونچا دو جب وہ پانی لیکر
جانے لگے تو لوگون نے منع کیا قنبر نے کہا کہ تمکو منع کرنا نچاہئے اس سبب سے
کہ شیر خدا نے بھیجا ہے ازبسکہ وہ لوگ آزردہ دل تھے قنبر سے کہا کہ
تم اپنطرف سے پانی لئے جاتے ہو حضرت نے نہین بھیجا ہے اور
ہم اس پانی کو نجانے دیوینگے قنبر پھر آئے اور جناب امیر سے یہ حال

بیان کیا حضرت نے اپنے حسن و امام حسین سے فرمایا کہ تم جاکر اس پانی کو
پہونچاؤ تو نورِ چشم رسول خدا حسب ارشاد شیر خدا کے پانی کی مشکیں اپنے
ہمراہ لیے گئے جب اہل دین نے شہزادوں کو دیکھا تو نہایت تنگیں
ہوئے حسنین نے وہ مشکیں پانی کے مکان میں عثمان کے پہونچائیں
پانی کو دیکھتے ہی بیتاب ہو کر عثمان دوڑا اور قنبر نے بھی دہانہ مشک کا
کہول کر سب کو سیراب کیا پھر تو سب مداحی شاہ ذوالفقار کرنے لگے
و خلیفہ نے کہا کہ اے نور چشم رسول خدا شیر خدا سے کہیے گا کہ میں اپنے
خطا پر نادم ہوں جو میں نے حکم حضرت کا نہ مانا ایک مرتبہ اور آپ اس کام میں
قدم رکہیے اب میں قسم کہاتا ہوں کہ اب آپ کے حکم سے انحراف نکرونگا
امام حسن نے جواب دیا کہ اب خیال محال کرنا کیا ضرور ہے ہرگز اب
حضرت اس مقدمہ میں دخل نہ دیوینگے جب عثمان نا امید ہوا تو سر جہکا کر
مروان کو برا کہنے لگا اور اوس طرف وہ لوگ جو گہیرے ہوئے تھے کہنے
لگے کہ اب سستی کرنا اس کام میں اچہا نہیں ہے اودہر تو اوسکی فوج
طلب کی ہوئی آجاوے گی اور اودہر شیر خدا بھی رحم رکہتے ہیں شاید
اسکے گرد گرانے پر خیال فرماویں اور ہمکو منع کریں اس سے بہتر یہ ہے کہ
اسکو جلد قتل کرنا چاہیے اس رائے پر سبہوں نے اتفاق کیا مصری
اور بصری اور اہل عراق نے محمد بن ابی بکر کہ سردار انکا تھا اور
دوسرے طلحہ و زبیر اور عبدالرحمان کہ محمد پاس اونکے گیا اور ایک صحبت
کرکے یہ راز اونسے بیان کیا اونہوں نے کہا کہ اس سے بہتر اب فرصت کا

دفعۃً ہاتھ نہ آوے گا یہ صلاح کرکے ہر ایک سے لے اپنے ہمراہیان کو خبر دی
کہ کل صبح کو کمر باندھنا چنانچہ سب اس بات پر ایکدل ہوگئے اور صبح کو چہار

طرف سے مکان کو عثمان کے گھیر لیا کمر باندھنا دلیر ودن کا اور قتل عثمان کے اور آگ لگانا دروازہ مین اور چھپنا عثمان کا عورتون مین اور مجروح ہونا مروان کا اور مارے جانا غلامون کا

جب صبح کو مکان عثمان کا گھیر لیا تو اوپر سے غلام عثمان کے پتھر مارتے تھے
اور یہ دلیر تبر سے دروازہ کو کاٹتے تھے چونکہ دروازہ زبردست تھا اسوجہ سے
نہ کٹتا تھا آخرکار آگ لگا دے جب دروازہ جلکر کھل گیا اور خلیفہ نے یہ حال
دیکھا تو معہ غلامون کے اندر زنانخانہ مین بھاگ گیا اور وہان کا بھی
دروازہ بند کرلیا اور جو لوگ کہ باہر دیوانخانہ مین تھے وہ مقابلہ پر گئے
اونسمین سے چند آدمی مارے گئے اور باقی زخمی ہوگئے لیکن یہ
لوگ کب کسی کے روکے سے رکتے تھے انہون نے دروازہ مین حرم کے
بھی آگ لگا دے اور توڑنا شروع کیا یہانتک کہ ضرب تبر سے زیروزبر
زبر کرڈالا اور حرم مین خلیفہ کے گھس گئے کہ محمد بن ابی بکر سب سے
آگے تھے جب مروان نے انکو دیکھا تو تلوار نکالے جب ہمراہیان تبیر
نے دیکھا تو فوراً بڑھکر ایک ہاتھ تلوار کا مروان کے ایسا لگایا کہ اوسکا
ہاتھ معہ تلوار کے کٹکر گر پڑا اور مروان وہان سے بھاگا اور عبداللہ بن
عوام کہ عزیز قریب عثمان کا تھا اوسنے آکر کہا کہ اے دوستو یہ امام تمہارا ہے
اسکے ساتھ ایسا کرنا نچاہئے آخر ایک روز خدا کو بھی منہ دیکھانا ہے

عبدالرحمان نے یہ سنکر تیغ کھینچی اور غصہ سے کہا کہ اے بے خبر تو رہنما کو کیا جانے جسکو کہ ہم لوگون نے امام بنایا ہے واسطے اپنے نفع کے ظلم و جبر اوٹھانے کے یہ کہکر ایک تیغ اوسکے ایسے لگائی کہ وہ خاک پر گر پڑا اور یہ سب بہادر صحن میں زنانہ مکان کے گئے اوسوقت وہ غلامان زرین قبا صف باندہ کر سد راہ ہوئے اور تلوار چلنے لگے اور ایسی لڑائی ہوئی

کہ ایک بھی اون غلامون مین سے زندہ باقی نرہا پہونچنا محمد بن ابی بکر و کنانہ و ہمراہیون کا عثمان تک اور زخمی اور قتل کرنا اوسکو اور قتل اوسکے کے خوشی کرنا اور دفن ہونا عثمان کا مقبرۂ یہودیون مین محمد بن ابی بکر سب سے آگے ایک تیر لئے

ہوئے آگے بڑہے ہوئے جاتے تھے کہ ناگاہ نگاہ انکی خلیفہ پر پڑی انہون نے جھپٹ کر ڈارہی خلیفہ جی کی پکڑی اور کہا کہ اب کب تک تو دین رسول مین بدعت کریگا خلیفہ رونے لگا اور کہا کہ اے جوان اسقدر دلیر میرے قتل پر نہو کہ یہ گناہ کبیرہ ہے محمد نے اوسکے جواب مین وہ آیہ کہ جو غرق فرعون مین آیا تھا پڑہ کر سنایا اور ایک وار لگایا اوسکے بعد کنانہ نے ایک گرز اوپر سر پیشوا کے لگایا کہ عثمان صدمہ سے اوسکے اوپر زمین کے گر پڑا اور فوراً ایک تیغ عمران نے اوسپر لگائی پھر تو ہر چہار طرف سے سب نے تلوار و خنجر و تیر سے زیر و زبر کر ڈالا اور ساتھ ذلت و خواری کے لاشکو اوسکے ڈالدیا پھر کسیکو نہین مارا کہ مراد حاصل ہوگئی اور تین شبانہ روز لاش اوسکے اوسی مکان مین پڑی رہی اور کوئی مارے خوف کے

دفن کرنے نہ آیا چوتھی روز جب شیر خدا کو خبر ہوئی کہ عثمان کا لاشہ اوسطرح سے
پڑا ہوا ہے اوسوقت آپ نے قاتلوں سے اونسکے کہا کہ یہ بات اچھی نہیں اوسکو
دفن کرنے دو حضرت کے کہنے سے وہ لوگ خاموش ہو رہے اور مریدان
خاص اوس خلافت پناہ نے مجمع کر کے لاشا انکا اوٹھایا اور بہت سا
گریہ و شیون کیا اور یہ گریہ واسطے اپنے تھا کہ جب حال پیر دستگیر ہمارے
کا یہ ہوا اب وقت دار و گیر کے کون دستگیر ہوگا اور اس بے سامانی سے
کہ دروازہ کے تختے کو غنیمت جان کر اوس لاشِ پارہ پارہ کو اوسپر لٹا کر
طرف جنت البقیع کے لے چلے وہ گروہ قاتلین مانع ہوئے کہ یہ جگہ مقبون
کی ہے نہ ظالمون کے اور حدِّ بقیع سے دور نکال آئے جہان کہ مقبرہ یہودیون کا
تھا وہان بھی دفن ہونے پایا منع کرنے سے یہودیون کے آخر کار ویرانے
مین ایک رات و دن وہ لاشا پڑا رہا اور کوّے و کتے نوچتے رہے دوسرے
روز مریدان خاص نے ایک گڑہا کھود کر اوسمین دبا دیا نہ یار نہ مددگار نہ
سامان نہ مردان سامنا منکر و نکیر اور عذاب رستخیز کا ہوا آغاز دستان

خلافت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اشارہ اون آیات کا کہ جو شان مین اوس والاشان کے نازل ہوئین تھین ساتھ حُسن انتظام کے لکھا ہے

مخلص ساقی بیا ساقی اے خضر راہ نجات
بیا اے تو سقائے آبحیات + بیا اے مسیحائے دل مردگان + بیا رہبر راہ
گم کردگان + درآمد ولے در دُرون زبان + کہ نام علے آمدا ندر میان

مرا نشہ نام اوکر ہست ٭ کہ این خاصہ ساقی کوثر است ٭٭ کنم آشکارا نچہ دارم
نہان ٭٭ کہ مست اقلندرا زدل بر زبان ٭٭ حاصل مطلب یہ ہے کہ ہر ایک اپنے
مذہب کو اچھا جانتا ہے کیا مسلم اور کیا مشرک اور کیا ترسا اور گبر اور کیا سنی
وکیا شیعہ طرفہ یہ ہے کہ گروہ مسلمین مین بہتر فرقہ ہر ایک اپنے نسبت حق جانتا ہے
اور دوسرے کو باطل تو اب ناحق اور ناصواب کون ہوا تو اب عقل سے یہ ثابت
ہوتا ہے کہ دعوے کرنے والون کے دعوے مین حق نہین ہے حق وہ ہے
کہ حق تعالے نے امت کو بواسطہ نبی کے حکم پہونچایا کسواسطے کہ جب لوگ آگاہ
نہون گے احکام اور ماجرے سے تو روز جزا عذاب کرنا ظلم ہوگا اور سب کے
نزدیک ظلم کرنا خدا کو روا نہین ہے پس فرض ہوا کہ حق نبی کے تئین ظاہر کرے
اور نبی کو بھی واجب ہوا کہ اوپر حق کے پہنچائے تا کہ حجت روز حشر باقی نہ رہے
اسواسطے وصی کو مقرر کیا کہ بمصداق آیہ فاذا فرغت فانصب والی ربک
فارغب یعنے جب کہ فراغت ہوئی تمکو حجۃ الوداع سے پس علی کو اپنے
مقام پر نصب و مقرر کر اور طرف رب اپنے کے رغبت کر مقرر ہونا وصی کا
تو اسے ثابت ہوا اور تخصیص آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین
یقیمون الصلواۃ ویوتون الزکوۃ وہم راکعون سے ظاہر او آشکارا ہے اور
آیہ تطہیر انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا کیا معنی
اور مشتہر آیا ہے اور آیہ مباہلہ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا
ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین بیان شان
امیرالمومنین مین سوائے مسلمین گروہ کا قرین پرحجت روشن اور واضح ہے

اور آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک داغ دیئے الا سینہ پر کینہ حاسدون کا
ساتھہ تاکید تمام کے اوپر پیغمبر صلے اللہ علیہ کے آیا اور دل مفسدونکا
جلایا اور اسیطرح آئے اول سورۂ عنکبوت اور اول سورۂ نجم مین جابجا آئے
کر دل حاسدون کے اس مرتبہ سے جلائے الغرض ستر آیتون سے سوا
بیچ قران مبین کے شان امیر المومنین کمین نازل ہوئے ہین اب شک اسمین
کہان باقی رہا کہ علی بعد نبی کے وصی اور جانشین بحقین ہین اگر کوئی
مدعی ہو تو جواب کافی ہے کہ رسول خدا نے بھی اپنے امت پر وصی
ہونے کے خبر ہر وقت اور ہر مقام مین علی ابن ابی طالب کے واسطے
دی ہے کہ میرے بعد خلیفہ اور جانشین علی ہین

بیان فضائل شاہ اولیا کا قبل پیدا ہونے کے حکم خالق ارض و سما سے

اول یہ کہ ایام حمل مین جب رسول خدا گھر مین تشریف لے جاتے تھے
تو والدہ اوس شہریار کی بے اختیار تعظیم کو کھڑے ہو جاتے تھین
ایک روز حضرت ابی طالب نے ازراہ نصیحت کے کہا کہ اے بانوئی
ارجمند محمد کو مثل فرزند کے پرورش کیا تمنے اور گراثنائے حمل سے بھی
تواضع کچھہ ضرور نہین ہے بانوئے محترم نے جواب دیا کہ محمد جب یہان
آتے ہین تو یہ لڑکا جو پیٹ مین ہے بے اختیار میرے تئین اوٹھا دیتا
ہے اونہون نے اس بیان سے تعجب کیا بانوئے محترم نے کہا کہ
تم اسکا امتحان کرلو ابوطالب خود بھی قوی دست تھے پہلوانان حجاز
مین اور اونسے زیادہ قوی حمزہ نامدار تھے ابو طالب نے اونکو بلایا

جب رسول خدا آنے لگے تو ان دونو صاحبون نے دونو جانب سے بازو بانوئے محترم کے دبائے تاکہ اپنے مقام سے جنبش نہ کرین جب نظر اونکی اوس نور مبارک پر پڑے تو بے اختیار اوٹھ کھڑے ہوئین اون دونو پہلوانون سے ایک لحظہ بھی رد کا نہ گیا اوسوقت اون کے بیان کا یقین ہوا دوسرے یہ کہ جب دن ایام مین رسول خدا پاس مادر مہربان کے آکر سلام علیک اے برادر فرماتے تھے تو شکم سے علیک السلام اے رسول خدا کے آواز آتے تھے اور جب زمانہ پیدا ہونے کا قریب آیا تو درد زہ ایسا ہوا کہ بیتابی سے طرف کعبہ کے گئین تاکہ دیوار کعبہ سے شکم کو مس کرین جب وہان پہونچین اور شکم کو دیوار سے مس کیا اور پروردگار سے دعا مانگی تو دیوار کعبہ شق ہو گئے اور ایک دروازہ نمودار ہوا اور آواز آئے انکی کان مین کہ اے مادر افضل اوصیا اندر ہمارے مکان کے جن بانوئے محترم اندر حرم کے گئین اور شیر خدا پیدا ہوئے یہ شرف خاص شاہ نجف کو ملا تیسرے یہ کہ جب پیدا ہوئے تو آنکھین نہین کھولین والدہ حضرت کے اسبات سے اندیشہ مند تھین کہ رسول خدا تشریف لائے جب آواز رسول خدا کے کان مین شیر خدا کے گئے تو آنکھین اپنے کھولدین اور مونھ پھیر کر پہلے رسول خدا کو دیکھا اور راہ ادب سے سلام کیا حضرت نے جواب دیا اور بڑہ کر گود مین لیا جو کہ ولادت حرم مین ہوئی تھے اسوجہ سے غسل میسر نہوا تھا رسول خدا نے بہ شفقت تمام واسطے غسل کے پانی طلب کیا اور دست مبارک سے سر و سینہ دہونے لگے تو وقت دہونے کے شیر خدا خود

کروٹ بدلتے جاتے تھے رسول خدا یہ دیکھکر اشکبار ہوئے اوسوقت والدہ
نے علیؑ کے پوچھا کہ اسوقت باعث رونے کا کیا ہے رسول خدا نے فرمایا
کہ اے مادر مہربان جیسا کہ آج غسل دیتے ہیں علی پہلو بہ پہلو پھرتے جاتے
ہیں اسیطرح سے جب میں دنیا سے گذرونگا تو علی مجکو غسل دیوینگے
اور میں پہلو بہ پہلو خود بخود پھرونگا یہ حال سنکر سب رونے لگے انکے
بعد غسل کے والدہ نے شیر خدا کے چاہا کہ دودھ سے مونھ کھولیں اس
لئے گود میں لیا شیر خدا رونے لگے اور مونھ ہرگز نہ کھولا مراد انکی خیر البشر
سمجھے اور دوبارہ گود میں لیا اور زبان اپنے مونھ میں دے حضرت
نے زبان رسول کو چوسا گویا کہ چشمۂ عالم سے آب زلال پیا اوسکے بعد
والدہ کا دودھ سیر ہوکر پیا دوسرے یہ کہ ابوجہل کا یہ قاعدہ تھا کہ جو لڑکا
پیدا ہوتا تھا جہان میں تو بتون کے پیر کے بیٹے لاکر اوسکے آنکھہ میں لگاتا
تھا اوس کور باطن نے یہ طریقہ شیر خدا کے ساتھ بھی چاہا اور آکر ہاتھہ
بڑہایا اوسوقت شیر الہی نے آنکھیں بند کرلیں اس جاہل مغرور نے
چاہا کہ زور سے کھولے اوسوقت ید اللہ نے قہر و غضب سے ایسا ایک
ہاتھہ مارا کہ ابوجہل بیہوش ہوکر گر پڑا اور پھر جو ہوش آیا تو گردن میں
کج پایا اور جبتک زندہ رہا کجی گردن کی اوسکے نہ گئی اور یہ بھی مشہور
خاص و عام ہے کہ حیدر نام اسوجہ سے ہے کہ اژدہے کو گہوارہ میں حضرت
نے چیر ڈالا تھا اون پر یہ عنایات پروردگار عہد طفلی میں تھی بیان
اور فضائل کا کہ فضل خدا سے امیر المومنین علی ابن

ابی طالب پر ہوئے ہیں پہلے یہ کہ روز بعثت کے سب سے
پہلے ایمان لائے تھے دوسرے شب ہجرت سید انبیا نے قصد سفر کا کیا
تو اپنے فرش پر حکم خواب کا دیا اسواسطے کہ جو کوئی لیٹے گا اور سوئیگا تو وہ تباہ ہو
اور علیؑ نے جان نثار ہیئے فرش رسول پر آرام کیا اس بات پر ناز کرتا ہے رب
جلیل ساتھ جبرائیل و میکائیل کے بسبب شہرت کے دشمنوں کو بھی
مجال انکار نہیں ہے تیسرے یہ کہ واسطے خیر النسا کے خدا نے قبول کیا
اور جبرئیل حسب ارشاد رب جلیل پاس رسول مقبول کے پیام لائے
کہ ہمنے عرش پر علیؑ اور فاطمہؑ کا نکاح کیا تم بھی زمین پر عقد کردو رسول
خدا نے خود عقد اون دونو صاحبون کا ساتھ ارشاد سے دسرور کے پڑھا
بعد عقد کے خدا نے مبارک باد دے اور سید المرسلین نے زہرا سے
ارشاد فرمایا کہ اس خلقت بے شمار سے مجھکو واسطے نبی ہونے کے
پسند کیا اور علیؑ کو واسطے وصی ہونے کے پسند کیا اور کسی کا عزت
و اعتبار مثل شوہر تمہارے کے نزدیک خدا کے نہیں ہے اور حکم اونکی
کو مثل حکم خدا و رسول کے فرض جاننا اور پھر طرف ابن عم اپنے کے
خطاب کیا اور کہا کہ یہ پارۂ جگر میرے ہے اور بہترین نسا ہے تم ساتھ
اسکے لطف سے بسر کرنا کہ مثل اسکے عالم مین نہ پاؤ گے پس
اسطرح کے سپردگی جانب خدا سے رسول مقبول نے کی اوسکو
امت نے اپنے اجماع کو سند گردان کے سب بھلا دیا ابتدا مین جو تھے
جب دروازہ مسجد کے طرف سے بند کرنیکا حکم دیا تھا تو سب کے

دروازہ بند ہوگئے تھے سوائے اوس وصیٔ خدا کے پانچوین عالت جنب مین
اندر مسجد کے جانے کے اجازت سوائے نبیؐ اور امیر عرب کے اور کسیکو جانے
کی نہ تھی دوسرے سے لڑائیون مین خیرالانام کو سوائے اوس امام کے یاران
صاحب وفاید خواہون مین اندیشۂ جان سے چھوڑ دیتے تھے اور خود گریزان
ہوتے تھے **شعر** نگر صاحب رایتِ لافتا ٭ کہ بیکرد جان بر پیمبر فدا ٭ ایسی جان
بازے کرتے تھے کہ جنگ اُحد مین جبرئیل نے شان مین علیؑ کے آکر نبیؐ سے کہا
شعر ندیدو نہ بیند دیگر روزگار ٭ جوان چون علیؑ تیغ چون ذوالفقار ٭ جنگ آغزات
مین خود نبیؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ یہ ایک ضرب تیرے بہتر ہے اعمال امت سے
حشر تک خیبر مین نبیؐ کو حکم خدا ہوا کہ علیؑ سے عذر کرو ہمارے جانب سے بھی
اور فتح حرم مین رسول خدا نے علیؑ کو اپنے کاندہے پر اوٹھایا تھا کرم سے اور
جنگ کفار قریش انصاف اور حیرت سے کہتے تھے کہ مرد مثل علیؑ کے کوئی
جہان مین نہین ہے دوسرے یہ کہ رسول خدا نے کسے کا محکوم کبھے
نہین کیا ہر وقت مین فوج کے سالار آپ ہوتے تھے اور طرفہ یہ کہ انکار
کرنا حکم نبیؐ سے اور وقت سفر کرنے جیش اسامہ مین عمر عاص وغیرہ کو
اور آزردگی سے لعن کرنا نبی کا اور سرکشون کے پھر دعوے
کرنا مریدون کا کہ کردار نبیؐ مین عمر عاص بھی کم نہ تھا بلکہ اوپر اثبات اس
بات کے حدیث روایت کرتے ہین زبانے عمر عاص کے کہ وہ ایسے مکار
مین مشہور خاص و عام ہے اور طمع مین ایک فلوس کے جیسا کہ
شعث نے عبیدہ کو لکھا تھا سو جھوٹھ اوپر خدا و رسول کے بناتے ہین

اسا قول نا ستیک مسند ہوتا ہے بیان خبر دینے حق سبحانہ تعالے
سید المرسلین کو نفاق امت سے اور بنائے مخالفت کو
محکم کرنا اون حضرت کو مقرر کرنے امیر المومنین کو واسطے
خلافت و امامت کے پروردگار عالم دانا مافی الضمیر ہر ایک کا ہے
اوسنے اون اسباب کی بھی خبر دے تھی کہ بعد تمھارے نفاق باطنی کو
امت ساتھ علیؑ کے برملا ظاہر کرین گے اور خلافت اوس سے چھین لینگے
اور آل تمھارے سے ساتھ دشمنی کے پیش آوین گے سو تم ہر وقت
اور ہر جگہہ پر سب لوگون کو سنا دو کہ بعد میرے وصے اور امام علیؑ ہے
تا کہ حجت ہو قیامت مین اس سبب سے اکثر رسول خدا مرتبہ و عزت ولاء
اپنے کا بیان فرماتے تھے جب وقت وصے ہونے کا قریب پہونچا تو حکم
پروردگار سے خم غدیر مین علیؑ کو وصے و جانشین کیا اور سبہون نے
بیعت کی اور عمر بن خطاب نے کہا کہ مبارک ہو تمھیں یا علی اور اون کے
بعد عداوت سے یہ قرار دیا کہ بعد رسول خدا کے علیؑ کو خلافت سے معزول
کرین نبیؐ کو خدا نے اس بات کی خبر دے کہ تم لشکر کو فلان فلان کو شریک
کرکے روانہ کرو حسب الحکم حضرت نے اون لوگون کو روانہ کر دیا اور قریب
زمانہ رحلت کے حضرت کو صف آرائی منظور نہ تھے اسی واسطے لشکر
مین اون لوگون کو کہ جنسے اندیشہ بغاوت کا تھا لشکر مین شریک کرکے
جانب تبوک روانہ کیا تھا اور اون لوگون نے حکم حضرت کے خلاف
کیا اور راہ سے پھر آئے اور رسول مقبول نے ممبر پر جا کر کہا کہ جو لشکر سے

اُسامہ سے پھر آوے گا اوسپر لعنت ہے اس لعن کے بھی پروانہ کی دوسرے
جب وراثت و قلم طلب کے وہ بھی ندے پیغمبرؐ زہراؑ کی نسبت کے اوس جعفر
کا سونحہ پھیر لینا غصہ سے اور اسکا بھی خیال نہ کرنا بوجہہ ریاست دنیا کے
سب پر ظاہر ہے اور سب قائل ہین اور وصیے ہوتے ہین خدا اونکی
نے کب کمی کے تھے بلکہ جبرئیل نے آکر جانب رب جلیل سے حضرت سے
کہا تھا کہ تم غم نہ کہاؤ حرص و طمع نے اس قوم کے ہوش کہو دیے ہین
میرے اور تیرے حکم کو یہ افراط طمع سے نہ مانین گے اور اب سے
ظہور قائم آل عبا اسیطرح سے باطل کو زور آور حق کمزور رہیگا اگر
سعی کیجاوے کہ حق باطل پر غالب آئے لیکن یہ نہوگا بلکہ ضلالت یہان
تک جہان کو گھیر لیگی کہ حق چھپ جاوے گا اور تمھارے بعد علی اور بعد علی
کے شیعہ اوسکے حق کو ہاتھ سے ندینگے اور دشمنون سے بہت صدمے
اوٹھاوین گے اور حق سے نہ پھرین گے اور اس امت سے مومن
سوائے شیعیان علی کے کہ دین کو تمام اونپر محبت مین علی علیہ السلام
کے کیا ہے اور جو کوئی اس حکم کو قبول کریگا وہ مطیع خدا و رسول ہوگا
اور جسنے اس سے انکار کیا کفار سے بھی وہ گناہ مین زیادہ ہے اور
جگہہ اوسکی اسفل السافلین ہے کہ بعد اسلام کے طرف کفر کے پھرا
اور بہشت و حور و قصور و شراب طہور اوس شخص کو ملین گے
کہ جو اس حکم کو مضبوط پکڑے گا اور اس امر حق پر شیعہ تا ظہور قائم
آل عبا قائم رہین گے اور وقت ظہور کے نصرت کرینگے

جان نثارے کرین گے اور ایسے ہیروے کرین گے کہ زمین مشرکین سے
پاک ہوجاوے گے جب یہ باتین روح الامین کہہ چکے تو اور فضائل
بیان کئے کہ وہ روایتین بھی منکرونسے ظاہر ہوئے ہین اور خدا ورسول
نے ساتھ صدق وفا کے تعریف کی ہے اور وقت ہجرت کے جوجان
رسول خدا پر فدا کے اوس بارہ مین حدیث اور آیات جو نازل ہوئے ہین
اوسکا بھی انکار نہین کرسکتے کہ اوسکے راوے بھی اونہین کے بزرگ
ہین جو کہ رسول نے اپنا اور علی کا ایک نور فرمایا ہے کون انکے مقابلہ
مین اپنا مرتبہ بیان کرسکتا ہے نفس نبی کہا ہے خدا نے اور دوسرے
یہ کہ جو امام زمان کو نجانے وہ جاہل مریگا اور اونہین سرکشون کے واسطے خدا نے
جہنم پیدا کے ہے بعد رسول خدا کے کیا کیا یاران باوفا نے سرکشی علم خدائے
جہان آفرین سے کی اور مسند رسول پر جبر سے بیٹھے اور وصے کرنے
مین خدا نے نبی پر سب حکمون سے زیادہ تاکید کی تھے اور اونھون نے
اپنے ابن عم کو خلیفہ کیا تھا سب نے اجماع کا غل مچا کر چھین لیا اور بیداد
ظلم جناب سیدہ پر کیا اور ایذا پہونچائے سب تاریخون مین آفتاب سے
زیادہ روشن تر ہے اور خدا کے مقرر کئے ہوئے کو تو قبول نہ کیا اور
عمر و ابوبکر و ولید کے کئے ہوئے کو پسند کیا اور جب روز حشر مین خیر النسا
روبرو خدا کے نالہ کرین گے اور فغان اونکی سے عرش لرزان اور
دوزخ ترسان ہوگا کہ اون ظالمون کے موافق تو عذاب میرے پاس
بھی نہین ہے اور قہر خدا جوشمین آدیے گا اور صحرائے محشر سے

ایک جوش و خروش پیدا ہوگا کہ ایک قیامت پیدا ہوگے جب حکم ہوگا کہ ان
ظالمون کو کھینچتے ہوئے معہ انکی اعوان و انصار کے زنجیرین آتشین
اور طوق آتشین اونکی ہاتھہ سرون مین ڈالکر ملایکہ کھینچتے ہوئے لادینگے
اور کوئی عذر انکا قبول نہوگا اور حکم ہوگا کہ تمنے ہمارے آیتونکو بدل بدلکر
اپنے مطلب کے موافق جاری کیا اور عترت رسول پر ظلم کیا اور نام
اوسکا عدل رکھا اور اون ظلمون سے کہ خمس و غصب خلافت و فدک مین
یا آگ لگانا دروازہ مین جناب سیدہ کے پامال مارنا اور اسقاط حمل کا ہونا
یا بظلم حسن و حسین کو شہید کرنا یا اون کی اولاد کو مثل چونٹیون کے
پامال کرنا یہ سب گناہ گنے جاوینگے جسقدر ظلم زیادہ ہے اوسکے مکافات
بھی زیادہ ہونگے

شعر

بین چہ اگر ہست شیعے شری ٭ چہ نقصان ببین گر بدو فرخ روی ٭ کہ من این سخن بہر تو
سازم عیان ٭ با سید سعود و نیم زیان ٭ ولے چو بود شرط اسلام این ٭ کہ خوانند
خوبے ہم از مسلمین ٭ ترا دادم از گفتہ گار اطلاع ٭ کہ با خود کشیخی نوازی نزاع ٭ بکن
غور از انصاف در این سخن ٭ وز آن پس تو دانی بکن یا مکن ٭ تمام شد
ز نتایج فکر فخر بلیغان جہان و سر تاج فصیحان زمان امیر کشور بلاغت
و شاہ ایوان فصاحت سید والا حسب عالی النسب میر بادشاہ علی
صاحب سلمہ الله الواہب المتخلص بہ بقا تاریخ محاربہ صفدری
فرمودہ اند بنا بر نزہت خواطر ناظرین فرحت طبع مومنین

مطبوع شد و ہو ابتدا

حبذا لشکر خان والاشان / و انصف او تمام عالم شد
این چنین ترجمہ بہ نثر نمود / نثر او رشک نثر سیم شد
سال اتمامش از نقاب بشنو / حملہ حیدری مترجم شد ۱۳۰۲

تاریخ گفتہ منشی اشرف علی صاحب

میرے محسن جو حیدر زماں ہیں / رکھے خالق انکو ہمیں اباد و توقیر
کتاب پاک رزم حیدری کو / کیا اردو زبان میں نہ تحریر
کہا دل نے لکھو اشرف یہ تاریخ / ہو منظور نامہ شاہ جہانگیر

قطعہ تاریخ گفتہ سید کاظم حسین شرر

عالی ہمم و امیر ذیجاہ / والا گہر و سمی حیدر
اردو فرمودہ چہ حملہ / بہر نفع جہان سراسر
چون زیور طبع بر تن آراست / نقش ثانی بود چہ خوشتر
حرف معجم چو کن فراہم / سال طبعش بگفت اظہر
ہاتف گفتا شرور تاریخ / رشک بدر و ہلال و اختر

تمت

تمام شد بتاریخ ہفتم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۳ ہجری بمقام لکھنو
محلہ وزیر گنج حلیہ طبع پوشید

اطلاع

یہ کتاب خاص واسطے شیعہ لوگوں کے چھپی ہے اور حضرات نہ دیکھیں